مدارس، اسکول، کالج و یونیورسٹی کے طلباء اور عوام الناس کیلئے یکساں مفید چالیس اسباق پر مشتمل
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (القرآن)
محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔
ختم نبوت ﷺ کورس
پسند فرمودہ
مولانا شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
مرتب
مولانا سعد کامران
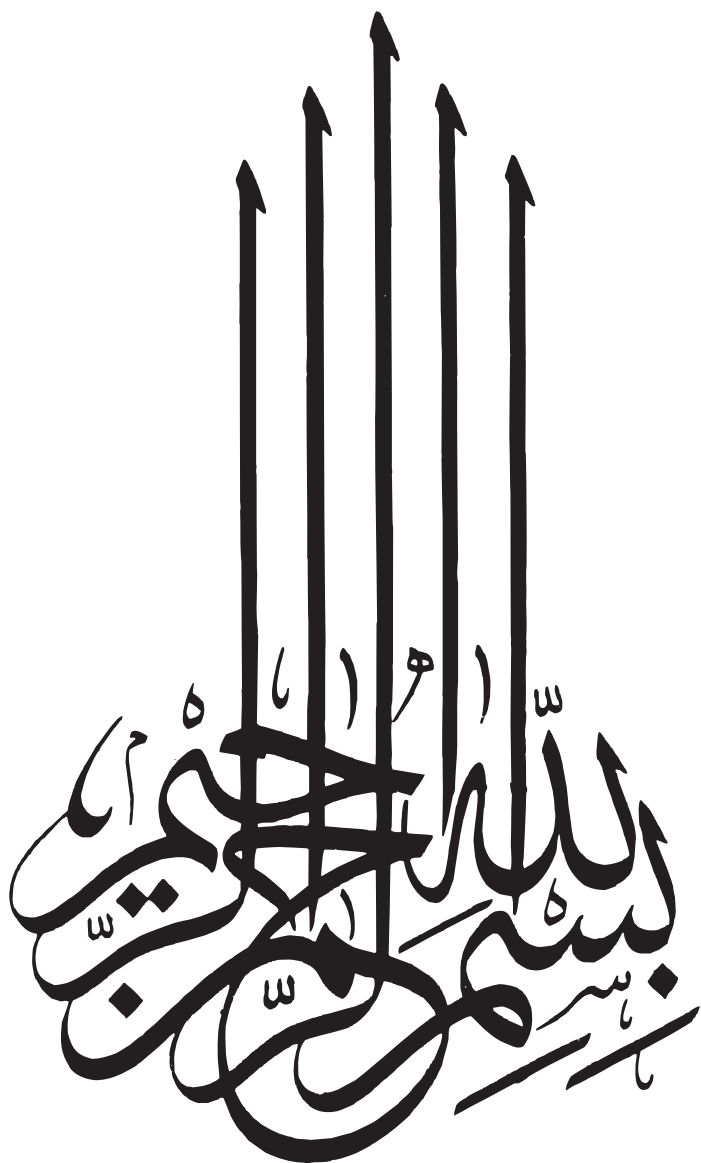
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

مدارس، اسکول، کالج و یونیورسٹی کے طلباء اور
عوام الناس کے لیے یکساں مفید چالیس اسباق پر مشتمل

ختم نبوت کورس

پسند فرمودہ

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند

مرتب

مولانا سعد کامران

نام کتاب : ختم نبوت کورس
مرتب : مولانا سعد کامران
ناشر : مکتبہ احتساب قادیانیت
سن اشاعت : 2018
کمپوزنگ : شارق یوسف
قیمت :

khatmenabuwat098@gmail.com

0300 4907617 - 0345 0580470
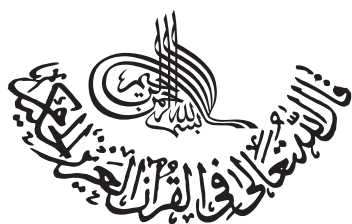
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (الحدیث)

تصویر کے دو رخ

تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قدو قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھی، سچ کبھی نہ بولتا تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی، وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی 45 انچ کی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسی وقت ہوتا، ابوالفضل اس کا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا، پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟

میں تو کہتا ہوں اگر علیؓ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی، سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمانؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں، میاں آقا ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔

امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

خطاب: ستمبر 1951ء کراچی

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو اپنے آقا ﷺ کے

نام کرنے کی جسارت کرتا ہوں جو وجہ کائنات ہیں

اور جن سے ہماری نجات وابستہ ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	تقاریظ	
1	مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب	54
2	مفتی محمد حسن صاحب	58
3	مفتی محمد رضوان عزیز صاحب	60
4	مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب	62
5	ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب	64
6	مولانا سید کفیل شاہ صاحب بخاری	67
7	محمد متین خالد صاحب	69
	چند باتیں	
	مولانا سعد کامران	71
	سبق نمبر: 1 عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت	75
1	عقیدہ ختم نبوت کی تعریف	76

2	قرآن مجید کا اسلوب	76
3	آیت نمبر1	77
4	آیت نمبر2	77
5	آیت نمبر3	77
6	آیت نمبر4	78
7	آیت نمبر5	78
8	عالم ارواح میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ	79
9	عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ	79
10	عالم برزخ میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ	81
11	عالم آخرت میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ	81
12	حجۃ الوداع میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ	82

سبق نمبر: 2 آیت "خاتم النبیین" کی علمی تحقیقی تفسیر 83

1	آیت کا شان نزول	84
2	آیت خاتم النبیین کی تفسیر القرآن بالقرآن	86
3	تفسیر خاتم النبیین بالحدیث	89
4	خاتم النبیین کی صحابہ کرامؓ سے تفسیر	90
5	خاتم النبیین اور اصحاب لغت	91

6	خاتم النبیین پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات	92
7	قادیانی اعتراض نمبر 1 خاتم کی اضافت جمع ہو اور اس کا مطلب آخری؟	92
8	قادیانی اعتراض نمبر 2 خاتم کا مطلب آخری لغت سے ثابت کریں؟	93
9	قادیانی اعتراض نمبر 3 آپ کا جواب صحیح نہیں درست جواب دیں؟	94
10	قادیانی اعتراض نمبر 4 خاتم الشعراء کہا گیا ہے اور کیا اس کے بعد شاعر آنے بند ہو گئے ہیں؟؟	96
11	قادیانی اعتراض نمبر 5 مرزا صاحب نے جہاں لفظ خاتم لکھا ہے وہاں خاتم ہے خاتم نہیں؟	97
12	خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی جماعت	99
13	قادیانیوں کو خاتم النبیین کے مفہوم پر چیلنج	101

سبق نمبر: 3 عقیدہ ختم نبوت از روئے احادیث اور ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ 102

1	حدیث نمبر 1	103
2	حدیث نمبر 2	104
3	حدیث نمبر 3	104
4	حدیث نمبر 4	104
5	حدیث نمبر 5	105

6	حدیث نمبر6	105
7	حدیث نمبر7	106
8	حدیث نمبر8	106
9	حدیث نمبر9	106
10	حدیث نمبر10	107
11	عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی دھوکہ	107

سبق نمبر: 4 عقیدہ ختم نبوت ازروئے اجماع صحابہؓ و اجماع امت 110

1	اجماع کی حقیقت	111
2	عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع	113
3	عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت	115
4	حوالہ نمبر1 مدعی نبوت کافر ہے	115
5	حوالہ نمبر2 مدعی نبوت کافر ہے	115
6	حوالہ نمبر3 مدعی نبوت کو قتل کردیا جائے	116
7	حوالہ نمبر4 جو مدعی نبوت کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے	116

سبق نمبر: 5 عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی دھوکہ اور ظلی بروزی نبوت کی بحث — 118

نمبر	عنوان	صفحہ
1	نبی کی تعریف	119
2	رسول کی تعریف	119
3	تشریعی نبوت	120
4	غیر تشریعی نبوت	120
5	ظلی نبوت	120
6	قادیانیوں سے ایک سوال	120
7	ظلی نبوت	121
8	قادیانیوں کے نزدیک معیار نبوت	123

سبق نمبر: 6 قادیانیوں کے عقیدۂ ظل و بروز کا علمی تحقیقی جائزہ — 125

نمبر	عنوان	صفحہ
1	ہندوؤں کا عقیدۂ تناسخ و حلول	126
2	مرزا صاحب کا عقیدۂ ظل اور بروز	126
3	مرزا صاحب کے عقیدۂ ظل و بروز کے باطل ہونے کی وجوہات	127
4	وجہ نمبر 1	127

5	وجہ نمبر2	128
6	وجہ نمبر3	129
7	وجہ نمبر4	130
8	وجہ نمبر5	131
9	وجہ نمبر6	132
10	وجہ نمبر7	133
11	وجہ نمبر8	134
12	وجہ نمبر9	137
13	خلاصہ کلام	137

سبق نمبر: 7 قرآن مجید کی دو آیات پر اجرائے نبوت کے موضوع پر قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات 138

1	پہلی آیت: یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ	139
2	قادیانیوں کا باطل استدلال	139
3	جواب نمبر1	140
4	ایک ضروری وضاحت	140
5	جواب نمبر2	141

6	جواب نمبر3	142
7	جواب نمبر4	142
8	جواب نمبر5	143
9	جواب نمبر6	143
10	جواب نمبر7	143
11	خلاصہ کلام	144
12	دوسری آیت:وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ	144
13	قادیانیوں کا باطل استدلال	144
14	جواب نمبر1	145
15	جواب نمبر2	145
16	جواب نمبر3	146
17	جواب نمبر4	146
18	جواب نمبر5	147
19	جواب نمبر6	148
20	خلاصہ کلام	149

سبق نمبر: 8 مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات 150

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	آیت نمبر 3: وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا	151
2	قادیانیوں کا باطل استدلال	152
4	جواب نمبر 1	152
5	جواب نمبر 2	153
6	جواب نمبر 3	154
7	جواب نمبر 4	154
8	خلاصہ کلام	156
9	آیت نمبر 4: وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ	156
10	قادیانیوں کا باطل استدلال	156
12	جواب نمبر 1	157
13	جواب نمبر 2	158
14	جواب نمبر 3	158
15	جواب نمبر 4	159
16	جواب نمبر 5	159

17	خلاصہ کلام	160
18	آیت نمبر5: بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ	160
19	قادیانیوں کا باطل استدلال	160
20	جواب نمبر1	161
21	جواب نمبر2	161
22	جواب نمبر3	161
23	جواب نمبر4	162
24	خلاصہ کلام	162
25	آیت نمبر6: ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ	162
26	قادیانیوں کا باطل استدلال	162
27	جواب نمبر1	163
28	جواب نمبر2	163
29	جواب نمبر3	163
30	خلاصہ کلام	164

سبق نمبر: 9 اجرائے نبوت پر چھ احادیث کے بارے میں قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات 165

نمبر	عنوان	صفحہ
1	حدیث نمبر1:وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا	166
2	قادیانیوں کا باطل استدلال	166
4	جواب نمبر1	167
5	جواب نمبر2	168
6	جواب نمبر3	168
7	جواب نمبر4	169
8	حدیث نمبر2:قولو خاتم النبیین ولا تقولو لا نبی بعده	169
9	قادیانیوں کا باطل استدلال	170
11	جواب نمبر1	170
12	جواب نمبر2	172
13	جواب نمبر3	172
14	جواب نمبر4	173
15	جواب نمبر5	173
16	پہلا معنی	173
17	دوسرا معنی	174
18	تیسرا معنی	174
19	جواب نمبر6	174

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
20	جواب نمبر7	175
21	جواب نمبر8	176
22	جواب نمبر9	176
23	حدیث نمبر3:مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ	180
24	قادیانیوں کا باطل استدلال	180
26	جواب نمبر1	180
27	جواب نمبر2	181
28	خلاصہ کلام	181
29	حدیث نمبر4:یاعم فانک خاتم المہاجرین	182
30	قادیانیوں کا باطل استدلال	182
32	جواب نمبر1	182
33	جواب نمبر2	183
34	حدیث نمبر5:رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ	183
35	قادیانیوں کا باطل استدلال	183
36	قادیانیوں کے باطل استدلال کا جواب	184
37	حدیث نمبر6:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ	184

نمبر	عنوان	صفحہ
38	قادیانیوں کا باطل استدلال	184
40	جواب نمبر 1	185
41	جواب نمبر 2	185
42	خلاصہ کلام	185

سبق نمبر: 10 ختم نبوت کے موضوع پر اکابرین امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ 187

نمبر	عنوان	صفحہ
1	شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی عبارت پر قادیانی اعتراض کا علمی تحقیقی جائزہ	190
2	جواب نمبر 1	192
3	جواب نمبر 2	192
4	جواب نمبر 3	192
5	خلاصہ کلام	193
6	مولانا قاسم نانا تویؒ کی عبارت پر قادیانی اعتراض کا علمی تحقیقی جائزہ	193
7	جواب نمبر 1	195
8	جواب نمبر 2	198
9	جواب نمبر 3	199
10	جواب نمبر 4	199
11	خلاصہ کلام	200

سبق نمبر: 11 مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات 201

صفحہ	عنوان	نمبر
202	مسلمانوں کا عقیدہ	1
202	قادیانیوں کا عقیدہ	2
203	قادیانیوں سے مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے چند اصول	3
206	پہلی صدی	4
206	دوسری صدی	5
207	تیسری صدی	6
207	چوتھی صدی	7
208	پانچویں صدی	8
209	چھٹی صدی	9
209	ساتویں صدی	10
210	آٹھویں صدی	11
210	نویں صدی	12
210	دسویں صدی	13
211	گیارھویں صدی	14

15	بارھویں صدی	211
16	تیرھویں صدی	211

سبق نمبر: 12 رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات 213

1	رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ اور حضرت محمد ﷺ کا فرض منصبی	214
2	مشرکین مکہ	215
3	یہود کے عقائد	217
4	نصاریٰ کے عقائد	219
5	خلاصہ کلام	230
6	مرزاصاحب کی ایک دلیل کا رد	231
7	جواب نمبر1	231
8	جواب نمبر2	232
9	جواب نمبر3	232
10	جواب نمبر4	232

سبق نمبر: 13 مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات 233

1	مسلمانوں کا عقیدہ	234
2	یہودیوں کا عقیدہ	234
3	عیسائیوں کا عقیدہ	235
4	قادیانیوں کا عقیدہ	236
5	مرزاصاحب کا سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں نظریہ	237
6	قادیانیوں کو چیلنج تاقیامت	241

سبق نمبر: 14 رفع سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل 242

1	ضروری نوٹ	245
2	پہلا قول	246
3	دوسرا قول	246
5	امام جلال الدین سیوطیؒ	246
6	حافظ ابن کثیرؒ	249
7	امام ابن جریرؒ	254
8	امام زمخشری	256
9	خلاصہ کلام	259

سبق نمبر: 15 نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل 260

1	پہلا قول	262
2	دوسرا قول	262
3	امام جلال الدین سیوطیؒ	263
4	حافظ ابن کثیرؒ	265
5	امام ابن جریرؒ	269
6	امام زمحشری	270
7	خلاصہ کلام	271

سبق نمبر : 16 رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر دس احادیث مبارکہ 272

1	حدیث نمبر1	273
2	حدیث نمبر2	273
3	حدیث نمبر3	274
4	حدیث نمبر4	275
5	حدیث نمبر5	276
6	حدیث نمبر6	282
7	حدیث نمبر7	282
8	حدیث نمبر8	283

9	حدیث نمبر9	284
10	حدیث نمبر10	285
11	خلاصہ کلام	287

سبق نمبر: 17 مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ 288

1	حضرت حسنؓ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ	292
2	جواب نمبر1	293
3	جواب نمبر2	293
4	جواب نمبر3	294
5	امام مالکؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ	295
6	جواب نمبر1	295
7	جواب نمبر2	296
8	جواب نمبر3	297
9	جواب نمبر4	298
10	جواب نمبر5	298
11	امام بخاریؒ پر قادیانی اعتراضات اور اس کے تحقیقی جوابات	299

نمبر	عنوان	صفحہ
12	امام بخاریؒ پر اعتراض نمبر 1	299
13	امام بخاریؒ پر اعتراض نمبر 2	300
14	جواب نمبر 1	300
15	جواب نمبر 2	301
16	خلاصہ کلام	301
17	روایت نمبر 1	302
18	روایت نمبر 2	302
19	روایت نمبر 3	303
20	امام ابن حزم ظاہری پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ	304
21	جواب نمبر 1	304
22	جواب نمبر 2	305
23	حافظ ابن قیمؒ پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ	305
24	جواب نمبر 1	305
25	جواب نمبر 2	306
26	خلاصہ کلام	306

سبق نمبر: 18 مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ 307

1	امام ابن تیمیہؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ	308
2	جواب نمبر1	308
3	جواب نمبر2	309
4	جواب نمبر3	309
5	خلاصہ کلام	309
6	شیخ ابن عربیؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ	310
7	جواب نمبر1	310
8	جواب نمبر2	310
9	خلاصہ کلام	311
10	مولانا عبیداللہ سندھیؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ	311
11	جواب نمبر1	311
12	جواب نمبر2	312
13	حضرت ابن عباسؓ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ	312
14	جواب نمبر1	312

15	جواب نمبر2	313
16	جواب نمبر3	313
17	خلاصہ کلام	314

سبق نمبر: 19 مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات 315

1	قادیانی اعتراض نمبر1: کیا عیسیٰؑ جب دوبارہ آئیں گے تو وہ نبی ہوں گے ؟	316
2	قادیانی اعتراض کا جواب	316
3	قادیانی اعتراض نمبر2: عیسیٰؑ کس شریعت پر عمل کریں گے ؟	317
4	قادیانی اعتراض کا جواب	318
5	قادیانی اعتراض نمبر3: کیا عیسیٰؑ خنزیروں کو قتل کریں گے ؟؟	318
6	قادیانی اعتراض کا جواب	319
7	قادیانی اعتراض نمبر4: او کما قال عبد الصالح	319
8	جواب نمبر1	320
9	جواب نمبر2	321
10	جواب نمبر3	327
11	جواب نمبر4	328
12	قادیانی اعتراض نمبر5: من بعدی کا مطلب ؟	328

13	قادیانی اعتراض کا جواب	329
14	قادیانی اعتراض نمبر6: معراج کی رات عیسیؑ زندہ تھے؟؟	330
15	جواب نمبر1	330
16	جواب نمبر2	330
17	قادیانی اعتراض نمبر7:لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا	334
18	جواب نمبر1	335
19	جواب نمبر2	335
20	جواب نمبر3	336
21	حدیث نمبر1	336
22	حدیث نمبر2	337
23	قادیانی اعتراض نمبر8: عیسیؑ جب تشریف لائیں گے توکس فرقے سے ہوں گے؟	337
24	جواب نمبر1	338
25	جواب نمبر2	338
26	جواب نمبر3	338
27	قادیانی اعتراض نمبر9: فلما توفیتنی؟	338

نمبر	عنوان	صفحہ
28	قادیانی اعتراض کا جواب	339
29	قادیانی اعتراض نمبر10: "توفی" کا معنی؟	340
30	جواب نمبر1	340
31	جواب نمبر2	340
32	جواب نمبر3	341
33	جواب نمبر4	342
34	آیت نمبر1	342
35	آیت نمبر2	342

سبق نمبر: 20 رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر اجماع امت اور چودہ صدیوں کے ان بزرگان امت کے نام جن کا عقیدہ رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ کتابوں میں موجود ہیں 344

نمبر	عنوان	صفحہ
1	رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ پر اجماع امت	345
2	چودہ صدیوں کے ان بزرگان امت کے نام جن کا عقیدہ رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ کتابوں میں موجود ہیں	349
3	پہلی صدی	349
4	دوسری صدی	350
5	تیسری صدی	350

6	چوتھی صدی	351
7	پانچویں صدی	351
8	چھٹی صدی	352
9	ساتویں صدی	352
10	آٹھویں صدی	353
11	نویں صدی	354
12	دسویں صدی	354
13	گیارھویں صدی	355
14	بارھویں صدی	355
15	تیرھویں صدی	356
16	چودھویں صدی	356
17	قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج	357

سبق نمبر: 21 امام مہدی کا تعارف 358

1	حدیث نمبر1 امام مہدی کا خاندان	361
2	حدیث نمبر2 امام مہدی کا نام	362
3	حدیث نمبر3 امام مہدی عادل	362
4	حدیث نمبر4 امام مہدی کے والد کا نام	362

5	حدیث نمبر5 امام مہدی کی حکومت	363
6	حدیث نمبر6 امام مہدی کی بیعت کا مقام	363
7	حدیث نمبر7 امام مہدی کی بیعت کے بعد کیا ہو گا؟	365
8	حدیث نمبر8 امام مہدی کی حکومت کتنے سال ہو گی؟	365
9	حدیث نمبر9 امام مہدی کی سخاوت	366
10	حدیث نمبر10 امام مہدی کے وقت عیسیٰؑ کا نزول	366
11	خلاصہ کلام	367

سبق نمبر: 22 امام مہدی اور مرزا صاحب کا تقابلہ جائزہ (حصہ اول) 368

1	جائزہ نمبر1	369
2	جائزہ نمبر2	370

سبق نمبر: 23 امام مہدی اور مرزا صاحب کا تقابلہ جائزہ (حصہ دوم) 373

1	جائزہ نمبر3	274
2	حوالہ نمبر1	274
3	حوالہ نمبر2	274

4	حوالہ نمبر3	275
5	حوالہ نمبر4	275
6	حوالہ نمبر5	275
7	حوالہ نمبر6	276
8	حوالہ نمبر1	276
9	حوالہ نمبر2	276
10	حوالہ نمبر3	377
11	حوالہ نمبر4	377
12	حوالہ نمبر5	378
13	جائزہ نمبر4	379
14	تحریر نمبر1	380
15	تحریر نمبر2	380

سبق نمبر: 24 امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات (حصہ اول) 382

1	روایت نمبر1: کدعہ یا کرعہ؟؟	383
2	جواب نمبر1	384

3	جواب نمبر2	385
4	جواب نمبر3	386
5	جواب نمبر4	386
6	جواب نمبر5	389
7	جواب نمبر6	390
8	جواب نمبر7	390
9	جواب نمبر8	392
10	عبدالوہاب بن ضحاک کا تعارف	392

سبق نمبر: 25 امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات (حصہ دوم) 395

1	روایات نمبر2: لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ	396
2	جواب نمبر1	397
3	جواب نمبر2	397
4	جواب نمبر3	398
5	پہلی وجہ	404
6	دوسری وجہ	405

7	خلاصہ کلام	407

سبق نمبر: 26 امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات (حصہ سوم)

408

1	روایت نمبر 3: چاند گرہن اور سورج گرہن کا مشہور قادیانی دھوکہ	409
2	جواب نمبر 1	412
3	جواب نمبر 2	412
4	جواب نمبر 3	413
5	جواب نمبر 4	413
6	جواب نمبر 5	413
7	جواب نمبر 6	414
8	جواب نمبر 7	416
9	جواب نمبر 8	418
10	جواب نمبر 9	419
11	جواب نمبر 10	424
12	سوال نمبر 1: اگر یہ روایت جھوٹی تھی تو امام دارقطنی نے کیوں لکھی؟	425
13	جواب	425

14	سوال نمبر2: رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو ہی نہیں سکتا؟	426
15	جواب	426
16	سوال نمبر3: روایت میں قمر کا لفظ کیوں ہے؟	426
17	جواب	427
18	سوال نمبر4: روایت میں جو بات بیان ہوئی ہے وہ پوری ہوئی ہے؟	429
19	جواب	429
20	روایت نمبر4: اماما مهديا	430
21	جواب نمبر1	430
22	جواب نمبر2	431

سبق نمبر: 27 مرزا صاحب اور دجال (حصہ اول) 433

1	حدیث نمبر1	434
2	حدیث نمبر2	435
3	حدیث نمبر3	435
4	حدیث نمبر4	435
5	حدیث نمبر5	436
6	حدیث نمبر6	437
7	حدیث نمبر7	438

8	حدیث نمبر8	443
9	حدیث نمبر9	448
10	حدیث نمبر10	449
11	دجال کا حلیہ	450
12	خلاصہ کلام	452

سبق نمبر: 28 مرزا صاحب اور دجال (حصہ دوم) 453

1	دجال کے بارے میں مسلمانوں کا نظریہ	454
2	دجال کا حلیہ	454
3	مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں پہلا نظریہ کہ عیسائی پادری دجال ہیں	457
4	تحریر نمبر1	457
5	تحریر نمبر2	457
6	تحریر نمبر3	457
7	تحریر نمبر4	458
8	تحریر نمبر5	458
9	مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں دوسرا نظریہ کہ با اقبال قومیں دجال ہیں	459

نمبر	عنوان	صفحہ
10	مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں تیسرا نظریہ کہ جھوٹوں کا گروہ دجال ہے	460
11	مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں چوتھا نظریہ کہ شیطان دجال ہے	460
12	مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں پانچواں نظریہ کہ عیسائیت کے بھوت کا نام دجال ہے	460
13	مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں چھٹا نظریہ کہ دہریے دجال ہیں	462
14	دجال کی سواری	462
15	مرزاصاحب اور دجال میں تقابلی جائزہ	463
16	نشانی نمبر1: مرزاصاحب اور دجال کی نسل ایک	463
17	نشانی نمبر2: مرزاصاحب اور دجال کا دعویٰ ایک	464
18	دعوی نبوت	464
19	دعوی خدائی	465
20	نشانی نمبر3: دجال کے پیروکار بھی 70ہزار اور مرزاصاحب کے مرید بھی 70ہزار	465
21	تحریر نمبر1	466
22	تحریر نمبر2	466
23	تحریر نمبر3	466

نمبر	عنوان	صفحہ
24	نشانی نمبر4: دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا مرزا صاحب بھی مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے	467
25	نشانی نمبر5: مرزا صاحب کے بقول دجال اور مرزا صاحب کی سواری ایک ہے	467
26	حوالہ نمبر1	468
27	حوالہ نمبر2	468
28	حوالہ نمبر3	469
29	حوالہ نمبر4	470
30	نشانی نمبر6: دجال سیدنا عیسیٰؑ کا مخالف ہوگا اور مرزا صاحب بھی عیسیٰؑ کے مخالف	470
31	گستاخی نمبر1	470
32	گستاخی نمبر2	471
33	گستاخی نمبر3	471
34	گستاخی نمبر4	471
35	گستاخی نمبر5	471
36	مرزا صاحب اور دجال	472

سبق نمبر: 29 جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی جماعت کا تعارف 473

1	مرزا صاحب کا خاندانی پس منظر	474
2	نام ونسب	475
3	مرزا صاحب کا نسب وخاندان	475
4	تاریخ ولادت ومقام پیدائش	476
5	کیفیت پیدائش	476
6	ابتدائی تعلیم	477
7	مرزا صاحب کی ملازمت	478
8	مدت ملازمت	478
9	مرزا صاحب کے دوستوں کا چال چلن	479
10	مختاری کے امتحان میں فیل	479
11	مرزا صاحب کی ذاتی زندگی	479
12	ازار بند	479
13	گرگابی	480
14	گڑ اور ڈھیلے	480
15	کتا	480

16	مرزاصاحب اور کتا	480
17	مرزاصاحب کی خاص خدمت گزار عورت	480
18	مرزاصاحب کے پاؤں دبانے والی عورت	481
19	مرزاصاحب کے کمرے کا پہرہ دینے والی عورتیں	481
20	مرزاصاحب کے سامنے ایک عورت کا ننگا نہانا	481
21	مرزاصاحب چور	482
22	مرزاصاحب حرام کھانے والا	482
23	مرزاصاحب فراڈ کرنے والا	484
24	مرزاصاحب کی وراثت	485
25	خلاصہ	486
26	پھپھے دی ماں	486
27	پہلی بیوی سے مرزاصاحب کی اولاد	487
28	نصرت جہاں بیگم	488
29	نصرت جہاں بیگم سے مرزاصاحب کی اولاد	488
30	لڑکے	488
31	لڑکیاں	489
32	محمدی بیگم	489

33	مرزا صاحب کی بیماریاں	490
34	ہسٹریا کے دورے	490
35	دورے پر دورہ	491
36	خونی قے	491
37	مراق	491
38	ہسٹریا	492
39	سل	492
40	نامردی	492
41	کالی بلا	492
42	اوپر اور نیچے والے امراض	493
43	پرانی اور دائمی بیماریاں	493
44	سخت دورہ اور ٹانگیں باندھنا	494
45	مقعد سے خون	494
46	زبان میں لکنت	94
47	کیچڑ تھراپی	495
48	چشم نیم باز	495
49	مائی اوپیا	495

50	دائم المرض	496
51	مرزا صاحب کی وفات	496
52	قادیانی جماعت کا تعارف	947
53	مرزا کے جانشین	497
54	حکیم نور الدین	497
55	قادیانی جماعت	498
56	مرزا ناصر احمد	498
57	مرزا طاہر احمد	498
58	مرزا مسرور احمد	498
59	لاہوری جماعت	499
60	مولوی محمد علی لاہوری کا جماعتی پالیسی بیان	499
61	امیر اول مولوی محمد علی لاہوری	500
62	امیر دوم مولوی صدر الدین	500
63	امیر سوم ڈاکٹر سعید احمد خان	501
64	امیر چہارم ڈاکٹر اصغر حمید	501
65	امیر پنجم ڈاکٹر پروفیسر عبد الکریم سعید	502

سبق نمبر: 30 مرزا صاحب کے کفریہ دعوے 503

1	حجر اسود ہونے کا دعویٰ	504
2	مجدد ہونے کا دعویٰ	504
3	مامور ہونے کا دعویٰ	505
4	مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ	505
5	مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ	505
6	ملہم ہونے کا دعویٰ	506
7	نذیر ہونے کا دعویٰ	506
8	سلطان القلم ہونے کا دعویٰ	506
9	آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ	506
10	محدث ہونے کا دعویٰ	508
11	تمام جہانوں پر فضیلت کا دعویٰ	508
12	یوسف ہونے کا دعویٰ	508
13	خدا ہونے کا دعویٰ	509
14	مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ	509
15	مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ	509
16	صاحب 'کن فیکون' ہونے کا دعویٰ	510
17	مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ	510

18	امام زماں ہونے کا دعویٰ	510
19	خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ	511
20	زندگی اور موت کے مالک ہونے کا دعویٰ	511
21	مدینۃ العلم ہونے کا دعویٰ	511
22	بیت اللہ ہونے کا دعویٰ	511
23	میکائیل ہونے کا دعویٰ	512
24	خاتم الاولیاء ہونے کا دعویٰ	512
25	شرعی نبی ہونے کا دعویٰ	512
26	خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ	512
27	حاملہ ہونے کا دعویٰ	512
28	معجون مرکب ہونے کا دعویٰ	513
29	عیسیٰ ؑ سے بہتر ہونے کا دعویٰ	513
30	محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ	514
31	محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل ہونے کا دعویٰ	514
32	عرش خدا ہونے کا دعویٰ	515
33	کرشن ہونے کا دعویٰ	516
34	ظلی نبی ہونے کا دعویٰ	516

35	نبوت اور رسالت کا دعویٰ	516
36	مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ	517
37	آخری نبی ہونے کا دعویٰ	518
38	نبیوں سے افضل ہونے کا دعویٰ	519
39	امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ	520
40	تمام نبیوں کا مظہر ہونے کا دعویٰ	521
41	مرزا صاحب کو ماننے کے صحابی ہونے کا دعویٰ	521
42	بشر کی جائے نفرت یعنی شرمگاہ ہونے کا دعویٰ	521
43	مرزا صاحب کا اپنے اندر اللہ کی روح کے بولنے کا دعویٰ	522
44	ذوالقرنین ہونے کا دعویٰ	522
45	سور مار ہونے کا دعویٰ	522

سبق نمبر: 31 مرزا صاحب کی متضاد باتیں 523

1	تضاد نمبر1	524
2	تضاد نمبر2	526
3	تضاد نمبر3	526
4	تضاد نمبر4	527
5	تضاد نمبر5	527

6	تضاد نمبر6	527
7	تضاد نمبر7	528
8	تضاد نمبر8	528
9	تضاد نمبر9	529
10	تضاد نمبر10	529
11	تضاد نمبر11	530
12	تضاد نمبر12	530
13	تضاد نمبر13	531
14	تضاد نمبر14	531
15	تضاد نمبر15	531
16	تضاد نمبر16	532
17	تضاد نمبر17	532
18	تضاد نمبر18	533
19	تضاد نمبر19	533
20	تضاد نمبر20	533

سبق نمبر: 32 مرزا صاحب اور منہاج نبوت 534

1	منہاج نبوت نمبر1	536

2	خلاصہ کلام	540
3	منہاج نبوت نمبر2	541
4	منہاج نبوت نمبر3	544
5	منہاج نبوت نمبر4	548
6	منہاج نبوت نمبر5	550
7	منہاج نبوت نمبر6	551
8	منہاج نبوت نمبر7	552
9	منہاج نبوت نمبر8	553
10	منہاج نبوت نمبر9	554
11	منہاج نبوت نمبر10	573

سبق نمبر: 33 مرزا صاحب اور مسیح موعود کی علامات 575

1	مسیح موعود کی علامت نمبر1	576
2	مسیح موعود کی علامت نمبر2	578
3	مسیح موعود کی علامت نمبر3	579
4	مسیح موعود کی علامت نمبر4	580
5	مسیح موعود کی علامت نمبر5	582

6	مسیح موعود کی علامت نمبر 6	583
7	مسیح موعود کی علامت نمبر 7	587
8	مسیح موعود کی علامت نمبر 8	587
9	مسیح موعود کی علامت نمبر 9	588
10	مسیح موعود کی علامت نمبر 10	589

سبق نمبر: 34 مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئیاں 591

1	مصلح موعود کی پیشگوئی	594
2	تیسری شادی کی پیشگوئی	599
3	پانچویں بیٹے کی پیشگوئی	600
4	بشیر الدولہ عالم کباب کی پیشگوئی	602
5	عمر پانے والا لڑکا	604
6	محمدی بیگم	606
7	پہلا جواب	611
8	دوسرا جواب	612
9	تیسرا جواب	613
10	خلاصہ کلام	614
11	مرزا صاحب کی عمر	614

12	بہت بڑے زلزلے کی پیشگوئی	616
13	جدی بھائیوں کے بارے میں پیشگوئی	621
14	مرزا صاحب اور پادری آتھم	623

سبق نمبر: 35 مرزا صاحب کی اللہ تعالی اور حضور اکرم ﷺ کی شان میں کی گئی گستاخیاں 632

1	مرزا صاحب کی اللہ کی تعالی کی شان میں کی گئی گستاخیاں	633
2	گستاخی نمبر 1	633
3	گستاخی نمبر 2	633
4	گستاخی نمبر 3	634
5	گستاخی نمبر 4	634
6	گستاخی نمبر 5	634
7	گستاخی نمبر 6	635
8	گستاخی نمبر 7	635
9	گستاخی نمبر 8	636
10	گستاخی نمبر 9	636
11	گستاخی نمبر 10	636
12	گستاخی نمبر 11	636

نمبر	عنوان	صفحہ
13	گستاخی نمبر12	637
14	گستاخی نمبر13	637
15	گستاخی نمبر14	637
16	گستاخی نمبر15	637
17	گستاخی نمبر16	638
18	مرزا صاحب کی حضور اکرم ﷺ کی شان میں کی گئی گستاخیاں	638
19	گستاخی نمبر1	638
20	گستاخی نمبر2	639
21	گستاخی نمبر3	639
22	گستاخی نمبر4	640
23	گستاخی نمبر5	640
24	گستاخی نمبر6	640
25	گستاخی نمبر7	640
26	گستاخی نمبر8	641
27	گستاخی نمبر9	641
28	گستاخی نمبر10	642
29	گستاخی نمبر11	642

30	گستاخی نمبر12	642
31	گستاخی نمبر13	642
32	گستاخی نمبر14	643
33	گستاخی نمبر15	643
34	گستاخی نمبر16	643
35	گستاخی نمبر17	644

سبق نمبر: 36 مرزا صاحب کی انبیاءؑ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیاں 645

1	مرزا صاحب کی انبیاء کرامؑ کی شان میں کی گئی گستاخی	646
2	گستاخی نمبر1	646
3	گستاخی نمبر2	647
4	گستاخی نمبر3	647
5	گستاخی نمبر4	647
6	گستاخی نمبر5	647
7	گستاخی نمبر6	648
8	گستاخی نمبر7	648
9	گستاخی نمبر8	649

10	گستاخی نمبر9	649
11	گستاخی نمبر10	649
12	مرزاصاحب کی سیدنا عیسیٰؑ کی شان میں کی گئی گستاخیاں	649
13	گستاخی نمبر1	650
14	گستاخی نمبر2	650
15	گستاخی نمبر3	650
16	گستاخی نمبر4	651
17	گستاخی نمبر5	651
18	گستاخی نمبر6	651
19	گستاخی نمبر7	651
20	گستاخی نمبر8	652
21	گستاخی نمبر9	652
22	گستاخی نمبر10	653
23	گستاخی نمبر11	653
24	گستاخی نمبر12	653
25	گستاخی نمبر13	654
26	گستاخی نمبر14	654

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
27	گستاخی نمبر15	655
28	مرزا صاحب کی صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیاں	655
29	گستاخی نمبر1	655
30	گستاخی نمبر2	656
31	گستاخی نمبر3	656
32	گستاخی نمبر4	656
33	گستاخی نمبر5	656
34	گستاخی نمبر6	657
35	گستاخی نمبر7	657
36	گستاخی نمبر8	657
37	گستاخی نمبر9	657
38	گستاخی نمبر10	658
39	گستاخی نمبر11	658
40	گستاخی نمبر12	658
41	گستاخی نمبر13	658
42	گستاخی نمبر14	659

سبق نمبر: 37 مرزا صاحب کے قرآن، حدیث اور سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں بولے گئے جھوٹ 660

1	مرزا صاحب کا جھوٹ بولنے کے بارے میں فتوے	661
2	مرزا صاحب کے قرآن مجید پر بولے گئے جھوٹ	663
3	جھوٹ نمبر1	663
4	جھوٹ نمبر2	663
5	جھوٹ نمبر3	664
6	جھوٹ نمبر4	664
7	جھوٹ نمبر5	664
8	جھوٹ نمبر6	665
9	جھوٹ نمبر7	665
10	جھوٹ نمبر8	665
11	جھوٹ نمبر9	666
12	جھوٹ نمبر10	666
13	جھوٹ نمبر11	667
14	جھوٹ نمبر12	667
15	جھوٹ نمبر13	667

16	مرزاصاحب کے احادیث مبارکہ پر بولے گئے چند جھوٹ	668
17	جھوٹ نمبر1	669
18	جھوٹ نمبر2	669
19	جھوٹ نمبر3	670
20	جھوٹ نمبر4	670
21	جھوٹ نمبر5	671
22	جھوٹ نمبر6	671
23	جھوٹ نمبر7	671
24	جھوٹ نمبر8	672
25	جھوٹ نمبر9	672
26	جھوٹ نمبر10	673
27	مرزاصاحب کے سیدنا عیسیٰؑ پر بولے گئے جھوٹ	673
28	جھوٹ نمبر1	673
29	جھوٹ نمبر2	674
30	جھوٹ نمبر3	674
31	جھوٹ نمبر4	674
32	جھوٹ نمبر5	675

33	جھوٹ نمبر6	675
34	جھوٹ نمبر7	675
35	جھوٹ نمبر8	676
36	جھوٹ نمبر9	676
37	جھوٹ نمبر10	677

سبق نمبر: 38 مرزا صاحب اور قادیانی جماعت کا مسلمانوں کو کافر قرار دینا اور قادیانیوں کی پہچان 679

1	مرزا صاحب کو نہ ماننے والے کافر ہیں	680
2	حوالہ نمبر1	681
3	حوالہ نمبر2	681
4	حوالہ نمبر3	681
5	حوالہ نمبر4	681
6	حوالہ نمبر5	682
7	حوالہ نمبر6	682
8	حوالہ نمبر7	682
9	حوالہ نمبر8	682
10	حوالہ نمبر9	683

11	حوالہ نمبر10	683
12	حوالہ نمبر11	683
13	حوالہ نمبر12	684
14	حوالہ نمبر13	684
15	حوالہ نمبر14	684
16	حوالہ نمبر15	685
17	حوالہ نمبر16	685
	چیلنج	686
18	دعوت غور وفکر	687
19	قادیانیوں کی پہچان	687

سبق نمبر: 39 قادیانی غیر مسلم کیوں؟ (حصہ اول) 692

1	مرزاصاحب کے غیر مسلم ہونے کی پہلی وجہ ” دعوی نبوت “	694
2	حوالہ نمبر1	694
3	حوالہ نمبر2	694
4	حوالہ نمبر3	695
5	حوالہ نمبر4	695
6	حوالہ نمبر5	695

7	حوالہ نمبر6	696
8	دوسری وجہ "توہین سیدنا عیسیٰؑ"	696
9	حوالہ نمبر1	697
10	حوالہ نمبر2	698
11	حوالہ نمبر3	698
12	حوالہ نمبر4	698
13	تیسری وجہ "حضرت عیسیٰؑ کے رفع ونزول کا انکار"	699
14	حوالہ نمبر1	699
15	حوالہ نمبر2	699
16	حوالہ نمبر3	699
17	حوالہ نمبر4	700
18	چوتھی وجہ "حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں"	700
19	حوالہ نمبر1	701
20	حوالہ نمبر2	702
21	حوالہ نمبر3	702
22	حوالہ نمبر4	702

23	حوالہ نمبر5	703
24	حوالہ نمبر6	703
25	حوالہ نمبر7	703
26	حوالہ نمبر8	704

سبق نمبر: 40 قادیانی غیر مسلم کیوں؟ (حصہ دوم) 705

1	پانچویں وجہ "نبی اکرم ﷺ کی اہانت"	706
2	حوالہ نمبر1	706
3	حوالہ نمبر2	707
4	حوالہ نمبر3	707
5	حوالہ نمبر4	707
6	حوالہ نمبر5	708
7	حوالہ نمبر6	708
8	حوالہ نمبر7	708
9	حوالہ نمبر8	709
10	حوالہ نمبر9	709
11	حوالہ نمبر10	710
12	چھٹی وجہ "حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار"	710

13	حوالہ نمبر1	712
14	حوالہ نمبر2	712
15	حوالہ نمبر3	712
16	حوالہ نمبر4	713
17	حوالہ نمبر5	713
18	حوالہ نمبر6	714
19	ساتویں وجہ "اسلامی فریضہ جہاد کا انکار"	714
20	حوالہ نمبر1	715
21	حوالہ نمبر2	715
23	حوالہ نمبر3	716
24	حوالہ نمبر4	716
25	آٹھویں وجہ "تمام مسلمانوں کی تکفیر"	717
26	حوالہ نمبر1	717
27	حوالہ نمبر2	717
28	حوالہ نمبر3	718
29	حوالہ نمبر4	718
30	حوالہ نمبر5	718

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت
رئیس شعبہ تخصص فی علوم ختم نبوۃ، دارالعلوم دیوبند
حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله خاتم النبیین، اما بعد!

اسلام میں عقیدہ کو اولیت حاصل ہے پہلے خدا اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں اور کتابوں پر درست عقیدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے پھر اس کے بعد ہی اعمال کی ابتدا ہوتی ہے، تفسیر حدیث اور فقہ وغیرہ کی ضرورت بھی اسی شخص کو پڑے گی جس کا پہلے خدا، اس کے رسول اور خدا کی کتابوں پر ایمان ہو گا ورنہ احادیث، تفسیر اور فقہ وغیرہ علوم اسلامیہ کو ماننا ایسا ہی بے سود ہو گا جیسے کہ بغیر بنیاد کے عمارت کھڑی کر دی جائے۔ عقیدہ کی حیثیت اور اہمیت کسی پر پوشیدہ نہیں مگر حیرت اس بات پر ہے کہ عقائد کی حفاظت کے لئے جو محنت درکار ہے اس میں مجموعی طور پر حد درجہ تغافل سے کام لیا جارہا ہے۔ مدارس اسلامیہ میں داخل عقائد کے نصاب پر اور ان کی تعلیم اور انداز تعلیم و تعلم پر اگر منصفانہ نظر ڈالی جائے تو معلوم یہ ہوتا ہے عقائد کے باب میں وہ محنت نہیں کی جاتی جو دیگر ابواب میں دور حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے کی جاتی ہے۔

ماضی میں اسلامی عقائد پر جب یونانی فلسفہ نے یلغار مچایا تو اس کو توڑنے کے لئے ہمارے

بڑوں نے اس طرح محنتیں کیں کہ یونانی فلسفہ کی جادوگری آج خود فلسفیوں کے لئے مضحکہ خیز بن کر رہ گئی ہے، متکلّمین اسلام کے وضع کردہ اصولوں نے فلسفہ کے راستے سے آنے والے ارتدادی سیلاب کو نہ صرف یہ کہ قیامت تک کے لئے بند کردیا بلکہ نازک خیال فلسفیوں کو بھی ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا۔ لیکن آج صورت حال یوں بدل گئی ہے کہ جگہ جگہ فتنوں کی کثرت ہورہی ہے، نئے نئے ارتدادی فتنے مسلمانوں کے درمیان جنم لے رہے ہیں اور پنپ رہے ہیں، قدیم فلسفیوں کے زہریلے اثرات کو نئی نئی تعبیرات اور زبان میں پیش کرکے ایک بار پھر اسلامی عقائد کو مسخ کرنے کی فکر میں بے شمار تنظیمیں شب وروز مصروف ہیں، اعمال میں تو خود مسلمانوں نے ہی دین کو بغیر ماہرین دین کے چلانے کی وکالت شروع کررکھی ہے لیکن پانی سر سے اتنا اونچا ہوچکا ہے کہ عقائد میں بھی اب دین کو بغیر ماہرین دین کے چلانے کی وبا عام مسلمانوں میں پھیلنے لگی ہے، ہر دانشور اسلامی عقائد میں رائے زنی کرنا اپنا موروثی حق سمجھنے لگا ہے۔ پھر ملحد دانشوروں کی تلچھٹ مرزا قادیانی اور اس جیسے دیگر لوگ اپنے آپ کو کیوں پیچھے رکھیں؛ چنانچہ وہ بھی مسلمانوں کے درمیان عقائد کی مضبوط تعلیم نہ ہونے کا جی بھر کر فائدہ اٹھارہے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ اس خودسری کا بھیانک نتیجہ عقائد اسلام کو بازیچہ اطفال بنانے کی صورت میں نکلے گا، جیسا کہ عام طور پر اب دیکھنے میں بھی آرہا ہے۔ لیکن سوائے چند افراد اور دو ایک تنظیموں کے کون ہے جو اس سیلاب بلا کو روکنے میں فکرمند ہے۔

بلاشبہ اس میدان میں کام کرنے والی تنظیموں پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کے نبھانے میں وہ کوتاہ عمل ہیں لیکن مسئلے کا حل کسی کو موردالزام ٹھہرانے میں نہیں بلکہ اس بات میں ہے کہ ایمان وعقائد کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے سدباب کے لئے عقائد اور علم کلام کی تعلیم کے لئے محنت میں کچھ اضافہ کیا جائے اور علم کلام کی تعلیم کو نہ صرف یہ کہ معقولیت اور معنویت کے ساتھ اپنے اپنے مکاتب ومدارس کے نصاب کا جزو بنایا جائے بلکہ عام فہم بیانات اور کتابوں کے

ذریعے مساجد کی صبح شام تعلیم کا حصہ بنادیا جائے۔ متکلّمین اسلام نے عقائد کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے جو کامیاب و لاجواب علمی اور عقلی اصول دیئے ہیں، ان کی روشنی میں حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے علاقائی اور رائج زبان وبیان کے ذریعے عام مسلمانوں میں بھی اتنی صلاحیت پیدا کردی جائے کہ گلی کوچوں میں جنم لینے والی ارتدادی لہروں کا مسکت جواب دینے کی صلاحیت ان میں پیدا ہوجائے۔

علم کلام جو عقائد کو تحفظ فراہم کرتا ہے اس سے بیگانگی کے سبب آج کا مسلمان اس قدر مرعوب ہوگیا ہے کہ اگر کوئی قادیانی کسی گلی میں کوئی وسوسہ چھوڑ دے تو ہمارا نوجوان اس کو بہت بڑا تیر سمجھ کر مولانا صاحبوں کے پیچھے پڑ جائے گا کہ اس کا جواب کیا ہے لیکن کوئی عالم دین معقول سے معقول تر جواب دے دے تو اس کو لے کر قادیانیوں کے پیچھے کبھی نہیں پڑتا کہ تم نے بلاوجہ کا یہ وسوسہ اسلام میں کیوں پیدا کیا ہے؟ مسلمانوں کے درمیان مرعوبیت کی اس حالت کو اگر پلٹنا ہے تو اس کے لئے معقول توڑ دریافت کرنا پڑے گا۔ راقم سطور کے نزدیک ایک حل یہ بھی ہے کہ دور حاضر کی زبان میں علم کلام کے دلائل سے مسلمانوں کو مزین کردیا جائے۔ اگر اس باب میں بچپن کی تعلیم مضبوط ہوجائے تو عمر کے ہر مرحلے میں ان دلائل سے وہ بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور قدیم علم کلام کو اپنی من پسند جدید زبان میں پاکر ہر دہریے کا توڑ وہ خود دریافت کریں گے بلکہ اسلامی عقائد کے روشن ماضی سے خود کو مربوط رکھنے کی ذمہ داری کو بھی وہ محسوس کریں گے۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ اسلامی علوم و عقائد کے وارثین نوجوان فضلاء اپنے بیان و قلم کے ذریعے اب میدان عمل میں آرہے ہیں، انہی خوش بختوں جناب مولانا سعد کامران صاحب بھی ہیں۔ اگر یہ اپنے عزم و عمل میں تسلسل باقی رکھیں گے تو ان کی محنتیں انشاء اللہ بہت جلد رنگ لائیں گی۔ موصوف کے مرتب کردہ "ختم نبوت کورس" کا کافی حد تک بندہ نے مطالعہ کیا، ماشاء اللہ قدیم

کتابوں سے ایک اچھاخاصہ جدید ذخیرہ موصوف نے تیار کردیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت کو قبول عام و تام بخشے اور گمراہوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ بنائے ، آمین۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۲۵ربیع الاول ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۵دسمبر ۲۰۱۷ء

محبوب العلماء والصلحاء، امام الصرف والنحو، شیخ الحدیث، ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل کرم ہے کہ اس پُر فتن دور میں اور قرب قیامت کے دور میں کائنات میں سب سے محبوب ترین ہستی حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے جو محبت کا رشتہ نصیب فرمادیا۔ آپ ﷺ کے پیارے دامن سے وابستگی عطا فرمادی۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ تمام مسلمانوں کی محبت کا عقیدہ ہے، اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ آپ ﷺ جیسی پیاری ہستی نہ پہلے آئی اور نہ قیامت کی صبح تک آئے گی۔ آپ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے وہ دجال اور کذاب ہوسکتا ہے نبی قطعاً نہیں ہوسکتا۔

ایک بھائی نے بڑا اچھا جملہ کہا کہ ہر نبی کا عمل خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ خوبصورتی ترقی کرتی رہی، کرتی رہی حتی کہ آخر میں اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو ہر عمل کی خوبصورتی اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ جب ہر عمل کی خوبصورتی اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو اس پر ختم نبوت کی مہر لگادی گئی کہ اس جیسا پیارا عمل نہ پہلے آیا اور نہ قیامت کی صبح تک آئے گا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے ہمارے بھائی مولانا سعد کامران صاحب زید مجدہم کو جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے " ختم نبوت کورس " کے اسباق کو مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد حسن
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، لاہور
سرپرست شبان ختم نبوت، پاکستان
۲ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۲۰۱۷ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ • پاکستان

Aalmi Majlis Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat Pakistan

Mulana Mufti
Muhammad Rizwan Aziz
Principal Qism-ul-Takhasus-fil-Ulum Khatm-e-Nubuwwat
Ex Principal Fil Ulum-ul-Tahqiq O Dawat-ul-Islamia Sargodha
Editor: Islamic Research Center
Nazim Aalmi Majlis Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat, Pakistan

مولانا مفتی محمد رضوان عزیز

یا ساریة الجبل

امراض کی نباض فن طبابت کا بنیادی رکن ہے۔ بعینہ زمانے کی نبض کو دیکھ کر اٹھنے والے ممکنہ فتنوں کی نشاندہی اور اس کے تدارک کی تدبیر اختیار کرنا بارگاہ است کے دور بینوں کی صفت خاصہ ہے۔ سیدنا عمرؓ کا حضرت ساریہؓ کو دشمنوں کی گھات سے ہزاروں میل کے فاصلے سے متنبہ کرنا اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا سرزمین ہندوستان سے اٹھنے والے فتنے کی بو کو حرم میں محسوس کرنا اور پھر مہر علی شاہ صاحبؒ کی اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے تشکیل کرنا، یہ سب باہم مربوط کڑیاں ہیں، جو ایک حقیقت سے آگاہ کر رہی ہیں کہ خداوند قدوس کی مشیت میں اور قانون میں اس دین کا تحفظ طے شدہ امر ہے۔ اس کی حفاظت کے لیے رجال کارزار میں جوہر دکھاتے رہیں گے۔ زمانے کی ہر کروٹ پر نظر رکھنے والے دیدہ ور پیدا ہوتے رہیں گے۔

فتنہ مرزائیت جو اپنی حشر سامانیوں میں دجال کے بھی کان کتر رہا ہے۔ یوم تاسیس سے ہی امت مسلمہ کے عقابی نظر محافظوں سے زِک اٹھا رہا ہے۔ علم و ہنر اور قوتِ دلیل کے میدان میں یہ طبقہ اپنی ناک کو خاک آلود کر چکا ہے، لیکن اپنی ازلی بدختی کے ہاتھوں فتنہ پھیلانے سے باز نہیں آرہا۔ امت مسلمہ کی کچھ سعید روحیں بھی ہمہ وقت اس فتنہ کی سرکوبی میں مشغول ہیں۔ سعید لوگوں میں سے میرے مایا ناز شاگرد مولانا سعد کامران ہیں، جن کے نام کو ہی قدرت نے سعادت اور

کامرانی کا استعارہ بنایا ہے۔ انہوں نے بڑی عرق ریزی اور تجربات کی بھٹی سے گزرنے کے بعد ردّ مرزائیت اور دفاع ختم نبوت کے لیے ایک مختصر اور جامع نصاب مرتب کیا ہے، جو ہر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان کے لیے ایک بیش نہا خزانہ ہے۔ مولانا سعد کامران صرف قلم کے ہی نہیں میدان کے بھی دھنی ہے۔ سوشل میڈیا پر مرزائیت سے براہ راست مذاکرے اور مباحثے کر کے اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل کا فریضہ خوب سرانجام دے رہے ہیں۔ مذکورہ نصاب ان کی محنت شاقہ اور دقت نظر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ نصاب اس قابل ہے کہ اسے قارئین کا وسیع حلقہ میسر آئے۔ آئمہ مساجد اپنے حلقہ احباب میں اس کے دروس کی مجالس منعقد کریں اور اسکول و کالجز کے اساتذہ نئی نسل کو عقیدہ ختم نبوت، حیات مسیحؑ اور ظہور مہدی جیسے اہم عقائد کی تفہیم کی لیے اس کورس کو اپنے مطالعہ کا حصہ بنائیں۔

اپنے قابل فخر شاگرد پر ایک استاد کو جتنا فخر کا حق ہوتا ہے، راقم اس تمام حق کو استعمال کرتے ہوئے فخر سے یہ اظہار کر رہا ہے کہ سعد تم واقعی کامران ہو گئے ہو۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

محمد رضوان عزیز
رئیس قسم التخصص فی علوم ختم نبوت
مدرسہ عربیہ ختم نبوت، چناب نگر

استاذ العلماء، مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نصرت العلوم
حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب دامت برکاتہم

گزشتہ دنوں میرے ایک شاگرد مولانا سعد کامران سلمہ الرحمٰن نے انٹرنیٹ کے لئے اپنا ترتیب دیا ہوا ایک مسودہ بنام " ختم نبوت کورس " کا کچھ حصہ مجھے دے گئے کہ میں اس پر کچھ لکھ دوں، چنانچہ اس کے چیدہ چیدہ مقامات کو دیکھا، مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت ویسے تو ہر مسلمان ہی جانتا ہے لیکن اس کی باریکیوں سے ہر ایک باخبر نہیں ہے، خصوصًا سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ و طالبات تو مدارس دینیہ کے طلبہ و طالبات سے بہت ہی پیچھے ہیں، اسی وجہ سے قادیانی انہیں جھانسہ اور چکمہ دینے میں جلدی کامیاب ہوجاتے ہیں۔ عزیز القدر نے بڑی محنت اور کوشش کی ہے کہ ان تمام طلبہ و طالبات اور زندگی کے دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات کے لئے اس سلسلہ میں ایک سہل اور عام فہم سا کورس بنا دیا جائے، جسے وہ اپنی دیگر مصروفیات کے باوجود آسانی سے پڑھ سکیں۔ موصوف اپنی اس کاوش میں کافی حد تک کامیاب نظر آتے ہیں۔ بڑی محنت، لگن اور عرق ریزی سے انہوں نے ختم نبوت کورس کو کئی اسباق میں تقسیم کیا ہے اور ہر سبق کو علیحدہ علیحدہ عنوان دیا ہے، جسمیں قرآن و حدیث اور دلائل شرعیہ سے استنباط کیا ہے۔ عام فہم اور سہل انداز تحریر کی بناء پر ہر خاص و عام ان اسباق سے بآسانی استفادہ کر سکتا ہے، لہٰذا طلبہ و طالبات اور عام اردو خوان حضرات کو اس کورس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی سفارش کی جاتی ہے۔

دعا بھی ہے کہ مولٰی کریم مرتب کو اس نازک اور اہم مسئلہ میں اخلاص کے ساتھ کی گئی کوشش پر اجر جزیل سے نوازے، اس کورس کو مقبول عام اور ذخیرہ آخرت بنا دے، ہم سب کو اس سے استفادہ کی توفیق سے بھی نوازے۔ آمین یارب العالمین

محمد فیاض خان سواتی

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ء

امیر انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب

الحمد للہ وحدہ و الصلاۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ--- و بعد!

اللہ تعالیٰ جو دین اسلام کا واضع ہے، وہی اس کا محافظ بھی ہے۔ اس کی حکمت بالغہ ہے کہ حق و جبر اور فتنہ و شر، ابتدائے انسانیت سے باہم مد مقابل رہے ہیں۔

پھر اہل شر اگر صراحتاً اہل کفر ہوں تو ان کا خطرہ اور نقصان اس قدر شدید اور خطرناک نہیں ہوتا جس قدر دین کے نام پر فتنہ کرنے والے اسلام کی لیے خطرے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ کھلے منکرین سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ نصوص کو ماننے کا اقرار کرتے ہیں مگر ان کا خطرہ یہ ہے کہ وہ انہی شرعی نصوص کی باطل تاویل اور تحریف کر کے دینی مسلمات کا حلیہ بگاڑنے کی سعی کرتے ہیں۔

برصغیر میں تقریباً ایک صدی سے قادیانیت یہی کام کر رہی ہے۔ پھر پرویزیت نے بھی یہی کام کیا، اور آج کے دور میں غامدیت کا بھی یہی کردار ہے۔ مگر وہ خوش قسمت رجال کار ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی دین کے مسلمات کی حفاظت کے لیے استعمال فرمائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ اپنے دین کے دفاع، اس کے مسلمات اور ثوابت کی حمایت کے لیے ہر دور میں رجال کار کو کھڑا فرما دیتا ہے۔ یہی خوش قسمت لوگ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ، ینفون عنہ انتحال المبطلین و تاویل الجاھلین و تحریف الغالین-"

"اس علم کو آنے والے زمانے میں ثقہ عادل محفوظ کریں گے، وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرست لوگوں کے غلط دعووں اور جاہلوں کی تاویلوں کی نفی کرتے رہیں گے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزید ارشاد گرامی ہے:

"لا تزال طائفة من امتی علی الحق حتی یاتی امر اللہ و ھم ظاھرون-"

"ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ حق پر ہوگا قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گا۔"

جب بھی اس امت مین دنیا کے جس کونے میں بھی کوئی فتنہ کھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کے رد کے لیے اس امت سے باہمت رجال کار کو منتخب فرمایا۔

فاضل نوجوان مولانا سعد کامران کی کتاب جو تقریبا 700 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے قادیانیت اور اسلام کا تقابلی مطالعہ کیا ہے اور وہ مسائل جو قادیانیت اور اسلام کے درمیان مختلف فیہ ہیں، انہیں قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل فرماتے ہوئے قادیانیت کا ابطال کیا ہے۔

جیسے کہ عقیدہ ختم نبوت، حضرت مسیح کی حیات، ان کا رفع و نزول اور ان کی دوبارہ آمد، مسیح موعود برحق کون ہے؟ اس کی برکات، اسی طرح مہدی برحق کون ہے، اس کی علامات کیا ہیں؟

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ ان کی یہ کاوش ایک طرف اسلامی مسلمات کے ثبوت میں ایک مفید کوشش ثابت ہوگی تو دوسری طرف ابنائے قادیانیت میں سے جو لوگ اس کا بنظر غائر مطالعہ کریں گے وہ بھی اس سے مستفید ہوں گے اور انسانیت قادیانیت کے شر سے محفوظ رہے گی۔ اور یہ ابواب اس فتنے کے سدباب کے لیے بہترین ذریعہ ثابت ہوں گے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کاوش کو نافع بنائے اور اسے اپنی بارگاہ میں قبولیت بخشے۔ آمین

ڈاکٹر/سعید احمد عنایت اللہ
مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ
امیر انٹر نیشنل ختم نبوت موومنٹ

نواسہ امیر شریعت، مجاہد ختم نبوت، نائب امیر مجلس احرار اسلام

مولانا سید کفیل شاہ صاحب بخاری مدظلہ

عقیدۂ ختم نبوت اساسِ ایمان ہے۔ اس کے بغیر عقیدۂ توحید بھی نامکمل اور باطل ہے۔ خاتم النبیین سیدنا محمد کریم ﷺ سب سے پہلے خود اپنی نبوت پر ایمان لائے پھر لوگوں کو دعوت دی۔ صحابہ کرامؓ نے خاتم الانبیاء ﷺ کی زبان مبارک سے عقیدۂ توحید سنا اور قبول کیا۔ یعنی عقیدۂ ختم نبوت کے ذریعے ہی انہیں عقیدۂ توحید کی معرفت حاصل ہوئی۔

روز اول سے ہی منکرین و دشمنانِ اسلام نے منصب ختم نبوت کا انکار کیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ آور ہوکر اسلام کے خلاف فتنوں کو اٹھایا اور پروان چڑھایا۔ ان فتنوں کی زد میں مسلمان بھی آئے اور ایمان سے محروم ہوکر ارتداد کا شکار ہوگئے۔ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اس کی بدترین مثالیں ہیں۔ نبی خاتم ﷺ کے حکم پر صحابہ کرامؓ نے ان فتنوں کو نیست و نابود کر دیا۔

بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں پنجاب کے قصبہ "قادیان" سے مرزا غلام احمد قادیانی، اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا بروز بن کر نمودار ہوا تو وارثین انبیاءؑ، علماء ربانینؒ نے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مرزا کے دعویٰ نبوت کی مذمت اور استیصال کیا اور ہر محاذ پر اس کے کفر و ارتداد کا مقابلہ کرکے نہ صرف اس کا راستہ روکا بلکہ مسلمانوں کے عقائد و ایمان کا تحفظ بھی کیا۔ تحفظ ختم نبوت کی اس جدوجہد میں ابلاغ کا جو ذریعہ بھی انہیں میسر آیا اسے اختیار کیا۔

میڈیا کی اہمیت ہر دور میں رہی لیکن عصر حاضر میں اس کی ترقی نے اسے مؤثر ترین ہتھیار بنا دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر جہاں قادیانی کفر و ارتداد پھیلا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں، وہاں نشہ عشقِ محمد ﷺ سے سرشار مجاہدینِ ختم نبوت بھی دلائل و براہین اور علم

وتحقیق کی تلواریں سونت کر داد شجاعت دے رہے ہیں۔

علماء حق کی متعدّد جماعتیں تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ملک بھر میں عام مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کی گمراہی سے بچانے اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے لٹریچر شائع کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔ قادیانی شبہات کے جوابات اور ان کے پھیلائے ہوئے دجل وتلبیس کے تار و پور بکھیرے جاتے ہیں۔ اس کا ساتھ ساتھ ختم نبوت کورسز کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔

عزیز محترم مولانا سعد کامران بھی جہادِ ختم نبوت کے ایک بہادر اور سعادت مند سپاہی ہیں۔ انہوں نے ''ختم نبوت کورس'' کے عنوان سے ایک بہترین کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت، حیات سیدنا مسیحؑ، رفع و نزول مسیحؑ، ظہور مہدی علیہ الرضوان جیسے اہم عنوانات پر قرآن و حدیث کی روشنی مین بہترین انداز میں مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے۔ اور قادیانی عقائد کا رد اور اعتراضات کے جوابات پیش کیے ہیں۔ ''ختم نبوت کورس'' کی یہ کتاب انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔ مبلغین ختم نبوت اور عوام اس کورس سے یکساں نفع اٹھا سکتے ہیں۔ مولانا سعد کامران کی محنت قابل داد ہے جذبۂ خیر، اخلاص وللّٰہیت ان کے پیرایۂ اظہار سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت اور خدمت قبول فرمائے۔ ''ختم نبوت کورس'' کو مسلمانوں کی ایمان کی سلامتی اور قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

سید کفیل بخاری

دار بنی ہاشم، ملتان

۶ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۴ جنوری ۲۰۱۸

مجاہد و مناظر ختم نبوت، ردقادیانیت پر کثیر علمی و تحقیقی کتب کے مصنف

جناب محمد متین خالد صاحب

خوبصورت علمی کتاب

کمال کسی فن میں بھی ہو، شہرت اس کے لئے لازم نہیں۔ بہت سارے طبیب حاذق ہوتے ہیں مگر غیر معروف، بہت سارے فاضل اپنے میدان میں جید و یگانہ ہوتے ہیں مگر گمنام، مجاہدین ختم نبوت بھی اس قاعدہ سے مستثنی نہیں۔ اس کی تازہ مثال جناب سعد کامران ہیں جو ایک عرصہ سے سوشل میڈیا پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے علمی محاذ پر نہایت سرگرم ہیں مگر شہرت کی تمنا سے کوسوں دور۔

شائستگی، سادگی اور انکساری کے پیکر اس نوجوان عالم دین کی تازہ کتاب ''ختم نبوت کورس'' کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔ اس کتاب میں ختم نبوت، حیات و نزول حضرت عیسیٰؑ اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں نہایت معلوماتی مواد ہونے کے ساتھ ساتھ ان موضوعات پر قادیانی شکوک و شبہات کے تسلی بخش اور مبسوط جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی مضحکہ خیز شخصیت، اس کے جھوٹ اور تضاد بیانیوں پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ہر مضمون دلائل و براہین سے بھرپور ہونے کے ساتھ ساتھ

بے حد دلچسپ ہے۔ بعض دلائل بے حد علمی اور دوٹوک ہیں کہ ان کے سامنے قادیانی تاویلات اور موشگافیاں پاش پاش ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔

آسان اور سہل اسلوب میں تحریر کردہ یہ کتاب جناب سعد کامران کی قابل قدر تحقیقی کاوش ہے۔ امید قوی ہے کہ ختم نبوت کے حلقوں میں اسے خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوگی اور رد قادیانیت پر ریسرچ کرنے والے حضرات کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

بقول شخصے: ''مصنف اپنی تخلیق و تدوین کے حوالے سے ہر دور میں زندہ رہتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی لوگ آپ کو یاد رکھیں تو کچھ ایسی باتیں لکھ جائیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں یا کچھ ایسا کام کر جائیں جو لکھے جانے کے قابل ہو۔'' جناب سعد کامران نے واقعی ایسا کر دکھایا جس پر وہ نہایت تبریک کے مستحق ہیں۔

ع اللہ کرے یہ مرحلہ شوق نہ ہو طے

محمد متین خالد (لاہور)

mateenkh@gmail.com

چند باتیں

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ جس کی توفیق سے آقا ﷺ کی ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ میں ادنی سی کوشش کی توفیق ملی۔

حضور ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا ایسا اجماعی عقیدہ ہے جس کا منکر بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک منکرین ختم نبوت کے خلاف ہر محاذ پر کوششیں ہوئیں ہیں اور جب تک منکرین ختم نبوت موجود ہیں یہ کوششیں ہوتی رہیں گی۔

موجودہ دور میں پائے جانے والے منکرین ختم نبوت میں سے قادیانی ایسے خطرناک فتنے کے طور پر سامنے آئے ہیں جن کے بارے میں بلاشبہ یہ بات سو فیصد درست ہے کہ منکرین ختم نبوت کا ایسا خطرناک فتنہ چودہ صدیوں میں کبھی بھی ظاہر نہیں ہوا۔

قادیانی فتنے کے خلاف علمی محاذ پر اکابرین امت نے تفصیل و تحقیق سے بلاشبہ کام مکمل کیا ہے۔ اور علمی طور پر کوئی بھی ایسا پہلو نہیں جس کا جواب نہ دیا گیا ہو۔ موجودہ دور کے لحاظ سے میں نے کوشش کی ہے کہ ایک ہی کتاب کے اندر مسلمانوں اور قادیانیوں کے بنیادی اختلافات اور قادیانیوں کے عقائد کے باطل ہونے کی وجوہات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے عقائد کے دلائل بھی ایسے سہل اسلوب سے پیش کئے جائیں جس سے ہر طبقے کے لوگ خاطر خواہ فائدہ اٹھا

سکیں۔اور خاص طور پر منکرین ختم نبوت کے خلاف علمی محاذ پر کام کرنے والے حضرات کو ایک ایسی دستاویز ملے جس میں ہر بات کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہو۔اور ساتھ ہی ساتھ کتابوں کے حوالہ جات بھی جدید اور انٹرنیٹ پر موجود ایڈیشنوں کے حساب سے موجود ہوں۔جو بلاشبہ ایک محنت طلب کام تھا لیکن اللہ تعالی کی خاص رحمت سے مکمل ہوا ہے۔

میں نے اس کتاب کو چار بڑے ابواب اور ان ابواب کے تحت چالیس اسباق میں تقسیم کیا ہے جس میں سے پہلا باب عقیدہ ختم نبوت کے بیان میں ہے۔اس باب کے تحت 10 اسباق ہیں جن میں تفصیل کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی تعریف، عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، عقیدہ ختم نبوت کا قرآن و حدیث سے ثبوت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے قرآن و حدیث سے مشہور باطل شبہات کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔

دوسرا باب مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے بیان میں ہے۔اس باب میں بھی 10 اسباق ہیں۔جس میں اس مسئلے کے بارے میں یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کے نظریات بتانے کے ساتھ ساتھ ان کے باطل عقائد کا دلائل سے رد کیا گیا ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ جن چند بزرگان امت پر قادیانی الزام لگاتے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ وفات سیدنا عیسیٰؑ کے قائل تھے ان الزامات کا بھی تفصیل سے دلائل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ اس باب کی اہم بات یہ بھی ہے کہ اس کے آخری سبق میں چودہ صدیوں کے ان بزرگان امت کا نام ہر صدی کی ترتیب سے درج کیا گیا ہے جن کا عقیدہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کتابوں میں موجود ہے۔

تیسرا باب ہمارے اور قادیانیوں کے درمیان تیسرے بڑے اختلافی موضوع امام مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت کے بارے میں ہے۔اس باب میں 8 اسباق ہیں جن میں سے 6 اسباق میں

احادیث سے امام مہدی کی شخصیت کے بارے میں تفصیل سے بتانے کے بعد قادیانیوں کی طرف سے پیش کردہ ان روایات کا بھی تفصیل سے جواب دیا گیا ہے جس کو وہ اپنے موقف کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔اس کے ساتھ 2اسباق میں دجال کے بارے میں قادیانیوں کے نظریئے کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت، دعوی جات، پیشگوئیاں، اور مرزا صاحب کے قرآن، حدیث، صحابہ کرامؓ اور سیدنا عیسیٰؑ پر بولے گئے جھوٹوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ مرزا صاحب کی طرف سے اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیوں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کو معیار نبوت اور مسیح موعود کی علامات پر بھی پرکھا گیا ہے۔

اس کے ساتھ آخری دو اسباق میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی آٹھ بڑی وجوہات کو بھی بیان کرنے کے ساتھ موجودہ معاشرے میں قادیانیوں کی پہچان کی چند نشانیاں بھی بتائی گئی ہیں تاکہ مسلمانوں قادیانیوں کو پہچان کران کے فتنے سے محفوظ رہ سکیں۔

میرا ارادہ تو یہ تھا اس کتاب کو "ختم نبوت کورس" کے نام کی بجائے کسی اور نام سے شائع کروایا جاتا لیکن چونکہ کافی عرصے سے یہ نصاب کورس کی شکل میں واٹس ایپ وغیرہ پر پڑھایا جارہا تھا اس لئے اکابرین نے مشورہ دیا کہ اس کتاب کو "ختم نبوت کورس" کے نام سے ہی شائع کروایا جائے۔

لہذا اکابرین کے حکم کی تعمیل میں یہ کتاب "ختم نبوت کورس" کے نام سے شائع ہورہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنی سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشتے ہوئے میری، میرے والدین اور تمام محبت کرنے والے ساتھیوں کی بخشش کا ذریعہ بنائے اور قیامت کے دن ہمیں حضور ﷺ کے ہاتھوں سے جام کوثر پلائے جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل میں حصہ لیا۔

اس کے ساتھ ہی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بھولے ہوئے قادیانیوں کو ہدایت عطا فرمائے۔اور مسلمانوں کے ایمان کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بنائے۔

طالب دعا

سعد کامران

۲۶ جنوری ۲۰۱۸

سبق نمبر: 1

عقیدہ ختم نبوت

کی اہمیت

سبق نمبر ۱

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟

”عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہوچکی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت ختم ہوچکی ہے۔ اب تاقیامت کسی بھی انسان کو نبوت یا رسالت نہیں ملے گی۔ یعنی تاقیامت نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔“

” قرآن مجید کا اسلوب “

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالی کی وحدانیت، فرشتوں پر ایمان، قیامت پر ایمان کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ وہاں سابقہ انبیاء کرام ؑ کی نبوت و رسالت پر ایمان بھی ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

لیکن پورے قرآن میں ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کسی نئے نبی کی وحی یا نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ نبوت و رسالت حضور ﷺ کے آنے کے بعد منقطع ہوچکی ہے۔ اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ اگر کسی نئے نبی یا رسول نے آنا ہوتا تو قرآن جیسی جامع کتاب میں اس کا ذکر ضرور موجود ہوتا۔

اب ہم چند آیات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جن میں سابقہ انبیاء کرام ؑ اور ان پر ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر ہونے والی وحی پر یا نئے نبی کی نبوت پر ایمان لانے کا کوئی ذکر اشارتاً، کنایتاً بھی نہیں ہے۔

آیت نمبر1:

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ.

ترجمہ:"اور جو اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر4)

آیت نمبر2:

لٰکِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَ الۡمُقِیۡمِیۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ الۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤۡتِیۡهِمۡ اَجۡرًا عَظِیۡمًا.

ترجمہ:" البتہ ان (بنی اسرائیل) میں سے جو لوگ علم میں پکے ہیں اور مومن ہیں وہ اس (کلام) پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو (اے پیغمبر) تم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا اور قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرنے والے ہیں، زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔"

(سورۃ النساء آیت نمبر162)

آیت نمبر3:

وَ لَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ.

ترجمہ:" اور یہ حقیقت ہے کہ تم سے اور تم سے پہلے تمام پیغمبروں سے وحی کے ذریعے یہ

بات کہہ دی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کا ارتکاب کیا تو تمھارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے گا۔ اور تم یقینی طور پر سخت نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔"

(سورۃ الزمر آیت نمبر 65)

آیت نمبر 4:

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ.

ترجمہ:" تم (ان سے) کہو کہ: اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کون سی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں، جبکہ تم میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں؟"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 59)

آیت نمبر 5:

كَذٰلِكَ يُوْحِيْۤ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

"ترجمہ: (اے پیغمبر) اللہ جو عزیز و حکیم ہے، تم پر اور تم سے پہلے جو (پیغمبر) ہوئے ہیں، ان پر اسی طرح وحی نازل کرتا ہے۔"

(سورۃ الشوری آیت نمبر 3)

ان تمام آیات میں بلکہ پورے قرآن میں حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی اور حضور ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت اتنا ضروری اور اہم عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں، عالم دنیا میں،

عالم برزخ میں، عالم آخرت میں، حجۃ الوداع کے موقع پر اس کا تذکرہ کروایا۔

”عالم ارواح میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ“

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ.

ترجمہ:”اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمھارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمھارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔“

(آل عمران آیت نمبر 81)

اس آیت کریمہ میں بھی حضور ﷺ کی آمد کا ذکر ہے کہ اگر وہ آخری نبی کسی دوسرے نبی کے زمانہ نبوت میں آگئے تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر نبی آخر الزماں ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔ یعنی عالم ارواح میں بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

”عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ“

عالم دنیا میں سب سے پہلے سیدنا آدمؑ پیدا ہوئے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا:

"عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَاللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ"

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میں اس وقت بھی (لوح محفوظ میں) آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدمؑ ابھی گارے میں تھے۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر31960، باب فی فضائل متفرقۃ تنبئ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکر نسبہ ﷺ)

(مشکوۃ حدیث نمبر5759، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اس کے سامنے حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا ذکر یوں فرمایا:

"لَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا آدَمَ وَ مَنْ بَعْدَهُ اِلَّا اَخَذَ اللهُ عَلَيْهِ الْعَهدَ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَهوَ حَیٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّہٗ"

ترجمہ: "حق تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ میں سے جس کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں محمد ﷺ تشریف لے آئیں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔"

(ابن جریر (عربی) جلد5 صفحہ540 تفسیر آیت نمبر80 سورۃ آل عمران طبع مصر 2001ء)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"بَين كَتفَیْ آدَمَ مَكْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ"

"آدمؑ کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی لکھا ہوا تھا۔"

(خصائص الکبری جلد1 صفحہ19، طبع ممتاز اکیڈمی لاہور)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے فرمایا:

عَنْ اَبِی هرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ آدَمُ بِالْهنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ -فَنَادٰى بِالْأذَانِ اَللهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ- اَشْهدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ- اَشْهدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ- قَالَ آدَمُ مَنْ مُحَمَّدٌ- قَالَ

هوَ آخِرُ وُلْدِکَ مِنَ الاَنْبِیَاءِ-

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمؑ جب ہند میں نازل ہوئے توان کو(بوجہ تنہائی)وحشت ہوئی توجبرائیلؑ نازل ہوئے اور اذان پڑھی۔ اللہ اکبر 2 بار پڑھا۔ اشھد ان لا الہ الااللہ 2 بار پڑھا۔ اشھد ان محمد الرسول اللہ 2 بار پڑھا۔ آدمؑ نے جبرائیلؑ سے پوچھا محمد ﷺ کون ہیں توجبرائیلؑ نے فرمایا کہ انبیاء کرامؑ کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر32139، باب فی فضائل متفرقۃ تنبیٔ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکر نسبہ ﷺ)

"عالم برزخ یعنی عالم قبر میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ"

قبر میں جب فرشتے مردے سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون سے ہیں۔ تو مردہ جواب دے گا:

رَبِّیَ اللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیْکَ لَہُ، اَلْاِسْلَامُ دِیْنِی، مُحَمَّدٌ نَبِیِّ، وَھوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فَیَقُوْلَانِ لَہُ صَدَقْتَ-

"میرا رب وحدہ لاشریک ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ یہ سن کر فرشتے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔"

(تفسیر در منثور(عربی)جلد14 صفحہ235 تفسیر سورۃ الواقعہ آیت نمبر83 مطبوعہ مصر2002ء)

(تفسیر در منثور(اردو ترجمہ)جلد6 صفحہ404 تفسیر سورۃ الواقعہ آیت نمبر83 مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور2002ء)

"عالم آخرت میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ"

"عَنْ اَبِی ھرَیْرَۃَ ؓ فی حدیث الشفاعتہ فیقول لھم عیسیٰؑ ---اذْھبُوا اِلَی غَیْرِی اذْھبُوا اِلَی مُحَمَّدٍ ﷺ، فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَیَقُوْلُوْنَ: یَامُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللّٰہِ وَ خَاتِمُ الْأَنْبِیَاءِ"

"حضرت ابوہریرۃؓ سے ایک طویل روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جب لوگ حضرت عیسیٰؑ سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے رسول محمد ﷺ آخری نبی۔"

(بخاری حدیث نمبر 4712، کتاب التفسیر، باب ذریۃ من حملنا مع نوح۔ انہ کان عبدا شکورا)

لیجئے قیامت کے دن بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہوگا۔

"حجۃ الوداع میں ختم نبوت کا تذکرہ"

"عَنْ اَبِی اُمَامَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی خُطْبَتِہٖ یَوْمَ حَجَّۃِ الْوِدَاعِ اَیُّھاالنَّاسُ اَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِی وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ"

"حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمھارے بعد کوئی امت ہوگی۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر 12922، باب حجۃ الوداع)

خلاصہ:

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہوچکی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اتنا ضروری اور اہم عقیدہ ہے کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے تذکرے کروائے ہیں۔

سبق نمبر:2

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

سبق نمبر 2

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا .

ترجمہ: ”محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں ،اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔“

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر40)

”آیت کا شان نزول“

عرب معاشرے میں یہ قبیح رسم موجود تھی کہ وہ لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اور اس لے پالک کو تمام احوال و احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد وراثت، حلت و حرمت، رشتہ ناطہ وغیرہ تمام احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔

جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے حقیقی بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اسی طرح وہ لے پالک بیٹے کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی قبیح رسم کا خاتمہ فرمایا۔

حضرت زید بن حارثؓ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا۔ اور صحابہ کرامؓ نے بھی ان کو زید بن حارث کی بجائے زید بن محمد کہنا شروع کر دیا تھا۔

حضرت زید بن حارثؓ کی اپنی بیوی حضرت زینبؓ سے ناچاقی ہوگئی اور انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیں۔ تاکہ اس قبیح رسم کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجائے۔

جب حضور ﷺ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیا تو مشرکین نے اعتراض شروع کردیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔ چنانچہ جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اس ایک فقرے میں ان تمام اعتراضات کی جڑ کاٹ دی گئی ہے جو مخالفین نبی ﷺ کے اس نکاح پر کررہے تھے۔

ان کا اولین اعتراض یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کی اپنی شریعت میں بھی بیٹے کی منکوحہ باپ پر حرام ہے ۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ محمدؐ ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا ہے وہ بیٹا تھا کب کہ اس کی مطلقہ سے نکاح حرام ہوتا؟ تم لوگ تو خود جانتے ہو کہ محمد ﷺ کا سرے سے کوئی بیٹا ہے ہی نہیں۔

ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اچھا، اگر منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کرلینا زیادہ سے زیادہ بس جائز ہی ہوسکتا تھا، آخر اس کا کرنا کیا ضروری تھا۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا مگر وہ اللہ کے رسول ہیں، یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ جس حلال چیز کو تمھاری رسموں نے خواہ مخواہ حرام کررکھا ہے اس کے بارے میں تمام تعصبات کا خاتمہ کردیں اور اس کی حلت کے معاملے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔

پھر مزید تاکید کے لیے فرمایا اور وہ خاتم النبیین ہیں، یعنی ان کے بعد کوئی نیا رسول تو درکنار کوئی نیا نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ

ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کر دے، لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں۔

اس کے بعد مزید زور دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے یعنی اللہ کو معلوم ہے کہ اس وقت محمد ﷺ کے ہاتھوں اس رسم جاہلیت کو ختم کرا دینا کیوں ضروری تھا اور ایسا نہ کرنے میں کیا قباحت تھی۔

وہ جانتا ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے لہٰذا اگر اپنے آخری نبی کے ذریعہ سے اس نے اس رسم کا خاتمہ اب نہ کرایا تو پھر کوئی دوسری ہستی دنیا میں ایسی نہ ہوگی جس کے توڑنے سے یہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے۔ بعد کے مصلحین اگر اسے توڑیں گے بھی تو ان میں سے کسی کا فعل بھی اپنے پیچھے ایسا دائمی اور عالمگیر اقتدار نہ رکھے گا کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں لوگ اس کا اتباع کرنے لگیں، اور ان میں سے کسی کی شخصیت بھی اپنے اندر اس تقدس کی حامل نہ ہوگی کہ کسی فعل کا محض اس کی سنت ہونا ہی لوگوں کے دلوں سے کراہیت کے ہر تصور کا قلع قمع کر دے۔

”آیت خاتم النبیین کی تفسیر القرآن بالقرآن“

قرآن پاک میں 7 جگہ پر ختم کے مادے سے الفاظ آئے ہیں:

1. خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَعَلٰى سَمۡعِهِمۡ وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ۔

ترجمہ: ”اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔“

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 7)

2. قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَکُمْ وَ اَبْصَارَکُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْکُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ ۔

ترجمہ:" (اے پیغمبر! ان سے) کہو: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تمھاری سننے کی طاقت اور تمھاری آنکھیں تم سے چھین لے اور تمھارے دلوں پر مہر لگادے، تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں لاکر دیدے؟ دیکھو ہم کیسے کیسے مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں۔"

(سورۃ الانعام آیت نمبر46)

3. اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۔

ترجمہ:" پھر کیا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنا خدا اپنی نفسانی خواہش کو بنالیا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راستے پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟۔"

(سورۃ الجاثیہ آیت نمبر23)

4. اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَا اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۔

ترجمہ:" آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔" (سورۃ یٰس آیت نمبر65)

5. اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔

ترجمہ:" بھلا کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ کلام خود گھڑ کر جھوٹ موٹ اللہ کے ذمے لگا دیا ہے؟ حالانکہ اگر اللہ چاہے تو تمھارے دل پر مہر لگا دے، اور اللہ تو باطل کو مٹاتا ہے، اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے ثابت کرتا ہے، یقیناوہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں تک کو جانتا ہے۔"

(سورۃ الشوری آیت نمبر 24)

6. يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۔

ترجمہ:"انہیں ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی۔"

(سورۃ المطففین آیت نمبر 25)

7. خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۔

ترجمہ:"اس کی مہر بھی مشک ہی ہوگی۔ اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو بڑھ چڑھ کر للچانا چاہیے۔"

(سورۃ المطففین آیت نمبر 26)

ان سات جگہوں پر "ختم" کے معنی میں قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ اندر والی چیز باہر نہ جاسکے اور باہر والی اندر نہ جاسکے۔

مثلاً " ختم الله علی قلوبهم " اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔ اب ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوسکتا اور کفران کے دل سے باہر نہیں جاسکتا۔

اسی طرح ہماری زیر بحث آیت میں بھی " خاتم النبیین " کا مطلب یہ ہے کہ دائرہ نبوت میں جتنے نبی آنے تھے وہ آچکے۔ اب دائرہ نبوت میں نیا نبی نہیں آسکتا۔ اسی طرح دائرہ نبوت سے کوئی نبی باہر نہیں جاسکتا۔

تفسیر القرآن بالقرآن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہوچکی ہے۔ اب تا قیامت نیا نبی نہیں آسکتا۔

""تفسیر "خاتم النبیین" بالحدیث""

حضور ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ ثَوْبَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"

حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میرے بعد میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(ترمذی حدیث نمبر 2219 باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

اس کے علاوہ ایک اور روایت میں فرمایا۔

"عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ "

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"بیشک رسالت اور نبوت (مجھ پر) منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے۔"

(ترمذی حدیث نمبر 2272 باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات)

ان روایات سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے خود ہی خاتم النبیین کی تشریح فرمادی کہ میرے اوپر رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے اور میرے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نیا رسول آئے گا۔ یعنی نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔

”خاتم النبیین کی تفسیر صحابہ کرامؓ سے“

تفسیر در منثور میں امام سیوطیؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا:

"مَثَلِي وَ مَثَلُ النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّها إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً، فَجِئْتُ اَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَة."

”حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال ایسے ہے۔ جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کر دے۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ میں آیا تو اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔“

(در منثور (عربی) جلد 12 صفحہ 63 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الأحزاب طبع مصر 2003ء)

(در منثور (اردو) جلد 5 صفحہ 577 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الأحزاب طبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز 2006ء)

تفسیر در منثور میں امام سیوطیؒ نے حضرت جابرؓ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا:

"قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمثل رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَكَانَ مَنْ دَخَلَها فَنَظَرَ اِلَيْها قَالَ : مَا اَحسَنَها إِلَّا مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِىَ الْاَنْبِيَاءُ"

”حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال ایسے آدمی جیسی ہے۔ جو گھر بنائے جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کر دے۔ اور اسے اچھا بنائے۔ مگر

ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ جو بھی اس گھر میں داخل ہوا سے دیکھے تو کہے کہ کتنا اچھا ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ، میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ مجھ پر انبیاء کو ختم کیا گیا۔"

(در منثور (عربی) جلد 12 صفحہ 63 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الأحزاب طبع مصر 2003ء)

(در منثور (اردو) جلد 5 صفحہ 577 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الأحزاب طبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز 2006ء)

صحابہ کرامؓ کی خاتم النبیین کی تفسیر سے بھی پتہ چلا کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔ اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

"خاتم النبیین اور اصحاب لغت"

آیئے اب لغت سے خاتم النبیین کا معنی متعیّن کرتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی کی لغات القرآن کی کتاب مفردات القرآن کی تعریف امام سیوطیؒ نے کی ہے۔ اور امام سیوطیؒ قادیانیوں کے نزدیک مجدد بھی ہیں۔ لہذا یہ کتاب قادیانیوں کے نزدیک بھی معتبر ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں:

"وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَھَا بِمَجِیْئِہٖ"

"آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرما دیا۔"

(مفردات راغب صفحہ 275 بحث در لفظ ختم)

لسان العرب عربی لغت کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ یہ کتاب عرب و عجم میں مستند سمجھی جاتی ہے۔ اس میں خاتم النبیین کے بارے میں یوں لکھا گیا ہے۔

"خَاتِمَھُمْ وَ خَاتَمَھُمْ آخِرُھُمْ عَنِ اللِّحْیَانِیْ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "

"خاتم القوم زیر کے ساتھ اور خاتم القوم زبر کے ساتھ، اس کے معنی آخر القوم ہیں۔ اور انہیں معانی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے۔ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں یعنی آخری نبی ہیں۔"

(لسان العرب جلد 12 صفحہ 164)

یہ تو صرف لغت کی 2 کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے جبکہ لغت کی تقریباً تمام کتابوں میں خاتم النبیین کا یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

لیجئے لغت سے بھی خاتم النبیین کا یہی مطلب ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے آنے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہوگئی ہے اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

"خاتم النبیین پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات"

قادیانی اعتراض نمبر 1:

"کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ لفظ "خاتم" کی اضافت "جمع" کی طرف ہو اور وہاں اس کا معنی "آخری" آیا ہو، یہ چیلنج سوسال سے دیا جارہا ہے لیکن کوئی اس کو توڑ نہیں سکا۔"

قادیانی اعتراض کا جواب:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خاتم الخلفاء یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 318 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333)

یہاں "خاتم" کی اضافت "جمع" کی طرف ہے اور مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ کیا ہے "آخری خلیفہ" واضح رہے یہ کتاب مرزا صاحب کی زندگی کی آخری کتابوں میں سے ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 2:

”ہم نے مرزا صاحب کی تحریروں سے نہیں پوچھا، ہم نے لغت کی کتابوں اور عرب محاورات سے پوچھا ہے اس لئے ہمارے سامنے مرزا صاحب کی تحریریں نہ پیش کریں۔“

قادیانی اعتراض کا جواب:

آپ کی تسلی کے لئے لغت سے بھی ثابت کر دیتے ہیں، غور سے پڑھیے گا۔

1۔ "تاج العروس" میں ہے:

"وَالْخَاتَمُ آخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتِمِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالىٰ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ أَیْ آخِرُهمْ"

”خاتم کا مطلب ہوتا ہے قوم کا آخری آدمی (یعنی جب خاتم القوم بولا جائے) اور اسی سے اللہ کا یہ فرمان ہے کہ وخاتم النبیین جسکا مطلب ہے آخری نبی۔“

(تاج العروس جلد 32 صفحہ 45)

2۔ "لسان العرب" میں ہے:

"وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتَمُهمْ وَخَاتِمُهمْ آخِرُهمْ "

”جب خِتَامُ الْقَوْمِ یا خَاتَمُ الْقَوْمِ یا خَاتِمُ الْقَوْمِ بولا جائے تو اسکا معنی ہوتا ہے قوم کا آخری آدمی۔“ (لسان العرب جلد 12 صفحہ 162)

پھر آگے لکھا ہے "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ أَیْ آخِرُهمْ" خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی۔

3۔ "کلیات ابی البقاء" میں ہے:

"وَتَسْمِيَةُ نَبِيِّنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ لِاَنَّ الْخَاتَمَ آخِرُ الْقَوْمِ "

”ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام خاتم الانبیاء رکھا گیا، کیونکہ خاتم کسی بھی قوم کے آخری فرد کو کہتے ہیں۔“

(کلیات ابی البقاء صفحہ 431)

قادیانی اعتراض نمبر3:

”ہم نے پوچھا تھا کوئی ایسا حوالہ دکھاؤ جہاں "خاتم "کی اضافت " جمع "کی طرف ہو، تم نے "خاتم القوم " دکھایا، یہ "قوم "تو واحد ہے جمع نہیں، اسکی جمع تو "اقوام "آتی ہے۔“

قادیانی اعتراض کا جواب:

" قوم " واحد نہیں بلکہ " اسم جمع " ہے، قوم ایک آدمی کو نہیں کہتے بلکہ بہت سے افراد کے مجموعے کو قوم کہتے ہیں، اس لئے قران کریم اور جہاں بھی "قوم " کا لفظ آیا ہے وہاں اسکے بعد اسکے لئے جمع کی ضمیریں اور جمع کے صیغے ہی لائیں گئے ہیں، تاج العروس میں جہاں " خاتم القوم " لکھا ہے اسکے بعد لکھا ہے "آخرھم "یعنی انکا آخری، یہاں "ھم "کی ضمیر "قوم "کی طرف لوٹائی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ "قوم "جمع ہے، آئیے اب قران کریم سے کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

آیت نمبر1:

حضرت نوحؑ کے بارے میں آیا ہے:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔"

ترجمہ:”ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس آپ نے ان سے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے علاوہ تمھارا کوئی معبود نہیں میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔“

(سورۃ الاعراف 59)

اس جگہ نوحؑ فرماتے ہیں " یٰقَوْمِ " اے قوم اور آگے انھیں جمع کے صیغے سے خطاب کرتے ہیں، "اعْبُدُوا"، "مَا لَكُمْ " اور " عَلَیْكُمْ " کے ساتھ، ثابت ہوا قوم جمع ہے۔

آیت نمبر 2:

ایک جگہ ارشاد ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ"

ترجمہ: "نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر وہی زبان بولنے والا جو اسکی قوم کی ہو تاکہ وہ ان کے لئے (اللہ کی بات) کھول کر بیان کر سکے۔"

(سورۃ ابراہیم 4)

یہاں قوم کا ذکر کر کے " لِيُبَيِّنَ لَهُمْ " میں " هُمْ "کی ضمیر جمع لائی گئی جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوم جمع ہے۔

آیت نمبر 3:

ایک اور جگہ نوحؑ کا ذکر ہے:

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا"

ترجمہ: "پس ہم نے بھیجا نوحؑ کو انکی قوم کی طرف پس وہ رہے ان میں پچاس کم ہزار سال۔"

(سورۃ العنکبوت 14)

یہاں بھی " قَوْم " کا ذکر کر کے فرمایا" فِيْهِمْ " اور یہ " هُمْ "کی ضمیر جمع کی ہے جو قوم کی طرف لوٹائی گئی۔

قران کریم ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے، قوم کا لفظ جہاں بھی آیا ہے اسکی طرف لوٹائی جانے والی ضمیر اور صیغے جمع ہی آئے ہیں اس لئے اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اسم جمع ہے جو ایسے گروہ کے لئے بولا جاتا ہے جس کے بہت سے افراد ہوں، اور "اقوام" اسکی جمع الجمع ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 4:

”عرب محاورے میں جہاں بھی " خاتم " کی اضافت " جمع " کی طرف آئی ہے وہاں اسکا معنی آخری ہو ہی نہیں سکتا بہت سے لوگوں کو خاتم المحدثین ، خاتم الفقہاء یا خاتم المفسرین کا خطاب دیا گیا ہے ، کیا انکے بعد محدثین ، فقہاء ، مفسرین آنا بند ہو گئے تھے ؟ ؟“

قادیانی اعتراض کا جواب:

اگر کسی انسان نے کسی انسان کے بارے میں یہ لفظ بولا ہے تو چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اس لئے یہی دلیل ہے کہ وہ صرف اپنے زمانے کے بارے میں بات کر رہا ہے ورنہ اسے معلوم ہی نہیں کہ بعد میں اس سے بڑا محدث ، فقیہ ، یا مفسر بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

نیز یہاں تو سب سے زیادہ " افضل " والا معنی بھی نہیں ہو سکتا اور نہ اسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب اس محدث یا فقیہ یا مفسر کی مہر سے ظلی بروزی مفسر یا محدث بنے گے ، اب مرزائی معترض ہی بتائے کہ جہاں کسی انسان نے کسی دوسرے انسان کے بارے میں " خاتم المحدثین یا خاتم المفسرین " لکھا ہے تو اس کے وہ کیا معنی کرتے ہیں ؟ سب آخری مفسر ، سب سے افضل مفسر ، یا ایسا مفسر جس کی مہر سے محدث یا مفسر بنے گے ؟ ؟ ؟

آپ اپنے معنی بیان کرو تاکہ بات اس پر آگے چلے ، ہمارے نزدیک تو صرف یہ تمام مبالغہ کے لئے ہے اور کچھ نہیں ، اور کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ آج کے بعد کوئی مفسر یا کوئی محدث ایسا پیدا ہو ہی نہیں سکتا جو اسکے زمانے کے محدثین یا مفسرین سے بڑا ہو ، لیکن اللہ عالم الغیوب ہے جب کسی کے بارے میں فرمائے " خاتم النبیین " تو وہاں خاتم کا معنی حقیقی لینے میں کوئی خرابی نہیں کیوں کا اللہ کو علم ہے اب قیامت تک کوئی نبی نہیں پیدا ہونے والا۔

قادیانی اعتراض نمبر5 :

جب قادیانیوں کو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے خاتم الاولاد کا مطلب آخری اولاد لیا ہے تو ان کی من گھرٹ دلیل یہ ہوتی ہے کہ وہ لفظ خاتِم ہے خاتَم نہیں ہے۔

(یاد رہے کہ مرزا صاحب نے جہاں بھی خاتم لکھا وہاں اس کی کوئی وضاحت نہیں کی)

قادیانی اعتراض کا جواب:

خاتَم اور خاتِم کا معنیٰ:

پہلی بات تو یہ ہے کہ خاتَم اور خاتِم کا یہ من گھرٹ فرق جو مرزائی کرتے ہیں کیا لغت عرب میں اس کا وجود ہے؟؟؟

دو تین کتابوں کے حوالے پیش خدمت ہیں ورنہ پچاسوں کتابیں ہیں جو اس معنیٰ کی تائید میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

1. صاحبِ لسانُ العرب علامہ ابن منظور جو ساتویں صدی میں کے بہترین عالم گزرے ہیں۔
انہوں نے اپنی کتاب میں یہ تشریح کی ہے:

"والخَتَمُ، الخَاتِم، الخَاتَمُ، والخَيْتَامُ كُلَّها بعنى واحدٍ و معناها أخيرها"

اور ان تمام کا معنیٰ ایک ہی ہے اور وہ کیا کسی چیز کا اخیر۔ ختم کرنے والا۔۔

کہتے ہیں " خِتامُ الوداى ،خاتَم الوادى ،خاتِم الوادى، أخير الوادى "

”وادی کا اخری کنارہ۔ جہاں وادی ختم ہو جاتی ہے ان الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔“

اور مزید لکھتے ہیں:

" خِتَامُ القوم خاتِمَهُمْ و القوم وخَاتَمُهم أَخِرُهُمْ -

ختمام القوم خاتِم القوم خاتَم القوم سب کاایک معنیٰ اخر القوم ۔۔

(لسانُ العرب جلد 12صفحہ 164)

2. "وَالْخَاتَمْ وَالْخَاتِمْ:مِنْ أَسْمَاهِ النَّبِیِّ ﷺ مَعْنَاہُ: آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ :وَقَالَ اللّٰہُ تعالیٰ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ"

"(تا کے زیر سے) خاتِم اور (تا کے زبر سے) خاتَم دونوں کا معنیٰ آخر الانبیاء ہے اور اللہ تعالی نے فرمایاخاتَم النبین۔"

(تہذیب اللغہ جلد 7صفحہ316)(لسانُ العرب جلد 12صفحہ164)

معلوم ہواخاتَم ہویاخاتِم دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے۔کسی چیز کا کنارہ،کسی چیز کی انتہا،جہاں پر کوئی چیز ختم ہو جاتی ہے اس کو خاتَم بھی کہتے ہیں خاتِم بھی کہتے ہیں،ختام،اور ختم بھی کہتے ہیں یہ تمام کے تمام الفاظ ہم معنی ہیں مترادف ہیں۔۔۔

یہ معنیٰ آج کے علماء نے نہیں لکھاکہ مرزاصاحب کے تعصب میں مولویوں نے کتابوں میں لکھ دیاہوبلکہ یہ معنیٰ ان علماء کرام نے لکھاجو مرزاصاحب کے آنے سے ہزاروں برس پہلے گزر چکے ہیں اور جن کی کتابیں لغت عرب میں سند کی حثییت رکھتی ہیں۔جن کی زبان میں قرآن نازل ہواان علماء کرام کی تحقیق ہے کہ خاتَم ہویاخاتِم معنیٰ ایک ہی ہے آخر الشیٔ اور پھراس کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں جس طرح اللہ تعالی فرماتا ہے"خاتم النبین""آخر النبین"سب نبیوں کے آخرمیں آنے والا۔

اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ خاتَم کے معنی آخری ہی ہیں اس کے بعد یہ محض دھوکہ فریب اور دجل وتلبیس ہے اگر یہ کہاجائے کہ خاتَم کے معنی اور خاتِم کے معنی اور ہیں۔

ہمارے نزدیک علماء حق اور ائمہ لغت کی تحقیق کے مطابق لفظ خاتَم ہو یا خاتِم اللہ کے محبوب ﷺ کے بعداب اور کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

”خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی جماعت“

معزز قارئین ہم نے آیت خاتم النبیین پر علمی ، تحقیقی گفتگو سے ثابت کیا کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہوچکی ہے اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

اب ہم قادیانی جماعت کے اس آیت کے ترجمے اور مفہوم کا جائزہ لیتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ قادیانیوں کا ترجمہ کیوں غلط ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

” خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبی بنیں گے “

(حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100)

قادیانیوں کے خاتم النبیین کے کئے گئے ترجمے کے غلط ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

وجہ نمبر 1

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مجھے نبوت تو ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70)

ایک طرف تو قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت حضور ﷺ کی اتباع سے ملتی ہے جبکہ یہاں تو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے نبوت ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب کی کون سی بات درست ہے۔

وجہ نمبر2

مرزاصاحب نے خود خاتم النبیین کا ایک جگہ ترجمہ لکھا ہے:

"ختم کرنے والا ہے سب نبیوں کا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431)

اگر یہ ترجمہ غلط ہے تو مرزاصاحب نے یہ ترجمہ کیوں لکھا؟؟

وجہ نمبر3

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"میرے پیدا ہونے کے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی۔
گویا میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں تو خاتم الاولاد کا بھی یہی مطلب ہونا چاہیے کہ مرزاصاحب کی مہر سے مرزاصاحب کے والدین کے گھر میں اولاد پیدا ہوگی۔ کیا قادیانی یہ معنی خاتم الاولاد کا کریں گے؟

یقیناً یہ ترجمہ نہیں کریں گے تو پتہ چلا کہ قادیانیوں کا کیا گیا ترجمہ سرے سے ہی باطل ہے۔

وجہ نمبر4

ایک طرف قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مہر سے ایک سے زائد نبی بنیں گے۔ جبکہ دوسرا دوسری طرف مرزاصاحب اور قادیانی جماعت کا موقف ہے کہ صرف مرزاصاحب کو ہی حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبوت ملی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

مرزا صاحب کے بعد خلافت ہے نبوت نہیں۔ تو اس طرح حضور ﷺ خاتم النبی ہوئے، خاتم النبیین نہ ہوئے۔ اس لئے خود یہ ترجمہ قادیانیوں کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

وجہ نمبر 5

اگر خاتم النبیین کا یہ مطلب لیا جائے کہ حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت ملے گی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک انبیاء کے خاتم نہیں بلکہ اپنے سے بعد آنے والے نبیوں کے خاتم ہیں۔ اور یہ بات قرآن و حدیث کی منشاء کے خلاف ہے۔

وجہ نمبر 6

یہ معنی محاورات عرب کے بھی بالکل خلاف ہے کیونکہ پھر خاتم القوم اور خاتم المھاجرین کے بھی یہی معنی کرنے پڑیں گے کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور اس کی مہر سے مھاجر بنتے ہیں۔ اور یہ ترجمہ خود قادیانیوں کے نزدیک بھی باطل ہے۔

قادیانیوں کو چیلنج:

اگر کوئی قادیانی قرآن پاک کی کسی ایک آیت سے یا کسی ایک حدیث سے یا کسی صحابی یا تابعی کے قول سے خاتم النبیین کا یہ معنی دکھادے کہ حضور ﷺ کی مہر سے یعنی کامل اتباع سے نبی بنتے ہیں تو اس قادیانی کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ لیکن:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

سبق نمبر: 3

عقیدہ ختم نبوت از روئے احادیث اور ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ

سبق نمبر 3

عقیدہ ختم نبوت ازروئے احادیث اور ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ

ویسے تو عقیدہ ختم نبوت تقریبا 210 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے لیکن اس سبق میں ہم عقیدہ ختم نبوت پر 10 احادیث مبارکہ پیش کریں گے۔

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور عش عش کرنے لگے ۔اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئ۔آپ ﷺ نے فرمایاکہ میں وہی اینٹ ہوں اور نبیوں کوختم کرنے والا ہوں۔“

(مسلم حدیث نمبر 5961،باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین)

حدیث نمبر2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے 6 چیزوں میں انبیاء کرامؑ پر فضیلت دی گئی۔

1۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ 2۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ 3۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا۔ 4۔ روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔ 5۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا۔ 6۔ مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔"

(مسلم حدیث نمبر 1167، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ)

حدیث نمبر3:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»-

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

"تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میرے بعد نبوت نہیں۔"

(مسلم حدیث نمبر 6217، باب من فضائل علیؓ بن ابی طالب)

حدیث نمبر4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ

كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آجاتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہونگے۔“

(بخاری حدیث نمبر3455، باب ذکر عن بنی اسرائیل)

حدیث نمبر5:

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قال رسول الله ﷺ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي-

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(ترمذی حدیث نمبر2219، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

حدیث نمبر6:

عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ-

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”رسالت و نبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔“

(ترمذی حدیث نمبر2272، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات)

حدیث نمبر7:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہونگے۔ صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"

(بخاری حدیث نمبر896، باب ھل علی من لایشھد الجمعۃ غسل من النساء والصبیان)

حدیث نمبر8:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ-

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔"

(ترمذی حدیث نمبر3686، مناقب ابی حفص عمرؓ بن الخطاب)

حدیث نمبر9:

"عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِی يُمْحَی بِیَ الْكُفْرُ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی يُحْشَرُالنَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِی لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ"-

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر

کو مٹادے گا۔ اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں۔ لوگوں کو میرے پیچھے حشر کے میدان مین لایا جائے گا۔ اور میں عاقب (آخر میں آنے والا) ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔"

(مسلم حدیث نمبر 6105، باب اسماء النبی)

حدیث نمبر 10:

عَنْ سَهلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا"۔

حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔"

(بخاری حدیث نمبر 6503، باب قول النبی ﷺ بعثت انا والساعۃ کھاتین)

(یعنی جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نیا نبی نہیں)

ان دس احادیث مبارکہ سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہوگئ کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے پوری ہوگئ ہے اور حضور ﷺ کے بعد نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا اضافہ بھی نہیں ہوگا۔

"عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی دھوکہ"

عقیدہ ختم نبوت پر ہمارا یعنی مسلمانوں کا اور قادیانیوں کا اصل اختلاف یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہوئی۔

جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ نبیوں کی تعداد نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے آنے سے مکمل ہوئی۔ ہم حضور ﷺ کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ مانتے ہیں جبکہ قادیانی نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ مانتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ مرزاغلام احمد قادیانی کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔

ذیل میں چند حوالے پیش خدمت ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانی مرزاغلام احمد قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ اور آخری نبی سمجھتے ہیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان میں سے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ318 مندرجہ روحانی خزائن جلد23 صفحہ333)

حوالہ نمبر2:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچادے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ112 مندرجہ روحانی خزائن جلد16 صفحہ178)

حوالہ نمبر3:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا اب بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لئے مقدر تھا سووہ

ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے کوئی اور کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں رہی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215)

حوالہ نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، قطب، ابدال وغیرہ اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

حوالہ نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

سبق نمبر:4

عقیدہ ختم نبوت

از روئے اجماع صحابہؓ

و اجماع امت

سبق نمبر 4

عقیدہ ختم نبوت ازروئے اجماع صحابہؓ و اجماع امت

عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اسی طرح عقیدہ ختم نبوت صحابہ کرامؓ اور امت محمدیہ کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔جس طرح کسی بھی مسئلے پر قرآن اور حدیث بطور دلیل ہیں۔اسی طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع یا امت کا اجماع بھی کسی مسئلے پر دلیل ہیں۔

آیئے پہلے اجماع کی حقیقت اور اہمیت دیکھتے ہیں اور پھر عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع اور امت کا اجماع دیکھتے ہیں۔

"اجماع کی حقیقت"

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو بے شمار انعامات دیئے ہیں ان میں سے ایک انعام "اجماع امت" بھی ہے۔

اجماع کی حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی مسئلے کے حکم پر امت کے علماء مجتہدین اتفاق کرلیں تو اس مسئلے پر عمل کرنا بھی اسی طرح واجب ہوجاتا ہے۔جس طرح قرآن اور احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔

چونکہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی نے نہیں آنا تھا۔اور آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسی ہستی امت میں موجود نہیں تھی جس کے حکم کو غلطی سے پاک اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھا جائے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ کے علماء مجتہدین کے اجتہاد کو یہ درجہ دیا کہ ساری

امت کے علماء مجتہدین کسی چیز کے اچھے یا برے ہونے پر متفق ہوجائیں وہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ایسی ہی ہے جیسے اس امت کے علماء مجتہدین نے سمجھا ہے۔

اسی بات کو حضور ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"عن أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ:إِنَّ أُمَّتِي لَنْ تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ"۔

"حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی، لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم (یعنی بڑی جماعت) کو لازم پکڑو۔"

(ابن ماجہ حدیث نمبر 3950، باب سواد الاعظم)

اصول کی کتابوں میں اجماع امت کے حجت شرعیہ ہونے اور اس کے لوازمات اور شرائط کے بارے میں مفصل بحثیں موجود ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ احکام شرعیہ کی حجتوں میں قرآن اور حدیث کے بعد تیسرے نمبر پر اجماع کو رکھا گیا ہے۔

اور جس مسئلے پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہوجائے تو وہ اسی طرح قطعی اور یقینی ہے جس طرح کسی مسئلے پر قرآن کی آیات قطعی اور یقینی ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ:

"وَاِجْمَاعُهم حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ يَجِبُ اِتِّبَاعُها بَلْ هِيَ اَوْكَدُ الْحُجَجِ وَهِيَ مُقَدِّمَةٌ عَلَى غَيْرِها وَلَيْسَ هذَا مَوْضِعُ تَقْرِيْرِ ذٰلِكَ فَاِنَّ هذَا الْاَصْلَ مُقَرَّرٌ فِي مَوْضِعِهِ وَلَيْسَ فِيهِ بَيْنَ الْفُقَهاءِ وَلَا بَيْنَ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ خِلَافٌ"۔

"اجماع صحابہؓ حجت قطعیہ ہے بلکہ اس کا اتباع فرض ہے۔ بلکہ وہ تمام شرعی حجتوں میں سب

سے زیادہ موکد اور سب سے زیادہ مقدم ہے۔ یہ موقع اس بحث کا نہیں۔کیونکہ ایسے مواقع (یعنی اصول کی کتابوں میں) یہ بات اہل علم کے اتفاق سے ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس میں تمام فقہاء اور تمام مسلمانوں میں جو واقعی مسلمان ہیں کسی کا اختلاف نہیں۔"

(بیان الدلیل علی بطلان التحلیل صفحہ 240)

"عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع"

اسلامی تاریخ میں یہ بات حد تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ کی موجودگی میں نبوت کا دعوی کیا اور ایک بڑی جماعت نے اس کے دعوی نبوت کو تسلیم بھی کر لیا۔

ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کا ایلچی حضور ﷺ کے پاس آیا تو حضور ﷺ نے اس سے مسیلمہ کذاب کے دعوی کے بارے میں پوچھا تو ایلچی نے کہا کہ میں مسیلمہ کذاب کو اسکے تمام دعووں میں سچا سمجھتا ہوں۔ تو جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کروا دیتا۔کچھ عرصے بعد ایک صحابیؓ نے اس مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو ایک مسجد میں دیکھا تو اس کو قتل کروادیا۔

حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ:مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا ؟ قَالَا :نَقُولُ كَمَا قَالَ، قَالَ:أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا"-

حضرت نعیم بن مسعود اشجعیؓ سے روایت ہے کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس وقت آپ نے مسیلمہ کا خط پڑھا اس کے دونوں ایلچیوں سے کہتے سنا: تم دونوں مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان دونوں نے کہا: ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا ہے، (یعنی اس کی تصدیق کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہ کئے جائیں تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر2761، باب فی الرسل)

مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو عبداللہ ابن مسعودؓ نے قتل کروایا۔ یہ واقعہ درج ذیل روایت میں ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْ الْعَرَبِ حِنَةٌ، وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِفَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ، قَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ، فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ"-

"حضرت حارث بن مضربؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آکر کہا: میرے اور کسی عرب کے بیچ کوئی عداوت و دشمنی نہیں ہے، میں قبیلہ بنو حنیفہ کی ایک مسجد سے گزرا تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسیلمہ پر ایمان لے آئے ہیں، یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، وہ ان کے پاس لائے گئے تو انہوں نے ابن نواحہ کے علاوہ سب سے توبہ کرنے کو کہا، اور ابن نواحہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا آج تو ایلچی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو انہوں نے بازار میں اس کی گردن مار دی، اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں جا کر دیکھ لے وہ مرا پڑا ہے۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر2762، باب فی الرسل)

جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات ہوئی تو اس کے بعد بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا جن میں منکرین زکوۃ کا فتنہ بھی تھا۔ صحابہ کرامؓ نے منکرین زکوۃ کے خلاف بھی جہاد کیا لیکن جہاد کرنے سے پہلے اس

پر بحث و مباحثہ بھی ہوا کہ منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد کیا جائے یا جہاد نہ کیا جائے۔ جب صحابہ کرامؓ متفق ہو گئے تو پھر منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد ہوا۔

لیکن جب مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کا حکم دیا تو کسی ایک صحابی نے یہ نہیں کہا کہ وہ کلمہ گو ہے اس کے خلاف جہاد نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ تمام صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو کفار سمجھ کر کفار کی طرح ان سے جہاد کیا۔ اور مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے کی وجہ صرف اس کا دعوی نبوت تھا کیونکہ ابن خلدون کے مطابق صحابہ کرامؓ کو اس کی دوسری گھناونی حرکات کا علم اس کے مرنے کے بعد ہوا۔ اور یہی صحابہ کرامؓ کا عقیدہ ختم نبوت پر اجماع ہے۔

"عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت"

عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر1:

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

"دَعْوَی النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا ﷺ کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ"-

"ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا امت کے اجماع سے کافر ہے۔"

(الفقہ الاکبر صفحہ 150)

حوالہ نمبر2:

امام غزالیؒ نے لکھا ہے:

"اِنَّ الْاُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْاِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَ مِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهِ اَنَّهُ اَفْهَمَ عَدَمَ نَبِیٍّ بَعْدَهُ اَبَدًا- وَاَنَّهُ لَیْسَ فِیْهِ تَاوِیْلٌ وَلَا تَخْصِیْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَایَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرَالْاِجْمَاعِ"-

”بیشک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔“

(الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ 178، الباب الرابع، بیان من یجب تکفیرہ من الفرق، طبع بیروت 2003ء)

حوالہ نمبر3:

علامہ آلوسیؒ ختم نبوت پر امت کے اجماع کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وَیَکُوْنُ ﷺ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مِمَّا نُطِقَتْ بِہِ الْکِتَابُ وَصَدَعَتْ بِہِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَتْ عَلَیْہِ الْاُمَّةُ فَیَکْفُرُ مُدَّعِیُّ خِلَافِہِ وَیُقْتَلُ اِنْ اَصَرَّ"۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر کتاب (قرآن) ناطق ہے اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔“

(روح المعانی جلد22 صفحہ 41 تفسیر آیت نمبر40 سورۃ الاحزاب)

حوالہ نمبر4:

قاضی عیاضؒ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ اس کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا۔ تو خلیفہ نے وقت کے علماء جو تابعین میں سے تھے ان کے فتوی سے اس کو قتل کروادیا۔ قاضی صاحب اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"وَفَعَلَ ذٰلِکَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَالْمُلُوْکِ بِاَشْبَاھِھِمْ وَ اَجْمَعَ عُلَمَاءُ وَقْتِھِمْ عَلَی صَوَابِ فِعْلِھِمْ وَالْمُخَالِفُ فِی ذٰلِکَ مِنْ کُفْرِھِمْ کَافِرٌ"

”اور بہت سے خلفاء سلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے۔ اور

اس زمانے کے علماء نے ان سے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے۔ اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔“

(شرح الشفاء جلد2 صفحہ534 طبع بیروت 2001ء)

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قرآن، حدیث اور اجماع امت کی بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1. عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی 99 آیات سے ثابت ہے۔
2. عقیدہ ختم نبوت 210 سے زائد احادیث سے ثابت ہے۔
3. عقیدہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔
4. عقیدہ ختم نبوت صحابہ کرامؓ کے اجماع اور امت کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔
5. مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔
6. عقیدہ ختم نبوت کی وجہ سے قرآن پاک کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

سبق نمبر: 5

عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی دھوکہ اور ظلی بروزی نبوت کی بحث

سبق نمبر 5

عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی دھوکہ اور ظلی بروزی نبوت کی بحث

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں۔

1. نبی
2. رسول

نبی:

نبی اس کو کہتے ہیں جو پرانے نبی کی کتاب اور شریعت پر عمل کرے۔

رسول:

رسول اس نبی کو کہتے ہیں جو نئی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئے۔

کبھی کبھار قادیانی کہتے ہیں کہ نبی اور رسول کی جو تعریف آپ کرتے ہیں وہ درست نہیں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اور رسول کا یہی فرق جو ہم بیان کرتے ہیں، وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے بھی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

”دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی گزرے ہیں۔ جن میں شریعت لانے والے رسول صرف 315 تھے۔“

(ختم نبوت کی حقیقت صفحہ 106)

ختم نبوت پر ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبیوں اور رسولوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے پر مکمل ہو چکی ہے۔ اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

جبکہ قادیانی نبوت کی 3 اقسام مانتے ہیں۔

1. تشریعی نبوت
2. غیر تشریعی نبوت
3. ظلی نبوت

"تشریعی نبوت"

قادیانی کہتے ہیں کہ نئی شریعت کے ساتھ جو نبوت ہے اس کو تشریعی نبوت کہتے ہیں۔

"غیر تشریعی نبوت"

قادیانی کہتے ہیں کہ بغیر شریعت کے ساتھ جو نبوت ملتی ہے اس کو غیر تشریعی نبی کہتے ہیں۔

"ظلی نبوت"

قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اتباع سے جو نبوت ملتی ہے اس کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تشریعی اور غیر تشریعی نبیوں کی تعداد تو حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے جبکہ ظلی نبوت کا دروازہ تاقیامت کھلا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ظلی نبوت صرف مرزا صاحب کو ملی ہے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 112)

"قادیانیوں سے ایک سوال"

دعویٰ جب خاص ہو تو دلیل بھی خاص ہوتی ہے۔ آپ قادیانیوں نے نبوت کی تیسری قسم یعنی

ظلی نبوت کو ایک مستقل نبوت قرار دیا ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ سب سے پہلے تو ہمیں قرآن اور حدیث سے وہ دلائل بتائیں جن سے پتہ چلے کہ شریعت والی نبوت بھی بند ہے اور بغیر شریعت کے نبوت بھی بند ہے۔ اور سب سے آخر میں ہمیں قرآن اور حدیث سے وہ دلائل بتائیں جہاں لکھا ہو کہ شریعت اور بغیر شریعت کے نبوت کا دروازہ تو بند ہے لیکن ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

قیامت تو آسکتی ہے لیکن قادیانی قیامت کی صبح تک کوئی قرآن کی آیت یا کوئی ایک حدیث بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے جہاں یہ لکھا ہو کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے شریعت والے اور بغیر شریعت والے نبیوں کی تعداد تو مکمل ہو چکی ہے لیکن ظلی نبی تا قیامت آسکتے ہیں۔

قادیانی قیامت تک اپنے من گھڑت دعوی پر دلیل نہیں پیش کر سکتے۔

"ھاتو برھانکم ان کنتم صدقین"

"ظلی نبوت"

قادیانی کہتے ہیں کہ ظل سائے کو کہتے ہیں اور مرزا صاحب نے حضور ﷺ کی اتنی کامل اتباع کی کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ حضور ﷺ کے ظل بن گئے اور ظلی نبی بن گئے۔ لیکن یہ قادیانیوں کا دھوکہ ہے۔ قادیانی دراصل مرزا صاحب کو نعوذ باللہ حضور ﷺ جیسا بلکہ نعوذ باللہ حضور ﷺ سے بڑھ کر درجہ دیتے ہیں۔

آیئے قارئین مرزا صاحب کی کی ایک تحریر کا جائزہ لیتے ہیں جہاں مرزا صاحب ظل اور اصل کی وضاحت کر رہے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر

ہے۔اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔جیسا کہ تم آیئنہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15،16)

معزز قارئین !مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ میں ظلی طور پر محمد ہوں اس کا مطلب ہے کہ نعوذباللہ اگر آیئنے میں حضور ﷺ کو دیکھا جائے تو وہ مرزا صاحب نظر آئیں گے۔اور جو مرزا صاحب آیئنے میں نظر آرہے ہیں، وہ مرزا صاحب نہیں ہے بلکہ نعوذباللہ حضور ﷺ ہیں۔

اگر دونوں ایک ہی ہیں تو پھر ظل اور بروز کی ڈھکوسلہ بازی کیوں کرتے ہو؟؟؟ یہ تو صرف لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ نہیں۔

اب مرزا صاحب کے ظل اور بروز کے فلسفے کو مرزا صاحب کی ہی تحریرات سے باطل ثابت کرتے ہیں۔

1. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"نقطہ محمدیہ ایسا ہی ظل الوہیت کی وجہ سے مرتبہ الہیہ سے اس کو ایسی ہی مشابہت ہے جیسے آیئنے کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے۔ اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات،علم،ارادہ،قدرت، سمع ،بصر کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم و اکمل طور پر اس(آنحضرت ﷺ) میں انعکاس پذیر ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 224 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 272)

2. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا ہی وجود تھا"۔

(ایام الصلح صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 265)

3. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے"۔

(شہادۃ القرآن صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

مرزا صاحب کے اگر ظل اور بروز کے فلسفے کو تسلیم کرلیں تو پھر حضور ﷺ کو بھی خدا تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین کو رسول تسلیم کرنا پڑے گا۔

کیا کوئی قادیانی ایسا ایمان رکھتا ہے کہ حضور ﷺ خدا ہیں اور حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین رسول ہیں؟؟

اگر مرزا صاحب کے فلسفے کے مطابق حضور ﷺ خدا کے ظل ہوکر بھی خدا نہیں ہوسکتے اور حضرت عمرؓ اور دیگر خلفاء رسول اللہ کے ظل ہوکر بھی رسول نہیں ہوسکتے تو مرزا صاحب کیسے نبی اور رسول ہوسکتے ہیں؟؟

ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلی اور بروزی نبوت کی اصطلاح صرف لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ہے۔ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

"قادیانیوں کے نزدیک معیار نبوت"

نبوت کا معیار ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

حضرت ابوسفیانؓ زمانہ جاہلیت میں تجارتی سفر پر روم گئے۔ اور قیصر روم نے انہیں اپنے دربار میں بلاکر سوال پوچھے جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ جنہوں نے نبوت کا دعوی کیا ہے ان کا خاندان کیسا ہے؟؟

حضرت ابوسفیانؓ نے جواب دیا تھا کہ وہ عالی نسب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

قیصر روم نے اس پر یوں تبصرہ کیا تھا کہ انبیاء عالی نسب قوموں سے ہی مبعوث کئے جاتے ہیں۔

(بخاری حدیث نمبر 7، باب کیف جانب کان بدؤ الوحی الی رسول اللہ)

نبی کا عالی نسب خاندان سے مبعوث ہونا ایسی بات ہے جس پر کافروں کو بھی اتفاق ہے لیکن مرزا صاحب کے نزدیک کافر، چور، زانی، بدکار، ذلیل و کمینہ بھی نبی ہوسکتا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے۔ اور ان کے پائخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے۔ اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہوکر اس کی رسوائی ہوچکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے۔ اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں۔ اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کرکے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہوکر مسلمان ہوجائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔ اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے۔ اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا''۔

(تریاق القلوب صفحہ 67، 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 280)

سبق نمبر: 6

قادیانیوں کے

عقیدہ ظل وبروز کا

علمی تحقیقی جائزہ

سبق نمبر 6

قادیانیوں کے عقیدہ ظل و بروز کا علمی تحقیقی جائزہ

مرزاصاحب نے نئے عقیدہ ظل اور بروز کی بنیاد رکھی۔ دراصل مرزاصاحب نے عقیدہ ظل اور بروز ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے چوری کیا۔ قادیانیوں کے عقیدہ ظل اور بروز کو سمجھنے سے پہلے ہندوؤں کا عقیدہ حلول اور تناسخ سمجھنا ضروری ہے۔

”ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ و حلول“

ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ اور حلول کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بندہ ایک دفعہ مرجاتا ہے تو اس کی روح دوسری دفعہ کسی میں حلول کرجاتی ہے اور اسی انسان کا دوسرا جنم ہوجاتا ہے۔ جو پہلے مرچکا ہوتا ہے۔

لیکن ہندوؤں کے اس عقیدے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب کوئی انسان دوسری دفعہ جنم لے لیتا ہے تو وہ دوسری دفعہ جنم لے لینے کے بعد پہلے جنم کے والدین کو اپنا والدین نہیں کہہ سکتا۔ اور پہلے جنم کی بیوی کو اپنی بیوی نہیں کہہ سکتا۔ اور پہلے جنم کے بچوں کو اپنا بچہ نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح جس زمین و جائیداد کا پہلے جنم میں وارث اور مالک ہوتا ہے دوسرے جنم میں اس زمین و جائیداد کا وارث اور مالک نہیں کہلا سکتا۔

”مرزاصاحب کا عقیدہ ظل اور بروز“

مرزاصاحب نے عقیدہ ظل اور بروز کے بارے میں لکھا ہے:

”اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی

کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوی نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد ﷺ خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 209)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے ظل اور بروز کی مزید وضاحت کی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ جیسا کہ تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ جو شخص حضور ﷺ کی کامل اتباع کرے گا اسے نبوت مل جائے گی۔

مرزا صاحب کے اس عقیدے کے باطل ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وجہ نمبر 1:

مرزا صاحب اور قادیانی جماعت یہ کہتی ہے کہ اگر حضور ﷺ کی کامل اتباع کی جائے تو نبوت ملتی ہے۔ تو ان کا یہ کہنا ہی کفر ہے۔ کیونکہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے بلکہ وہبی چیز ہے۔ یعنی نبوت اپنی محنت کرنے اور ارادہ کرنے سے نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالی جس کو عطا کریں اس کو ملتی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

"وَ إِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ."

ترجمہ:"اور جب ان (اہل مکہ) کے پاس (قرآن کی) کوئی آیت آتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ: ہم اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اس جیسی چیز خود ہمیں نہ دے دی جائے جیسی اللہ کے پیغمبروں کو دی گئی تھی۔ (حالانکہ) اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کس کو سپرد کرے۔ جن لوگوں نے (اس قسم کی) مجرمانہ باتیں کی ہیں ان کو اپنی مکاریوں کے بدلے میں اللہ کے پاس جاکر ذلت اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔"

(سورۃ الانعام آیت نمبر124)

وجہ نمبر2:

قادیانی کہتے ہیں کہ ظل سائے کو کہتے ہیں اور مرزا صاحب نے حضور ﷺ کی اتنی کامل اتباع کی کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ حضور ﷺ کا ظل بن گئے۔ اور ظلی نبی بن گئے۔ لیکن یہ قادیانیوں کا دھوکہ ہے۔ قادیانی دراصل مرزا صاحب کو نعوذ باللہ حضور ﷺ جیسا بلکہ نعوذ باللہ حضور ﷺ سے بڑھ کر درجہ دیتے ہیں۔

سب سے پہلے دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کیا حضور ﷺ کی اتنی کامل اتباع کی ہے یا ویسے ہی ڈھنڈورا پیٹا ہے کہ میں عاشق رسول ﷺ ہوں۔

1. مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ حالانکہ مرزا صاحب پر حج فرض بھی تھا۔
2. مرزا صاحب نے ہجرت نہیں کی۔
3. مرزا صاحب نے جہاد بالسیف نہیں کیا۔ بلکہ الٹا اس کو حرام کہا۔

4. مرزاصاحب نے کبھی پیٹ پر پتھر نہیں باندھے۔
5. مرزاصاحب نے کبھی بھی کسی چور کے ہاتھ نہیں کٹوائے۔ حالانکہ مرزاصاحب کے دور میں کتنی چوریاں ہوئیں۔ بلکہ الٹا مرزاصاحب نے لوگوں سے فراڈ کئے۔
6. مرزاصاحب نے کسی زانی کو سنگسار نہیں کروایا۔ حالانکہ ہندوستان کے قحبہ خانوں میں زنا ہوتا رہا۔ بلکہ الٹا مرزاصاحب کے پیروکاروں نے مرزاصاحب اور اس کے خاندان پر زنا کے الزام لگائے۔

اگر مرزاصاحب اور قادیانی جماعت نبوت ملنے کے لئے اطاعت کو ہی معیار بناتے ہیں تو مرزاصاحب تو اس معیار پر بھی پورا نہیں اترتے تھے۔

وجہ نمبر3:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ جیسا کہ تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہوسکتے بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

معزز قارئین! مرزاصاحب کا یہ کہنا کہ میں ظلی طور پر محمد ہوں اس کا مطلب ہے کہ نعوذباللہ اگر آئینے میں حضور ﷺ کو دیکھا جائے تو وہ مرزاصاحب نظر آئیں گے۔ اور جو مرزاصاحب آئینے میں نظر آرہے ہیں وہ مرزاصاحب نہیں ہے بلکہ نعوذباللہ حضور ﷺ ہیں۔ اگر دونوں ایک ہی ہیں تو پھر ظل اور بروز کی ڈھکوسلہ بازی کیوں کرتے ہو؟؟؟

یہی کہنا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی توہین ہے اور کفر ہے۔

وجہ نمبر4:

مرزا صاحب کے ظل اور بروز کے فلسفے کو مرزا صاحب کی ہی تحریرات سے باطل ثابت کرتے ہیں۔

1. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”نقطہ محمدیہ ایسا ہی ظل الوہیت کی وجہ سے مرتبہ الہیہ سے اس کو ایسی ہی مشابہت ہے جیسے آیئنے کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے۔ اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم و اکمل طور پر اس (آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) میں انعکاس پذیر ہیں“۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 224 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 224)

2. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا ہی وجود تھا“۔

(ایام الصلح صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 265)

3. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے“۔

(شہادۃ القرآن صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”صحابہ کرامؓ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی عکسی تصویریں تھے“۔

(فتح اسلام صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 21)

مرزا صاحب کے اگر ظل اور بروز کے فلسفے کو تسلیم کر لیں تو پھر حضور ﷺ کو بھی خدا تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین کو رسول تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کو بھی رسول تسلیم کرنا پڑے گا۔

کیا کوئی قادیانی ایسا ایمان رکھتا ہے کہ حضور ﷺ خدا ہیں اور حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین رسول ہیں اور تمام صحابہ کرامؓ رسول ہیں ؟؟

اگر مرزا صاحب کے فلسفے کے مطابق حضور ﷺ خدا کے ظل ہو کر بھی خدا نہیں ہو سکتے اور حضرت عمرؓ اور دیگر خلفاء رسول اللہ کے ظل ہو کر بھی رسول نہیں ہو سکتے اور تمام صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کا عکس ہو کر بھی رسول نہیں ہو سکتے تو مرزا صاحب کیسے نبی اور رسول ہو سکتے ہیں ؟؟

ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلی اور بروزی نبوت کی اصطلاح صرف لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ہے۔ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

وجہ نمبر 5:

قادیانی قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے سے ظلی نبوت ملتی ہے۔

"وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا۔"

ترجمہ: ”اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔“

(سورۃ النساء آیت نمبر 69)

اس آیت میں دراصل اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے کو یہ خوشخبری ہے کہ وہ جنت میں نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر قادیانی فلسفے کو تسلیم کرلیں کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے سے ظلی نبوت مل جاتی ہے تو کیا دوسرے انعام جن کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی صدیق، شہید اور صالح ہونا، کیا یہ درجے بھی ظلی طور پر ملتے ہیں یا حقیقی طور پر ملتے ہیں؟؟

کیونکہ اگر قادیانی فلسفے کو تسلیم کیا جائے تو یہ درجے بھی ظلی طور پر ملنے چاہیے۔

اور اگر یہ درجے حقیقی طور پر ملتے ہیں ظلی طور پر نہیں ملتے تو پھر نبوت کو بھی حقیقی طور پر ملنا چاہیے۔ حالانکہ شریعت کے ساتھ نبوت کا ملنا اور مستقل نبوت کا ملنا یہ تو قادیانی بھی تسلیم نہیں کرتے۔ تو پتہ چلا کہ قادیانیوں کا ظل اور بروز کا فلسفہ محض ایک ڈھکوسلا ہے۔ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

وجہ نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"صدہا لوگ ایسے گزرے ہیں جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عنداللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد یا احمد تھا"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 346 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 346)

جبکہ دوسری جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

مرزاصاحب کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ امت محمدیہ میں سینکڑوں لوگ ایسے گزرے ہیں جو ظلی طور پر محمد یا احمد تھے لیکن نبی نہیں تھے۔ اور نہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیا اور نہ اپنی علیحدہ جماعت بنائی اور نہ ہی اپنے منکرین کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ اتنے بڑے بڑے متبعین خدا اور رسول تو اس نعمت سے محروم رہے اور مرزاصاحب ظلی نبی بن گئے بلکہ ظلی نبی کے ساتھ حقیقی نبی بن گئے۔

وجہ نمبر7:

مرزاصاحب نے ظل اور بروز کا عقیدہ ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ وحلول سے چوری کر کے لیا۔

ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ اور حلول کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بندہ ایک دفعہ مرجاتا ہے تو اس کی روح دوسری دفعہ کسی میں حلول کر جاتی ہے اور اسی انسان کا دوسرا جنم ہو جاتا ہے۔ جو پہلے مر چکا ہوتا ہے۔

لیکن ہندوؤں کے اس عقیدے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب کوئی انسان دوسری دفعہ جنم لے لیتا ہے تو وہ دوسری دفعہ جنم لے لینے کے بعد پہلے جنم کے والدین کو اپنا والدین نہیں کہہ سکتا۔ اور پہلے جنم کی بیوی کو اپنی بیوی نہیں کہہ سکتا۔ اور پہلے جنم کے بچوں کو اپنا بچہ نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح جس زمین و جائیداد کا پہلے جنم میں وارث اور مالک ہوتا ہے دوسرے جنم میں اس زمین و جائیداد کا وارث اور مالک نہیں کہلا سکتا۔

لیکن مرزاصاحب نے ہندوؤں کے اس عقیدہ تناسخ اور حلول کا بھی بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا۔ مرزاصاحب نے جس شخص کو دوسرے کا ظل بنایا اس کو پہلے شخص کا وارث بھی بنا دیا۔

مرزاصاحب اپنے آپ کو حضور ﷺ کا ظل کہتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو ام المومنین کہا جاتا ہے۔ جبکہ مرزاصاحب کے پیروکار بھی مرزاصاحب کی بیوی کو ام المومنین کہتے

ہیں۔ حضور ﷺ کے صحابہؓ کی طرح مرزا صاحب اپنے مریدوں کو صحابی کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی طرح مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور نہ ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ظل اور بروز کا عقیدہ چوری تو ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے کیا۔ لیکن ہندوؤں کے عقیدے کا بھی بیڑہ غرق کر دیا۔

وجہ نمبر 8:

مرزا صاحب اور اور قادیانی جماعت کی تحریرات ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ کیا ظل اور بروز کا فلسفہ انسانی عقل اور فہم میں آتا ہے ؟؟

1. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"محمد رسول الله والذين معه"۔ ...(سورۃ الفتح آیت نمبر 29)

"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

2. مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے"۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 158)

3. قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"پھر مثیل اور بروز میں بھی فرق ہے۔ بروز میں وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔۔۔ بروز اور اوتار ہم معنی ہیں"۔

(الفضل 20 اکتوبر 1931ء)

4. قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"میں احمدیت میں بطور بچہ تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی۔ مسیح موعود محمد است و عین محمد است"۔

(الفضل 17 اگست 1915ء)

5. مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا"۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 105)

مرزا صاحب اور دوسرے قادیانیوں کی ان تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ اور مرزا صاحب ایک ہی ہیں۔

اس کی 3 صورتیں ہیں۔

1. پہلی صورت یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ کا جسم مبارک اور روح مبارک نعوذ باللہ مرزا صاحب کی شکل میں دوبارہ دنیا میں تشریف لائے؟

یہ صورت تو غلط ہے کیونکہ حضور ﷺ کا جسم مبارک تو مدینہ شریف میں روضہ مبارک میں مدفون ہے۔

2. دوسری صورت یہ ہے کہ کیا نعوذ باللہ حضور ﷺ کی روح مبارک مرزا صاحب کے جسم میں حلول کر گئی؟

یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ یہ عقیدہ تو ہندوؤں کا ہے کہ ایک فوت شدہ انسان دوسرے جنم میں آتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا عقیدہ تو ہو سکتا ہے لیکن اسلام میں اس عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے صراحۃً خلاف ہے۔

3. اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزاصاحب میں حضور ﷺ کے اوصاف و کمالات ہوں۔

یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ:

1. حضور ﷺ امی تھے اور مرزاصاحب کئی کتابوں کا مصنف تھا۔
2. حضور ﷺ عربی تھے اور مرزاصاحب عجمی تھا۔
3. حضور ﷺ قریشی تھے اور مرزاصاحب مغل قوم سے تعلق رکھتا تھا۔
4. حضور ﷺ دنیاوی لحاظ سے بے برگ و بے نوا تھے جبکہ مرزاصاحب کو رئیس قادیان کہلانے کا شوق تھا۔
5. حضور ﷺ نے مدنی زندگی کے 10 سالوں میں سارا عرب زیرنگیں کرلیا تھا۔ جبکہ مرزاصاحب غلامی کی زندگی کو پسند کرتا تھا۔ اور جہاد اور فتوحات کا قائل نہیں تھا۔
6. حضور ﷺ کے ہاں اسلام کو آزادی کا مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اور مرزاصاحب کے ہاں اسلام غلامی کا مترادف ہے۔
7. حضور ﷺ کی صداقت کی گواہی غیروں نے بھی دی تھی۔ جبکہ مرزاصاحب کو آج تک قادیانی سچا ثابت نہیں کرسکے۔
8. حضور ﷺ کا کردار ایسا پاکیزہ اور صاف ستھرا تھا کہ غیر بھی اس پر انگلی نہیں اٹھا سکے۔ اور مرزاصاحب کا کردار ایسا ہے کہ خود مرزاصاحب کے ماننے والے مرزاصاحب پر زنا کے الزام لگاتے رہے۔

9. حضور ﷺ کے مالی معاملات اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بے مثال زندگی دنیا بھر کے لئے نمونہ ہے۔ جبکہ مرزاصاحب کی خیانت اور لوگوں کے حقوق ادا نہ کرنا آج بھی قادیانیوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ اور مرزاصاحب میں نہ وحدت جسم ہے اور نہ وحدت روح ہے۔ اور نہ ہی وحدت کمالات ہے اور نہ ہی وحدت اوصاف ہے۔ پھر یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ نعوذباللہ مرزاصاحب حضور ﷺ ہی ہے ۔ اور نعوذ باللہ حضور ﷺ ہی دوبارہ مرزاصاحب کی شکل میں آگئے ہیں۔

وجہ نمبر9:

مرزاصاحب نے جو ظل اور بروز کا عقیدہ گھڑا ہے یہ عقیدہ نہ قرآن کی کسی آیت سے ثابت ہے اور نہ کسی حدیث سے ثابت ہے۔ بلکہ یہ عقیدہ ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے چوری شدہ ہے۔ اس لئے ایسا عقیدہ جو اسلام کے بنیادی عقیدے کے ہی خلاف ہو وہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

"خلاصہ کلام"

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزاصاحب کا عقیدہ ظل و بروز قرآن و احادیث کے خلاف ہے۔ ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے چوری کیا گیا ہے۔ اور خود مرزاصاحب کی تحریرات سے بھی باطل ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ ایسا جھوٹا عقیدہ ہے جو عقل وفہم سے بھی بالاتر ہے۔

سبق نمبر: 7

قرآن مجید کی دو آیات پر اجرائے نبوت کے موضوع پر قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

سبق نمبر 7

قرآن مجید کی دو آیات پر اجرائے نبوت کے موضوع پر قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

"پہلی آیت"

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبوت ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی ہے بلکہ جاری ہے اور قیامت تک نئے نبی آسکتے ہیں۔
آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ."

ترجمہ: "اے آدمؑ کے بیٹے اور بیٹیو! اگر تمھارے پاس تم میں سے ہی کچھ پیغمبر آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں، تو جو لوگ تقویٰ اختیار کرلیں گے اور اپنی اصلاح کرلیں گے، ان پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 35)

"قادیانیوں کا باطل استدلال"

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت میں تمام بنی آدم کو

مضارع کے صیغے کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے۔اس لئے اس آیت کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ قیامت تک بنی آدم میں سے رسول آتے رہیں گے۔

”قادیانیوں کے باطل استدلال کا جواب“

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

قرآن مجید کے اسلوب سے یہ بات ثابت ہے کہ پورے قرآن میں جہاں بھی امت محمدیہؐ کو اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے تو وہاں دو طریقوں سے خطاب کیا ہے۔

1. امت محمدیہؐ کو اجابت کے لئے "یاأیھاالذین آمنوا" کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔
2. امت محمدیہؐ کو دعوت کے لئے "یاأیھاالناس" کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔

پورے قرآن میں امت محمدیہؐ کو "یٰبنی آدم " کے الفاظ سے خطاب نہیں کیا گیا۔پس ثابت ہوا کہ اس آیت میں امت محمدیہؐ کو خطاب نہیں کیا گیا۔بلکہ امت محمدیہ سے پہلے تمام اولاد آدم کو جو خطاب کیا گیا تھا اس آیت میں اس کا ذکر ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

یٰبنی آدم کے الفاظ سے جہاں بھی اولاد آدمؑ کو خطاب کیا گیا ہے وہاں اگر کوئی احکام نازل کئے جانے کا ذکر ہو تو اگر وہ احکام امت محمدیہؐ میں منسوخ نہ کئے گئے ہوں یا کوئی ایسا حکم ہو جو شریعت محمدیہؐ کو اس حکم کے پورا کرنے سے مانع نہ ہو تو امت محمدیہؐ بھی اس حکم میں شامل ہوتی ہے۔جبکہ اس آیت میں جس بات کو ذکر کیا گیا ہے وہ سابقہ امتوں کے لئے اس لئے ہے کیونکہ قرآن و سنت کے مطابق آپ ﷺ کو آخری نبی قرار دیا گیا ہے۔اور آخری نبی کے آنے کے بعد نبوت جاری نہیں رہتی۔

قادیانی "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ" کے لفظ پر اعتراض کرتے ہوئے ایک اور آیت بھی پیش کرتے ہیں "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ" کہ اس آیت میں "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ" کے لفظ سے خطاب کیا گیا ہے اور اس میں مسجد کا ذکر ہے اور مسجدیں امت محمدیہؐ کے ساتھ خاص ہیں۔ حالانکہ قادیانیوں کو یہ پتا نہیں کہ مسجد کا ذکر پہلی امتوں کے لئے بھی قرآن میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں ذکر ہے۔

"قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡهِمۡ مَّسۡجِدًا".

ترجمہ: "انہوں نے کہا کہ: ہم تو ان کے اوپر ایک مسجد ضرور بنائیں گے۔"

(سورۃ الکھف آیت نمبر 21)

جواب نمبر2:

اولاد بنی آدم میں ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودی تمام شامل ہیں۔ کیا ہندوں، سکھوں، عیسائیوں اور یہودیوں میں سے بھی رسول آسکتا ہے؟؟؟

اگر ان میں سے رسول نہیں آسکتا تو ان کو اس آیت کے عموم سے کس دلیل کے ساتھ قادیانی خارج کرتے ہیں؟؟؟

اس کے علاوہ اولاد بنی آدم میں عورتیں اور ہیجڑے بھی شامل ہیں۔ کیا عورتوں اور ہیجڑوں میں سے بھی رسول آسکتا ہے؟؟؟؟؟

اگر قادیانی اس کے جواب میں کہیں کہ عورتیں پہلے نبی نہیں بنی تو اب بھی نہیں بن سکتیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح کوئی عورت نبی نہیں بنی اسی طرح پہلے کسی نبی کی اطاعت کرنے سے کوئی مرد بھی نبی نہیں بنا۔

اگر نبوت جاری ہے اور اطاعت سے کوئی انسان نبی بن سکتا ہے تو اطاعت سے عورت بھی نبی

بن سکتی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ اس آیت کی رو سے جس طرح عورت نبی نہیں بن سکتی اسی طرح کوئی مرد بھی نبی نہیں بن سکتا۔

جواب نمبر3:

اگر اس آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" سے رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے تو اس آیت "اما یاتینکم منی ھدی" سے صاحب شریعت رسولوں کے آنے کا وعدہ بھی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں وہی یاتینکم ہے جو "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" والی آیت میں ہے۔ لیکن قادیانی صاحب شریعت رسولوں کے آنے کے منکر ہیں پس جس طرح آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" سے آپ قادیانی صاحب شریعت رسولوں کے آنے کے منکر ہیں اسی طرح اس آیت سے غیر تشریعی رسول بھی نہیں آسکتے۔

جواب نمبر4:

اس آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" میں لفظ "اما" ہے۔ اور "اما" حرف شرط ہے۔

جس کا تحقق ضروری نہیں جس طرح مضارع کے لئے استمرار ضروری نہیں۔ جیسا کہ اس آیت سے وضاحت ہوتی ہے۔

"اِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا"۔۔۔۔۔(سورہ مریم آیت 26)

ترجمہ: "اگر لوگوں میں سے کسی کو آتا دیکھو۔"

اس آیت کا اگر قادیانی اصول کے مطابق ترجمہ کریں تو یوں بنے گا کہ مریمؑ قیامت تک آدمی کو

دیکھتی رہیں گی۔حالانکہ یہ ترجمہ قادیانی نہیں مانتے۔پس جس طرح اس آیت کی رو سے مریمؑ قیامت تک کسی آدمی کو نہیں دیکھ سکتیں۔اسی طرح اس آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ "سے بھی حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

جواب نمبر5:

اس آیت کا شان نزول قادیانیوں کے تسلیم کردہ مجدد امام سیوطیؒ نے یوں بیان کیا ہے۔

"ابی یسار سلمی سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت نے سیدنا آدمؑ اور ان کی اولاد کو (اپنی قدرت و رحمت کی) مٹھی میں لیا اور فرمایا "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ۔۔۔" پھر رسولوں پر نظر رحمت ڈالی تو فرمایا یا أیھا الرسل۔۔۔۔۔ پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کے تسلیم کردہ مجدد کے نزدیک یہ آیت عالم ارواح کے واقعہ کی حکایت ہے۔اس لئے اس آیت سے نبوت کا جاری رہنا کسی صورت بھی ثابت نہیں ہوتا۔

جواب نمبر6:

جس رکوع میں یہ آیت ذکر ہے اس میں اس آیت سے پہلے 3 دفعہ آدمؑ اور ان کی اولاد کو یٰبنی آدم کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے۔اس لئے اگر سیاق و سباق کو بھی دیکھا جائے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں اولین اولاد آدمؑ کے خطاب کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

جواب نمبر7:

بالفرض محال اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ اس آیت کی رو سے حضور ﷺ کے بعد انسانوں میں سے رسول آسکتے ہیں تو مرزا صاحب پھر بھی رسول ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں تو انسان ہی نہیں۔

کرم خاکی ہوں پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127)

خلاصہ کلام:

تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت سے بلکہ قرآن مجید کی کسی آیت سے بھی نبوت کا جاری ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس آیت میں اولین اولاد آدمؑ سے اللہ تعالیٰ کے خطاب کو بیان کیا گیا ہے۔

"دوسری آیت"

قادیانی قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری ہے اور قیامت تک نئے نبی اور رسول آسکتے ہیں۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں۔ پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا".

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔"

(سورۃ النساء آیت نمبر 69)

"قادیانیوں کا باطل استدلال"

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی

اطاعت کرنے سے کوئی بھی انسان نبی، صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے۔ یعنی یہ چار درجے ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے سے مل سکتے ہیں۔

قادیانیوں کے اس آیت سے کیئے گئے باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر 1:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے:

"وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا"

(سورۃ النساء آیت نمبر 69)

"اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔"

(تفسیر صغیر در سورۃ النساء آیت نمبر 69)

اس ترجمے سے پتا چلتا ہے کہ اس آیت میں یہ قطعاً بھی ذکر نہیں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے سے نبوت ملتی ہے۔ بلکہ اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والا قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گا۔

جواب نمبر 2:

کوئی بھی ذی شعور اور صاحب عقل آدمی اس آیت کا صرف ترجمہ پڑھ لے تو اسے خود پتہ چل جائے گا کہ اس آیت سے نبوت کے جاری ہونے کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ یہ آیت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنا رہی ہے کہ آپ قیامت کے بعد نبیوں،

صدیقوں، شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ جیسا کہ اس آیت کے آخری الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ یعنی نبی، صدیقین، شہدا اور صالحین بہترین ساتھی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ یہ آیت قیامت کی معیت کے بارے میں ہے۔

جواب نمبر 3:

اس آیت کا شان نزول قادیانیوں کے تسلیم کردہ 10 صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ یوں لکھتے ہیں۔ پڑھیئے اور سر دھنئے۔

بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جنت کے بلند و بالا مقامات پر ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہوگی؟؟؟

تو یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ۔۔۔۔۔۔۔(تفسیر جلالین صفحہ 80)

یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ انبیاء کرامؑ اگرچہ جنت کے بالاخانوں میں ہوں گے لیکن پھر بھی صحابہ کرامؓ اور دوسرے نیک لوگ انبیاء کرامؑ کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے۔

اس کے علاوہ مرزا صاحب سے پہلے تقریبا تمام تفاسیر میں اس آیت کا یہی شان نزول لکھا ہے۔ لیجئے میرے آقا ﷺ کی بیان کردہ تفسیر نے بھی بتا دیا کہ اس آیت میں معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔

جواب نمبر 4:

اماں عائشہؓ فرماتی ہیں:

”میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر نبی کو مرض وفات میں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا عالم آخرت میں۔ جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی

اس مرض میں آپ ﷺ فرماتے تھے۔

"مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ"۔

ترجمہ: "یعنی ان نبیوں کے ساتھ جن پر تونے انعام فرمایا۔"

"اماں جانؓ فرماتی ہیں کہ اس سے میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کا اختیار دیا جارہا ہے"۔

(مشکوۃ حدیث نمبر5960 باب ہجرۃ الرسول الی المدینہ ووفاتہ)

اس روایت سے بھی ثابت ہوگیا کہ معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔

جواب نمبر5:

دو روایات اور ملاحظہ فرمائیں جن میں بھی معیت کا ذکر ہے لیکن اس معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔

حدیث نمبر1:

"عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ : قَالَ مَنْ قَرَءَ اَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالىٰ"-

حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص ایک ہزار آیات روزانہ اللہ کی رضا کے لئے تلاوت کرے، وہ قیامت کے دن

نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور ان شاءاللہ ان کی رفاقت خوب رہے گی۔"

(مسند احمد حدیث نمبر15696، مسند المکیین، حدیث معاذ بن انس الجہنیؓ)

حدیث نمبر2:

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهدَاءِ"-

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

" سچا امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

(ترمذی حدیث نمبر1209، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی ایاھم)

اب قادیانی یہ بتائیں کہ کیا کوئی سچا تاجر یا 1000 آیات روزانہ پڑھنے والا نبی بن سکتا ہے؟؟

یقینا قادیانی یہی کہیں گے کہ سچا تاجر اور 1000 آیات روزانہ پڑھنے والا قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

جس طرح سچا تاجر اور 1000 آیات روزانہ پڑھنے والا نبی نہیں بن سکتا بلکہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اسی طرح اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا بھی نبی یا رسول نہیں بن سکتا بلکہ قیامت کے دن وہ نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

جواب نمبر6:

مندرجہ بالا آیت میں قیامت کے دن معیت کا ذکر ہے۔ جن آیات میں دنیا میں درجات ملنے کا ذکر ہے ان میں سے کسی ایک آیت میں بھی نبوت ملنے کا ذکر نہیں ہے۔ مثلاً سورۃ العنکبوت میں اللہ فرماتے ہیں۔

"وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ "

ترجمہ: "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے وہ نیک لوگوں میں داخل ہوں گے۔"

(سورۃ العنکبوت آیت نمبر 9)

اس کے علاوہ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

" وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ " .

ترجمہ:" جولوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں وہ اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔"

(سورۃ الحدید آیت نمبر 19)

ان آیات میں جو لوگ مخاطب ہیں اور ان کو جو درجات ملنے کا ذکر ہے ان میں نبوت ملنے کا دور دور تک بھی ذکر نہیں ہے۔ اور صحابہ کرامؓ سے زیادہ کامل ایمان والا امت میں کون ہو سکتا ہے؟؟

اگر صحابہ کرامؓ جیسے کامل ایمان والے لوگوں کو نبوت نہیں مل سکتی تو پھر امت میں کسی کو کیسے نبوت مل سکتی ہے جبکہ اللہ نے نبوت کا دروازہ بھی بند کر دیا ہوا ہے۔

خلاصہ:

پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کا مندرجہ بالا آیت پر استدلال باطل ہے کیونکہ اس آیت میں قیامت کے بعد نیک لوگوں کو جو معیت ملے گی اس کا ذکر ہے۔ کہ نیک لوگ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔

سبق نمبر:8

مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

سبق نمبر 8

مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

آیت نمبر3:

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں قرب قیامت ایک اور نیا رسول قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا۔
آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍۙ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ‌ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ.

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں۔ اور ان میں

سے کچھ اور بھی ہیں جو ابھی آکر ان سے نہیں ملے۔ وہ بڑے اقتدار والا بڑی حکمت والا ہے"۔

(سورۃ الجمعہ آیت 2،3)

"قادیانیوں کا باطل استدلال"

قادیانی قرآن مجید کی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہؐ میں قرب قیامت ایک اور نیا رسول قادیان میں پیدا ہو گا۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

اگر اس آیت کی تفسیر "تفسیر القرآن بالقرآن" دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت کریمہ دراصل اس دعا کا جواب ہے جو حضرت ابراھیمؑ نے اپنی اولاد کے لئے مانگی تھی۔ وہ دعا یہ ہے۔

"رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡؕ"

ترجمہ: "ہمارے پروردگار! ان میں سے ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو۔ جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاکیزہ بنائے"۔

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر129)

اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؑ کی اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ہمارے آقا ﷺ کو مبعوث فرمایا جیسا کہ زیر بحث آیت میں ذکر ہے۔

"هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ".

ترجمہ: "وہی ہے جس امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی

آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں"۔

(سورۃ الجمعہ آیت نمبر2)

مبعوث تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عرب کے لوگوں میں ہوئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہادی و بر حق اور نبی و رسول قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک کی اور آیات سے بھی ظاہر ہے۔

"یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا"

ترجمہ: "اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا گیا رسول ہوں"۔

(سورۃ الاعراف آیت نمبر158)

پس چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے رسول ہیں لہذا آپ کے زمانہ نبوت میں کسی نئے رسول یا نبی کی کوئی گنجائش نہیں۔

جواب نمبر2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ""كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: ""لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ".

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔"وآخرین منهم لما یلحقو بهم " تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہ کون ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ حتی کہ تیسری بار سوال عرض

کرنے پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہم میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو یہ لوگ (اہل فارس) اس کو پالیں گے"۔

(بخاری حدیث نمبر 4897، کتاب التفسیر، باب یاتی من بعدی اسمہ احمد، مسلم حدیث نمبر 6498، ترمذی حدیث نمبر 3310)

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل فارس کی ایک جماعت ہوگی جو اسلام کی تقویت کا باعث بنے گی ۔چنانچہ اس حدیث کے مصداق عجم و فارس میں بڑے بڑے محدثین، فقہا، مفسرین، مجددین، صوفیاء اور اولیاء کرام پیدا ہوئے ہیں۔ جو اسلام کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔اس حدیث نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر حاضر اور غائب کے نبی ہیں اور قیامت تک جتنے بھی لوگ آئیں گے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان سب کے نبی ہوں گے۔ مزید کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں۔

جواب نمبر3:

امام رازیؒ جو مرزا صاحب سے پہلے کے مفسر ہیں وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ اور مفسرین کی جماعت کہتی ہے کہ آخرین سے مراد عجمی ہیں (یعنی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرب و عجم کے لئے معلم و نبی ہیں) مقاتلؒ کہتے ہیں کہ اس سے تابعین مراد ہیں۔سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے مراد وہ تمام اقوام ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گی۔

(تفسیر کبیر جلد 30 صفحہ 3)

لیجئے! مرزا صاحب کے تسلیم کیے گئے مفسرین کے مطابق اس آیت سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان تمام لوگوں کے نبی ہیں۔

جواب نمبر4:

اس آیت کے بارے میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے مرزا صاحب اس کے مطابق بھی نبی ثابت نہیں ہوتے بلکہ "کذاب" ثابت ہوتا ہے۔آیئے مرزا صاحب کی اس تحریر کا جائزہ لیتے ہیں

جو مرزا صاحب نے زیر بحث آیت کے متعلق لکھی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا وہ ہے جس نے امیوں میں سے انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے اگرچہ پہلے وہ صریح گمراہ تھے۔ اور ایسا ہی وہ رسول جو ان کی تربیت کر رہا ہے ایک دوسرے کی بھی تربیت کرے گا جو انہی میں سے ہو جائیں گے۔ گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدرہ یوں ہے۔

"هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ"۔

یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ کرامؓ کے اور بھی ہیں۔ جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہو گا۔ اور جیسے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی تربیت فرمائی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے“۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 208،209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 208،209)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1. اخیر زمانہ میں ایک گروہ کثیر پیدا ہو گا۔
2. وہ گروہ خالص اور کامل بندوں پر مشتمل ہو گا۔
3. اس گروہ کی باطنی طور پر تربیت خود آپ ﷺ فرمائیں گے۔

لیجئے مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق بھی آخرین کی تربیت خود حضور ﷺ فرمائیں گے۔ نہ کہ کوئی ایسا شخص جو قادیان میں پیدا ہوا اور خود کو نبی اور رسول کہتا ہو۔

''خلاصہ''

پس ثابت ہوا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے نبی ہیں۔ اب نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔

آیت نمبر 4:

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرامؑ سے اور خود رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد لیا تھا کہ سب انبیاء اور رسولوں کے بعد ایک رسول آئے گا۔ اور تمام انبیاء کرامؑ کی زندگی میں اگر وہ رسول آگیا تو تمام انبیاء کرامؑ کو اس کی تصدیق اور مدد کرنی پڑے گی۔ قادیانی کہتے ہیں کہ جس رسول کے آنے کی بات اس آیت میں ہو رہی ہے اس سے مراد نعوذ باللہ مرزا صاحب ہے۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَ اَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ".

ترجمہ: ''اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا:

ہم اقرار کرتے ہیں ۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں"۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 81)

اس کے علاوہ درج ذیل آیت بھی ہے:

"وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا"

ترجمہ:"اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد رکھو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا اور تم سے بھی، اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے نہایت پختہ عہد لیا تھا"۔

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 7)

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

اس آیت کی تفسیر خود مرزا صاحب نے لکھی ہے اور اس تفسیر میں مرزا صاحب نے آنے والے رسول سے مراد حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو لیا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا۔ اور پھر تمھارے پاس آخری زمانے میں میرا رسول آئے گا جو تمھاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اور اس کی مدد کرنی ہوگی ۔۔۔اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہوگئے تھے۔ یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے۔ کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاو"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 131،130 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 134،133)

جب خود مرزا صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں آنے والے نبی سے مراد "محمد ﷺ" کو لیا ہے۔ تو پھر قادیانیوں کی تاویل تو خود ہی باطل ہو جاتی ہے۔

جواب نمبر2:

تمام مفسرین کرام نے اس آیت میں "ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ" سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس کو لیا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر یوں کی ہے۔

"مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ الْمِيْثَاقَ لَئِنْ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَهوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ وَآمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ الْمِيْثَاقَ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ وَهمْ اَحْيَاءٌ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ"۔

"اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس سے یہ عہد لیا کہ اگر تمھاری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا تو ان پر ضرور ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ اس طرح اللہ نے ہر اس نبی کو حکم دیا کہ آپ اپنی امت سے پختہ عہد لیں۔ کہ اگر اس امت کے ہوتے ہوئے وہ نبی (آخر الزماں) تشریف لے آئیں تو وہ امت ضرور ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرے"۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ 177، جامع البیان صفحہ 55)

جواب نمبر3:

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں رسول کا لفظ نکرہ ہے۔ تو اس سے کیسے معرفہ مراد ہو سکتی ہے؟؟ اسکا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خود نکرہ کو معرفہ بنا کر اس کی تخصیص کر دی ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل آیات میں بھی رسول کا لفظ نکرہ ہے۔

1. هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا ..... (الجمعہ آیت نمبر 4)

2. رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ۔۔۔۔۔۔۔(البقرۃ آیت نمبر129)

3. لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۔۔۔۔۔(التوبہ آیت128)

اگران آیات میں نکرہ میں تخصیص کرکے رسول کو معرفہ بنایا جاسکتا ہے تو ہماری زیر بحث آیت میں رسول کو معرفہ کیوں نہیں بنایا جاسکتا؟؟

جواب نمبر4:

مرزاصاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس آیت سے بنص صریح ثابت ہوا کہ تمام انبیاء جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں مامور تھے کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لاویں اور انہوں نے اقرار کیا کہ ہم ایمان لائے۔"

(عصمت انبیاءؑ صفحہ191 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 صفحہ675)

مرزاصاحب کی اس تفسیر سے پتا چلا کہ اس آیت میں حضور ﷺ کی آمد کے بارے میں وعدہ لیا جارہا ہے کہ اگر حضور ﷺ کسی نبی کے زمانہ نبوت میں تشریف لے آئیں تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔

جواب نمبر5:

قادیانی جو سورۃ احزاب کی آیت میثاق پیش کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی تفسیر خود قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ حکیم نورالدین نے لکھی ہے اس کے مطابق اس آیت میں سب نبیوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی خبر دینے اور ان کے ظہور کی پیشگوئی کرنے کا عہد لیا حتی کہ حضور ﷺ سے بھی کہ اپنی نبوت کا اندازہ کریں۔

(حقائق الفرقان جلد3 صفحہ391)

حکیم نور الدین کی اس تفسیر سے پتا چلا کہ اس آیت میں حضور ﷺ کے بعد آنے والے کسی نئے نبی کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس آیت میں بھی حضور ﷺ کی آمد کے بارے میں وعدہ لیا جارہا ہے کہ اگر حضور ﷺ کسی نبی کے زمانہ نبوت میں تشریف لے آئیں تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہماری زیر بحث آیت میں جس نبی کے آنے کے بارے میں تمام انبیاء کرامؑ سے وعدہ لیا جارہا ہے۔ وہ نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔اس بات کو 14 صدیوں کے تمام مفسرین کرام نے بیان کیا ہے۔ اور خود مرزا صاحب نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کی تاویل باطل ہے۔

آیت نمبر 5:

قادیانی اجرائے نبوت کے موضوع پر قرآن مجید کی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس آیت میں ذکر ہے کہ ایمان والوں کی ایک نشانی بیان ہوئی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بعد آنے والے نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔پس پتہ چلا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔
آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ".

ترجمہ: "اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں"۔

جواب نمبر1:

اس آیت میں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا بیان نہیں ہو رہا بلکہ قیامت کے دن پر ایمان لانے کا بیان ہو رہا ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کی اگر اس آیت کی تفسیر القرآن بالقرآن کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن پر ایمان کو اس آیت میں بیان کیا جارہا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیت ہماری زیر بحث آیت کی تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔

"وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ".

ترجمہ:"اور حقیقت یہ ہے کہ دار آخرت ہی اصل زندگی ہے"۔

اس آیت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔

جواب نمبر2:

قرآن پاک میں 50 سے زائد مرتبہ آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ آخرت کے لفظ سے قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی مراد ہے۔ لہذا قرآن کے اسلوب کے مطابق ہماری زیر بحث آیت میں بھی قیامت اور قیامت کے بعد یعنی آخرت کی زندگی مراد ہے۔

جواب نمبر3:

اس آیت سے مرزا صاحب نے بھی آخرت کی زندگی مراد لی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان ﷺ پر جو کچھ اتارا گیا اس پر ایمان لائے۔وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا کو مانتا ہو"۔

(تفسیر مرزا غلام احمد قادیانی جلد2 صفحہ 75)(الحکم 10اکتوبر 1904ء)

مندرجہ بالا حوالے میں مرزاصاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔ لہذا قادیانیوں کا باطل استدلال ان کے گرو مرزاصاحب کے نزدیک بھی باطل ہے۔

جواب نمبر4:

قادیانیوں کے پہلے نام نہاد خلیفہ حکیم نورالدین نے بھی آخرت سے مراد آخرت کی گھڑی لی ہے۔

(البدر 4فروری 1909ء)

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قادیانیوں کا اس آیت سے کیا گیا استدلال خود مرزاصاحب اور حکیم نورالدین کے نزدیک بھی باطل ہے اور آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔

آیت نمبر6:

"ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○"

ترجمہ: "یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ اللہ کا دستور یہ ہے کہ اس نے جو نعمت کسی قوم کو دی ہو اسے اس وقت تک بدلنا گوارا نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کرلیں اور اللہ ہر بات سنتا، سب کچھ جانتا ہے"۔

(سورۃ الانفال آیت نمبر 53)

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور امت محمدیہ ﷺ اس نبوت والی نعمت سے کیوں محروم ہو سکتی ہے۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

جس طرح نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسی طرح شریعت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ پس اگر قادیانیوں کے نزدیک شریعت والی نعمت ختم ہوسکتی ہے تو بغیر شریعت کے نعمت کیوں ختم نہیں ہوسکتی۔

(یاد رہے قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا)

جواب نمبر2:

اگر نبوت کو قادیانی نعمت سمجھتے ہیں تو پھر اس نعمت کو مرزاصاحب کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے تھا حالانکہ قادیانی مرزاصاحب کے بعد نبوت کو بند سمجھتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کے نزدیک نبوت نعمت ہے تو مرزاصاحب کے بعد کیوں بند ہے؟

جواب نمبر3:

ہم تو اس بات کے قائل ہیں کہ نبوت کی تکمیل ہوچکی ہے۔ جس طرح سورج کے نکلنے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں رہتی اسی طرح حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی بھی قسم کی نئی نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا".

ترجمہ: "اپنے رب کے حکم سے وہ ہر آن پھل دیتا ہے"۔

(سورۃ ابراہیم آیت نمبر25)

یعنی شجرہ اسلام قیامت تک سرسبز و شاداب اور فیضان رساں رہے گا۔ اسلام کا فیضان قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود بتادیا کہ اسلام کا فیضان قیامت تک منقطع نہیں ہو گا تو اس سے نئے نبی کی گنجائش خود بخود ہی ختم ہو جاتی ہے۔

”خلاصہ کلام“

نبوت ایک نعمت ہے لیکن حضور ﷺ کے آنے سے اس نعمت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اور حضور ﷺ کی نبوت ایسی کامل نبوت ہے کہ اب تاقیامت حضور ﷺ کی نبوت ہی چلے گی۔

سبق نمبر: 9

اجرائے نبوت پر چھ احادیث کے بارے میں قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

سبق نمبر 9

اجرائے نبوت پر چھ احادیث کے بارے میں قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

حدیث نمبر1:

”قادیانیوں کا باطل استدلال“

قادیانی ابن ماجہ کی درج ذیل روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبوت جاری ہے اور حضور ﷺ کے بعد قیامت تک نئے نبی آسکتے ہیں۔

آئیے پہلے حدیث اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا، وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ”جب رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہو گیا، تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور فرمایا: جنت میں ان کے لیے ایک دایہ ہے، اور اگر وہ زندہ رہتے تو صدیق اور نبی ہوتے، اور ان کے ننہال کے قبطی آزاد ہو جاتے، اور کوئی بھی قبطی غلام نہ بنایا جاتا۔“

(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1511، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ)

قادیانی اس روایت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر نبوت جاری نہ ہوتی ختم ہو چکی ہوتی تو حضور ﷺ یہ کیوں فرماتے کہ اگر ابراہیمؑ زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ آپ ﷺ کا اس طرح فرمانا ہمیں بتاتا ہے کہ نبوت جاری ہے اور نئے نبی آسکتے ہیں۔

”قادیانیوں کے باطل استدلال کے جوابات“

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

ابن ماجہ میں ہی ایک اور روایت موجود ہے جو اس روایت کی واضح تشریح کرتی ہے۔ وہ روایت درج ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

”(روایت کرنے والے راوی اسماعیل کہتے ہیں کہ) میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: ابراہیم بچپن ہی میں انتقال کر گئے، اور اگر نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کا نبی ہونا مقدر ہوتا تو آپ کے بیٹے زندہ رہتے، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1510، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ)

اس روایت سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ کے صاحبزادے اس لئے فوت ہو گئے کیونکہ نبوت جاری نہیں ہے ختم ہو گئی ہے۔ کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے تو ان میں نبی بننے کی صلاحیت موجود تھی۔

جواب نمبر2:

اس روایت پر محدثین نے کلام کیا ہے اور اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔اس لئے قرآن کی نص اور صحیح روایات کے ہوتے ہوئے ایک ضعیف اور کمزور روایت کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔

چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں جہاں محدثین نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

1. شیخ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ”مجھے نہیں معلوم کہ اس قول کے کیا معنی ہیں کیوں کہ یہ کہاں ہے کہ ہر نبی کا بیٹا نبی ہو۔اس لئے کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے نبی نہیں تھے۔“

(انجاح صفحہ108)

2. علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ اس روایت کا راوی ”ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان“متروک الحدیث ہے۔

(تقریب التہذیب صفحہ25)

3. امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔غیب کی باتوں پر جسارت ہے۔بڑی بے تکی بات ہے۔

(موضوعات کبیر صفحہ58)

4. شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے ۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ہے جو ضعیف ہے۔

(مدارج النبوت جلد2 صفحہ677)

5. امام ترمذی کی رائے یہ ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد1 صفحہ145،144)

جواب نمبر3:

اگر یہ روایت صحیح بھی ہوتی اور اس کے راوی پر بھی جرح نہ ہوتی پھر بھی زیادہ سے زیادہ یہی کہا

جا سکتا ہے کہ اگر حضور ﷺ کے بعد نبوت جاری ہوتی اور حضرت ابراہیمؓ زندہ رہتے تو ان میں نبی بننے کی صلاحیت موجود تھی۔ جس طرح حضرت عمرؓ میں نبی بننے کی صلاحیت موجود تھی لیکن وہ نبی نہیں تھے کیونکہ نبوت کا دروازہ بند ہے۔

جواب نمبر4:

اس روایت میں ایک حرف "لو" استعمال ہوا ہے۔ اور حرف "لو" وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں یہ معنی ہو کہ یہ کام نہیں ہو سکتا لیکن بطور مثال کے بیان کیا گیا ہو۔ جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ.

ترجمہ: "اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہوجاتے۔ لہذا عرش کا مالک اللہ ان باتوں سے بالکل پاک ہے جو یہ لوگ بنایا کرتے ہیں۔"

(سورہ الانبیاء آیت نمبر22)

اس آیت میں حرف "لو" استعمال کر کے یہ بیان کیا گیا ہے اگر اللہ کے علاوہ کوئی اور الٰہ زمین و آسمان میں ہوتا تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ اب یہ تو یقینی بات ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور الٰہ نہیں لیکن حرف "لو" استعمال کر کے اس کو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے۔

اسی طرح اس روایت میں بھی بطور مثال ذکر ہے کہ ویسے تو نبوت کا دروازہ بند ہے لیکن بالفرض اگر نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو حضرت ابراہیمؓ میں نبی بننے کی صلاحیت موجود تھی۔

حدیث نمبر2:

قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

"قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ"۔

”یہ تو کہو کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“

(در منثور عربی جلد12 صفحہ64 طبع مصر)(مجمع البحار ص85)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک نبوت جاری تھی۔

”قادیانیوں کے باطل استدلال کے علمی تحقیقی جوابات“

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

اماں عائشہ صدیقہؓ کے جس قول پر قادیانی اعتراض کرتے ہیں اسی طرح کا ایک قول حضرت مغیرہؓ سے بھی منقول ہے۔

قول اماں عائشہ صدیقہؓ اور قول حضرت مغیرہؓ کی دونوں مکمل عبارتیں بمع ترجمہ وتشریح ملاحظہ فرمائیں:

"وَ فِی حَدِیْثِ عِیْسٰی اَنَّہٗ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَکْسُرُ الصَّلِیْبَ وَیَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ اَیْ یَزِیْدُ فِی حَلَالِ نَفْسِہٖ بِاَنْ یَّتَزَوَّجَ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَکَانَ لَمْ یَتَزَوَّجْ قَبْلَ رَفْعِہٖ اِلَی السَّمَاءِ فَزَادَ بَعْدَ الْھُبُوْطِ فِی الْحَلَالِ فَحِیْنَئِذٍ یُؤْمِنُ کُلُّ اَحَدٍ مِنْ اَھلِ الْکِتٰبِ یَتَیَقَّنُ بِاَنَّہٗ بَشَرٌ وَ عَنْ عَائِشَۃَ قُوْلُوْا اَنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوا لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ وَھٰذَا نَاظِرٌ اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰی وَھٰذَا اَیْضًا لَا یُنَافِی حَدِیْثَ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَانَبِیَّ یَنْسِخُ شَرْعَہٗ-"

”حضرت عیسیٰؑ کے قصہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نزول کے بعد خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور صلیب کو توڑیں گے اور اپنے نفس کی حلال چیزوں میں اضافہ کریں گے یعنی نکاح کریں گے اور آپ کی اولاد ہوگی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے نکاح نہیں فرمایا تھا۔ آسمان سے

اترنے کے بعد نکاح فرمائیں گے۔ (جو لوازم بشریت سے ہے) پس اس حال کو دیکھ کر ہر شخص اہل کتاب میں سے ان کی نبوت پر ایمان لے آئے گا اور اس بات کا یقین کرے گا کہ عیسیٰؑ بلاشبہ ایک بشر ہیں۔ خدا نہیں جیسا کہ نصاریٰ اب تک سمجھتے رہے۔ اور عائشہ صدیقہؓ سے جو یہ منقول ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ ان کا یہ ارشاد حضرت عیسیٰؑ کے نزول کو پیش نظر رکھ کر تھا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ دنیا میں آنا حدیث لانبی بعدی کے منافی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نزول کے بعد حضور ﷺ ہی کی شریعت کے متبع ہوں گے۔ اور لانبی بعدی کی مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہ آئے گا جو آپ کی شریعت کا ناسخ ہو۔"

(تکلمہ مجمع البحار صفحہ 85)

اور اسی قسم کا قول حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ سے منقول ہے:

"عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ لَانَبِيَّ بَعْدَهُ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَسْبُکَ اِذَا قُلْتَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ عِيسٰیؑ خَارِجٌ هوَ خَرَجَ فَقَدْ كَانَ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ-"

" شعبیؒ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت مغیرہؓ کے سامنے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ رحمت نازل کرے محمد ﷺ پر جو خاتم الانبیاء ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت مغیرہؓ نے فرمایا خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے۔ یعنی لانبی بعدہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰؑ پھر تشریف لائیں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ایک ان کا آنا محمد ﷺ سے پہلے ہوا اور ایک آنا محمد ﷺ کے بعد ہوگا۔"

(تفسیر در منثور عربی جلد 12 صفحہ 64 طبع مصر)

پس جس طرح مغیرہؓ ختم نبوت کے قائل ہیں مگر محض عقیدہ نزول عیسیٰ بن مریمؑ کی حفاظت

کے لئے لانبی بعدی کہنے سے منع فرمایا اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ختم نبوت کے عقیدہ کو تو خاتم النبیین کے لفظ سے ظاہر فرمایا اور اس موہم لفظ کے استعمال سے منع فرمایا کہ جس لفظ سے عیسیٰؑ کے نزول کے خلاف کا ابہام ہوتا تھا۔ ورنہ حاشایہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کو جائز کہتی ہیں۔

جواب نمبر2:

رحمت دوعالم ﷺ فرماتے ہیں:"اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ"اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کاقول:"وَلَا تَقُوْلُوْا لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ"یہ صریحًا اس فرمان نبوی ﷺ کے مخالف ہے۔

قول صحابہؓ وقول نبوی ﷺ میں تعارض ہوجائے تو حدیث وفرمان نبوی کو ترجیح ہوگی۔ پھر لانبی بعدی حدیث شریف متعدّد صحیح اسناد سے مذکور ہے۔ اور قول عائشہ صدیقہؓ ایک موضوع اور بے سند قول ہے۔ صحیح حدیث کے مقابلہ میں یہ کیسے قابل حجت ہوسکتا ہے؟

جواب نمبر3:

خود حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک صحیح روایت منقول ہے۔

"لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ بَعْدَہٗ شَیْءٌ اِلَّا مُبَشَّرَاتٌ -"

"(حضور ﷺ کے بعد) اچھے خوابوں کے علاوہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر41423)

اس واضح فرمان کے بعد اس بے سند قول کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف منسوب کرنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے؟

جواب نمبر4:

قادیانی دجل ملاحظہ ہو کہ وہ اس قول کو جو مجمع البحار میں بغیر مرفوع متّصل سند کے نقل کیا گیا ہے استدلال کرتے وقت بھی آدھا قول نقل کرتے ہیں۔ اس میں ہے۔

"ھٰذَا نَاظِرٌ اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰیؑ تَکْمَلَہٗ-"

"یعنی اماں عائشہ صدیقہؓ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کو ذہن میں رکھ کر یہ فرما رہی ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ نے بھی تشریف لانا ہے۔"

(مجمع البحار صفحہ 85)

(سیدنا عیسیٰؑ کا مقام نبوت باقی ہے۔ اور دور نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اب وہ امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے آئیں گے)

اماں عائشہ صدیقہؓ کا مقصد یہی ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا مسئلہ تھا۔ یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں (آئے گا) اس لئے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو گا۔ یہ کہو کہ آپ ﷺ خاتم النبیین یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی بنایا نہیں جائے گا۔ اس لئے عیسیٰؑ وہ آپ ﷺ سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں۔

جواب نمبر5:

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس قول کے محدثین نے بہت سے مطلب بیان کئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

پہلا معنی

اس قول میں بعدہ خبر کے مقام پر آیا ہے۔ اور خبر افعال عامہ یا افعال خاصہ سے محذوف

ہے۔اس لئے اس کا پہلا معنی یہ ہوگا:" لا نبی مبعوث بعده" حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ مرقات حاشیہ مشکوٰۃ شریف پر یہی ترجمہ مراد لیا گیا ہے جو صحیح ہے۔

دوسرا معنی

" لَانَبِیَّ خَارِجُ بَعْدَہُ "حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور نہیں ہوگا۔ یہ غلط ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰؑ نزول فرمائیں گے۔ حضرت مغیرہؓ نے ان معنوں سے:"لَاتَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہُ" کی ممانعت فرمائی ہے۔ جو سو فیصد ہمارے عقیدہ کے مطابق ہے۔

تیسرا معنی

" لَانَبِیَّ حَیٌّ بَعْدَہُ"حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی زندہ نہیں۔ ان معنوں کو سامنے رکھ کر حضرت عائشہؓ نے:" لَاتَقُوْلُوْا لَانَبِیَّ بَعْدَہُ"فرمایا۔ اس لئے کہ خود ان سے حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی روایات منقول ہیں۔

جواب نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" دوسری کتب حدیث (بخاری و مسلم کے علاوہ) صرف اس صورت میں قبول کے لائق ہوں گے کہ قرآن اور بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث سے مخالف نہ ہوں۔"

(آریہ دھرم صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 60)

جب صحیحین کے مخالف مرزا کے نزدیک کوئی حدیث کی کتاب قابل قبول نہیں تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف منسوب بے سند قول صحیحین کے مخالف قابل قبول ہوگا؟

نیز مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔“

(کتاب البریہ صفحہ 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217)

کیا یہ ممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایسی مشہور وصحیح حدیث کے مخالف یہ قول ارشاد فرمایا ہو؟

جواب نمبر 7:

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا یہ قول اگر صحیح ہوتا تو بھی قادیانیوں کے لیے فائدہ مند نہیں تھا۔ اس لئے کہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہی روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:"سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الجَدْرِ أَمِنَ البَيْتِ؟، هُوَ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي البَيْتِ؟، قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟، قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الجَدْرَ فِي البَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ-"

”حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے کعبے میں کیوں نہیں شامل کیا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تمھاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اونچا بنایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی تمھاری قوم ہی نے کیا تاکہ جسے چاہیں اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمھاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ تازہ تازہ نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل بگڑ جائیں گے تو اس حطیم کو بھی میں کعبہ میں شامل کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا۔“ (بخاری حدیث نمبر 1584، باب فضل مکۃ وبنیانھا)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قوم تازہ تازہ ایمان لائی ہے ورنہ میں بیت اللہ شریف کو توڑ کر اس کے دو دروازے کر دیتا۔ ایک سے لوگ داخل ہوتے دوسرے سے نکل جاتے۔

یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بخاری شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص لانبی بعدی کی روایت سے قادیانی دجالوں کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا انکار نہ کر دے۔ اس لئے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جواب نمبر 8:

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف اس قول کی نسبت صریحًا بے اصل و بے سند ہے۔ دنیا کی کسی کتاب میں اس کی متّصل مرفوع سند مذکور نہیں۔ ایک بے سند قول سے نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ کے خلاف استدلال کرنا صرف قادیانی دجل و فریب ہے۔

جواب نمبر 9:

اماں عائشہ صدیقہؓ سے منسوب اس قول کی تفصیلی تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔

معزز قارئین! اللہ کے آخری نبی محمد ﷺ کی مرفوع، متّصل اور صحیح احادیث مختلف کتب احادیث میں ماجود ہیں جنکے اندر اپ ﷺ نے فرمایا کہ "لانبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(یہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوھریرہؓ نے صحیح بخاری حدیث نمبر 3455، صحیح مسلم حدیث نمبر 1842 میں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے صحیح مسلم حدیث نمبر 2404 میں اور حضرت ثوبان بن بجدادؓ نے سنن ترمذی حدیث نمبر 2219، سنن ابی داؤد حدیث نمبر 4252 اور مستدرک حاکم میں حدیث نمبر 8390 میں صحیح اسناد کے ساتھ بیان کی۔)

جب خود نبی کریم ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اپ کے بعد کوئی کہے کہ "لانبی بعدی" نہ کہو؟ اور کیا آنحضرت ﷺ کے واضح اور صریح الفاظ کے بعد کسی صحابی کی طرف

منسوب علم اصول احادیث کی رو قابل قبول رہ جاتی ہے ؟؟ جس میں کسی صحابی کا اپنا قول فرمان رسول اللہ ﷺ سے ٹکراتا ہو؟؟ ہرگز نہیں۔

بلکہ اصول حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مرفوع متّصل صحیح حدیث کے مقابلے میں اگر کسی صحابی کا اپنا قول چاہے بظاہر متّصل اور صحیح سند کے ساتھ بھی ملے تو حدیث رسول اللہ ﷺ کے آگے اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ چہ جائیکہ وہ قول غیر مستند ہو۔

مرزائی دھوکے باز اور شعبدہ باز ہمیشہ دجل وفریب دیتے رہتے ہیں، انہیں وہ احادیث نبویہ نظر نہیں آتی یا وہ دیکھنا نہیں چاہتے جنکے اندر خود خاتم الانبیاء نے فرمایا "لانبی بعدی" انہیں اگر کسی کتاب سے غیر مستند بات نظر آجائے جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو تو وہ اس کو اچھال اچھال کر دھوکے دیں گے۔

ایسا ہی ایک دھوکہ یہ دیا جاتا ہے کہ " امام جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر درمنشور میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا صرف یہ کہا کرو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہ مت کہا کرو کے "لانبی بعدی "یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اگرچہ امام سیوطی نے اسی جگہ اس سے پہلے متعدّد مستند اور صحیح روایات لکھی ہیں جو مرزائی عقیدہ کا پاش پاش کرتی ہیں، نیز حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کے بعد وہیں امام سیوطی نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا قول بھی ذکر کیا ہے جسکے اندر اس بات کی وضاحت ہے کہ لانبی بعدی کیوں نہ کہا کرو وہ اس وجہ سے تھا کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ حضرت عیسیٰؑ نے دوبارہ نہیں آنا، لیکن مرزائی اس روایت کا ذکر نہیں کریں گے۔

آئیے جائزہ لیتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب یہ قول سند اور علم اصول حدیث کے مطابق صحیح ہے ؟

تفسیر در منثور میں امام سیوطی نے خود تو اس روایت کی کوئی سند نہیں بیان کی، وہاں مصنف ابن ابی شیبہ کا حوالہ دیا ہے، جب ہم نے مصنف ابن ابی شیبہ کی طرف رجوع کیا تو وہاں اس کتاب کے مختلف نسخوں اور اڈیشنوں میں اس روایت کی سند مختلف ہے، پرانے زمانے کے نسخوں میں اس روایت کی سند میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرنے والے راوی کا نام "جریر بن حازم" ہے یعنی جریر بن حازم اور حضرت عائشہؓ کے درمیان کوئی اور راوی نہیں ہے، بعد میں کچھ نسخوں میں اس روایت کی سند میں "جریر بن حازم" اور حضرت عائشہؓ کے درمیان مزید راوی "محمد" کا اضافہ ہے (جس سے مراد مشہور تابعی محمد بن سیرینؒ ہے)۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے جن ایڈیشنوں میں راوی جریر بن حازم اور حضرت عائشہؓ کے علاوہ کوئی اور راوی نہیں ہے وہاں یہ روایت منقطع ٹھہرتی ہے کیونکہ "یہ جریر بن حازم تقریباً 90 ہجری میں پیدا ہوئے۔"

(تہذیب التہذیب جلد 1 ص 295)

اور "حضرت عائشہؓ کی وفات تقریباً 58 ہجری میں ہو چکی تھی"۔ اس طرح جریر بن حازم تو پیدا ہی حضرت عائشہؓ کی وفات کے تقریباً 30 سال بعد ہوئے، لہذا ایسا ممکن ہی نہیں کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عائشہؓ سے سنی ہو۔ اسی وجہ سے یہ روایت نہ قابل اعتبار ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے دوسرے نسخوں میں جن میں جریر بن حازم کے بعد ایک راوی "محمد" کا ذکر ہے اس سے مراد تابعی محمد بن سیرینؒ ہیں، اور دلچسپ بات یہ ہے کہ محمد بن سیرین کی بھی ملاقات بھی حضرت عائشہؓ سے ثابت نہیں اور نہ ہی انہوں نے کوئی حدیث حضرت عائشہؓ سے سنی ہے، مشہور امام جرح وتعدیل ابن ابی حاتم لکھتے ہیں "ابن سیرین لم یسمع من عائشة شیئاً" ابن سیرین نے حضرت عائشہؓ سے کچھ نہیں سنا۔

(کتاب المراسیل لابن ابی حاتم صفحہ 188)

یہی بات حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی نقل کی ہے۔۔۔(تہذیب التہذیب جلد 3 ص 587)

اس طرح ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب یہ روایت منقطع یا مرسل ہے اور اصول احادیث کی رو سے قابل اعتبار نہیں، بلکہ مرفوع اور متّصل احادیث کے ہوتے ہوئے مردود اور ناقابل اعتماد ہے۔

پھر مزے کی بات ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ خود آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"لَا يَبْقٰى بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشَّرَاتُ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشَّرَاتُ ؟ قَالَ : اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاها الرَّجُلُ أَوْ تُرٰى لَهٗ-"

"میرے بعد مبشرات کے علاوہ نبوت میں سے کچھ باقی نہیں، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مبشرات کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نیک آدمی جو خواب دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔"

(مسند احمد حدیث نمبر 25490)

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منسوب اس قول کی کوئی مرفوع متّصل سند نہیں ہے اور ایک بے سند قول کو کیسے صحیح احادیث کے مقابلے میں قبول کیا جاسکتا ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ بالفرض محال اگر اس قول کو صحیح بھی تسلیم کرلیں تو اماں عائشہ صدیقہؓ نے یہ بات اس لئے فرمائی ہے کیونکہ سیدنا عیسیٰؑ نے تشریف لانا ہے۔ اور ان کے آنے سے نبیوں کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر3:

قادیانی ایک اور حدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے مسجد نبوی کے بارے میں فرمایاکہ "مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ "یعنی یہ مسجد آخری مسجد ہے۔توظاہر ہے کہ اپکی مسجد کے بعد دنیامیں ہر روز مسجدیں بن رہی ہیں تواپنے خاتم النبیین ہونے کابھی یہی مطلب ہوگاکہ اپ کے بعد نبی بن سکتے ہیں۔

روایت ملاحظہ فرمائیں:

"عَنْ اَبِیْ هرَیْرَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاِنِّیْ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ، وَ اِنَّ مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ-"

”میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سناوہ کہہ رہے تھے:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:بلاشبہ میں تمام انبیاءؑمیں سے آخری نبی ہوں۔اور میری مسجد آخری مسجد ہے (جسے کسی نبی نے تعمیر کیا)۔“

(مسلم حدیث نمبر3376،باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ ومدینۃ)

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کاجواب ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء کرامؑ کی سنت مبارکہ تھی کہ وہ مسجد بناتے تھے۔ اور جب حضور ﷺ نے مسجد نبوی بنوائی توظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی نے نہیں آنا تھااور انبیاء کرامؑ کی جو مسجد بنانے کی سنت تھی اس پر عمل نہیں ہونا تھااس لئے حضور ﷺ نے فرمایاکہ مسجد نبوی انبیاء کرامؑ کی آخری مسجد ہے۔یہ حدیث توختم نبوت کی دلیل بنتی ہے نہ کہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے۔

جواب نمبر2:

اس حدیث میں جہاں مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ کے الفاظ آئے ہیں وہاں احادیث میں آخر مساجد الانبیاء کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ-"

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد کو ختم کرنے والی ہے۔"

(کنز العمال حدیث نمبر 34999، فضل الحرمین و مسجد الاقصی من الاکمال)

لیجئے اماں عائشہ صدیقہؓ کی اس روایت سے بات بالکل واضح ہوگئی کہ اس روایت سے مراد یہی ہے کہ مسجد نبوی انبیاء کی آخری مسجد ہے۔

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس روایت سے یہ بالکل ثابت نہیں ہوتا کہ نبوت جاری ہے اور نئے نبی آسکتے ہیں۔ بلکہ اس روایت میں تو حضور ﷺ نے اپنی ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے کہ جس طرح میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ اور میرے بعد نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔اسی طرح میری مسجد بھی انبیاء کرامؑ کی مساجد کو ختم کرنے والی ہے۔اب انبیاء کرامؑ کی بنوائی گئی مساجد میں بھی کسی ایک مسجد کا اضافہ نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر4:

قادیانی ایک اور حدیث پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس روایت میں حضور ﷺ نے حضرت عباسؓ کو خاتم المہاجرین فرمایا ہے۔اور ہجرت تو تاقیامت جاری رہے گی۔اسی طرح حضور ﷺ نے اپنے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔اور نبوت بھی تاقیامت جاری رہے گی۔

سب سے پہلے حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ-"

”حضور ﷺ نے فرمایا اے چچا آپ اطمینان رکھیں کیونکہ آپ مہاجرین کو ختم کرنے والے ہیں۔جس طرح میں نبوت میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔“

(کنزالعمال حدیث نمبر37339،فضائل ابن عباسؓ)

اب اس باطل استدلال کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

سب سے پہلے حضور ﷺ نے حضرت عباسؓ سے جو الفاظ ارشاد فرمائے وہ ملاحظہ فرمائیں:

"اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ-"

”حضور ﷺ نے فرمایا اے چچا آپ اطمینان رکھیں کیونکہ آپ مہاجرین کو ختم کرنے والے ہیں۔جس طرح میں نبوت میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔“

(کنزالعمال حدیث نمبر37339،فضائل ابن عباسؓ)

اب اصل واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عباسؓ کو خاتم المھاجرین اس لئے کہا گیا تھا کیونکہ مکہ فتح ہونے سے پہلے وہ آخری مھاجر تھے جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کررہے تھے لیکن جب دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی فوج کے ہمراہ مکہ فتح کرنے کے لئے تشریف لارہے ہیں تو حضرت عباسؓ نے افسوس ظاہر کیا کے میں ہجرت کی فضیلت سے محروم رہا۔ حضور ﷺ نے حضرت عباسؓ کو تسلی اور حصول ثواب کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ خاتم المھاجرین ہیں۔اس لئے کے مکہ مکرمہ سے واقعی ہجرت کرنے والے آخری مھاجر حضرت عباس تھے ، مکہ مکرمہ حضرت ﷺ کے ہاتھوں ایسا فتح ہوا جو قیامت کی صبح تک دارالسلام رہے گا تو مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر حضرت عباسؓ ہی ہوئے۔

جواب نمبر2:

ہجرت دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف کی جاتی ہے۔ اور مکہ مکرمہ قیامت تک دارالسلام رہے گا۔ مکہ مکرمہ سے قیامت تک ہجرت نہیں ہوگی۔اس لئے حضرت عباسؓ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والے آخری مہاجر تھے۔کیونکہ ان کے بعد قیامت تک مکہ مکرمہ سے کوئی ہجرت نہیں کرے گا۔کیونکہ مکہ مکرمہ قیامت تک دارالاسلام رہے گا۔

حدیث نمبر5:

قادیانی ترمذی شریف کی درج ذیل روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس روایت میں خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔پس ثابت ہوا کہ نبوت جاری ہے۔اور نئے نبی بھی آسکتے ہیں۔

سب سے پہلے ترمذی کی روایت اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ-"

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:”مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔“

(ترمذی روایت نمبر 2271، ابواب الرؤیا عن رسول اللہ ﷺ)

”قادیانیوں کے باطل استدلال کا جواب“

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کا جواب یہ ہے کہ جس طرح دھاگے کو کپڑا نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح اینٹ کو مکان نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح آدمی کے کٹے ہوئے ناخن کو انسان نہیں کہہ سکتے اسی طرح سچے خوابوں کو نبوت بھی نہیں کہہ سکتے۔

حدیث نمبر 6:

قادیانی مندرجہ ذیل حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد 30 جھوٹے دجال نبوت کا دعوی کریں گے۔ اور اب 30 جھوٹے مدعیان نبوت کی تعداد پوری ہو چکی ہے۔ لہذا اب سچے انبیاء آئیں گے۔

سب سے پہلے حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ-"

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تیس دجال ظاہر نہ ہو جائیں، وہ سب یہی کہیں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

(ابوداؤد حدیث نمبر 4333، باب خبر ابن الصائد)

(ترمذی حدیث نمبر 2218، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیاکے آخرتک قریب30 کے دجال پیداہوں گے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ199 مندرجہ روحانی خزائن جلد3 صفحہ197)

یہاں مرزاصاحب نے خود تسلیم کیاہے کہ دنیا کے آخر تک ایسے جھوٹے دجال آئیں گے۔ یعنی زمانے کی قید نہیں ہے کہ اس زمانے تک ایسے دجال آئیں گے اور اس زمانے کے بعد ایسے دجال نہیں آسکتے۔

مرزاصاحب کی اس تحریر سے پتہ چلاکہ دجالوں کی تعداد پوری نہیں ہوئی بلکہ ابھی مزید ایسے جھوٹے دجالوں نے آناہے جونبوت کا دعوی کریں گے۔

جواب نمبر2:

اس حدیث میں جن دجالوں کاذکرکیاگیاہے وہ بڑے بڑے دجال ہیں جونبوت کا دعوی کریں گے۔اوران کافتنہ کچھ دیر باقی رہے گا۔جن کافتنہ باقی نہیں رہااوران کافتنہ تھوڑی دیر چلا۔ان کاذکر نہیں ہے۔اورنواب صدیق حسن صاحب نے لکھاہے:

” آنحضرت ﷺ نے جواس امت میں تیس دجالوں کی آمد کی خبر دی تھی۔وہ پوری ہوکر 27کی تعداد مکمل ہوچکی ہے“۔۔۔۔(حجج الکرامۃ)

اب مرزاصاحب کوبھی ان دجالوں میں شامل کرکے ایسے جھوٹے دجالوں کی تعداد28ہوچکی ہے۔

”خلاصہ کلام“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس روایت سے نبوت کا جاری رہنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد بھی بہت سے لوگ جو جھوٹے ہوں گے وہ نبوت کا دعوی کریں گے۔

حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رسالت اور نبوت کو منقطع کر دیا ہے اب میرے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول آئے گا۔

سبق نمبر:10

ختم نبوت کے موضوع پر اکابرین امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ

سبق نمبر ۱۵

ختم نبوت کے موضوع پر اکابرینِ امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ

جب قادیانی قرآن واحادیث سے اجرائے نبوت پر کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے اور لاجواب ہوجاتے ہیں تو پھر چند بزرگان دین کی عبارات کو ادھورا پیش کرکے اس سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جب بھی قادیانی کسی بزرگ کی عبارت پیش کریں تو چند اصولی باتیں ذہن نشین کرلیں۔ قادیانیوں کا دجل خود ہی پارہ پارہ ہوجائے گا۔

1. سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب قادیانیوں کے نزدیک بزرگوں کے اقوال کومستقل حجت نہیں تووہ بزرگوں کے اقوال کیوں پیش کرتے ہیں ؟؟

کیونکہ مرزاصاحب نے لکھاہے:

اقوال سلف وخلف در حقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 538 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389)

اس کے علاوہ مرزاصاحب کے بیٹے مرزامحمود نے لکھاہے:

"نبی کی وہ تعریف جس کی رو سے آپ (مرزاصاحب) اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے ہیں۔ یہ ہے کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو کوئی نئی شریعت لائے یا پچھلی شریعت کے بعض احکامات کو منسوخ کرے۔ یا یہ کہ اس نے بلاواسطہ نبوت پائی۔ اور کسی دوسرے نبی کا

متبع نہ ہو۔ یہ تعریف عام طور پر مسلمانوں میں مسلم تھی۔"

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ 122)

لیجئے خود مرزا محمود نے تسلیم کر لیا کہ مرزا صاحب کے آنے تک مسلمان نبی اسی کو سمجھتے تھے جو نئی شریعت لانے والا ہو۔ جب خود قادیانی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک ہی تعریف پائی جاتی تھی تو وہ پھر بزرگوں کی عبارات کو کیوں پیش کرتے ہیں؟؟

2. ہمارا دعوی یہ ہے کہ بزرگان دین میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں تھا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی بن سکتا ہے اور فلاں شخص حضور ﷺ کے بعد نبی ہے۔ قادیانی تاقیامت ایسی عبارت کسی بزرگ سے ثابت نہیں کر سکتے۔

3. قادیانی جتنی بھی بزرگوں کی عبارات پیش کرتے ہیں ان میں اگر، مگر، چونکہ، چنانچہ کی قیدیں لگی ہوتی ہیں۔ اور ایسی عبارات جن میں اتنی قیدیں لگی ہوں ان عبارات سے عقائد کے معاملے میں کوئی بد دیانت ہی استدلال کر سکتا ہے۔

یاد رکھیں عقائد کے معاملے میں صرف نص صریح ہی قابل قبول ہوتی ہے۔

پھر جن بزرگوں کی عبارات قادیانی تحریف و تاویل کر کے پیش کرتے ہیں ان بزرگوں کا درج ذیل عقیدہ ان کی ہی کتابوں میں موجود ہے۔

1) آپ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔

2) آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں بن سکتا۔

3) آپ ﷺ کے بعد آج تک کوئی شخص نبی نہیں بنا۔

4) جس شخص نے حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کیا۔ اس کو انہوں نے کافر ہی سمجھا۔

4. لے دے کے چند عبارات ہیں جن میں تاویل و تحریف کر کے قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نئے نبی آسکتے ہیں۔

حالانکہ آج تک قادیانی کوئی ایک عبارت بھی ایسی پیش نہیں کر سکے جس میں درج ذیل خصوصیات موجود ہوں۔

1) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا ذکر نہ ہو۔

2) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت زمانی کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کے اس امت میں پیدا ہونے کی صراحت موجود ہو۔

3) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں محض اجزائے نبوت یعنی سچے خواب وغیرہ یا بعض کمالات نبوت ملنے کا ذکر نہ ہو بلکہ امت کے بعض افراد کے لئے نبوت ملنے کا ذکر ہو۔

4) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں ایسا نہ ہو کہ اس کے سیاق و سباق میں تو ختم نبوت مرتبی کا بیان ہو اور قادیانی اس عبارت کو ختم زمانی کے ذیل میں بیان کر رہے ہوں۔

(ختم نبوت زمانی اور ختم نبوت مرتبی کی تفصیل آگے آرہی ہے انشاء اللہ)

ہمارا دعوی یہ ہے کہ ان 4 شرطوں کے ساتھ آج تک کوئی قادیانی کسی بھی بزرگ کی کوئی ایک عبارت بھی پیش نہیں کر سکے۔ اور یہ اصول بھی یاد رکھیں کہ جب تک دعوی کرنے والے کے پاس اپنے دعوی پر دلیل موجود نہ ہو تو جس پر دعوی کیا جارہا ہے اس کے ذمے جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

"شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ"

قادیانی شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی عبارات سے بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ بھی حضور ﷺ کے بعد نئے نبیوں کے آنے کے قائل ہیں۔

آیئے پہلے شیخ ابن عربیؒ کی اس عبارت کا جائزہ لیتے ہیں جو قادیانی بطور اعتراض کے پیش کرتے ہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

”تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ اگر کوئی ہو گا تو وہ میری شریعت کے تابع ہو گا۔“

(الفتوحات المکیہ جلد 2 صفحہ 3)

ہم قادیانیوں کی طرف سے شیخ ابن عربیؒ پر لگائے گئے الزامات کا جواب تو بعد میں دیتے ہیں لیکن پہلے قادیانیوں کو بتاتے چلیں کہ آپ کو ابن عربیؒ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”شیخ ابن عربیؒ پہلے وجودی تھے۔“ ۔۔۔۔(ملفوظات جلد 2 صفحہ 232)

اور وجودیوں کے بارے میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”وجودیوں اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے یہ وجودی (شیخ ابن عربیؒ وغیرہ) سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 397)

جب مرزا صاحب کے نزدیک شیخ ابن عربیؒ وجودی، قابل نفرت اور دہریے ہیں تو قادیانی کس منہ سے شیخ ابن عربیؒ کی عبارات پیش کرتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں؟؟؟

اب قادیانیوں کی پیش کردہ عبارت کے جوابات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

”جو وحی نبی اور رسول کے ساتھ خاص تھی کہ فرشتہ ان کے کان یا دل پر (وحی لے کر) نازل ہوتا تھا۔ وہ وحی بند ہو چکی۔ اور اب کسی کو نبی یا رسول کا نام دینا ممنوع ہو چکا۔“

(الفتوحات المکیہ جلد 2 صفحہ 253)

اس عبارت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ابن عربیؒ کے نزدیک حضور ﷺ کے بعد وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے۔ اب کسی کو نبی یا رسول نہیں کہہ سکتے۔

جواب نمبر 2:

شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

”وحی کا سلسلہ حضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔۔۔۔ سیدنا عیسیٰؑ جب اس امت کی قیادت کریں گے تو ہماری شریعت کے مطابق عمل کریں گے۔ آپ جب نازل ہوں گے تو آپ کے لئے مرتبہ کشف بھی ہوگا اور الہام بھی۔ جیسا کہ یہ مقام (اولیاء) امت کے لئے ہے۔“

(الفتوحات المکیہ جلد 3 صفحہ 238)

اس عبارت میں تو شیخ ابن عربیؒ سیدنا عیسیٰؑ کے لئے بھی انبیاء والی وحی کا بند ہونا بیان کر رہے ہیں۔ بلکہ ابن عربیؒ کے مطابق سیدنا عیسیٰؑ کو اولیاء کی طرح کشف اور الہام ہوں گے۔

جواب نمبر 3:

شیخ ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت کا لفظ لغوی طور پر اولیاء کے مبشرات یا الہام وغیرہ پر بولا جاتا ہے۔ بلکہ ان مبشرات اور الہامات کے جن کو شیخ ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ شیخ ابن عربیؒ حیوانوں میں بھی لغوی طور پر نبوت کا لفظ بولتے تھے۔

جیسا کہ شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

"اور یہ نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تیرے رب نے شھد کی مکھی کی طرف وحی کی۔"

(الفتوحات المکیہ جلد 2 صفحہ 254)

لیجئے شیخ ابن عربیؒ تو حیوانات کی وحی کو بھی نبوت کا نام دے رہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے۔ کیا اب قادیانیوں کی بات مان کر حیوانات کو بھی نبی مان لیں؟؟

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ یہی تھا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کسی بھی انسان کو نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔ اور جن مقامات پر ابن عربیؒ نے نبوت کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں حقیقتا نبوت مراد نہیں ہے بلکہ مجازی طور پر اولیاء کرام کے مبشرات یا الہامات کو نبوت کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ "نبوت میں مبشرات کے سواء کچھ باقی نہیں۔"

"مولانا قاسم نانوتویؒ کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ"

مولانا قاسم نانوتویؒ کی عبارات پر جائزہ لینے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ختم نبوت کی کتنی اقسام کو مولانا قاسم نانوتویؒ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

مولانا قاسم نانوتویؒ نے اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کی دو بڑی اقسام بیان فرمائی ہیں۔

1. ختم نبوت زمانی

ختم نبوت زمانی کا مطلب ہے کہ جس زمانے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کو نبوت ملی۔ اس وقت سے لے کر قیامت تک اب کسی ایک انسان کو بھی نبی یا رسول نہیں بنایا

جائے

گا۔اس لحاظ سے آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

2. ختم نبوت مرتبی

ختم نبوت مرتبی کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے تمام مراتب کی انتہا فرمادی۔ اور جتنے مرتبے حضور ﷺ کو ملے ہیں اتنے مرتبے کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ملے ہیں اور نہ ملیں گے۔اور ختم نبوت مرتبی حضور ﷺ کو اس وقت سے حاصل ہے جب آدمؑ کا ابھی وجود بھی مکمل پیدا نہیں ہوا تھا۔

(ختم نبوت مرتبی کے بعد کم و بیش ایک لاکھ اور چوبیس ہزار نبی آئے لیکن اس سے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت مرتبی پر کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ انبیاء کرامؑ کو نبوت بھی ملنی تھیں اور انہوں نے تبلیغ بھی کرنی تھیں۔ لیکن تمام انبیاء کرامؑ کا رتبہ حضور ﷺ سے کم ہی ہونا تھا۔ اس لئے حضور ﷺ کی ختم نبوت مرتبی پر فرق نہیں پڑا)

ایک اور تمہیدی بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرآن پاک کی 99 آیات اور 210 سے زائد احادیث مبارکہ حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی پر دلیل ہیں۔یعنی جب حضور ﷺ کا زمانہ نبوت شروع ہوگیا اس کے بعد اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ مسیلمہ کذاب یا مرزا صاحب نبی یا رسول ہیں۔یا ان کے علاوہ بھی کسی کو نبوت مل سکتی ہے تو یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور کفر ہے۔

ختم نبوت کی ان دو اقسام کو ذہن میں رکھیں تو قادیانی مولانا قاسم نانوتویؒ کی جو عبارت پیش کرتے ہیں اس عبارت کے بارے میں قادیانی دجل و فریب خود ہی واضح ہوجاتا ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے لکھا ہے:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔“

(تحذیر الناس صفحہ 14 جدید ایڈیشن 2017ء)

” میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔“

(تحذیر الناس صفحہ 15 جدید ایڈیشن 2017ء)

” اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

(تحذیر الناس صفحہ 63 جدید ایڈیشن 2017ء)

آپ اس تحریر کو غور سے پڑھیں، بار بار پڑھیں لیکن آپ یہی سمجھیں گے کہ واقعی مولانا قاسم نانوتویؒ سے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن در اصل مولانا قاسم نانوتویؒ سے غلطی نہیں ہوئی ہے بلکہ پڑھنے والوں کی سمجھنے میں غلطی ہے۔ قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک تحریر نہیں ہے بلکہ 3 مختلف صفحات سے تین باتیں لے کر ان کو جوڑ کر ایک تحریر بنایا گیا ہے۔

پہلی عبارت یہ ہے:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔“

(تحذیر الناس صفحہ 14 جدید ایڈیشن 2017ء)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل فضیلت یہ ہے کہ حضور ﷺ کا مقام و مرتبہ اصل چیز ہے۔ یعنی اصل چیز ختم نبوت مرتبی ہے۔

دوسری عبارت یہ ہے:

"میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔"

(تحذیر الناس صفحہ 15 جدید ایڈیشن 2017ء)

اس عبارت کے سیاق و سباق کو بالکل ہٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس عبارت سے کچھ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کیا بات ہو رہی ہے۔ قادیانیوں نے صرف اپنے دجل کو بیان کرنے کے لئے اتنی سی عبارت کو ساتھ جوڑا ہے۔

تیسری عبارت یہ ہے:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ 63 جدید ایڈیشن 2017ء)

یہ اصل بات ہے جس کو لے کر قادیانی شور ڈالتے ہیں کہ دیکھو کہ مولانا قاسم نانوتویؒ خود فرما رہے ہیں کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے۔ یعنی مولانا قاسم نانوتویؒ کے نزدیک کسی نئے نبی کا حضور ﷺ کے بعد پیدا ہونا کوئی کفریہ عقیدہ نہیں ہے۔

آیئے قارئین قادیانیوں کے اس دجل کا پردہ بھی چاک کرتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ نے ساری بات فرضی طور پر کی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ".

ترجمہ:"اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہوجاتے۔ لہذا عرش کا مالک اللہ ان باتوں سے بالکل پاک ہے جو یہ لوگ بنایا کرتے ہیں۔"

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر22)

اب اس آیت کو پڑھیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر دو معبود ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ دو معبود بن گئے؟؟ ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بطور مثال یہاں بیان فرمایا ہے۔ کہ بالفرض اگر دو معبود ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔

اسی طرح مولانا قاسم نانوتویؒ نے بھی یہاں بطور مثال بیان کیا ہے کہ بالفرض اگر کوئی نیا نبی پیدا ہوبھی جائے تو حضور ﷺ کو جو مقام و مرتبہ یعنی ختم نبوت مرتبی حاصل ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آئے گا بلکہ جس مقام و مرتبے پر آپ ﷺ فائز ہیں۔ وہی حاصل رہے گا۔

اب آپ فیصلہ کریں کہ کیا مولانا قاسم نانوتویؒ ختم نبوت زمانی کے منکر بن رہے ہیں یا ختم نبوت مرتبی کو بیان فرمارہے ہیں؟؟

اصل بات یہ ہے کہ اس جگہ مولانا قاسم نانوتویؒ نے حضور ﷺ کی ختم نبوت مرتبی کو بیان کیا ہے اور قادیانی دجل و فریب کرتے ہوئے اس مثال کو ختم نبوت زمانی پر فٹ کرتے ہیں۔ حالانکہ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ مولانا قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے یعنی کوئی یہ کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے کے بعد کسی نئے انسان کو نبی یا رسول بنایا گیا ہے تو وہ کافر ہے۔

یہ موضوع تھوڑا سا پیچیدہ ہے جب تک کچھ بنیادی علوم سے شدبد نہ ہو اس وقت تک یہ دقیق علمی بحث سمجھ نہیں آتی۔ اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جواب نمبر 2:

مولانا قاسم نانوتویؒ نے لکھا ہے:

”سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو خاتمیت زمانی ظاہر ہے، ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے، ادھر تصریحات نبوی مثل:

"اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"- اَوْ کَمَا قَالَ

جو بظاہر بطرز مذکورہ اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے، اس باب میں کافی، کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے، پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ گو الفاظ مذکور بہ سند تواتر منقول نہ ہوں، سو یہ عدم تواتر الفاظ، باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ۔ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں، جیسا اس کا منکر کافر ہے، ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔“

(تحذیر الناس صفحہ 29، 30 طبع جدید 2017ء)

اس عبارت میں مولانا قاسم نانوتویؒ حضور ﷺ کے بعد کسی نئی نبوت کا دعوی کرنے والے اور اس کو ماننے والے کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس عبارت میں صراحت کے ساتھ موجود ہے:

1) خاتمیت زمانی یعنی آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا، آیت خاتم النبیین سے ثابت ہے۔

2) اس پر تصریحاتِ نبوی ﷺ متواتر موجود ہیں اور یہ تواتر رکعاتِ نماز کے تواتر کی مثل ہے۔

3) اس پر امت کا اجماع ہے۔

4) اس کا منکر اسی طرح کافر ہے، جس طرح ظہر کی چار رکعت فرض کا منکر۔

اتنی وضاحت کے بعد بھی مولانا قاسم نانوتویؒ پر ختم نبوت کا منکر ہونے کا الزام عقل وفہم سے بالاتر ہے۔

جواب نمبر 3:

اسی تحذیر الناس میں ہے۔

”ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی ﷺ خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی، اور مجھ سے پوچھئے تو میرے خیال ناقص میں تو وہ بات ہے کہ سامع منصف انشاء اللہ انکار ہی نہ کر سکے۔ سو وہ یہ ہے کہ تقدم و تاخیر یا زمانی ہوگا یا مکانی یا مرتبی۔ یہ تینوں نوعیں ہیں۔ باقی مفہوم تقدم و تاخر ان تینوں کے حق میں جنس ہے۔

(تحذیر الناس صفحہ 27 طبع جدید 2017ء)

یعنی لفظ خاتم النبیین سے خاتمیت مرتبی، خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی بھی ثابت ہے۔ اور ”مناظرہ عجیبہ“ میں جو اسی تحذیر الناس کا تتمہ ہے، ایک جگہ فرماتے ہیں:

”مولانا! حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں۔“

(مناظرہ عجیبہ صفحہ 9 طبع مکتبہ قاسم العلوم کراچی 1978ء)

اس عبارت میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا واضح اظہار موجود ہے۔

جواب نمبر 4:

مولانا قاسم نانوتویؒ نے لکھا ہے:

”اپنا دین وایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں، جو اس

میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔"

(مناظرہ عجیبہ صفحہ 144 طبع مکتبہ قاسم العلوم کراچی 1978ء)

لیجئے آخری حوالے نے تو قادیانی دجل کو پاش پاش کر دیا۔

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ عقیدہ ختم نبوت کے قائل بھی ہیں اور منکرین ختم نبوت کو کافر سمجھتے ہیں۔ البتہ "تحذیر الناس" میں مولانا قاسم نانوتویؒ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کو ختم نبوت زمانی حاصل ہے یعنی حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح حضور ﷺ کو ختم نبوت مرتبی بھی حاصل ہے۔ یعنی حضور ﷺ جیسا مقام و مرتبہ بھی کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔

سبق نمبر: 11

مسئلہ رفع و نزول

سیدنا عیسیٰؑ پر چند

ابتدائی گزارشات

سبق نمبر ۱۱

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

"مسلمانوں کا عقیدہ"

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو یہود نہ قتل کر سکے اور نہ صلیب دے سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ ہمارا عقیدہ قرآن، حدیث اجماع اور تواتر سے ثابت ہے۔

"قادیانیوں کا عقیدہ"

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہود نے سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھایا اور دو گھنٹوں تک وہ صلیب پر رہے۔ لیکن وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل نہیں ہو سکے۔ بلکہ زخمی ہو گئے۔ دو گھنٹوں کے بعد آپ کو صلیب سے زخمی حالت میں اتارا گیا پھر آپ کو ایک غار میں لے جایا گیا وہاں آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔ پھر آپ صحت یاب ہو گئے۔اس کے بعد سیدنا عیسیٰؑ اپنی والدہ حضرت مریمؑ کو ساتھ لے کر فلسطین سے افغانستان کے راستے سے کشمیر چلے گئے۔ کشمیر میں 87 برس زندہ رہے۔ پھر سیدنا عیسیٰؑ کی وفات ہوئی۔ اور کشمیر کے محلہ خان یار میں ان کی قبر ہے۔ قادیانیوں کا عقیدہ نہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ احادیث سے ثابت ہے بلکہ مرزا صاحب نے اس عقیدے کو فرضی کہانیوں سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

حیات عیسیٰؑ کا عقیدہ رکھنا (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ سیدنا عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور

قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے) شرکیہ عقیدہ ہے۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

حالانکہ خود مرزا صاحب کا 52 سال تک یہی عقیدہ رہا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 152، 153)

”قادیانیوں سے مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے چند اصول“

سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ گفتگو کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بات آسانی سے سمجھ آجائے۔ اور اگر اپنی غلطی دوران گفتگو معلوم ہوجائے تو اس سے رجوع کر لینا چاہیئے۔

جب کسی مسئلے پر 2 مختلف رائے رکھنے والے گفتگو کر رہے ہوں۔ تو اس گفتگو کو کسی منطقی انجام تک پہنچانے کا ایک واحد طریقہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دونوں کسی ایک ایسی بات پر اتفاق کر لیں جو دونوں کے درمیان مشترک ہو۔

مثلاً جب رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے مسئلے پر مسلمانوں اور قادیانیوں کی گفتگو ہو تو فریقین قرآن کی آیات پڑھ کر خود اس کا ترجمہ و تشریح کرتے ہیں۔ اور اس طرح بحث برائے بحث بڑھتی جاتی ہے۔ اور گفتگو کسی نتیجے کے بغیر ختم ہوجاتی ہے۔

اس گفتگو کو منطقی انجام تک پہنچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے 13 صدیوں کے مفسرین میں سے کسی ایک پر اتفاق کر لیں کہ اگر کوئی آیت ہم پیش کریں یا قادیانی پیش کریں تو اس کا ترجمہ تفسیر خود سے کرنے کی بجائے کسی ایسی شخصیت کا دیکھ لیا جائے جس پر مسلمان اور قادیانی متفق ہوں۔ اگر اس شخصیت نے قرآن کی اس آیت کی رو سے یہ مطلب لیا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے تو ہم یہ بات تسلیم کر لیں گے اور اگر اس مفسر

نے اس آیت کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ اس آیت کی رو سے سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے تو اس بات کو قادیانی مان لیں۔

اتنی ساری تمہید اس لئے باندھنی پڑی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعے سے جن کو ہر صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے قرآن کی پاک تعلیم کو ہر ایک زمانے میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔"

(ایام الصلح صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں۔ اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ وہ ہر زمانے میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔"

(کرامات الصادقین صفحہ 20 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 62)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ من کفر بعد ذالک فاولئک هم الفسقون۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 344)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مجددوں کو فہم قرآن عطا کیا گیا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1. مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجددین پر ایمان لانا فرض ہے۔
2. مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجددین کو قرآن کا فہم عطا کیا گیا۔
3. مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجددین نے ہر زمانے میں قرآن کے الفاظ اور مفہوم کی حفاظت کی ہے۔
4. مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ قرآن کے معنی و مفہوم اپنی طرف سے گھڑنا یہی الحاد ہے۔

جب اتنی ساری باتیں مرزا صاحب نے مجددین کے بارے میں لکھی ہیں تو پھر قادیانی کیوں کسی ایک مفسر جو کہ مجدد بھی ہو اس پر اتفاق نہیں کرتے ؟؟؟

اس بات سے بھی ہم پردہ اٹھا ہی دیتے ہیں۔ کہ قادیانی کیوں کسی ایک مجدد جو کہ مفسر بھی ہو اس پر اتفاق کیوں نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر آج تک کوئی ایک مسلمان مجدد جو کہ مفسر بھی ہو اس نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔

بلکہ تمام مجددین جو مفسرین بھی تھے انہوں نے ہر جگہ یہی لکھا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہے اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

اب قارئین ہم آپ کے سامنے 13 صدیوں کے ان مجددین کی لسٹ پیش کرتے ہیں جن کو مرزا صاحب نے مجدد تسلیم کیا ہے۔ اور ہمارا چیلنج یہ ہے کہ قرآن کی کوئی بھی آیت قادیانی پیش کریں اور ان مجددین میں سے کسی ایک نام پر اتفاق کر لیں تو ہم یہ لکھ کر دیتے ہیں کہ اگر اس مجدد نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر یا ترجمے میں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت

واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے تو ہم اس بارے میں قادیانی موقف کو تسلیم کرلیں گے۔اور قادیانی بھی یہ لکھ کر دیں کہ جس نام پر اتفاق ہوا ہے اس نے اگر قرآن پاک کے ترجمے یا تفسیر میں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔تو قادیانی اس موقف کو تسلیم کرلیں گے۔

قارئین !اب 13 صدیوں کے مجددین کی لسٹ دیکھ لیں جن کو مرزا صاحب نے مجدد تسلیم کیا ہے۔

پہلی صدی:

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کیے گیے ہیں۔

1) عمر بن عبد العزیز

2) سالم

3) قاسم

4) مکحول

دوسری صدی:

دوسری صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) امام محمد ادریس ابو عبد اللہ شافعی

2) احمد بن محمد حنبل شیبانی

3) یحیی بن معین بن عون عطفانی

4) شہب بن عبد العزیز بن داود قیس

5) ابو عمر مالکی مصری

6) خلیفہ مامون رشید بن ہارون

7) قاضِی حسن بن زیاد حنفی
8) جنید بن محمد بغدادی صوفی
9) سہل بن ابی سہل بن رنحلہ شافعی
10) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابو عبداللہ صوفی بغدادی
11) اور بقول قاضِی القضنات علامہ عینی. احمد بن خالد الخلال, ابو جعفر حنبلی بغدادی۔

تیسری صدی:

تیسری صدی کے مجد داصحاب ذیل ہیں۔

1) قاضِی احمد بن شریح بغدادی شافعی
2) ابوالحسن اشعری متکلّم شافعی
3) ابو جعفر طحاوی ازدی حنفی
4) احمد بن شعیب
5) ابو عبدالرحمن نسای
6) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی
7) حضرت شبلی صوفی
8) عبیداللہ بن حسنین
9) ابوالحسن کرخی صوفی حنفی
10) امام بقی بن مخلد قرطبی مجد داندلس۔

چوتھی صدی:

چوتھی صدی کے مجد داصحاب درج ذیل ہیں۔

1) امام ابو بکر باقلانی

2) خلیفہ قادر باللہ عباسی

3) ابو حامد اسفرانی

4) حافظ ابو نعیم

5) ابو بکر خوارزمی حنفی

6) بقول شاہ ولی اللہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری

7) امام بیہقی

8) حضرت ابو طالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیاء سے ہے

9) حافظ احمد بن علی بن ثابت بن خطیب بغدادی

10) ابو اسحق شیرازی

11) ابراہیم بن علی بن یوسف فقیہ و محدث۔

پانچویں صدی:

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن ابو حامد امام غزالی

2) بقول عینی و کرمانی حضرت راعونی حنفی

3) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی

4) عبداللہ بن محمد انصاری ابو اسماعیل ہروی

5) ابو طاہر سلفی

6) محمد بن احمد ابو بکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی۔

چھٹی صدی:

چھٹی صدی کے مجد داصحاب درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن عمر ابو عبداللہ فخر الدین رازی
2) علی بن محمد
3) عزالدین ابن کثیر
4) امام رافعی شافعی صاحب زیدہ شرح شفا
5) یحیی بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت
6) یحیی بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی
7) حافظ عبدالرحمن بن جوزی
8) حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سرتاج طریقہ قادری۔

ساتویں صدی:

ساتویں صدی کے مجد داصحاب ذیل ہیں۔

1) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی
2) تقی الدین ابن دقیق السعید
3) شاہ شرف الدین مخدوم بھای سندی
4) حضرت معین الدین چشتی
5) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی درعی دمشقی حنبلی
6) عبداللہ بن اسعد بن علی بن عثمان بن خلاج ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی

7) قاضی بدر الدین محمد بن عبداللہ شبلی حنفی ودمشقی۔

آٹھویں صدی:

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) حافظ علی بن الحجر عسقلانی شافعی

2) حافظ زین الدین عراقی وشافعی

3) صالح بن عمر ارسلان قاضی بلقینی

4) علامہ ناصر الدین شاذلی ابن سنت میلی۔

نویں صدی:

نوی صدی کے مجدد اصحاب یہ ہیں۔

1) عبدالرحمن بن کمال الدین شافعی معروف باامام جلال الدین سیوطی

2) محمد بن عبدالرحمن سخاوی شافعی

3) سید محمد بن جون پوری اور بعض دسویں صدی کے مجددین حضرت امیر تیمور صاحبِ قرآن، فاتح عظیم الشان۔

دسویں صدی:

دسویں صدی کے اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) ملاعلی قاری

2) محمد طاہر گجراتی

3) محی الدین محی السنۃ

4) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی۔

گیارھویں صدی:

گیارھویں صدی کے مجد د اصحاب ذیل ہیں۔

1) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگ زیب

2) حضرت آدم بنوری صوفی

3) شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی. معروف بابا ربانی مجد دالف ثانی۔

بارھویں صدی:

بارھویں صدی کے مجد د اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان نجدی

2) مرزا مظہر جاناں دہلوی

3) سید عبد القادر بن احمد بن عبد القادر حسنی کوکیانی

4) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

5) امام شوکانی

6) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن

7) محمد حیات بن ملا ملازیہ سندھی مدنی۔

تیرھویں صدی:

تیرھویں صدی کے مجد د اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) سید احمد بریلوی

2) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

3) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی

4) بعض کہ نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں

5) بعض کہ نزدیک شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا گیا ہے۔ ہم اس کا انکار نہی کر سکتے کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہونگے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں اطلاع نا ملی ہو۔

(عسل مصفیٰ صفحہ 162 تا 166)

یاد رہے کہ عسل مصفیٰ کے مصنف کا نام مرزا خدا بخش قادیانی ہے۔ اور اس کتاب کو مرزا صاحب نے بھی پسند کیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کتاب پر مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے بھی تقریظ لکھی ہے۔

نیز اس کتاب پر مرزا صاحب کے نامور مریدین مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولانا سید محمد احسن امروہی، مفتی محمد صادق، حافظ روشن علی، شیخ یعقوب علی سمیت کئی نامور مریدین کی تقریظات ہیں۔ جن میں اس کتاب کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار ہے۔

سبق نمبر: 12

رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

سبق نمبر ۱۲

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

”رفع نزول سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ اور حضرت محمد ﷺ کا فرض منصبی“

حضور سرور کائنات ﷺ کی بعثت کے وقت سرزمین عرب میں تین طبقے خصوصیت سے موجود تھے۔

1. مشرکین مکہ
2. نصاریٰ نجران
3. یہود

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ قرآن مجید کی رو سے آپ ﷺ کی رسالت کے کیا فرائض تھے؟

1. آپ ﷺ کی بعثت سے قبل کے جو طریق منہاج ابراہیمی کے موافق تھے ان میں تغیر و تبدل نہ ہوا تھا ان کو آپ ﷺ نے اور زیادہ استحکام کے ساتھ قائم فرمایا اور جن امور میں تحریف فساد یا شعائر شرک و کفر مل گئے تھے انکا آپ ﷺ نے بڑی شدت سے علی الاعلان رد فرمایا۔

جن امور کا تعلق عبادات و اعمال سے تھا انکے آداب و رسومات اور مکروہات کو واضح کیا۔ رسومات فاسدہ کی بیخ کنی فرمائی اور طریقے صالحہ کا عمل فرمایا اور جس مسئلہ شریعت کو پہلی امتوں نے چھوڑ رکھا تھا یا انبیاء سابقہ نے اسے مکمل نہ کیا تھا انکو آپ ﷺ نے ترو تازگی دے کر رائج فرمایا اور کامل و مکمل کر دیا۔

2. آپ ﷺ سے قبل مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں جن امور پر اختلاف تھا آپ ﷺ ان کے لیے فیصل (فیصلہ کرنے والے) اور حکم بن کر تشریف لائے آپ ﷺ پر نازل ہوئی کتاب قرآن مجید اور اسکی تفسیر (حدیث) کے ذریعے مختلف فیہ امور میں جو فیصلہ صادر ہو جائے وہ حتمی اور اٹل ہے۔ (اس سے روگردانی و انحراف موجب ہلاکت و خسران اور اسے دل سے تسلیم کرنا سعادت مندی اور اقبال بختی کی دلیل ہے)

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: ”اور ہم نے تم پر یہ کتاب اسی لیے اتاری ہے تاکہ تم ان کے سامنے وہ باتیں کھول کھول کر بیان کردو جن میں انہوں نے مختلف راستے اپنائے ہوئے ہیں، اور تاکہ یہ ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان ہو“۔

(سورۃ النحل آیت نمبر 64)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ تینوں طبقات کے کون کون سے عقائد و اعمال صحیح یا غلط تھے اور انکا آپ ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا۔

”مشرکین مکہ“

1. مشرکین مکہ شرک میں مبتلا تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید نے تردید شرک اور اثبات توحید باری تعالیٰ پہ جتنا زور دیا ہے اور جس طرح شرک کو بیخ و بن سے اکھاڑا ہے۔ بتوں کی عبادت کی تردید اور ابطال کا قرآن مجید نے جو انداز اختیار کیا ہے۔ کیا کسی آسمانی مذہب یا

آسمانی کتاب میں اس کی نظیر پیش کی جا سکتی ہے ؟ نہیں اور ہر گز نہیں ۔ آپ ﷺ نے جس طرح معبودان باطلہ کو للکارا وہ صرف اور صرف آپ ﷺ ہی کا حصہ تھا۔

2. مشرکین مکہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے ۔ یہ عمل انکا صحیح تھا۔ اسلام نے اسکو نہ صرف قائم رکھا بلکہ زمانہ نبوت سے تا آبد لا آباد اسکو اسلامی عبادت کا بہترین حصہ قرار دیا۔

" وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ " ....(سورۃ الحج آیت 29)

ترجمہ: "اور اس بیت عتیق کا طواف کریں ۔"

طواف امر الٰہی اور حکم ربی ہے ہاں مشرکین نے طواف میں جو غلط رسومات شامل کر لی تھیں مثلاً ننگے طواف کرتے تھے یہ بیہودہ امر تھا اسکو محو کر دیا۔

3. مشرکین مکہ حجاج کو ستو پلایا کرتے تھے حجاج کی عزت و تکریم کرتے تھے ۔ حجاج کو بیت اللہ کے زائرین کو، ضیوف میں اللہ سمجھتے تھے یہ امر صحیح تھا۔ اس لیے اسکی توثیق فرمائی۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

" سِقَايَةَ الْحَآجِّ " ....(سورۃ توبہ آیت 19)

ترجمہ: "حاجیوں کو پانی پلانا۔"

اس سے قبل بیت اللہ الحرام کی تعمیر اور اس میں حاجیوں کا پانی پلانا ذکر فرما کر ان امور کو خیر توثیق فرمائی۔

4. مشرکین عرب اپنی بچیوں کو زندہ در گور کر دیا کرتے تھے ۔ انکا فعل قبیح اور حرام تھا۔ اس سے پیغمبر اسلام نے نہ صرف روکا بلکہ بچیوں کی تربیت کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری سے نوازا بچیوں کے قتل پر قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔

" وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ " ....(سورۃ تکویر آیت 8،9)

ترجمہ: ”اور جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا، اس سے پوچھا جائے گا۔ کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟“۔

غرض قرآن مجید نے مشرکین کے غلط عقائد و رسومات کو مٹایا اور صحیح کاموں کی توثیق کی اور انکو اور زیادہ مستحکم کیا۔

”یہود کے عقائد“

1. یہود بے بہود حضرت عزیرؑ کو ابن اللہ قرار دیتے تھے۔

"وَ قَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ۨابْنُ اللّٰہِ" ۔۔۔۔(سورۃ توبہ آیت 39)

ترجمہ: ”اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔“

قرآن مجید نے اسکی تردید کی۔

"تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا"

ترجمہ: ”کچھ بعید نہیں کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں۔ کہ ان لوگوں نے خدائے رحمن کے لیے اولاد ہونے کا دعوی کیا ہے۔ حالانکہ خدائے رحمن کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔“

(سورہ مریم آیت 90 تا 92)

2. یہود حضرت عیسی بن مریمؑ کے قتل کا اعتقاد رکھتے تھے۔

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ " ....(سورہ النساء آیت 157)

ترجمہ: ”ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا۔“

جتنی پختگی سے وہ دعویٰ کرتے تھے اس سے زیادہ زور دار بیان سے قرآن مجید نے **وما قتلوہ** (اور انہوں نے نہ اسکو مارا) کہہ کر قتل مسیح کی مطلق نفی کرکے اس غلط دعویٰ کی تردید فرمائی۔

3. وہ حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کے خلاف تھے۔

"وَ اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصۡطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الۡعٰلَمِيۡنَ"

ترجمہ:"اور (اب اس وقت کا تذکرہ سنو) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ: اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے، تمہیں پاکیزگی عطا کی ہے اور دنیا جہان کی ساری عورتوں میں تمہیں منتخب کرکے فضیلت بخشی ہے۔"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 42)

"وَ اُمُّهٗ صِدِّيۡقَةٌ" ......(سورۃ المائدہ آیت نمبر 75)

ترجمہ:"اور اسکی ماں ولی ہے۔"

کہہ کر یہود کے عقیدہ بد کی تردید فرمائی۔

خود مرزا صاحب کو بھی اعتراف ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"یہودیوں کا حضرت عیسیٰؑ کی نسبت یہ خیال تھا کہ وہ قتل بھی کیے گئے اور صلیب بھی دیے گئے بعض یہود کہتے ہیں پہلے قتل کرکے پھر صلیب پر لٹکائے گے اور بعض کہتے ہیں پہلے صلیب دے کر پھر انکو قتل کیا گیا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 345)

غرض یہود کے ان غلط دعووں کو "**وما قتلوہ وما صلبوہ**" "**وما قتلوہ یقیناً**" کے زور دار الفاظ سے ڈنکے کی چوٹ پر قرآن مجید نے نہ صرف رد کیا بلکہ قتل مطلق اور صلب مطلق کی

نفی کی تلوار سے ان دعووں کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیا" **وما قتلوه يقيناً** "تو ایسا قرآنی وار ہے جس نے یہود کے دعوی کو ملیامیٹ اور زمین بوس کر دیا۔

"نصاری کے عقائد"

1. نصاری تثلیث کے قائل تھے انکا یہ عقیدہ بداہتہً باطل تھا۔

قرآن مجید نے اسکا رد فرمایا:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ" ....(سورۃ المائدہ آیت نمبر 73)

ترجمہ: "بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ ہے تین میں کا ایک۔"

نیز فرمایا: "وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" ------(سورۃ المائدہ آیت 73)

ترجمہ: "حالانکہ (کوئی معبود نہیں بجز ایک معبود کے)۔"

2. نصاری الوہیت مسیح کے قائل تھے انکا یہ عقیدہ بھی بداہتہ باطل تھا چنانچہ صراحتہ قرآن مجید نے اسکی تردید فرمائی۔

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ"

(سورۃ المائدہ آیت 72)

ترجمہ: "وہ لوگ یقینا کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔"

نیز فرمایا: "مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ" ------(سورۃ آلمائدہ آیت 75)

ترجمہ: "نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر رسول۔"

3. نصاریٰ عیسی ابن مریم کو ابن اللہ قرار دیتے تھے۔

"وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰه" ....(سورۃ توبہ آیت 30)

ترجمہ: "اور نصاری نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔"

انکا یہ عقیدہ بھی بداہتہ باطل تھا۔ قرآن مجید نے صراحتًا اسکی بھی تردید فرمائی۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۞ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

ترجمہ: "تو کہہ دو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہیں اسکے جوڑ کا کوئی۔"

(سورۃ الاخلاص، آیت 1 تا 4)

نیز سورہ مریم کی آیات 90 تا 92 پہلے گزر چکی ہیں۔ غرض نصاریٰ کے اس عقیدہ باطل کی بھی قرآن مجید نے تردید کی۔

4. نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ مسیحؑ پھانسی پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے انکے عقیدہ کفارہ کی بنیاد مسیحؑ کا صلیب پر چڑھنا تھا۔ قرآن مجید نے اسکی تردید کی **وما صلبوہ** (سورۃ النساء آیت 157) کہ وہ قطعًا پھانسی پر نہیں چڑھائے گئے تو عقیدہ کفارہ کی بنیاد ہی قرآن مجید نے گرا دی کہ جب وہ سرے سے ہی صلیب پر نہیں چڑھائے گئے تو تمھارے گناہوں کا کفارہ کا عقیدہ ہی سرے سے بے نیاز ہوا۔

چونکہ یہ عقیدہ اصولاً غلط تھا۔ چنانچہ قرآن مجید نے صرف نفی صلیب پہ اکتفاء نہیں کیا بلکہ واقعاتی تردید کے ساتھ ساتھ اصولی اور معقولی تردید بھی کی۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ....(سورۃ فاطر آیت 18)

ترجمہ: "اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

نیز فرمایا:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه.

ترجمہ: "چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر

کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔"

(سورۃ زلزال آیت 7-8)

یہ مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ:

"مسیح عیسائیوں کے گناہ کے لیے کفارہ ہوا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 374 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 292)

عیسائیوں کا کفارے کا عقیدہ غلط تھا تو قرآن نے اس کا رد کیا۔

عیسائیوں کا ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا ہے اور اب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اس خیال پر تمام فرقے نصاری کے متفق ہیں کہ (سیدنا عیسیٰؑ) آسمان پر اٹھائے گئے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 248 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 225)

لیکن قرآن پاک نے عیسائیوں کے اس عقیدے کا رد نہیں کیا۔ بلکہ اس عقیدے کو بیان کیا۔ تاکہ قیامت تک کے لوگوں کو پتہ چل سکے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے اور قرب قیامت واپس تشریف لانے کا ذکر ہے۔ ان آیات کے بارے میں تفصیلی گفتگو آنے والے اسباق میں ہوگی۔ جب رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر دلائل آئیں گے۔

فی الحال آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ وَ لٰكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ مَا

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا .

ترجمہ: "اور (یہودیوں نے) یہ کہا کہ: ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰ (ؑ) کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰ (ؑ) کو قتل نہیں کر پائے۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اٹھالیا تھا، اور اللہ بڑا صاحب اقتدار، بڑا حکمت والا ہے۔"

(سورۃ النساء آیت نمبر158،157)

اور سیدنا عیسیٰؑ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں یعنی ان کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا اس بات کی نشانی ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے۔ اس کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

ترجمہ: "اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ اس لیے تم اس میں شک نہ کرو، اور میری بات مانو، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

(سورۃ الزخرف آیت نمبر61)

اب آتے ہیں اصل سوال کی طرف جس کے لئے اتنی تمہید باندھنی پڑی۔

قادیانی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کا عقیدہ عیسائیوں کا تھا اور مسلمانوں نے اسے قبول کیا۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اِنَّ عَقِيْدَةَ حَيَاتِهٖ قَدْ جَاءَتْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ-"

"حیات عیسیٰؑ کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

ہم کہتے ہیں بالکل یہ عقیدہ عیسائیوں کا تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالی نے آسمانوں پر اٹھالیا تھا اور وہ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ جیسا کہ عیسائیوں کی کتب میں موجود ہے۔

1. خداوند یسوع سے کلام کرنے کے بعد (سیدنا عیسیٰؑ) کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

(مرقس باب 16 آیت 19)

2. ان (حواریوں) سے جا ہو گیا اور آسمان پر اٹھالیا گیا۔

(لوقا باب 24 آیت 52)

3. اس وقت لوگ ابن آدم (سیدنا عیسیٰؑ) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔

(مرقس باب 13 آیت 26)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِی هرَیْرَةَؓ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ"-

”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔“

(بخاری شریف حدیث نمبر 2222 باب قتل الخنزیر)

قرآن مجید نے عیسائیوں کے اس عقیدے کا رد نہیں کیا کہ یہ عقیدہ غلط ہے۔ بلکہ اس عقیدے کو قرآن مجید نے بھی بیان کیا ہے۔ اور اس عقیدے کے بارے میں آپ ﷺ کی قریباً 112 احادیث بھی موجود ہیں۔

اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط تھا تو قرآن کو اس عقیدے کا رد کرنا چاہیے تھا۔ لیکن قرآن نے اس عقیدے کو بیان کیا اور حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ پتہ چلا کہ یہ عقیدہ حق ہے۔ اور اس عقیدے کا انکار کرنا قرآن اور احادیث کا انکار کرنا ہے۔ جو کہ کفر ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے متعلق کیا لکھا ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ تواتر سے ثابت ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب کی درج ذیل تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہمیں اس بات کو اول درجے کی دلیل قرار دینا چاہیے کہ ایک قوم باوجود ہزاروں اور لاکھوں اپنے افراد کے پھر ایک بات پر متفق ہو۔“

(ایام الصلح صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 298)

پھر مرزا صاحب نے تواتر کے بارے میں لکھا ہے:

”تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 399)

سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پس کمال درجہ کی بدنصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار

سمجھ لیں۔ اور ایسی متواتر پیشگوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں۔ اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھیں بمد موضوعات داخل کر دیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے۔ اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ در حقیقت ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کو خدائے تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ اور بخرہ نہیں دیا۔ اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی۔ اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو۔ اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے تواتر کے انکار کے بارے میں لکھا ہے:

"تواتر کا انکار کرنا گویا اسلام کا انکار کرنا ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 206)

مرزا صاحب کا سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے بارے میں پہلے یہی عقیدہ رہا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

جیسا کہ مرزا صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہے۔

"میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 152، 153)

بعد میں مرزا صاحب نے اپنے عقیدے کو تبدیل کیا۔ اور پہلے جس عقیدے کے انکار کو اسلام کا انکار کہا بعد میں خود ہی اس عقیدے کا انکار کر دیا۔ بلکہ حیات سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ رکھنے والے کو مشرک قرار دے دیا۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

پھر حیات سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کے متعلق لکھا:

"اول تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیحؑ کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جو ہمارے ایمانیات کی جزو ہو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 171)

مرزا صاحب کے مطابق رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا مسئلہ 13 صدیوں تک چھپا رہا اور تمام مسلمان 13 صدیوں تک مشرکانہ عقیدے پر قائم رہے۔

جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَلٰكِنْ مَا فَهِمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِيْقَةً- لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرَادَ اِخْفَاءَهٗ- فَغَلَبَ قَضَاءَهٗ وَمَكَرَهٗ وَابْتَلَاءَهٗ عَلَى الْاِفْهَامِ فَصَرَفَ وُجُوْهَهُمْ عَنِ الْحَقِيْقَةِ الرُّوْحَانِيَّةِ اِلَى الْخَيَالَاتِ الْجِسْمَانِيَّةِ فَكَانُوْ بِهَا مِنَ الْقَانِعِيْنَ وَ بَقِيَ هٰذَا الْخَبْرُ مَكْتُوْبًا مَسْتُوْرًا كَالْحُبِّ فِي السُّنْبُلَةِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ حَتّٰى جَاءَ زَمَانُنَا"-

ترجمہ: "لیکن مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء، اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر

غالب آگئیں۔ اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔ اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔ جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آگیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 552 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553،552)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے اور دوسری تحریرات سے پتہ چلا کہ 13 صدیوں سے حیات عیسیٰؑ کا مسئلہ چھپا رہا جس طرح دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ اور مسلمان سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کو جسمانی سمجھتے تھے اور یہ مسئلہ مرزا صاحب پر کھولا گیا کہ سیدنا عیسیٰؑ کا نزول جسمانی نہیں ہوگا بلکہ روحانی ہوگا۔

مرزا صاحب سے پہلے 1300 سال کے مسلمانوں کا عقیدہ یعنی حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع و نزول کا تھا۔

جیسا کہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ ہم دلی گئے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں کو کہا کہ تم نے 1300 برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ بٹھایا۔۔۔ اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو فوت شدہ مان لو۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 579)

اسی بات کی تائید قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے بھی کی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"پچھلی صدیوں میں قریبا سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیحؑ کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا

جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ اور نہیں کہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مشرکانہ عقیدہ ہے۔ حتی کہ حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) باوجود مسیح موعود کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔"

(انوار العلوم جلد2 صفحہ 463)

مرزاصاحب نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی۔ اس کتاب کے بارے میں مرزاصاحب نے لکھاہے کہ اس کتاب کو حضور ﷺ کی تائید حاصل ہے۔ اور اسی کتاب میں مرزاصاحب نے "محمد الرسول اللہ" ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب میں مرزاصاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع ونزول کا عقیدہ لکھا ہے۔

جیسا کہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 153،152)

اس سے پتہ چلا کہ مرزاصاحب نے جب نعوذ باللہ "محمد الرسول اللہ" ہونے کا دعوی کیا تو اس وقت بھی مرزاصاحب حیات عیسیٰؑ اور ان کے جسمانی نزول کا قائل تھا۔ حالانکہ بعد میں اسی عقیدے کو شرک لکھا۔

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا ایک مشرک نبی بن سکتا ہے؟؟

قارئین !۔۔۔ اصل میں ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف حیات عیسیٰؑ کے مسئلے پر یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ جو بنی اسرائیل کے رسول تھے ان کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ اس

امت میں دوبارہ نازل ہوں گے ۔ جبکہ مرزاصاحب اور قادیانی جماعت کا موقف یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور ان کی روحانی صفات والے کسی مسیح نے آنا تھا اور وہ مرزاصاحب ہے۔

حالانکہ مرزاصاحب اور ان کے بیٹے کے حوالے آپ نے ملاحظہ فرمالئے کہ مرزاصاحب کے آنے سے پہلے حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزاصاحب تک تمام مسلمانوں جن میں صحابہ کرامؓ، تمام مجددین، فقہاء، مفسرین اور اولیاء اللہ شامل ہیں ان کا یہی عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قرب قیامت نازل ہوں گے۔

جبکہ مرزاصاحب نے نیا عقیدہ خود سے گھڑا جو 13 صدیوں کے مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف تھا۔ کیونکہ اگر مرزاصاحب کے عقیدے کو صحیح تسلیم کریں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزاصاحب تک سب مشرک ہی رہے۔ حالانکہ یہ بات عقلی اور نقلی لحاظ سے غلط ہے۔

اب مرزاصاحب کے وہ حوالے ملاحظہ فرمائیں جس میں مرزاصاحب نے مثیل مسیح ہونے کے دعوے کئے ہیں۔

”میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور میرا یہ ایمان بھی نہیں کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور بھی دس ہزار مثیل مسیح آجائیں۔۔۔ کسی زمانے میں ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آجائیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو بعض کم فہم مسیح موعود خیال کر

بیٹھے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

"خلاصہ کلام"

قرآن مجید نے عیسائیوں کے اس عقیدے کا رد نہیں کیا کہ یہ عقیدہ غلط ہے۔ بلکہ اس عقیدے کو قرآن مجید نے بھی بیان کیا ہے۔ اور اس عقیدے کے بارے میں آپ ﷺ کی قریبا 112 احادیث بھی موجود ہیں۔

اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط تھا تو قرآن کو اس عقیدے کا رد کرنا چاہیے تھا۔ لیکن قرآن نے اس عقیدے کو بیان کیا اور حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ پتہ چلا کہ یہ عقیدہ حق ہے۔ اور اس عقیدے کا انکار کرنا قرآن اور احادیث کا انکار کرنا ہے۔ جو کہ کفر ہے۔

مرزا صاحب نے حیات و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو پہلے تواتر کہا اور تواتر سے انکار کرنے والے کو اسلام کا انکار کرنے والا کہا پھر خود ہی تواتر کا انکار کر دیا۔

مرزا صاحب نے حیات و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے۔ حالانکہ خود مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک سارے مسلمان سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع و نزول کے قائل تھے۔

مرزا صاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے خود اپنی زندگی کے 52 سال اسی عقیدے پر قائم رہے۔

مرزا صاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے خود اس کو اس کتاب میں نقل کیا جس کتاب کو بقول مرزا صاحب رسول اللہ ﷺ سے تائید حاصل تھی۔

مرزاصاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے خود "محمد رسول اللہ" کا لقب پانے کے بعد بھی اسی شرکیہ عقیدے میں مبتلا رہے۔

مرزاصاحب کے مطابق 13 صدیوں کے مسلمان جن میں صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ سمجھتے تھے۔

مرزاصاحب کی مراد یہ ہے کہ 1300 سال کے مسلمانوں کو جن میں صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں ان کو پتہ نہیں چلا لیکن مجھے پتہ چل گیا کہ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول سے مراد یہ ہے کہ ان کے کسی مثیل نے آنا تھا اور وہ مسیح میں ہی ہوں۔ اور میرے جیسے دس ہزار مسیح بھی آسکتے ہیں۔

مرزاصاحب نے عقیدہ اور الفاظ وہی لئے ہیں جو 1300 سال سے مسلمانوں میں رائج تھے۔ لیکن ان کا مفہوم مرزاصاحب نے 1300 سال سے مسلمانوں سے ہٹ کر لیا ہے۔ اور یہ ہٹ کر مفہوم لینا ہمارے نزدیک تو کفر ہے ہی لیکن یہ مرزاصاحب کے نزدیک بھی کفر ہے۔

"مرزاصاحب کی ایک دلیل کا رد"

قادیانی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ اس کی دلیل یہ ہے:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126)

مرزاصاحب کی اس دلیل کے بہت سے جوابات ہیں ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

دو نبیوں کا آسمان پر جانا ثابت ہے۔

1۔ حضرت ادریسؑ

2۔ حضرت عیسیٰؑ

(توضیح المرام صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52)

پس جس طرح عیسیٰؑ آسمان پر جاسکتے ہیں اسی طرح واپس زمین پر بھی آسکتے ہیں۔

جواب نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بابا گرونانک کا چوغا آسمان سے آسکتا ہے۔“

(ست بچن صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 157)

پس جس طرح بابا گرونانک کا چوغا آسمان سے آسکتا ہے اسی طرح سیدنا عیسیٰؑ بھی آسمان سے تشریف لے آئیں گے۔

جواب نمبر3:

جس طرح عامر بن فہیرہؓ کا غزوہ بیر معونہ میں شہید ہو کر جنازہ آسمان پر جاسکتا ہے۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰؑ بھی آسمان پر گئے ہیں۔

(بخاری حدیث نمبر 4093، باب احد یحبنا و نحبہ)

جواب نمبر4:

جس طرح حضور ﷺ کا واقعہ معراج میں آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا حق ہے اس طرح سیدنا عیسیٰؑ کا بھی آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا حق ہے۔

(بخاری حدیث نمبر 349، باب کیف فرضت الصلوۃ فی الاِسراء)

سبق نمبر: 13

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

سبق نمبر 13

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے عقیدے کے بارے میں چار گروہ ہیں۔

1. مسلمان
2. عیسائی
3. یہودی
4. قادیانی

ان چاروں گروہوں کے عقائد سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں درج ذیل ہیں۔

”مسلمانوں کا عقیدہ“

مسلمان کہتے ہیں کہ یہودی سیدنا عیسیٰؑ کو نہ ہی قتل کر سکے اور نہ ہی صلیب دے سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

مسلمانوں کا عقیدہ قرآن پاک سے اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

”یہودیوں کا عقیدہ“

یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انہوں نے سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب دے کر قتل کر دیا تھا۔

یہود حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے قتل کا اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔

اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ------(النساء157)

ترجمہ: ”ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا۔“

جتنی پختگی سے وہ دعویٰ کرتے تھے اس سے زیادہ زوردار بیان سے قتل مسیح کی مطلق نفی کر کے اس غلط دعویٰ کی تردید فرمائی۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۞ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا.

ترجمہ: ”اور یہ کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰؑ کو قتل نہیں کر پائے۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اٹھا لیا تھا، اور اللہ بڑا صاحب اقتدار، بڑا حکمت والا ہے۔“

(سورۃ النساء آیت نمبر158،157)

”عیسائیوں کا عقیدہ“

عیسائی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھایا گیا وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل ہو گئے۔ اس کے بعد زندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اب وہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ پھانسی پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے انکے

عقیدہ کفارہ کی بنیاد سیدنا عیسیٰؑ کا صلیب پر چڑھنا تھا۔ قرآن مجید نے اسکی تردید کی۔

وَمَا صَلَبُوْهُ .....(النساء157)

ترجمہ: ” کہ وہ قطعاً پھانسی پر نہیں چڑھائے گئے۔ “

تو عقیدہ کفارہ کی بنیاد ہی قرآن مجید نے گرادی کہ جب وہ سرے سے ہی صلیب پر نہیں چڑھائے گئے تو تمھارے گناہوں کا کفارہ کا عقیدہ ہی سرے سے بے نیاز ہوا۔ چونکہ یہ عقیدہ اصولا غلط تھا۔ چنانچہ قرآن مجید نے صرف نفی صلیب پہ اکتفاء نہیں کیا بلکہ واقعاتی تردید کے ساتھ ساتھ اصولی اور معقولی تردید بھی کی۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ....(فاطر18)

ترجمہ: ”اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ “

نیز فرمایا:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝

ترجمہ: ”چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔ “ (زلزال7-8)

اس عقیدے کو مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ تھا:

”مسیح عیسائیوں کے گناہ کے لیے کفارہ ہوا۔ “

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 373 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 292)

”قادیانیوں کا عقیدہ“

قادیانی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا اور وہ دو گھنٹے تک صلیب پر

رہے لیکن وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل نہیں ہوئے بلکہ زخمی ہوگئے اور زخمی حالت میں آپ کو ایک غار میں لے جایا گیا اور وہاں آپ کا علاج ہوتا رہا۔ تین دن کے بعد آپ صحت یاب ہوئے اور پھر اپنی والدہ کے ساتھ فلسطین سے افغانستان کے راستے سے ہوتے ہوئے کشمیر چلے گئے۔ کشمیر میں 87 سال رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔ اور آپ کی قبر کشمیر کے محلہ خان یار میں ہے۔

”مرزا صاحب کا سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں نظریہ“

مرزا غلام قادیانی (1839 – 1908) اپنی عمر کے تقریباً 52 سال (سنہ 1891 تک) نہ صرف خود بھی مسلمانوں والا عقیدہ رکھتے تھے بلکہ اپنی اولین کتاب "براہین احمدیہ" میں قرآنی آیات سے اصلی حضرت عیسیٰؑ ہی کا دوبارہ دنیا میں آنا ثابت بھی کیا۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113)

لیکن آخر عمر میں مرزا صاحب نے ایک اور انوکھا اور نیا عقیدہ اور نظریہ پیش کیا۔

اسکا خلاصہ یہ ہے:

”حضرت مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ کی عمر 33 سال 6 مہینے تھی کہ آپ کو دشمنوں نے پکڑ کر بروز جمعہ بوقت عصر دو چوروں کے ساتھ صلیب پر ڈال دیا، جسم میں کیلیں لگائیں، زخمی کیا یہاں تک کہ آپ شدت تکلیف سے بے ہوش ہو گئے اور دشمن آپ کو مردہ سمجھ کر چلے گئے جب کہ در حقیقت آپ ابھی زندہ تھے۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 127 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 311)

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 380، 381، 382 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 296)

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 20)

(نزول المسیح صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 396)

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 50 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 52)

مرزاصاحب نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لکھا:

”اللہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ بظاہر مسیح صلیب پر کھینچا گیا اور اسکے مارنے کا ارادہ کیا گیا۔“

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 51)

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”آپ کو کسی طرح صلیب سے اتارا گیا، حواریوں نے آپ کے زخموں پر "مرہم عیسی" لگا کر علاج کیا، اور پھر آپ اور آپ کی والدہ ملک شام سے نکلے اور افغانستان وغیرہ مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے کشمیر جا پہنچے۔“

(ست بچن صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 301)

(کشتی نوح صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 65)

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127)

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 262)

آپؑ کشمیر میں ہی مرزاصاحب کی ایک تحریر کے مطابق 120 سال اور اسی کتاب میں لکھی ہوئی دوسری تحریر کے مطابق 125 سال کی مجموعی عمر پاکر انتقال کر گئے۔

دونوں قسم کے حوالے درج ذیل ہیں:

”120 سال عمر۔“ ۔۔(مسیح ہندوستان میں صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14)

”125 سال عمر۔“ ۔۔(مسیح ہندوستان میں صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 55)

مرزاصاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کی قبر کے متعلق لکھا ہے:

” کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں جو قبر "یوز آسف" کے نام سے مشہور ہے وہ درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 100)

(دافع البلاء صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 235)

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14)

مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں ایک اور بات یہ بھی لکھی ہے:

"جن احادیث میں "مریم کے بیٹے عیسیٰؑ" کے نزول کی خبر دی گئی ہے، ان سے مراد اصلی عیسیٰؑ نہیں بلکہ ان کا ایک مثیل ہے، نیز قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نے بشارت دی ہے کہ مثیل مسیح اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 554، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

(کشتی نوح صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 17)

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 413 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 314)

مرزا صاحب نے اپنے بارے میں یوں لکھا ہے:

"وہ مثیل میں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بن چراغ بی بی ہوں اور اسی کی خبر احادیث میں دی گئی ہے، نیز "قرآن نے میرا نام ابن مریم رکھا ہے" اور میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ "مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے۔"

(اربعین نمبر 3 صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 413)

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 39-40)

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240)

(اربعین نمبر 3 صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 413)

(تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98)

مرزا صاحب نے دجال کے بارے میں لکھا ہے:

"احادیث میں "عیسیٰؑ" کے ہاتھوں جس دجال کے قتل ہونے کا ذکر ہے اس دجال سے

مراد یا تو عیسائی پادری ہیں، یا دجال شیطان کا اسم اعظم ہے، یا دجال مفسدین کے گروہ کا نام ہے، یا دجال عیسائیت کا بھوت ہے، یا دجال سے مراد خناس ہے، یا دجال سے مراد با اقبال قومیں ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 495 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 366)

(ایام الصلح صفحہ 169، 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416-417)

(حقیقۃ الوحی صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 45)

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174)

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 488 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362)

(ایام الصلح صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 296)

(انجام آتھم، رسالہ دعوت قوم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 47)

مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کے بہن اور بھائیوں کے متعلق یوں لکھا ہے:

"حضرت مسیحؑ کے چار حقیقی بھائی اور دو حقیقی بہنیں بھی تھیں۔"

(کشتی نوح صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا عبارات سے مندرجہ ذیل مرزا صاحب کے عقائد ہمیں پتہ چلے:

1. سیدنا عیسیٰؑ کو 2 چوروں کے ساتھ صلیب پر لٹکایا گیا۔
2. سیدنا عیسیٰؑ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔
3. اللہ نے یہ فرمایا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب پر کھینچا گیا۔
4. سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب سے زخمی حالت میں اتارا گیا۔ پھر ان کے مرہموں پر "مرہم عیسیٰ" لگائی گئی۔
5. اس کے بعد سیدنا عیسیٰؑ کشمیر چلے گئے۔

6. سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کشمیر میں 120 یا 125 سال کی عمر میں ہوئی۔

7. سیدنا عیسیٰؑ کی قبر کشمیر کے محلہ خان یار میں ہے۔

8. جن احادیث میں مریمؑ کے بیٹے سیدنا عیسیٰؑ کے آنے کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مریمؑ کے بیٹے سیدنا عیسیٰؑ نہیں ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ ان کا کوئی مثیل آئے گا۔

9. وہ مثیل مسیح جس کے آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح "مرزا صاحب" ہے۔

10. مرزا صاحب کا نام قرآن نے ابن مریم رکھا ہے۔

11. جس دجال کا سیدنا عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل ہونے کا ذکر احادیث میں آیا ہے اس دجال سے مراد یا تو شیطان ہے یا عیسائی پادری وغیرہ ہیں۔

12. سیدنا عیسیٰؑ کے 4 حقیقی بھائی اور 2 حقیقی بہنیں تھیں۔

"چیلنج تا قیامت"

دوستو! اگر مرزا صاحب کا کوئی پیروکار یہ سمجھتا ہے کہ وہ مرزا صاحب کا یہ پورا اور مکمل نظریہ قرآن وحدیث سے صراحت کے ساتھ ثابت کر سکتا ہے تو وہ ہم سے رابطہ کرے، اور اگر اس نے مرزا صاحب کے اس عقیدہ ونظریہ کے یہ تمام اجزاء قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے ثابت کر دیئے تو ہم اسے مبلغ ایک لاکھ روپیہ (100,000) پاکستانی سکہ رائج الوقت انعام میں دیں گے.....

اور اگر قادیانی یہ ثابت نہ کر سکیں اور یقیناً قیامت تک بھی ثابت نہیں کر سکیں گے تو مرزا صاحب پر لعنت بھیج کر اسلام کے وسیع دامن میں آجائیں۔

سبق نمبر:14

رفع سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل

سبق نمبر ١٩

رفع سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل

معزز قارئین آج ہم سیدنا عیسیٰؑ کے رفع کے بارے میں چند قرآنی دلائل پیش کریں گے۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو یہود قتل کرنا چاہتے تھے۔ اور آج تک یہودی یہی کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عیسیٰؑ کو قتل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔ یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنے کی تدبیر کررہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔ اور یہ بات تو کسی کافر سے بھی پوچھ لیں کہ اگر کسی انسان کو ساری دنیا مارنے پر تل جائے اور اس انسان کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہتے ہوں تو کون کامیاب ہوگا۔ تو یقیناوہ کافر بھی یہی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ساری دنیا ناکام ہوجائے گی۔ اور جس انسان کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہتے ہیں اس کو ساری دنیا کے انسان بھی مل کر مارنا تو دور کی بات ہے ہاتھ بھی نہیں لگاسکیں گے۔

قرآن مجید کی آیت ہے:

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ....(سورۃ آل عمران آیت نمبر 54)

ترجمہ: ”اور ان کافروں نے (عیسیٰؑ کے خلاف) خفیہ تدبیر کی، اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی۔ اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے“۔

اس آیت میں ذکر ہے کہ یہودی سیدنا عیسیٰؑ کے خلاف ان کو قتل کرنے کی تدبیر کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ یہود کے خلاف سیدنا عیسیٰؑ کو بچانے کی تدبیر کررہے تھے۔

جس وقت یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنے کی تدبیر کررہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ سے 4 وعدے فرمائے جو کہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ.

ترجمہ:”(اس کی تدبیر اس وقت سامنے آئی) جب اللہ نے کہا تھا کہ: اے عیسیٰ میں تمہیں صحیح سالم واپس لے لوں گا، اور تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا، اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان (کی ایذا) سے تمہیں پاک کردوں گا۔ اور جن لوگوں نے تمھاری اتباع کی ہے، ان کو قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جنہوں نے تمھارا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تمھارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے“۔

(سورۃ آل عمران آیت 55)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو یہود سے امن کی تسلی دیتے ہوئے ان سے چار وعدے کئے۔

1۔ اے سیدنا عیسیٰؑ میں آپ کو صحیح سالم واپس لے لوں گا۔

2۔ اے سیدنا عیسیٰؑ میں آپ کو صحیح سالم واپس لے کر اپنی طرف اٹھالوں گا۔

3۔ اے سیدنا عیسیٰؑ میں آپ کو یہود کی صحبت سے پاک کروں گا۔

4۔ اے سیدنا عیسیٰؑ میں آپ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غالب رکھوں گا۔

معزز قارئین!۔۔۔اب اگلا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ سے جو یہ 4 وعدے کئے ان کو کب اور کیسے پورا کیا۔

اس کا جواب بھی قرآن مجید میں مذکور ہے۔

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ

مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا . بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا.

ترجمہ: ”اور یہ کہا کہ: ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰؑ کو قتل نہیں کر پائے۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اٹھا لیا تھا، اور اللہ بڑا صاحب اقتدار، بڑا حکمت والا ہے“۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 157، 158)

ان آیات سے پتہ چلا کہ یہود جب سیدنا عیسیٰؑ کو قتل کرنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا تھا اور اس طرح سیدنا عیسیٰؑ سے کئے گئے وعدے پورے ہو گئے۔ کہ میں آپ کو صحیح سالم اپنی طرف لے لوں گا اور یہود کی صحبت سے پاک کروں گا اور آپ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غالب رکھوں گا۔

کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا تو اس سے یہ وعدے پورے ہو گئے۔ اور سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے جب آسمان پر اٹھا لیا تو اس کے کچھ عرصے بعد عیسائیوں کو یہودیوں پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ جو کہ ابھی تک حاصل ہے۔ آج بھی یہود دنیا میں دربدر ہیں۔

”ضروری نوٹ“

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر

اٹھائے جانے اور پھر دوبارہ زمین پر نازل ہونے کے بارے میں مرزا صاحب سے پہلے کے کسی ایک مسلمان مفسر میں اختلاف نہیں۔اور یہ بات خود مرزا صاحب نے بھی تسلیم کی ہے۔

تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔البتہ مفسرین میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کی کیفیت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلا قول:

کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ پہلے سیدنا عیسیٰؑ کو نیند دی گئی پھر ان کو نیند کی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

دوسرا قول:

دوسرا قول یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اسی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

یہاں تک تو ہم نے سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے دلائل قرآن مجید سے دے دیئے۔لیکن ممکن ہے کوئی قادیانی کہ دے کہ یہ ساری باتیں ہم نے اپنی طرف سے لکھی ہیں۔اب آیئے ان آیات کی تفسیر چند ان مفسرین سے دیکھتے ہیں جن مفسرین کی مرزا صاحب نے تعریف کی ہے یا ان کو مجدد بھی تسلیم کیا ہے۔

(1) امام جلال الدین سیوطیؒ

مرزا صاحب نے امام جلال الدین سیوطیؒ کو نویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفی جلد 1 صفحہ 164)

اور مرزا صاحب نے امام جلال الدین سیوطیؒ کی تعریف میں یوں لکھا ہے:

”امام سیوطی کا مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ انہیں جب ضرورت پیش آتی وہ حضور ﷺ کی بالمشافہ زیارت کر کے ان سے حدیث دریافت کر لیا کرتے تھے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 151 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 177)

آیت نمبر 1:

"وَ مَکَرُوْا وَ مَکَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ"

امام سیوطیؒ اپنی تفسیر در منثور میں اس آیت کی تفسیر میں ابن جریر اور سدی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے انیس حواریوں کا ایک گھر میں محاصرہ کرلیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم میں سے وہ کون ہے جو میری صورت قبول کرے پھر اسے قتل کردیا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔ ایک آدمی نے اس چیز کو قبول کرلیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے انہوں (یہود) نے مکر کیا اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔"

(تفسیر در منثور تفسیر سورۃ آل عمران آیت نمبر 54)

آیت نمبر 2:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ.

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تفسیر میں امام سیوطیؒ نے ابن جریر، امام عبدالرزاق اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت حسن بصریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "میں تمہیں (عیسیٰؑ) کو زمین سے اٹھانے والا ہوں۔"

آگے مزید لکھتے ہیں:

”امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے حضرت حسن بصریؒ سے ان الفاظ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ (عیسیٰؑ) کو نیند عطا کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے نیند کی حالت میں آپ کو آسمانوں پر اٹھالیا۔ حضرت حسنؒ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ مرے نہیں۔ وہ قیامت سے قبل آپ کی طرف لوٹیں گے۔“

اس سے آگے امام سیوطی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

”اس کا معنی یہ ہے کہ میں تجھے دنیا سے اٹھانے والا ہوں۔ تجھے موت عطا کرنے والا نہیں۔“

آخر میں لکھتے ہیں:

”امام ابن منذر نے حضرت حسن بصریؒ سے ان آیات کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے ہاں اٹھالئے گئے ہیں۔ قیامت کے روز سے پہلے انہیں دوبارہ زمین پر اتارا جائے گا۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ اور حضور ﷺ کی تصدیق کی اور جو ان کے دین پر رہے۔ وہ ہمیشہ قیامت تک ان لوگوں پر غالب رہیں گے۔ جو ان سے الگ راہ اختیار کریں گے۔“

(تفسیر در منثور تفسیر سورۃ آل عمران آیت نمبر 55)

آیت نمبر 3:

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا . بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا.

ہماری پیش کردہ تیسری آیت کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطیؒ، امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت قتادہؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

”جنہوں نے یہ کہا کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنی یہودی ہیں۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے قتل پر فخر کیا اور گمان کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا ہے۔ اور سولی پر لٹکایا ہے۔ ہمارے سامنے یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم میں سے وہ شخص کون ہے جس پر میری شبیہ ڈالی جائے کیونکہ وہ مقتول ہے۔ تو آپ کے ایک ساتھی نے کہا اے اللہ کے نبی میں حاضر ہوں۔ وہ آدمی قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو محفوظ رکھا اور اسے آسمانوں کی طرف اٹھالیا۔“

اسی آیت کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطیؒ، ابن جریر، امام عبد بن حمید اور ابن منذر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مجاہدؒ سے "شبه لهم" کی یہ تفسیر نقل کی ہے:

”یہودیوں نے ایسے آدمی کو قتل کیا جو حضرت عیسیٰؑ تو نہ تھے مگر وہ حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ تھے۔ یہودی یہ گمان کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔“

لیجئے مرزا صاحب نے جن کو مجدد تسلیم کیا ہے اور جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچا کر آسمان پر اٹھالیا۔ اور سیدنا عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غلبہ عطا فرمادیا۔

(2) حافظ ابن کثیرؒ

مرزا صاحب نے حافظ ابن کثیرؒ کو چھٹی صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفی جلد 1 صفحہ 164)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے حافظ ابن کثیر کو ان اکابر و محققین میں سے تسلیم کیا ہے۔ جن کی

آنکھوں کو خدا تعالیٰ نے نور معرفت عطا کیا تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

آیت نمبر: 1

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ.

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیرؒ اپنی مشہور تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں:

بنی اسرائیل کے اس ناپاک گروہ کا ذکر ہو رہا ہے جو حضرت عیسیٰ کی طرف سے بھرے تھے کہ یہ شخص لوگوں کو بہکاتا پھرتا ہے ملک میں بغاوت پھیلا رہا ہے اور رعایا کو بگاڑ رہا ہے، باپ بیٹوں میں فساد برپا کر رہا ہے، بلکہ اپنی خباثت خیانت کذب و جھوٹ (دروغ) میں یہاں تک بڑھ گئے کہ آپ کو زانیہ کا بیٹا کہا اور آپ پر بڑے بڑے بہتان باندھے، یہاں تک کہ بادشاہ بھی دشمن جان بن گیا اور اپنی فوج کو بھیجا تاکہ اسے گرفتار کر کے سخت سزا کے ساتھ پھانسی دے دو، چنانچہ یہاں سے فوج جاتی ہے اور جس گھر میں آپ تھے اسے چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے ناکہ بندی کر کے گھر میں گھستی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو ان مکاروں کے ہاتھ سے صاف بچا لیتا ہے اس گھر کے روزن (روشن دان) سے آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیتا ہے۔ اور آپ کی شباہت ایک اور شخص پر ڈال دی جاتی ہے جو اسی گھر میں تھا، یہ لوگ رات کے اندھیرے میں اس کو عیسیٰ سمجھ لیتے ہیں گرفتار کر کے لے جاتے ہیں • سخت توہین کرتے ہیں اور سر پر کانٹوں کو تاج رکھ کر اسے صلیب پر چڑھا دیتے ہیں ، یہی ان کے ساتھ اللہ کا مکر تھا کہ وہ تو اپنے نزدیک یہ سمجھتے رہے کہ ہم نے اللہ کے نبی کو پھانسی پر لٹکا دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تو نجات دے دی تھی، اس بدبختی اور بدنیتی کا ثمرہ انہیں یہ ملا کہ ان کے دل ہمیشہ کے لئے سخت ہو گئے باطل پر اڑ گئے اور دنیا میں ذلیل و خوار ہو گئے اور آخر دنیا تک اس ذلت میں ہی ڈوبے رہے۔ اس کا بیان اس آیت میں ہے کہ اگر انہیں خفیہ تدبیریں کرنی

آتی ہیں توکیاہم خفیہ تدبیر کرنانہیں جانتے بلکہ ہم توان سے بہتر خفیہ تدبیریں کرنے والے ہیں۔“

(تفسیرابن کثیر تفسیر درآیت نمبر54 سورۃ آل عمران)

آیت نمبر 2:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ.

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر حضرت حسن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایاکہ حضرت عیسیٰ مرے نہیں وہ تمھاری طرف قیامت سے پہلے لوٹنے والے ہیں۔ پھر فرماتا ہے میں تجھے اپنی طرف اٹھاکر کافروں کی گرفت سے آزاد کرنے والا ہوں، اور تیرے تابعداروں کو کافروں پر غالب رکھنے والا ہوں قیامت تک، چنانچہ ایسا ہی ہوا، جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر چڑھالیا توان کے بعد ان کے ساتھیوں کے کئی فریق ہوگئے“۔

(تفسیرابن کثیر تفسیر آیت نمبر55 سورۃ آل عمران)

آیت نمبر 3:

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا. بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا.

ہماری پیش کردہ تیسری آیت کی تفسیر میں ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''پورا واقعہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو نبوت دے کر بھیجا اور آپ کے ہاتھ پر بڑے بڑے معجزے دکھائے مثلاً بچپن کے اندھوں کو بینا کرنا، کوڑھیوں کو اچھا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا، مٹی کے پرند بنا کر پھونک مارنا اور ان کا جاندار ہو کر اڑ جانا وغیرہ تو یہودیوں کو سخت طیش آیا اور مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے اور ہر طرح سے ایذاء رسانی شروع کر دی، آپ کی زندگی تنگ کر دی، کسی بستی میں چند دن آرام کرنا بھی آپ کو نصیب نہ ہوا، ساری عمر جنگلوں اور بیابانوں میں اپنی والدہ کے ساتھ سیاحت میں گذاری، پھر بھی انہیں چین نہ لینے دیا، یہ دمشق کے بادشاہ کے پاس گئے جو ستارہ پرست مشرک شخص تھا (اس مذہب والوں کے ملک کو اس وقت یونان کہا جاتا تھا) یہ بہت روئے پیٹے اور بدشاہ کو حضرت عیسیٰ کے خلاف اکسایا اور کہا کہ یہ شخص بڑا مفسد ہے۔ لوگوں کو بہکا رہا ہے، روز نئے فتنے کھڑے کرتا ہے، امن میں خلل ڈالتا ہے۔ لوگوں کو بغاوت پہ اکساتا ہے وغیرہ۔ بادشاہ نے اپنے گورنر کو جو بیت المقدس میں تھا، ایک فرمان لکھا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو گرفتار کر لے اور سولی پر چڑھا کر اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ کر لوگوں کو اس دکھ سے نجات دلوائے۔ اس نے فرمان شاہی پڑھ کر یہودیوں کے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لے کر اس مکان کا محاصرہ کر لیا جس میں روح اللہ تھے، آپ کے ساتھ اس وقت بارہ تیرہ یا زیادہ سے زیادہ ستر آدمی تھے، جمعہ کے دن عصر کے بعد اس نے محاصرہ کیا اور ہفتہ کی رات تک مکان کو گھیرے میں لئے رہا جب حضرت عیسیٰ نے یہ محسوس کر لیا کہ اب وہ مکان میں گھس کر آپ کو گرفتار کر لیں گے یا آپ کو خود باہر نکلنا پڑے گا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس پر میری مشابہت ڈال دی جائے یعنی اس کی صورت اللہ مجھ جیسی بنا دے اور وہ ان کے ہاتھوں گرفتار ہو اور مجھے اللہ مخلصی دے؟ میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ اس پر ایک نوجوان نے کہا مجھے یہ منظور ہے لیکن حضرت عیسیٰ نے انہیں اس قابل نہ جان کر دوبارہ یہی کہا، تیسری دفعہ بھی کہا مگر ہر مرتبہ صرف یہی تیار

ہوئے۔ اب آپ نے یہی منظور فرمالیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی صورت قدرتاً بدل گئی بالکل یہ معلوم ہونے لگا کہ حضرت عیسیٰ یہی ہیں اور چھت کی طرف ایک روزن نمودار ہوگیا اور حضرت عیسیٰ کی اونگھ کی حالت ہوگئی اور اسی طرح وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ”اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ“ (آل عمران، آیت:55) یعنی جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تم سے مکمل تعاون کرنے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ حضرت روح اللہ کے سوئے ہوئے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد یہ لوگ اس گھر سے باہر نکلے، یہودیوں کی جماعت نے اس بزرگ صحابی کو جس پر جناب مسیحؑ کی شباہت ڈال دی گئی تھی، عیسیٰ سمجھ کر پکڑ لیا اور راتوں رات اسے سولی پر چڑھا کر اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ دیا۔ اب یہود خوشیاں منانے لگے کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا اور لطف تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی کم عقل اور جاہل جماعت نے بھی یہودیوں کی ہاں میں ہاں ملا دی اور ہاں صرف وہ لوگ جو مسیحؑ کے ساتھ اس مکان میں تھے اور جنہیں یقینی طور پر معلوم تھا کہ مسیح آسمان پر چڑھا لئے گئے اور یہ فلاں شخص ہے جو دھوکے میں ان کی جگہ کام آیا۔“

(تفسیر ابن کثیر تفسیر آیت نمبر 155 سورۃ النساء)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کو مجدد تسلیم کیا ہے اور جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچا کر آسمان پر اٹھا لیا۔ اور سیدنا عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غلبہ عطا فرما دیا۔

(3) امام ابن جریر

مرزا صاحب نے امام ابن جریر کے بارے میں لکھا ہے:

"ابن جریر رئیس المفسرین ہیں۔"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

اس کے علاوہ ایک اور جگہ مرزا صاحب نے امام ابن جریر کے بارے میں لکھا ہے:

"ابن جریر نہایت معتبر اور آئمہ حدیث میں سے ہے۔"۔

(چشمہ معرفت صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 261)

آیت نمبر 1:

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ.

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تفسیر میں امام ابن جریر لکھتے ہیں:

" بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے انیس حواریوں کا ایک گھر میں محاصرہ کرلیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم میں سے وہ کون ہے جو میری صورت قبول کرے پھر اسے قتل کر دیا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔ ایک آدمی نے اس چیز کو قبول کرلیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے انہوں (یہود) نے مکر کیا اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔"

(تفسیر طبری تفسیر سورۃ آل عمران آیت نمبر 54)

آیت نمبر 2:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ

مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ.

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تفسیر میں امام ابن جریرؒ نے حضرت حسن بصریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"میں تمہیں (عیسیٰؑ) کو زمین سے اٹھانے والا ہوں۔"

آگے حضرت حسن بصریؒ کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

"حضرت حسن بصریؒ سے ان الفاظ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ (عیسیٰؑ) کو نیند عطا کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے نیند کی حالت میں آپ کو آسمانوں پر اٹھالیا۔ حضرت حسنؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ مرے نہیں۔ وہ قیامت سے قبل آپ کی طرف لوٹیں گے۔"

اس سے آگے ابن جریر مزید لکھتے ہیں:

"اس کا معنی یہ ہے کہ میں تجھے دنیا سے اٹھانے والا ہوں۔ تجھے موت عطا کرنے والا نہیں۔"

(تفسیر طبری تفسیر در آیت نمبر 55 سورۃ آل عمران)

آیت نمبر 3:

وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ وَ لٰكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِيۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا . بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا.

ہماری پیش کردہ تیسری آیت کی تفسیر میں ابن جریرؒ حضرت قتادہؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جنہوں نے یہ کہا کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن یہودی ہیں۔ جنہوں

نے حضرت عیسیٰؑ کے قتل پر فخر کیا اور گمان کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا ہے۔ اور سولی پر لٹکا یا ہے۔ ہمارے سامنے یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم میں سے وہ شخص کون ہے جس پر میری شبیہ ڈالی جائے کیونکہ وہ مقتول ہے۔ تو آپ کے ایک ساتھی نے کہا اے اللہ کے نبی میں حاضر ہوں۔ وہ آدمی قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو محفوظ رکھا اور اسے آسمانوں کی طرف اٹھا لیا۔"

اسی آیت کی تفسیر میں امام ابن جریر نے حضرت مجاہدؒ سے "شبه لهم" کی یہ تفسیر نقل کی ہے:

"یہودیوں نے ایسے آدمی کو قتل کیا جو حضرت عیسیٰؑ تو نہ تھے مگر وہ حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ تھے۔ یہودی یہ گمان کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔"

(تفسیر طبری تفسیر در آیت نمبر 155 سورۃ النساء)

لیجئے مرزا صاحب نے جن مفسر کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچا کر آسمان پر اٹھا لیا۔ اور سیدنا عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غلبہ عطا فرما دیا۔

(4) امام زمخشریؒ

مرزا صاحب نے امام زمخشریؒ کے بارے میں لکھا ہے:

"زبان عرب کا وہ بے مثل امام جس کے مقابلے میں کسی کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 208 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 381)

آیت نمبر 1:

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ.

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تفسیر میں امام زمحشریؒ لکھتے ہیں:

"واو بنی اسرائیل کے کفار کے لیے ہے جن سے کفر کو محسوس کیا گیا اور ان کا مکر یہ تھا کہ انہوں نے لوگوں کو مقرر کیا تھا کہ ان (عیسی) کو دھوکے سے قتل کریں۔ جس وقت اللہ نے عیسیؑ کو اٹھالیا اور ان عیسیؑ کی شبیہ کو ڈال دیا جنہوں نے دھوکے کا ارادہ کیا تھا حتی کہ اس شبیہ کو قتل کر دیا۔ یعنی اللہ تدبیر کرنے میں ان سے قوی ہے اور نقصان پہنچانے پر زیادہ قادر ہے وہاں سے جہاں ان کو پتا بھی نہ چلے۔"

(تفسیر الکشاف سورہ آل عمران آیت نمبر54)

آیت نمبر2:

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تفسیر میں امام زمحشری لکھتے ہیں:

"(اذقال الله) یہ ظرف ہے خیر الماکرین کے لیے یا لمکر اللہ کے لیے۔

(انی متوفيك) یعنی عنقریب میں موت دوں گا تیرے مقررہ وقت پر۔ اور اسکا معنی ہے کہ میں تجھے کافروں کے قتل سے بچالوں گا اور تیری موت کو اس وقت تک موخر کروں گا جو میں نے لکھ رکھی ہے۔ اور تجھے تیری طبعی موت دوں گا. نا کہ ان کافروں کے ہاتھوں۔

(ورافعك الی) یعنی آسمان کی طرف جو کہ فرشتوں کا ٹھکانہ ہے۔

(ومطهرك من الذين كفروا) یعنی ان کی بری صحبت سے بچالوں گا اور کہا گیا کہ میں تجھ کو زمین سے اٹھالوں گا۔ فلاں سے مال کے لینے کی طرح جب تو اس سے پورا وصول کرلے. اور یہ بھی کہا گیا کہ میں تجھے موت دوں گا تیرے وقت پر آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور ابھی اوپر اٹھاتا ہوں. اور اٹھاوں گا تجھے نیند میں۔

(جیساکہ یہ قول ہے اور وہ جو تمہیں تمھاری نیند میں موت نہیں دیتا)(القرآن)

اور تجھے اس وقت اٹھائے گا جبکہ تو نیند میں ہو گا تاکہ تجھے کوئی خوف نہ ہو۔ اور جب تو تب بیدار ہو گا اس وقت آسمان میں امن کے ساتھ اور مقرب ہو گا۔

(فوق الذین کفروا الی یوم القیامه)یعنی وہ دلیل کے زریعے غالب ہوں گے اور اکثر احوال میں تلوار کے زریعے سے. اور اس کے پیرو کار ہی مسلمان ہیں اس لئے کہ انہوں نے اصل اسلام میں اس کی اتباع کی۔"

(تفسیر الکشاف سورہ آل عمران آیت نمبر55)

آیت نمبر3:

وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ وَلٰكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَ اِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًۢا ۔ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا۔

امام زمخشری ہماری پیش کردہ تیسری آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہود ان (سیدنا عیسیٰ) کو قتل کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی خبر اس طرح لی کہ ان کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور ان (عیسیٰ) کو یہود کی صحبت سے پاک کر دیا۔"

(تفسیر الکشاف سورۃ النساء آیت نمبر157،158)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچا کر آسمان پر اٹھا لیا۔ اور سیدنا عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غلبہ عطا فرما دیا۔

''خلاصہ کلام''

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات سے اور مرزا صاحب کے تسلیم کردہ مجددین اور تعریف کئے گئے مفسرین کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا۔

سبق نمبر: 15

نزول سیدنا عیسیٰؑ

پر قرآنی دلائل

سبق نمبر 15

نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل

پچھلے سبق میں ہم نے سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قرآنی دلائل پیش کئے تھے اور جن مفسرین کی مرزاصاحب نے تعریف کی ہوئی ہے ان کے تفسیری حوالہ جات بھی لکھے تھے۔

اس سبق میں ہم سیدنا عیسیٰؑ کے دوبارہ نزول پر قرآنی دلائل کا جائزہ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰؑ کو قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا ہے۔یعنی جب سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ آسمان سے نزول ہوگا اس کے بعد قیامت نزدیک ہوگی۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ"

ترجمہ:"اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی ہیں۔اس لیے تم اس میں شک نہ کرو،اور میری بات مانو، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

(سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کو قیامت کی نشانیوں میں سے قرار دے رہے ہیں۔یعنی جب وہ نازل ہوں گے وہ وقت قیامت کے بہت قریب ہوگا۔

قرآن مجید میں ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

ترجمہ:"اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اس (عیسیٰؑ) کی موت سے پہلے اس

(عیسیٰؑ) پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں کے خلاف گواہ بنیں گے۔"
اس آیت کی تشریح میں 2 قسم کے تفسیری اقوال ملتے ہیں۔

پہلا قول:

پہلا قول یہ ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ جب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو ہر اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

دوسرا قول:

دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے سیدنا عیسیٰؑ ایمان لے آتا ہے۔

مفسرین نے دونوں قسم کے اقوال کو اپنی تفاسیر میں نقل کیا ہے۔لیکن زیادہ راجح پہلا قول ہی ہے۔

دونوں اقوال میں تطبیق یہ ہے کہ جب تک سیدنا عیسیٰؑ کا نزول نہیں ہوتا اس وقت تک ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آتا ہے۔اور جب سیدنا عیسیٰؑ کا نزول ہو گا تو اس وقت تمام اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر یمان لے آئیں گے۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ سیدنا عیسیٰؑ کی ابھی وفات نہیں ہوئی اور قرب قیامت جب وہ واپس تشریف لائیں گے تو اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ پر ایمان لے آئیں گے۔

اس آیت کی تشریح درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا"

(سورۃ النساء آیت 159)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہوجائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ « دنیا ومافیہا » سے بڑھ کر ہوگا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو « وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا » ”اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

(بخاری حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ)

لیجئے قرآن مجید کی ان آیات سے سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ نزول بھی ثابت ہوگیا۔

اب ان آیات کی تفسیر ان مفسرین سے دیکھتے ہیں جن مفسرین کی مرزا صاحب نے تعریف کی ہے یا ان کو مجدد تسلیم کیا ہے۔

(1) امام جلال الدین سیوطیؒ

مرزا صاحب نے امام جلال الدین سیوطیؒ کو نویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفی جلد 1 صفحہ 164)

اور مرزا صاحب نے امام جلال الدین سیوطیؒ کی تعریف میں یوں لکھا ہے:

"امام سیوطی کا مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ انہیں جب ضرورت پیش آتی وہ حضور ﷺ کی بالمشافہ زیارت کرکے ان سے حدیث دریافت کرلیا کرتے تھے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 151 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 177)

آیت نمبر1:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ"

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں امام جلال الدین سیوطی، امام فریابی، سعید بن منصور، مسدد، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمھم اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کی یہ تفسیر نقل کی ہے:

"اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کا قیامت سے پہلے تشریف لانا ہے۔"

اس کے علاوہ امام سیوطیؒ نے امام عبد بن حمید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ تفسیر نقل کی ہے:

"اس سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کا تشریف لانا ہے۔آپ چالیس سال زمین میں زندہ رہیں گے۔"

(تفسیر در منثور تفسیر سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر کے حوالے سے حضرت ابوقتادہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

" جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے تو تمام دینوں کے پیرو کار آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور ان پر گواہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے رب کے پیغام کو پہنچایا اور اپنے بارے میں اللہ کا بندہ ہونے کا اقرار کیا۔"

اس کے علاوہ امام سیوطیؒ نے امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، امام مسلم اور امام بخاری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیا و مافیہا» سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو « وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا » "اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"

(تفسیر در منثور تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(2) حافظ ابن کثیرؒ

مرزا صاحب نے حافظ ابن کثیرؒ کو چھٹی صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفی جلد 1 صفحہ 164)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے حافظ ابن کثیر کو ان اکابر و محققین میں سے تسلیم کیا ہے۔ جن کی آنکھوں کو خدا تعالیٰ نے نور معرفت عطا کیا تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

آیت نمبر1:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ "

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں ابن کثیر لکھتے ہیں:

" واضح رہے کہ مراد یہاں حضرت عیسیٰ کا قیامت سے پہلے کا نازل ہونا ہے جیسے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

"وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا" یعنی ان کی موت سے پہلے ایک ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائے گا۔ یعنی حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے قیامت کے دن یہ ان پر گواہ ہوں گے۔(النساء: 159) اس مطلب کی پوری وضاحت اسی آیت کی دوسری قرأت سے ہوتی ہے جس میں ہے۔"وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ "یعنی جناب روح اللہ قیامت کے قائم ہونے کا نشان اور علامت ہیں۔(الزخرف: 61)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ نشان ہیں قیامت کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریم کا قیامت سے پہلے آنا۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے حضرت ابوہریرہ سے اور حضرت عباس سے اور یہی مروی ہے ابو لعالیہ ، ابو مالک ، عکرمہ ، حسن ، قتادہ ضحاک وغیرہ سےؒ۔ اور متواتر احادیث میں رسول

اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ قیامت کے دن سے پہلے حضرت عیسیٰ امام عادل اور حاکم باانصاف ہو کر نازل ہوں گے۔"

(تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں ابن کثیر لکھتے ہیں:

"جناب روح اللہ کی موت سے پہلے جملہ اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے اور قیامت تک آپ ان کے گواہ ہوں گے۔

امام ابن جریر فرماتے ہیں اس کی تفسیر میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ عیسیٰ موت سے پہلے یعنی جب آپ دجال کو قتل کرنے کے لئے دوبارہ زمین پر آئیں گے اس وقت تمام مذاہب ختم ہو چکے ہوں گے اور صرف ملت اسلامیہ جو دراصل ابراہیم حنیف کی ملت ہے رہ جائے گی۔

ابن عباس فرماتے ہیں (موتہ) سے مراد موت عیسیٰ ہے ابو مالک فرماتے ہیں جب جناب مسیح اتریں گے، اس وقت کل اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔ ابن عباس سے اور روایت میں ہے خصوصاً یہودی ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں یعنی نجاشی اور ان کے ساتھی آپ سے مروی ہے کہ قسم اللہ کی حضرت عیسیٰ اللہ کے پاس اب زندہ موجود ہیں۔ جب آپ زمین پر نازل ہوں گے، اس وقت اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ ہو گا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔ آپ سے جب اس آیت کی تفسیر پوچھی جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ کو اپنے پاس اٹھا لیا ہے اور قیامت سے پہلے آپ کو دوبارہ

زمین پر اس حیثیت سے بھیجے گا کہ ہر نیک و بد آپ پر ایمان لائے گا۔

حضرت قتادہ، حضرت عبدالرحمٰن وغیرہ بہت سے مفسرین کا یہی فیصلہ ہے اور یہی قول حق ہے اور یہی تفسیر بالکل ٹھیک ہے، انشاء اللہ العظیم اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے ہم اسے بادلائل ثابت کریں گے۔"

اس کے علاوہ اسی آیت کی تشریح میں مزید لکھتے ہیں:

"صحیح بخاری جسے ساری امت نے قبول کیا ہے اس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ و الرضوان کتاب ذکر انبیاء میں یہ حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔ عادل منصف بن کر صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ہٹا دیں گے۔ مال اس قدر بڑھ جائے گا کہ اسے لینا کوئی منظور نہ کرے گا، ایک سجدہ کر لینا دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے محبوب تر ہو گا۔ اس حدیث کو بیان فرما کر راوی حدیث حضرت ابوہریرہ نے بطور شہادت قرآنی کے اسی آیت (وان من) کی آخر تک تلاوت کی۔

صحیح مسلم میں بھی یہ حدیث ہے اور سند سے یہی روایت بخاری مسلم میں مروی ہے اس میں ہے کہ سجدہ اس وقت فقط اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہو گا۔ اور اس آیت کی تلاوت میں قبل موتہ کے بعد یہ فرمان بھی ہے کہ قبل موت عیسیٰ بن مریم پھر اسے حضرت ابوہریرہ کا تین مرتبہ دوہرانا بھی ہے۔"

(تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(3) امام ابن جریر

مرزا صاحب نے امام ابن جریر کے بارے میں لکھا ہے:

”ابن جریر رئیس المفسرین ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

اس کے علاوہ ایک اور جگہ مرزا صاحب نے امام ابن جریر کے بارے میں لکھا ہے:

”ابن جریر نہایت معتبر اور آئمہ حدیث میں سے ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 261)

آیت نمبر 1:

"وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ "

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں ابن جریر، حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”اس سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کا آسمانوں سے اترنا ہے۔“

اس کے علاوہ ابن جریر نے حضرت قتادہؒ سے یہ تفسیر نقل کی ہے:

”حضرت عیسیٰؑ کا آسمانوں سے اترنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔“

(تفسیر طبری تفسیر سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں ابن جریر حضرت حسنؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”اہل کتاب حضرت عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ کی قسم اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں۔ لیکن جب وہ آسمان سے اتریں گے تو سب لوگ آپؑ پر ایمان لے آئیں گے۔“

(تفسیر طبری تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(4) امام زمحشری

مرزا صاحب نے امام زمحشری کے بارے میں لکھا ہے:

”زبان عرب کا وہ بے مثل امام جس کے مقابلے میں کسی کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 208 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 381)

آیت نمبر 1:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ"

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں امام زمحشریؒ لکھتے ہیں:

”سیدنا عیسیٰؑ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اور وہ جب اتریں گے تو اس کے بعد دجال کو قتل کریں گے۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔“

(تفسیر الکشاف سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں امام زمخشری نے لکھا ہے:

"اور کہا گیا ہے کہ اس کی ضمیر سیدنا عیسیٰؑ کی طرف راجع ہے اور (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب وہ قرب قیامت آسمان سے نازل ہوں گے تو اہل کتاب میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا جو سیدنا عیسیٰؑ پر ایمان نہ لے آئے۔ اور سیدنا عیسیٰؑ زمین پر چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی۔"

(تفسیر الکشاف سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

"خلاصہ کلام"

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات سے اور مرزا صاحب کے تسلیم کردہ مجددین یا تعریف کردہ مفسرین کی تفسیر سے یہ ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ نزول قرب قیامت ہوگا۔ اور کچھ عرصہ وہ زمین پر رہیں گے۔ اس کے بعد ان کی وفات ہوگی۔

سبق نمبر:16

رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ

پر دس احادیث مبارکہ

سبق نمبر ۱۶

رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر دس احادیث مبارکہ

سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اور پھر ان کا قرب قیامت آسمان سے زمین کی طرف نازل ہونا قرآن مجید اور 100 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

اس سبق میں ہم رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے متعلق چند احادیث مبارکہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمھارا اس وقت کیا حال ہو گا جب (عیسیٰ) ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمھارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔“

(بخاری حدیث نمبر 3449، باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ)

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

(سورۃ النساء آیت 159)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ (عیسیٰ) ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیاومافیہا» سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو «وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا» "اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"

(بخاری حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسی بن مریمؑ)

حدیث نمبر 3:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک (عیسی) ابن مریم کا نزول ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تم میں نہ ہو جائے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سوروں کو قتل کر دیں گے اور جزیہ قبول

نہیں کریں گے۔(اس دور میں)مال ودولت کی اتنی کثرت ہوجائے گی کہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔"

(بخاری حدیث نمبر2476،باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر)

حدیث نمبر4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنْ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتْ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمْ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ-

"حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" قیامت قائم نہیں ہوگی ، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متّصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک

لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔ اللہ کی قسم! نہیں ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کرلیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے۔ وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہو گا۔ جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔ تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر وہ (حضرت عیسیٰؑ) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰؑ) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔"

(مسلم حدیث نمبر 7278، کتاب الفتن)

حدیث نمبر 5:

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ

فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ

بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ
بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ
وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا
مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمْ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ
وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى
عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي
إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ
لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ
رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ
اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ
فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى
الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ
فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ
الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا
يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ
يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنْ
الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنْ الْإِبِلِ

لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنْ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنْ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنْ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنْ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنْ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا "تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟" ہم نے عرض کی اللہ کے کے رسول اللہ ﷺ! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہو گا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ " ہم

نے عرض۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ !زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی؟آپ نے فرمایا:" بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی۔ شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات ٹھکرادیں گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار۔ مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہوگیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہو گا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریمؑ کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپؑ اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کے دام

میں آنے) سے محفوظ رکھا ہو گا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کی طرف وحی فرمائے گا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے اڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہو گا اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔ "کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہو گا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہو گا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گا

اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہو گا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (بر سرعام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہوگی۔"

(مسلم حدیث نمبر 7373، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

حدیث نمبر 6:

"وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ فِی حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَنْزِلُ اَخِیْ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ"

"ابن عباسؓ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس اس وقت میرے بھائی عیسی بن مریمؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر 39726، باب نزول عیسیٰؑ)

اس روایت میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے کی کس قدر صراحت موجود ہے۔ اس حدیث کو مرزا صاحب کے تسلیم کردہ دسویں صدی کے مجدد علی بن حسام المتقی ہندی نے اپنی کتاب کنزالعمال میں نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ خود مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

(حمامۃ البشری صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314)

حدیث نمبر 7:

"عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ

اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ وَ یَمْکُثُ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِی قِبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِی بَکْرٍ وَ عُمَرَ".

"عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آئیندہ زمانہ میں عیسیٰؑ زمین پراتریں گے۔ وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور وہ 45 سال زمین پر رہیں گے۔ پھران کو موت آئے گی اور میرے قریب دفن ہوں گے۔ قیامت کے دن میں عیسیٰ بن مریمؑ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا۔"

(مشکوۃ حدیث نمبر 5271، باب نزول عیسیٰؑ)

اس حدیث کو مرقات میں ملا علی قاریؒ نے نقل کیا ہے۔ اور ملا علی قاریؒ کو مرزا صاحب نے "عسل مصفی" میں مجدد تسلیم کیا ہے۔ اس کے علاوہ خود مرزا صاحب نے اس حدیث کے مفہوم کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اس حدیث کے معنی ظاہر پر ہی عمل کریں تو ممکن ہے کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آجائے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 470 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 352)

حدیث نمبر 8:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَنْ تَھلُکَ اُمَّۃٌ اَنَا فِی اَوَّلِھا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِی آخِرِھا وَ الْمَھدِیُّ فِی وَسْطِھا"

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور آخر میں عیسی بن مریمؑ اور درمیان میں مہدی علیہ الرضوان ہوں گے۔“

(کنزالعمال حدیث نمبر 38671، باب خروج المہدی)

اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے اور علامہ علاءالدین بن حسام الدین نے روایت کیا ہے۔اور ان دونوں کو مرزاصاحب نے ”عسل مصفی“ میں مجدد تسلیم کیا ہے۔

حدیث نمبر 9:

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اِمْرَاۃً مِنَ الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَۃً عَیْنُہٗ طَالِعَۃٌ نَابَہٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَالَ فَوَجَدَہٗ تَحْتَ قَطِیْفَۃٍ یُھمْھِمُ فَاٰذَنَتْہُ اُمُّہٗ فَقَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا اَبُوْ الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِیْفَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا لَھا قَاتَلَھا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنَی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِئْذَنْ لِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاَقْتُلُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ یَکُنْ ھوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَ اِلَّا یَکُنْ ھوَ فَلَیْسَ لکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَھلِ الْعَھدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ھوَ الدَّجَّالُ-

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ کانی تھی۔اور اس کی داڑھیں اگی ہوئی تھیں۔رسول اللہ ﷺ کو خطرہ پیدا ہوا کہ یہی دجال ہے۔آپ ﷺ نے اسے ایک کمبل کے نیچے گنگناتا ہوا پایا۔اس کی ماں نے آپ ﷺ کی آمد کی اطلاع اسے دے دی۔وہ کہنے لگی اے اللہ کے بندے یہ ابوالقاسم ﷺ ہیں۔تو وہ کمبل سے نکل پڑا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے غارت کردے۔اس کو کیا ہوا۔اگر یہ اس کو اسی

حالت میں چھوڑ دیتی تو یہ بیان کر دیتا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہی ہے تو تم اس کے قاتل نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسی بن مریمؑ ہیں۔ تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اس کو عیسی بن مریمؑ ہی قتل کریں گے۔ اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں مناسب نہیں ہے کہ ذمیوں میں سے کسی کو قتل کو کرو۔ تم اس آدمی کو قتل کرنے کے مجاز نہیں ہو جو معاہدہ میں داخل ہے۔ پھر آپ ﷺ اس سے خطرہ فرماتے رہے کہیں وہ دجال نہ ہو۔

(مشکوۃ حدیث نمبر 5267، باب قصہ ابن صیاد)

حدیث نمبر 10:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ، فَبَدَءُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ، قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعُهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ، كَالْحَامِلِ الَّتِي

لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا ، قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. (سورة الأنبياء آية 96)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ "اسراء (معراج) کی رات رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰؑ سے ملاقات کی، تو سب نے آپس میں قیامت کا ذکر کیا، پھر سب نے پہلے ابراہیمؑ سے قیامت کے متعلق پوچھا، لیکن انہیں قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے موسیٰؑ سے پوچھا، توانہیں بھی قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے عیسیٰ بن مریمؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قیامت کے آدھمکنے سے کچھ پہلے (دنیا میں جانے کا) مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے، لیکن قیامت کے آنے کا صحیح علم صرف اللہ ہی کو ہے (کہ وہ کب قائم ہوگی)، پھر عیسیٰؑ نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا، اور فرمایا: میں (زمین پر) اتر کر اسے قتل کروں گا، پھر لوگ اپنے اپنے شہروں (ملکوں) کو لوٹ جائیں گے، اتنے میں یاجوج وماجوج ان کے سامنے آئیں گے، اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے، اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے تباہ وبرباد کردیں گے، پھر لوگ اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا کہ انہیں مار ڈالے (چنانچہ وہ سب مر جائیں گے) ان کی لاشوں کی بو سے تمام زمین بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کے لیے کہیں گے تو میں پھر اللہ سے دعا کروں گا، تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گی، اس کے بعد پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے، اور زمین چمڑے کی طرح کھینچ کر دراز کر دی جائے گی، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو، اور وہ اس انتظار میں ہو کہ کب ولادت کا وقت آئے گا، اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ

ہو۔ عوام (عوام بن حوشب) کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: « حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ » (سورۃ الأنبیاء:96)

"یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے، تو پھر وہ ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے"۔"

(ابن ماجہ حدیث نمبر 4081، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج)

"خلاصہ کلام"

معزز قارئین! سیدنا عیسیٰؑ کے نزول پر یوں تو 100 سے زائد احادیث مبارکہ موجود ہیں لیکن ہم نے 10 احادیث مبارکہ کو پیش کیا ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نزول کے لئے حیات یعنی سیدنا عیسیٰؑ کا زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔

اگر سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں تو وہ نازل کیسے ہوسکتے ہیں؟؟

سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ہی سیدنا عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

ان 10 احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے وضاحت کے ساتھ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان سے زمین پر نزول کے بارے میں بتایا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

سبق نمبر: 17

مسئلہ رفع ونزول سیدنا عیسی پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ

(حصہ اول)

سبق نمبر ۱۷

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ

(حصہ اول)

قادیانی جب قرآن و احادیث کے دلائل سے لاجواب ہوجاتے ہیں تو چند بزرگان امت کی عبارات پیش کر کے یہ ظاہر کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بزرگان امت بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں۔ حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزاصاحب تک کوئی ایک عالم جو مسلمان ہو، وہ کبھی بھی اس بات کا قائل نہیں گزرا کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ بلکہ تمام مسلمان اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

قادیانی بزرگوں کے اقوال کیوں پیش کرتے ہیں؟ جبکہ بزرگوں کے اقوال قادیانیوں کے نزدیک مستقل حجت نہیں کیونکہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"اقوال سلف در حقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 538 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389)

مرزاصاحب کے مطابق رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا مسئلہ 13 صدیوں تک چھپا رہا اور یہ مسئلہ مرزاصاحب پر ظاہر ہوا۔ جب خود مرزاصاحب نے یہ بات تسلیم کی ہے تو پھر قادیانی بزرگان امت

پر یہ الزام کیوں لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے؟؟

جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یَااَخوَانِ هذِهِ الْأَمْرُ الَّذِیْ اَخْفَاهُ اللّٰهُ مِنْ أَعْیُنِ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی، وَ جَلَّی تَفَاصِیْلَهُ فِی وَقْتِنَا هذَا یَخْفِیْ مَایَشَاءُ وَ یُبْدِیْٔ"

"اے بھائیو یہ معاملہ (یعنی عیسیٰؑ کی موت کا راز) وہ ہے جو اللہ نے پہلے زمانوں کی آنکھوں سے چھپائے رکھا۔ اور اس کی تفاصیل اب ظاہر ہوئی ہیں، وہ جو چاہتا ہے اسے مخفی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے ظاہر کرتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 426 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 426)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَلٰکِنْ مَا فَهِمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِیْقَةً- لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ اَرَادَ اِخْفَاءَهُ- فَغَلَبَ قَضَاءَهُ وَمَکَرَهُ وَابْتَلَاءَهُ عَلَی الْاِفْهامِ فَصَرَفَ وُجُوْههمْ عَنِ الْحَقِیْقَةِ الرُّوْحَانِیَّةِ اِلٰی الْخَیَالَاتِ الْجِسْمَانِیِّةِ فَکَانُوْ بِها مِنَ الْقَانِعِیْنَ وَ بَقِیَ هذَا الْخَبْرُ مَکْتُوْبًا مَسْتُوْرًا کَالْحُبِّ فِی السُّنْبُلَةِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ حَتّٰی جَاءَ زَمَانُنَا"-

"لیکن مسلمان اس کی حقیقت (یعنی عیسیٰؑ کی وفات کی حقیقت) کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء، اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر غالب آگئیں۔ اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔ اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر (یعنی عیسیٰؑ کی وفات کی خبر) کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔ جس طرح کہ دانہ

خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آگیا۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 552، 553 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 552، 553)

پھر آگے مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"فَکَشَفَ اللّٰہُ الْحَقِیْقَةَ عَلَیْنَا لِتَکُوْنَ النَّارُ بَرْدًا وَ سَلَامًا"

”پس اللہ نے ہم پر حقیقت (یعنی عیسیٰؑ کی وفات کی حقیقت) کھولی۔ تاکہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔“

(آئینہ کمالات اسلام، صفحہ 553 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553)

مرزا صاحب سے پہلے 1300 سال کے مسلمانوں کا عقیدہ یعنی حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع و نزول کا تھا۔

جیسا کہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ایک دفعہ ہم دلی گئے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں کو کہا کہ تم نے 1300 برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ بٹھایا۔۔۔۔۔ اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو فوت شدہ مان لو۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 579)

اسی بات کی تائید قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے بھی کی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

”پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیحؑ کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مشرکانہ عقیدہ ہے۔ حتیٰ کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) باوجود مسیح موعود کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔"

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 463)

مرزا صاحب اور ان کے بیٹے کے حوالے آپ نے ملاحظہ فرمالئے کہ مرزا صاحب کے آنے سے پہلے حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک تمام مسلمانوں جن میں صحابہ کرامؓ، تمام مجددین، فقہاء، مفسرین اور اولیاء اللہ شامل ہیں ان کا یہی عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قرب قیامت نازل ہوں گے۔

بہرحال اس سبق میں ہم چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا تحقیقی جائزہ لیں گے۔

"حضرت حسنؓ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ کی وفات ہوئی تو حضرت حسنؓ نے ان کی وفات کے موقع پر ایک خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا تھا:

"لَقَدْ قُبِضَ اللَّیْلَةُ عُرِجَ فِیْها بِرُوْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ"

"یعنی جس رات حضرت علیؓ کی روح مبارک قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات کو سیدنا عیسیٰؑ کو اٹھایا گیا۔"

(طبقات کبریٰ جلد 3 صفحہ 37 باب علی ابن طالبؓ طبع مصر 2001ء)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حسنؓ بھی اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1:

اگر اس پوری عبارت پر غور کریں تو قادیانی دجل خود ہی پارہ پارہ ہوجائے گا۔ کیونکہ اس عبارت میں حضرت علیؓ کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کے لئے "عرج" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اگر سیدنا عیسیٰؑ کے لئے بھی موت ہی کا قول ہوتا تو "عرج" کی بجائے "قبض" اس فقرے میں ہوتا کیونکہ حضرت علیؓ کی موت کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اور پورا قول یوں ہوتا۔

"لَقَدْ قُبِضَ اللَّيْلَةُ قُبِضَ فِيْها بِرُوْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ "

"اس کا ترجمہ یوں بنتا کہ جس رات حضرت علیؓ کی روح قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات سیدنا عیسیٰؑ کی روح قبض کی گئی۔"

حالانکہ یہ الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسنؓ کے اس قول کا صحیح مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؓ کی وفات اس دن ہوئی جس رات سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر 2:

جس کتاب کا حوالہ قادیانی دیتے ہیں اس کتاب کا مصنف خود حیات سیدنا عیسیٰؑ کا قائل ہے۔ اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مصنف خود اپنے ہی عقیدے کے خلاف کوئی بات اپنی کتاب میں نقل کرے۔ جیسا کہ انہوں نے اسی کتاب میں حضرت ابن عباسؓ کا ایک قول نقل کیا ہے۔

"وَاِنَّ اللّٰهَ رَفَعَهُ بِجَسَدِهٖ وَاَنَّهُ حَیٌّ الْآن وَ سَيَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا فَيَكُوْنُ فِيْها مَلَكًا ثُمِّ يَمُوْتُ كَمَا يَمُوْتُ النَّاسُ"

”اور بے شک عیسیٰؑ بمع جسم کے اٹھائے گئے ہیں اور وہ اس وقت زندہ ہیں۔ دنیا کی طرف آئیں گے اور شاہانہ حالت میں زندگی بسر کریں گے اور پھر دیگر انسانوں کی طرح فوت ہو جائیں گے۔“

حضرت ابن عباسؓ کے اس قول کو مصنف نے نقل کر کے کوئی جرح نہیں کی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف خود سیدنا عیسیٰؑ کی حیات کا قائل ہے۔

اس لئے اگر حضرت حسنؓ کے قول کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کا یہ مطلب بنے گا۔

"عُرِجَ فِيْها بِرُوْحِ اللهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ"

”یعنی عیسیٰ بن مریم روح اللہ کو اٹھایا گیا۔“

کیونکہ ایسا ہونا بڑی بات نہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ راوی کسی لفظ کو الٹ پلٹ ذکر کر دیتا ہے۔ ایسی بہت سی مثالیں احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جواب نمبر 3:

حضرت حسنؓ کی یہی روایت اور بھی بہت سی کتابوں میں موجود ہے اور وہاں سیدنا عیسیٰؑ کے فوت ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں لکھی گئی بلکہ سیدنا عیسیٰؑ کی حیات کو بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ یہی روایت مستدرک حاکم میں یوں موجود ہے۔

"عَنِ الْحُرَيْثِ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ قُتِلَ لَيْلَةَ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ وَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِعِيْسٰى وَ لَيْلَةَ قُبِضَ مُوْسٰى"

”حریث کہتے ہیں کہ میں نے حسنؓ سے سنا کہ حضرت علیؓ اس رات قتل کئے گئے جس رات قرآن اترا۔ اور عیسیٰؑ کو سیر کروائی گئی اور موسیٰؑ کو قبض کیا گیا۔“

(مستدرک حاکم روایت نمبر 4688 باب ذکر قتل امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ باصح الاسانید علی سبیل الاختصار)

اس روایت میں سیدنا عیسیٰؑ کی حیات کے بارے میں کس قدر صراحت موجود ہے۔ کہ اس

دن سیدنا عیسیٰؑ کو سیر کروائی گئی۔ اگر حضرت حسنؓ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہوتے تو یوں روایت ہوتی کہ اس رات سیدنا عیسیٰؑ کو قبض کیا گیا جس طرح سیدنا موسیٰؑ کے بارے میں آگے روایت میں موجود ہے کہ ان کو قبض کیا گیا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسنؓ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسیٰؑ کی حیات کے قائل تھے۔

”امام مالکؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ“

قادیانی امام مالکؒ سے منسوب ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ امام مالکؒ نے یوں فرمایا۔

"وَفِی الْعَتَبِیَّۃِ قَالَ مَالِک مَاتَ عِیْسٰی"

”عتبیہ میں ہے کہ امام مالکؒ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں۔“

(اکمال اکمال المعلم جلد 1 صفحہ 265 باب نزول عیسی بن مریمؑ)(مجمع البحار)

قادیانی اس عبارت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام مالکؒ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

قادیانی جن کتابوں کا حوالہ پیش کرتے ہیں یعنی مجمع البحار اور اکمال اکمال المعلم میں یہ بات لکھی ہے۔ تو دراصل اکمال اکمال المعلم اور مجمع البحار کے مصنف نے یہ بات ایک اور کتاب "العتبیۃ" سے نقل کی ہے۔ جیسا کہ عبارت میں بھی یہ بات لکھی ہے۔

اور "العتبیۃ" امام مالکؒ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کتاب کے مصنف کا نام "محمد عتبی

قرطبی" ہے۔جن کی وفات 255ہجری میں ہوئی۔

اس کے علاوہ امام مالکؒ سے منسوب اس قول کی کوئی سند نہیں بلکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ مالک سے مراد امام مالک ہیں یا کوئی اور مالک ہے۔ پس جب کسی قول کی کوئی سند بھی موجود نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جس کی طرف قول منسوب کیا جارہا ہے۔اس سے وہی شخص مراد ہے یا کوئی اور مراد ہے تو اس طرح امام مالکؒ پر وفات سیدنا عیسیٰؑ کا قائل ہونے کا الزام لگانا سراسر بددیانتی ہے۔

جواب نمبر 2:

قادیانی امام اَبیؒ کی کتاب "اکمال اکمال المعلم" کا جو حوالہ پیش کرتے ہیں۔اس کی پوری عبارت پیش نہیں کرتے بلکہ صرف ایک جملہ نقل کر دیتے ہیں۔

آیئے پوری عبارت دیکھتے ہیں تاکہ قادیانیوں کا دجل پوری طرح ظاہر ہو جائے۔

کتاب کے مصنف نے اس جگہ باب باندھا ہے۔

"بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَؑ"

"سیدنا عیسیٰؑ کے نازل ہونے کے بارے میں باب"

آگے پوری عبارت یہ ہے۔

"اَلْاَكْثَرُ اَنَّهٗ لَمْ يَمُتْ بَلْ رَفَعَ، وَفِي الْعَتَبِيَّةِ قَالَ مَالِكؒ مَاتَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً (اِبْنُ رُشْدٍ) يَعْنِي بِمَوْتِهٖ خُرُوْجَهٗ مِنْ عَالَمِ الْأَرْضِ اِلَى عَالَمِ السَّمَاءِ قَالَ وَ يَحْتَمِلُ اَنَّهٗ مَاتَ حَقِيْقَةً وَ يَحْيَا فِي آخِرِالزَّمَانِ اِذَا لَا بُدَّ مِنْ نُزُوْلِهٖ لِتَوَاتُرِ الْأَحَادِيْثِ بِذٰلِكَ"

"اکثریت کا یہ عقیدہ ہے کہ ان (سیدنا عیسیٰؑ) پر موت نہیں آئی بلکہ ان کو اٹھالیا گیا۔ "عتبیہ" میں ہے کہ مالک نے کہا کہ 33 سال کی عمر میں عیسیٰؑ فوت ہو گئے۔امام ابن رشد نے کہا ہے کہ یہاں

موت سے مراد ان (سیدنا عیسیٰؑ) کا زمین سے نکل کر آسمان پر جانا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ حقیقت میں فوت ہوگئے ہوں۔ لیکن آخری زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے۔ کیونکہ متواتر احادیث بتاتی ہیں کہ انہوں نے ضرور نازل ہونا ہے۔"

(اکمال اکمال المعلم جلد 1 صفحہ 265)

یہاں اس عبارت میں امام مالکؒ سے منسوب قول کی وضاحت پوری طرح موجود ہے۔ کہ اس قول سے مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ زمین سے آسمان پر چلے گئے۔ اور دوسری بات کہ بالفرض اگر اس قول سے مراد حقیقی موت بھی لیا جائے تو پھر بھی سیدنا عیسیٰؑ قرب قیامت زندہ ہوکر زمین پر ضرور تشریف لائیں گے کیونکہ اس بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں۔

لیجئے پوری عبارت سے قادیانی دجل کی عمارت پوری طرح زمین بوس ہوگئی۔

جواب نمبر 3:

اسی کتاب "اکمال اکمال المعلم" میں امام مالکؒ کا ایک قول یہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

"وَفِي الْعَتَبِيَّةِ قَالَ مَالِكٌ بَيْنَمَا النَّاسُ قِيَامٌ يَسْتَصِفُوْنَ لِإِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فَتَغَشَّاهُمْ غَمَامَةٌ فَإِذَا عِيْسَى قَدْ نَزَلَ"

"عتبیہ میں ہے کہ مالک نے کہا کہ اس دوران لوگ نماز کے لئے صفیں بنا رہے ہوں گے کہ یکایک ان پر ایک بدلی چھا جائے گی۔ اور اچانک عیسیٰؑ نازل ہوجائیں گے۔"

(اکمال اکمال المعلم جلد 1 صفحہ 266)

اس قول میں امام مالکؒ کا عقیدہ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں کتنا واضح ہے۔ اور نزول کے لئے حیات لازم و ملزوم ہے۔ یعنی اگر سیدنا عیسیٰؑ زندہ نہیں ہوں گے تو نازل کیسے ہوں گے۔ پس پتہ چلا کہ امام مالکؒ بھی سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 4:

اگر اس قول کی کوئی سند بھی ہوتی اور یہ قول واقعی امام مالکؒ کا ہوتا تو پھر بھی اس سے امام مالکؒ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ثابت نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

"مات کے معنی لغت میں نام (نیند) بھی ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 640 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 445)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"موت کے معنی نیند اور بے ہوشی کے بھی ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 942 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 620)

پس اگر یہ قول واقعی امام مالکؒ کا ہوتا تو اس کا یہی مطلب تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو نیند یا بیہوشی کی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر 5:

پوری دنیا میں امام مالکؒ کے مقلدین کثیر تعداد میں موجود ہیں اور وہ تمام سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔ اگر امام مالکؒ کا عقیدہ وفات سیدنا عیسیٰؑ کا تھا تو ان کے مقلدین کا عقیدہ کیوں رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا ہے؟؟

فقہ مالکی کی مشہور کتاب "البیان والتحصیل" میں ایک حدیث بیان ہوئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریمؑ ضرور حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے فج روحاء کے مقام سے گزریں گے۔ اس پر امام مالکؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ "قَالَ مَالِكٌ اَرَادَ فِي رَأْيِ لَيَجْمَعَنَّهُمَا۔"

"امام مالکؒ نے فرمایا کہ میرے خیال میں حضور ﷺ کی مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ حج اور

عمرے کو جمع کریں گے۔"

لیجئے امام مالکؒ تو سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے قائل ثابت ہو گئے اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امام مالکؒ بھی سیدنا عیسیٰؑ کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔

"امام بخاریؒ پر قادیانی اعتراضات اور اس کے تحقیقی جوابات"

امام بخاریؒ پر اعتراض نمبر 1:

قادیانی کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے بخاری شریف میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ آیت پڑھی تھی:

"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ"

ترجمہ:"(حضرت) محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رُسول ہو چکے ہیں۔"

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں حضور ﷺ سے پہلے تمام رسولوں کے فوت ہونے کا ذکر موجود ہے۔ اور تمام رسولوں میں سیدنا عیسیٰؑ بھی شامل ہیں۔ اور امام بخاریؒ نے اس کو اپنی کتاب بخاری شریف میں نقل کیا ہے لہذا امام بخاری بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

اس آیت میں حضور ﷺ سے پہلے رسولوں کے گزرنے کا ذکر موجود ہے ان کی وفات کا ذکر موجود نہیں ہے جیسا کہ خود مرزا صاحب نے "قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" کا ترجمہ یوں لکھا ہے:

"وہ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔"

(جنگ مقدس صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 89)

اس کے علاوہ قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین نے اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے:

"اور محمد تو ایک رسول ہے۔ پہلے اس کے بہت رسول ہو چکے۔"

(فصل الخطاب صفحہ 28)

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت کے لکھنے سے امام بخاری کیسے وفات عیسیٰؑ کے قائل بن سکتے ہیں جبکہ اس آیت میں دور دور تک بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کا نام ونشان نہیں ہے۔

امام بخاریؒ پر اعتراض نمبر 2:

قادیانی امام بخاریؒ پر دوسرا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے متوفیک کا معنی ممیتک کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ خود سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو موت نہیں آئے گی؟ سیدنا عیسیٰؑ کو بھی موت آئے گی لیکن ان کی موت کا وقت وہ ہے جب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس کے بعد 45 سال زمین پر رہیں گے پھر ان کو موت آئے گی۔

حضرت ابن عباسؓ بھی اسی موت کے قائل ہیں۔

قادیانی اگر سچے ہیں تو حضرت ابن عباسؓ سے منسوب کوئی ایک روایت ایسی دکھا دیں جہاں انہوں نے فرمایا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ قادیانی قیامت تک بھی ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر 2:

تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعے کا یوں ذکر ہے۔

"فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ شِبْهُ عِيْسَى وَ رَفَعَ عِيْسَى مِنْ رَّوْزَنَةٍ بَيْتِهِ اِلَى السَّمَاءِ "

"اس جوان پر سیدنا عیسیٰؑ کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔"

(تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 1110)

یہی روایت حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

"وَهذَا اَسْنَادٌ صَحِيْحٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ "

"اس کی سند حضرت ابن عباسؓ تک صحیح ہے۔"

(تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 450)

ان حوالہ جات سے پتہ چلا کہ حضرت ابن عباسؓ بھی سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے قائل تھے اور بخاری شریف میں جو روایت ان سے منقول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدنا عیسیٰؑ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو 45 سال بعد ان کو موت آئے گی۔

خلاصہ کلام:

امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کا باب تو قائم کیا ہے اور اس کے ضمن میں سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں بہت سی روایات لائے ہیں۔ لیکن سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے بارے میں کوئی باب قائم نہیں کیا اور سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے بارے میں ایک روایت بھی نہیں لائے کیونکہ ایسی کوئی روایت موجود ہی نہیں ہے۔

امام بخاریؒ بخاری شریف میں سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں جو روایات لائے ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ".

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کردیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔"

(بخاری حدیث نمبر 2222، باب قتل الخنزیر)

روایت نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (سورۃ النساء آیت 159)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیاومافیہا» سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو «وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا» ”اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

(بخاری حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ)

روایت نمبر 3:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمھارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمھارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔“ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔

(بخاری روایت نمبر 3449، باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ)

ہم نے تو بخاری شریف سے سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں روایات پیش کر دی ہیں لیکن ہمارا قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج ہے کہ بخاری شریف سے یا کسی بھی حدیث کی کتاب سے کوئی ایک ایسی روایت پیش کریں۔ جہاں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس

زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ قادیانی تاقیامت ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

هَاتُوْ بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

"امام ابن حزم ظاہری پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی امام ابن حزم پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے۔

قادیانیوں کے اس الزام کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

امام ابن حزم کا واضح عقیدہ کتابوں میں موجود ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے:

"وَقَدْ صَحَّ عَنِ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ بِنَقْلِ الْكَوَافِ الَّتِي نَقَلَتْ نُبُوَّتَهُ وَاَعْلَامَهُ وَ كِتَابَهُ اَنَّهُ أَخْبَرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، إِلَّا مَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ الصِّحَاحُ عَنْ نُزُوْلِ عِيْسَى ؑ الَّذِيْ بُعِثَ اِلٰى بَنِي اِسْرَائِيْلَ وَ ادَّعٰى الْيَهُوْدُ قَتْلَهُ وَ صَلَبَهُ، فَوَجَبَ الْإِقْرَارُ بِهٰذِهِ الْجُمْلَةِ "

"اور اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح طور پر ان تمام لوگوں نے نقل کیا ہے جنہوں نے آپ کی نبوت، آپ کی نشانیاں اور آپ کی کتاب کو نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا، مگر جو صحیح احادیث میں آیا ہے کہ وہی عیسیٰؑ نازل ہوں گے جن کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف ہوئی تھی۔ اور یہود جن کے قتل اور صلب کا دعوی کرتے ہیں۔ وہ اس سے مستثنیٰ ہے، ان کے نزول کا اقرار کرنا واجب ہے۔"

(الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد 1 صفحہ 146)

اس سے واضح ہوا کہ امام ابن حزم سیدنا عیسیٰؑ کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں۔ اور قادیانیوں کا ان پر لگایا گیا الزام غلط ہے۔

جواب نمبر 2:

ایک اور جگہ امام ابن حزم نے لکھا ہے:

"مَسْئَلَۃٌ : اَلَا اَنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ سَیَنْزِلُ"

"ہاں مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نازل ہوں گے۔"

(المحلی جلد 1 صفحہ 9)

اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ امام ابن حزم سیدنا عیسیٰؑ کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔ پس امام ابن حزم سیدنا عیسیٰؑ کو زندہ تسلیم کرتے ہیں۔

"حافظ ابن قیمؒ پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی حافظ ابن قیم پر بھی اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

"لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی حَیَّیْنِ لَکَانَا مِنْ اَتْبَاعِہِ"

"اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی کرتے۔"

(مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313)

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

قادیانیوں کی روایتی بددیانتی ہے کہ وہ پوری بات پیش نہیں کرتے بلکہ آدھی بات لکھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ قادیانیوں نے کس قدر دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔

"وَمُحَمَّدٌ ﷺ مَبْعُوْثٌ اِلٰی جَمِیْعِ الثَّقْلَیْنِ فَرِسَالَتُہٗ عَامَّۃٌ لِجَمِیْعِ الْجِنِّ وَ

الْإِنْسِ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَ لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى حَيَّيْنِ لَكَانَا مِنْ اَتْبَاعِهِ وَاِذَا نَزَلَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا يَحْكُمُ بِشَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ "

" آنحضرت ﷺ کی نبوت کافہ تمام جن و انس کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ بالفرض اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ (آج زمین پر) زندہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتے۔ اور جب عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ﷺ پر ہی عمل کریں گے۔"

(مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313)

اس عبارت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ حافظ ابن قیمؒ کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زمین پر زندہ موجود ہوتے تو ان کو بھی حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑتی۔ اس کے علاوہ حافظ ابن قیمؒ کا عقیدہ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کا ہے۔ اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔ پس حافظ ابن قیمؒ بھی سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 2:

حافظ ابن قیمؒ کی ہی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں جہاں ان کا واضح عقیدہ لکھا ہے۔

"وَهٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ وَ غِذَاؤُهُ مِنْ جِنْسِ غِذَاءِ الْمَلٰئِكَةِ"

"اور مسیح بن مریمؑ زندہ ہیں۔ ابھی فوت نہیں ہوئے۔ اور ان کی غذا فرشتوں جیسی ہے۔"

(التبیان فی ایمان القرآن صفحہ 580)

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حافظ ابن قیمؒ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ ان کے رفع و نزول کے قائل تھے۔

سبق نمبر: 18

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰ پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ

(حصہ دوم)

سبق نمبر ۱۸

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ

(حصہ دوم)

"امام ابن تیمیہؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

امام ابن تیمیہؒ پر مرزا صاحب نے الزام لگایا ہے کہ وہ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے۔

(کتاب البریہ صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 221)

مرزا صاحب کے اس جھوٹے الزام کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

امام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے:

"وَاَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَفَعَ عِيْسٰى اِلَى السَّمَاءِ"

"امت کا اس پر اجماع ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔"

(بیان تلبیس الجہمیہ جلد 4 صفحہ 457)

اس حوالے سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہؒ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل تھے۔ اور نہ صرف خود قائل تھے بلکہ اس بات پر انہوں نے امت کا اجماع بھی بیان کیا ہے۔ اب جو بندہ امت کا اجماع بھی بیان کرے تو وہ خود کیسے اس عقیدے کا مخالف ہو سکتا ہے؟؟

جواب نمبر2:

امام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے:

"لٰکِنْ عِیْسٰی صُعِدَ اِلَی السَّمَاءِ بِرُوْحِہٖ وَ جَسَدِہٖ"

"عیسیٰؑ روح اور جسم کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ گئے۔"

(مجموعۃ الفتاوی جلد 4 صفحہ 329)

اس سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہؒ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بھی قائل ہیں۔

جواب نمبر3:

امام ابن تیمیہؒ نے ایک اور جگہ لکھا ہے:

"وَعِیْسٰیؑ اِذَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّمَا یَحْکُمُ فِیْھِمْ بِکِتَابِ رَبِّھِمْ وَسُنَّۃِ نَبِیِّھِمْ --- وَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ أَخْبَرَھُمْ بِنُزُوْلِ عِیْسٰی مِنَ السَّمَاءِ"

"عیسیٰؑ جب آسمان سے نازل ہوں گے تو مسلمانوں میں ان کے رب کی کتاب سے اور ان کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔۔۔ نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔"

(زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور صفحہ 49)

لیجئے امام ابن تیمیہؒ کا عقیدہ تو اظہر من الشمس ہو گیا کہ سیدنا عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام ابن تیمیہؒ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسیٰؑ کی حیات اور رفع و نزول کے قائل تھے جیسا کہ ان کی عبارات سے ثابت ہے۔

’’شیخ ابن عربیؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ‘‘

قادیانی شیخ ابن عربیؒ پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے۔

قادیانیوں کے اس الزام کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

سب سے پہلے تو ہم قادیانیوں کو بتاتے چلیں کہ آپ کو شیخ ابن عربیؒ پر اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

’’شیخ ابن عربیؒ پہلے وجودی تھے۔‘‘ ۔۔۔۔۔۔(ملفوظات جلد 2 صفحہ 232)

اور وجودیوں کے بارے میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

’’وجودیوں اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے یہ وجودی (شیخ ابن عربیؒ وغیرہ) سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 397)

جب مرزا صاحب کے نزدیک شیخ ابن عربیؒ وجودی، قابل نفرت اور دہریے ہیں تو قادیانی کس منہ سے شیخ ابن عربیؒ کی عبارات پیش کرتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں؟؟؟

جواب نمبر 2:

شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

"أَنَّهُ لَمْ يَمُتْ اِلَى الْآنَ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ وَاسْكَنَهُ فِيْها"

’’بیشک وہ (سیدنا عیسیٰؑ) ابھی فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ آسمان پر ہیں۔‘‘

(فتوحات مکیہ جلد 3 صفحہ 341)

ایک اور جگہ شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

"اِنَّ عِیْسٰی عٰ یَنْزِلُ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فِی آخِرِالزَّمَانِ وَیَحْکُمُ بِشَرِیْعَۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ"

"بیشک سیدنا عیسیٰؑ اس امت میں آخری زمانے میں نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق فیصلے کریں گے۔"

(فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 125)

ان عبارات سے شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ کس قدر واضح ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ آسمان پر موجود ہیں اور اس امت میں آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔

خلاصہ کلام:

کوئی بددیانت ہی ہوگا جو اتنی واضح تحریرات دیکھ کر بھی شیخ ابن عربیؒ پر یہ الزام لگائے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں۔ حالانکہ ان کی تحریرات سے ان کا عقیدہ واضح ہے کہ وہ سیدنا عیسیٰؑ کے رفع ونزول کے قائل تھے۔

"مولانا عبید اللہ سندھیؒ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی مولانا عبید اللہ سندھیؒ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے کیونکہ انہوں نے اپنی تفسیر "الہام الرحمن" میں لکھا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

قادیانی جس تفسیر "الہام الرحمن" کا حوالہ دیتے ہیں وہ تفسیر مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے نہیں لکھی۔ بلکہ "موسیٰ جار اللہ" نامی کسی آدمی نے وہ تفسیر لکھ کر مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی طرف منسوب

کر دی ہے۔ جیسا کہ اس تفسیر کے ٹائٹل صفحے پر بھی "موسی جار اللہ" کا نام لکھا ہے۔

لہذا جو تفسیر مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے لکھی ہی نہیں اس سے ان کا عقیدہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟؟

جواب نمبر 2:

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے شاہ ولی اللہؒ کے افکار پر مشتمل "رسالہ محمودیہ" کا ترجمہ کیا ہے۔ جس کا نام "ترجمہ عبیدیہ" ہے۔ اس میں مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے لکھا ہے:

"فَعَسَی اَنْ تَکُوْنَ سَارًا لِاُفُقِ الْاِکْمَالِ غَاشِیًا لِاِقْلِیْمِ الْاَقْرَبِ فَلَنْ یُّوْجَدَ بَعْدَکَ اِلَّا وَلکَ دَخْلٌ فِی تَرْبِیَّتِهٖ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا حَتّٰی یَنْزِلُ عِیْسٰیؑ"

"تو عنقریب کمال کے افق کا سردار بن جائے گا۔ اور قرب الہی کے اقلیم پر حاوی ہو جائے گا۔ تیرے بعد کوئی مقرب الہی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ظاہری و باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں۔"

لیجئے مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا عقیدہ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کا ثابت ہو گیا۔

"حضرت ابن عباسؓ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی حضرت ابن عباسؓ پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے کیونکہ انہوں نے بخاری شریف کی ایک روایت میں "مُتَوَفِّیْکَ" کا معنی "مُمِیْتُکَ" کیا ہے۔

جواب نمبر 1:

کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو موت نہیں آئے گی؟ سیدنا عیسیٰؑ کو بھی موت آئے گی لیکن ان کی موت کا وقت وہ ہے جب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس کے بعد 45 سال زمین پر رہیں گے پھر ان کو موت آئے گی۔

حضرت ابن عباسؓ بھی اسی موت کے قائل ہیں۔

قادیانی اگر سچے ہیں تو حضرت ابن عباسؓ سے منسوب کوئی ایک روایت ایسی دکھا دیں جہاں انہوں نے فرمایا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ قادیانی قیامت تک بھی ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر 2:

تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعے کا یوں ذکر ہے۔

"فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ شِبْهُ عِيْسٰیؑ وَ رُفِعَ عِيْسٰیؑ مِنْ رَوْزَنَةٍ بَيْتِهِ اِلَى السَّمَاءِ"

”اس جوان پر سیدنا عیسیٰؑ کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔“

(تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 1110)

یہی روایت حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

"وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ"

”اس کی سند حضرت ابن عباسؓ تک صحیح ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 450)

جواب نمبر 3:

امام سیوطیؒ جو مرزا صاحب کے نزدیک مجدد بھی ہیں انہوں نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِی قَوْلِهٖ اِنِّی مُتَوَفِّيْكَ الآية رَافِعُكَ ثُمَّ يُمِيْتُكَ فِي

آخِرِالزَّمَانِ "

"حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اے عیسیٰؑ میں تجھے آسمان پر اٹھانے والا ہوں اور آخری زمانے میں وفات دوں گا۔"

(تفسیر در منثور)

ان حوالہ جات سے پتہ چلا کہ حضرت ابن عباسؓ بھی سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے قائل تھے اور بخاری شریف میں جو روایت ان سے منقول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدنا عیسیٰؑ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو 45سال بعد ان کو موت آئے گی۔

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک بزرگان امت میں سے کوئی ایک بزرگ بھی سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کے قائل نہیں تھے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے۔

قادیانی بزرگان امت کی عبارات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ جن بزرگوں کی عبارات قادیانی توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں ان کی واضح عبارات میں ان کا عقیدہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا لکھا ہوا ہے۔

بہرحال اصولی بات تو یہ ہے کہ قادیانیوں کو بزرگان امت کی عبارات پیش کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ خود مرزا صاحب نے اور ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے تمام مسلمان سیدنا عیسیٰؑ کی حیات اور رفع و نزول کے قائل تھے۔

سبق نمبر:19

مسئلہ رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

سبق نمبر ۱۹

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

قادیانی اعتراض نمبر 1:

سیدنا عیسیٰؑ جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ نبی ہوں گے یا نہیں ؟؟ اگر وہ نبی ہوں گے تو یہ بات آپ کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند ہے اب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اگر سیدنا عیسیٰؑ نبی نہیں ہوں گے تو یہ بات اصول کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو ایک دفعہ نبوت کی نعمت عطا فرمادیتے ہیں تو پھر اس سے نبوت والی نعمت واپس نہیں لیتے۔

قادیانی اعتراض کا جواب:

آپ قادیانیوں نے ہمارے "عقیدہ ختم نبوت "کو پڑھا ہی نہیں ہے۔ یا اگر پڑھا بھی ہے تو جان بوجھ کر دجل سے کام لے رہے ہیں کیونکہ " عقیدہ ختم نبوت " یہ ہے کہ "نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہوچکی ہے اب تاقیامت کسی بھی انسان کو نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔"

حضرت عیسیٰؑ کے آنے سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ نہیں بلکہ بالفرض محال اگر تمام پہلے نبی بھی دوبارہ آجائیں تو بھی عقیدہ ختم نبوت پر ذرہ برابر

فرق نہیں پڑے گا کیونکہ حضور ﷺ کے بعد تاقیامت کسی بھی انسان کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نبوت والی نعمت واپس نہیں لیں گے۔ان کا مقام نبوت باقی ہے لیکن زمانہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔اب امت محمدیہ ﷺ میں وہ حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے آئیں گے۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ثابت ہے۔

"عَنْ اَبِیْ هرِیْرَةَ ؓ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 2222،باب قتل الخنزیر)

قادیانی اعتراض نمبر 2:

سیدنا عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو وہ اپنی شریعت پر عمل کریں گے یا حضور ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے؟؟

اگر وہ حضور ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے تو کیا وہ شریعت محمدیہ ﷺ کسی استاد سے آکر پڑھیں گے؟؟؟

قادیانی اعتراض کا جواب:

سیدنا عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے کیونکہ وہ حضور ﷺ کے امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

رہا یہ سوال کہ وہ شریعت محمدیہ ﷺ کس استاد سے آکر پڑھیں گے ؟؟

تو اس کے بارے میں قادیانیوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

" وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَ الْاِنْجِيْلَ "

ترجمہ:" اور وہی (اللہ) اس کو (یعنی عیسیٰ ابن مریم کو) کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دے گا۔"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 48)

" وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰةَ وَ الْاِنْجِيْلَ "

ترجمہ:"اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی۔"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 110)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ پر اپنے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے آپ کو کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی ہے۔ آیت میں موجود کتاب اور حکمت سے مراد قرآن اور سنت کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کو سکھلائیں گے۔

قادیانی اعتراض نمبر 3:

کیا سیدنا عیسیٰؑ نزول کے بعد خنزیروں کو قتل کریں گے ؟؟ اگر وہ خنزیروں کو قتل کریں گے تو کیا یہ ان کی توہین نہیں ہوگی ؟

قادیانی اعتراض کا جواب:

سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بعد جو قوم (عیسائی) خنزیر کھاتے ہیں وہ اس وقت خود مسلمان ہوجائیں گے اور اپنے ہاتھوں سے خنزیروں کا خاتمہ کریں گے۔ ویسے قادیانیوں کو اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر خنزیروں کو قتل کرنا توہین کا باعث ہے تو مرزا صاحب نے خود اپنے آپ کو "سور مار" کیوں کہا ہے۔

مرزا صاحب کے مرید مفتی صادق نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہوگئے ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام "پیر کتے مار" رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں شاکی ہوئے۔ کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب (مرزا صاحب) نے تبسم کے ساتھ فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں مجھے سور مار لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ ویقتل الخنزیر۔ پیر صاحب اس پر بہت خوش ہو کر چلے آئے۔"

(ذکر حبیب صفحہ 162، 163)

قادیانی اعتراض نمبر 4:

قادیانی کہتے ہیں کہ بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ قیامت کے دن سیدنا عیسیٰؑ کی طرح فرمائیں گے کہ یا اللہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا اس وقت تک میں نگہبان تھا۔ اور جب آپ نے میری "توفی" کرلی تو پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اگر "توفی" کا لفظ حضور ﷺ کے لئے بولا جائے تو آپ اس کا معنی موت

کرتے ہیں اور اگر "توفی" کا لفظ سیدنا عیسیٰؑ کے لئے استعمال کیا جائے تو آپ اس کا معنی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔

اتنا تضاد کیوں ؟؟ جو "توفی" کا مطلب حضور ﷺ کے لئے ہے "توفی" کا وہی مطلب سیدنا عیسیٰؑ کے لئے کیوں نہیں ؟؟

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

اگر "توفی" کا معنی موت ہے تو مرزا صاحب نے اور پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے "توفی" کا معنی موت کیوں نہیں کیا؟؟ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ

"میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 520 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 620)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے:

"یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ"

"اس میں یہی اشارہ تھا کہ میں تمہیں قتل اور صلیب سے بچاؤں گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 362)

مرزا صاحب نے جب "توفی" کا معنی اپنے لئے کیا ہے تو اس کا معنی قتل اور صلیب سے بچانا کیا ہے اور جب سیدنا عیسیٰؑ کے لئے "توفی" کا معنی کرتا ہے تو موت کرتا ہے۔ اتنا تضاد کیوں ؟؟؟

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے ایک جگہ "توفی" کا معنی "میں لینے والا ہوں تجھ کو" کیوں کیا ہے ؟؟

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کا پورا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ"

”جب اللہ نے فرمایا اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا تجھے کافروں سے اور کرنے والا ہوں تیرے اتباع کو کافروں کے اوپر قیامت تک۔“

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 7)

اگر"توفی"کا معنی موت ہی ہے تو مرزا صاحب اور پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے کیوں ان جگہوں پر"توفی"کا معنی موت نہیں کیا؟؟

جواب نمبر 2:

وہ پوری روایت ملاحظہ فرمائیں جو قادیانی پیش کرتے ہیں۔

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ:"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَالَ: **كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ** (سورۃ الانبیاء آیت 104) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: كَمَا قَالَ

الْعَبْدُ الصَّالِحُ، وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورۃ المائدۃ آیت 117)، فَيُقَالُ: "إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ-"

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے، ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی «كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ» ”جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی، اسی طرح اسے دوبارہ زندہ کر دیں گے، ہمارے ذمہ وعدہ ہے، ہم ضرور اسے کر کے ہی رہیں گے۔“ آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیمؑ کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ ہاں اور میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور انہیں جہنم کی بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں؟ مجھ سے کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد نئی نئی باتیں شریعت میں نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰؑ نے کہا ہو گا «وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ» کہ ”میں ان کا حال دیکھتا رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے۔“ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی جدائی کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔“

(بخاری حدیث نمبر 4625، باب قولہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ)

یہ قیامت کے دن کا بیان ہو رہا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ سے جب ان کی قوم کی بداعمالیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو سیدنا عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ اے اللہ جب تک میں اپنی قوم کے

درمیان موجود رہا اس وقت تک تو میں نگہبان تھا اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا اس کے بعد پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی سیدنا عیسیٰؑ کی طرح یہی جواب دوں گا۔ کہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا تو میں نگہبان تھا جب آپ نے مجھے وفات دی تو پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

یہاں اصل سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "توفی" کا لفظ جب سیدنا عیسیٰؑ کے لئے استعمال ہوا ہے تو اس کا مطلب "پورا پورا اٹھالینا" ہے اور "توفی" کا لفظ جب حضور ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی موت کیوں بنتا ہے۔

اس سوال کے جواب کے لئے پہلے "توفی" کے لفظ کا حقیقی معنی دیکھنا پڑے گا۔ اور پھر "توفی" کا مجازی معنی دیکھنا پڑے گا۔ اور پھر یہ دیکھنا پڑے گا کہ حضور ﷺ کی "توفی" کون سی ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی" کون سی ہے۔

"توفی" کا حقیقی معنی یہ ہوتا ہے کہ "کسی چیز کو پورا پورا لے لینا"۔

پھر "توفی" کی اقسام ہیں۔ جو کہ قرینے کی وجہ سے متعیّن ہوتی ہیں۔

خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعیّن کرے تو پھر اور معنی کرنا معصیت (گناہ) ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 120)

اگر نیند کا قرینہ ہو اور "توفی" لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب بنے گا "ہوش و حواس کو پورا پورا لے لینا"۔

اگر موت کا قرینہ ہو اور "توفی" کا لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب بنے گا۔ "روح کو پورا پورا لے لینا"

اور اگر بچانے اور اٹھانے کا قرینہ ہو اور "توفی" لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب بنے گا "روح اور جسم کو پورا پورا لے لینا"۔

یعنی "توفی " کا لفظ چاہے نیند کے لئے بولا جائے، "توفی" کا لفظ چاہے موت کے لئے بولا جائے اور "توفی" کا لفظ چاہے اصعاد الی السماء (یعنی آسمان پر اٹھائے جانے) کے لئے بولا جائے اس کا حقیقی معنی "پورا پورا لینا" ضرور ساتھ ہو گا۔

اتنی تمہید کے بعد اب جب ہمیں پتہ چل گیا کہ "توفی" کا حقیقی معنی "پورا پورا لینا" ہوتا ہے۔ اور توفی کی تین اقسام ہیں۔

1 ۔ توفی بالنوم 2۔ توفی بالموت 3۔ تَوَفّی اصعاد الی السماء (یعنی روح اور جسم سمیت پورا پورا آسمان پر اٹھایا جانا)

تو اب ہمارے لئے آسان ہو گیا کہ ہم دیکھ لیں کہ حضور ﷺ کی "توفی" کون سی ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی" کون سی ہے۔

اس بات پر تو پوری امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ اور حضور ﷺ کی "توفی" سے مراد "توفی بالموت" ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کی درج ذیل روایت سے پتہ چلتا ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ""أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ: **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ**

الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ: الشَّاكِرِينَ (سورۃ آل عمران آیت 144)، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ".

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "ابوبکرؓ آئے تو عمرؓ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا: عمر! بیٹھ جاؤ، لیکن عمرؓ نے بیٹھنے سے انکار کیا۔ اتنے میں لوگ عمرؓ کو چھوڑ کر ابوبکرؓ کے پاس آ گئے اور آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: امابعد! تم میں جو بھی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے « وَمَا مُحَمَّدٌ إِلا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ: الشَّاكِرِينَ » کہ "محمد صرف رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔" ارشاد « الشَّاكِرِينَ » تک۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب ابوبکرؓ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے ان سے یہ آیت سیکھی۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا۔ (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا، جب میں نے ابوبکرؓ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا، جس وقت میں نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ نبی کریم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات ہوگئی ہے تو میں سکتے میں آگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔"

(بخاری حدیث نمبر 4454، باب مرض النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ووفاتہ)

جبکہ سیدنا عیسیٰؑ کی توفی بالموت کا وقت ابھی نہیں آیا بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیدنا عیسیٰؑ کی " توفی بالموت "کا وقت ہمیں بتایا ہوا ہے۔ اور وہ وقت سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے 40 سال بعد ہے۔ جیسا کہ درج ذیل روایت سے ثابت ہے۔

"عن أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے اور ان یعنی عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں، یقیناً وہ اتریں گے، جب تم انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، وہ ایک درمیانی قد و قامت کے شخص ہوں گے، ان کا رنگ سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے، ایسا لگے گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے گو وہ تر نہ ہوں گے، تو وہ لوگوں سے اسلام کے لیے جہاد کریں گے، صلیب توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سارے مذاہب کو ختم کر دے گا، وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، پھر اس کے بعد دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہو گی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ

پڑھیں گے۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر 4324،باب خروج الدجال)

اتنی ساری گفتگو کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ حضور ﷺ کی "توفی بالموت" ہوچکی ہے۔کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہے۔ جبکہ سیدنا عیسیٰؑ کی" توفی بالموت" کا وقت ان کے نزول کے 40 سال بعد ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

اور جو حدیث قادیانی پیش کرتے ہیں اس حدیث میں حضور ﷺ کی "توفی " سے مراد "توفی بالموت" ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی" سے مراد "توفی اصعاد الی السماء(یعنی آسمان پر اٹھایا جانا)" ہے۔ جیسا کہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے فرمانے کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح سیدنا عیسیٰؑ اپنی قوم میں "توفی اصعادالی السماء(آسمان پر اٹھائے جانے)"کی وجہ سے موجود نہیں تھے اسی طرح میں بھی اپنی قوم میں "توفی بالموت" کی وجہ سے موجود نہیں تھا۔

جواب نمبر 3:

اگر پھر بھی کوئی بضد ہے کہ "توفی" کا مطلب حضور ﷺ اور عیسیٰؑ کے لئے ایک ہونا چاہئے تو وہ ہمیں بتادے کہ ایسا کیوں ہے کہ اسی آیت سے قبل اللہ تعالیٰ اور عیسیٰؑ کے لئے ایک ہی لفظ "نفس" استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس میں "نفس" کا لفظ جب عیسیٰؑ کے لئے بولا جائے تو معنی اور ہوگا اور یہی لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جائے تو معنی اور ہوگا۔کیا عیسیٰؑ کا "نفس" اور اللہ تعالیٰ کا "نفس" ایک جیسا ہے ؟؟؟

جیسا کہ اس آیت میں ذکر ہے۔

"تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ"

" آپ وہ باتیں جانتے ہیں جو میرے دل میں پوشیدہ ہیں اور میں اورآپ کی پوشیدہ باتوں کو نہیں جانتا۔ یقیناآپ کوتمام چھپی ہوئی باتوں کاپوراپوراعلم ہے۔"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر116)

جواب نمبر 4:

اگر کوئی قادیانی کہے کہ جب دوافراد کے لئے ایک لفظ استعمال ہواہے تواس کامعنی بھی ایک ہی ہونا چاہئے تووہ قادیانی ہمیں بتادے کہ درج ذیل آیت میں لفظ ایک ہی استعمال ہواہے لیکن اس کے معنی کی کیفیت علیحدہ کیوں ہے ؟؟

"كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ" ....(سورۃ الانبیاء آیت نمبر104)

"جس طرح ہم نے پہلے بار تخلیق کی ابتدا کی تھی، اسی طرح ہم اسے دوبارہ پیدا کر دیں گے۔"

پہلی بار تو اللہ تعالیٰ نے ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی تھی۔ کیا دوسری دفعہ قیامت کے دن ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ تخلیق کریں گے ؟؟

پس جس طرح اس آیت میں ایک ہی "خلق" کا لفظ پہلی اور دوسری تخلیق کے لئے استعمال ہواہے لیکن دونوں کی کیفیت علیحدہ ہے۔ اسی طرح "توفی" کا لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا عیسیٰؑ کے لئے استعمال ہواہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا معنی موت ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کے لئے اس کامعنی "اصعاد الی السماء" ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر5:

قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰؑ کا ایک فرمان لکھا ہے:

"وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗۤ

اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ "

”اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل میں تمھارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔“

(سورۃ الصف آیت نمبر 6)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں سیدنا عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ حضور ﷺ میرے بعد آئیں گے اور بعد کا مطلب ہے کہ میری وفات کے بعد آئیں گے۔ اس لئے سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں۔

قادیانی اعتراض کا جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ ہر جگہ "بعد" کے لفظ سے موت مراد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں بھی "بعد" کا لفظ ہے لیکن وہاں "بعد" کے لفظ سے موت مراد نہیں۔

"وَ اِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَ اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ"

”اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا تھا پھر تم نے ان کے بعد (اپنی جانوں پر) ظلم کر کے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔“

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 51)

اس آیت میں بھی "بعد" سے مراد موت نہیں ہے بلکہ "بعد" سے مراد یہ ہے کہ سیدنا موسیٰؑ کے کوہ طور پر جانے کے بعد انہوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔

اسی طرح ہماری زیر بحث آیت میں بھی "بعد" سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کی موت نہیں ہے۔ بلکہ

"بعد" سے مراد یہ ہے کہ میرا زمانہ نبوت ختم ہونے کے بعد وہ نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آئیں گے۔

قادیانی اعتراض نمبر 6:

قادیانی کہتے ہیں کہ معراج کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ملاقات تمام انبیاء کرامؑ سے ہوئی لیکن تمام انبیاء کرامؑ زندہ نہیں تھے۔اس سے ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰؑ بھی زندہ نہیں تھے۔

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

معراج کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی موسیٰؑ سے ملاقات بھی ہوئی اور مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" موسیٰؑ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور ان کے زندہ ہونے پر ایمان لانا فرض ہے۔"

(نور الحق الحصۃ الاولی صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 69)

پس جب معراج میں ملاقات کے بعد موسیٰؑ زندہ ہو سکتے ہیں تو معراج میں ملاقات کے بعد عیسیٰؑ کیوں زندہ نہیں ہو سکتے؟؟

جواب نمبر 2:

معراج کی رات تمام فوت شدگان کی ملاقات نہیں تھی۔ بلکہ معراج کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زندہ تھے۔ سیدنا عیسیٰؑ زندہ تھے۔ اور جبرائیلؑ زندہ تھے۔ اور باقی تمام انبیاء کرامؑ فوت شدہ تھے۔

معراج کی رات میں تین قسم کی ملاقاتیں تھیں۔

1۔ زندہ کی زندہ سے ملاقات

(جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ملاقات سیدنا عیسیٰؑ اور جبرائیلؑ سے ہوئی)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جبرائیلؑ سے ملاقات:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، فَأَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عليه السلام: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کے پاس شراب اور دودھ کے دو پیالے لائے گئے، آپ نے انہیں دیکھا تو دودھ لے لیا، جبرائیلؑ نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو فطری چیز کی ہدایت دی، اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔“

(سنن نسائی حدیث نمبر 5663، کتاب الاشربہ)

رسول اللہ ﷺ کی سیدنا عیسیٰؑ سے ملاقات:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ""أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا، قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ، قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ، قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے شب معراج کے متعلق بیان فرمایا کہ پھر آپ اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ پھر دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا: کون ہیں؟ کہا کہ جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا انہیں لانے کے لیے بھیجا، کہا کہ جی ہاں۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو عیسیٰ اور یحییٰ وہاں موجود تھے۔ یہ دونوں نبی آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰؑ ہیں۔ انہیں سلام

کیجئے۔ میں نے سلام کیا، دونوں نے جواب دیا اور کہا خوش آمدید نیک بھائی اور نیک نبی۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 3430، باب قولہ ذکر رحمة ربک عبدہ ذکریا الی قولہ لم نجعل لہ من قبل سمیا)

2۔ فوت شدگان کی فوت شدگان سے ملاقات

(جیسے سیدنا موسیٰؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی ملاقات)

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ، فَبَدَءُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ، قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعُهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ، كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا ، قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى **حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ** (سورة الانبیاء آیت 96)"

حضرت عبداللہ مسعودؓ سے روایت ہے کہ "اسراء (معراج) کی رات رسول اللہ ﷺ نے

ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰؑ سے ملاقات کی، تو سب نے آپس میں قیامت کا ذکر کیا، پھر سب نے پہلے ابراہیمؑ سے قیامت کے متعلق پوچھا، لیکن انہیں قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے موسیٰؑ سے پوچھا، تو انہیں بھی قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے عیسیٰ بن مریمؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قیامت کے آدھمکنے سے کچھ پہلے (دنیا میں جانے کا) مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے، لیکن قیامت کے آنے کا صحیح علم صرف اللہ ہی کو ہے (کہ وہ کب قائم ہوگی)، پھر عیسیٰؑ نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا، اور فرمایا: میں (زمین پر) اتر کر اسے قتل کروں گا، پھر لوگ اپنے اپنے شہروں (ملکوں) کو لوٹ جائیں گے، اتنے میں یاجوج وماجوج ان کے سامنے آئیں گے، اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے، اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے تباہ وبرباد کر دیں گے، پھر لوگ اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا کہ انہیں مار ڈالے (چنانچہ وہ سب مرجائیں گے) ان کی لاشوں کی بو سے تمام زمین بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کے لیے کہیں گے تو میں پھر اللہ سے دعا کروں گا، تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گی، اس کے بعد پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے، اور زمین چمڑے کی طرح کھینچ کر دراز کر دی جائے گی، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو، اور وہ اس انتظار میں ہو کہ کب ولادت کا وقت آئے گا، اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ عوام (عوام بن حوشب) کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: «حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ» "یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے، تو پھر وہ ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے"۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 4081، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰؑ)

3۔ زندہ کی فوت شدگان سے ملاقات

(جیسے حضور ﷺ کی سیدنا ہارونؑ سے ملاقات)

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

حضرت مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس رات کے متعلق بیان کیا جس میں آپ کو معراج ہوا کہ جب آپ پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں ہارونؑ سے ملے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ہارونؑ ہیں' انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: خوش آمدید' صالح بھائی اور صالح نبی۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 3393، باب قول اللہ عزوجل وھل اتک حدیث موسیٰ)

اس تفصیل کے بعد قادیانی اعتراض خود ہی باطل ثابت ہوگیا۔ کیونکہ ان سب ملاقاتوں کی تفصیل احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 7:

قادیانی حضور ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کرتے ہیں۔

"عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ""لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر1330،مایکرہ من اتخاذالمسجد علی القبور)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا۔ یہودیوں کا تو ٹھیک ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا لیکن عیسائیوں کے نبی تو سیدنا عیسیٰؑ ہیں۔ اگر سیدنا عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے تو عیسائیوں نے کیسے ان کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا؟؟

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

یہ حدیث سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کی نہیں بلکہ حیات کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر سیدنا عیسیٰؑ کی وفات ہوچکی ہوتی تو ان کی قبر کسی جگہ موجود ہوتی اور وہ سجدہ گاہ ہوتی۔ لیکن پوری دنیا میں کہیں بھی سیدنا عیسیٰؑ کی قبر کے موجود ہونے کا ذکر قرآن اور حدیث میں نہیں۔ لہذا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کی وفات نہیں ہوئی۔

جواب نمبر 2:

یہودی اور عیسائی اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا آدمؑ سے لے کر سیدنا موسیٰؑ تک تقریباً سارے نبی برحق ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ برحق نبی ہیں یا نہیں ہیں۔ عیسائی سیدنا عیسیٰؑ کو برحق نبی مانتے ہیں جبکہ یہودی سیدنا عیسیٰؑ کا انکار کرتے ہیں۔ لہذا سیدنا آدمؑ سے لے کر سیدنا موسیٰؑ تک جتنے انبیاء کرامؑ کی قبروں کو یہود و نصاریٰ نے سجدہ گاہ بنالیا تھا وہ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

جواب نمبر 3:

مندرجہ ذیل دو روایتیں ملاحظہ فرمائیں ان روایتوں میں ذکر ہے کہ یہود و نصاری نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔ ان حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہود و نصاری کے ملعون ہونے کا سبب صرف یہ نہیں کہ وہ انبیاء کرامؑ کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے بلکہ ان کے ملعون ہونے کا سبب یہ بھی تھا کہ وہ انبیاء کرامؑ کے علاوہ نیک لوگوں کی قبروں کو بھی سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے۔

لہذا صرف یہ کہنا کہ عیسائی صرف اپنے پیغمبر یعنی عیسیٰؑ کی قبر کو سجدہ گاہ بناکر ملعون ہوئے کسی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ سیدنا عیسیٰؑ کی تو وفات نہیں ہوئی۔ وہ تو اپنے بزرگوں اور سابقہ انبیاء کرامؑ کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے اور یہی ان کے ملعون ہونے کا سبب ہے۔

حدیث نمبر 1:

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ، وَهُوَ يَقُولُ: «إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللهِ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ»"

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ "میں نے نبی ﷺ کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے ہوئے سنا:" میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جس طرح اس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا تھا

،اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا، خبر دار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے، خبر دار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔"

(مسلم شریف حدیث نمبر 1188،باب النھی عن بناء المسجد علی القبور واتخاذ الصور فیھا والنھی عن اتخاذ القبور مساجد)

حدیث نمبر2:

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا تِيكِ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "ام المؤمنین ام حبیبہ اور ام سلمہؓ دونوں نے ایک کنیسہ (گرجا گھر) کا ذکر کیا جسے ان دونوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان میں کا کوئی صالح آدمی مرتا تو یہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے، اور اس کی مورتیاں بنا کر رکھ لیتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔"

(سنن نسائی حدیث نمبر724،النھی عن اتخاذ القبور مساجد)

قادیانی اعتراض نمبر 8:

قادیانی کہتے ہیں اس وقت مسلمانوں میں کتنے فرقے موجود ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث وغیرہ۔۔۔۔

جب سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے تو وہ کس فرقے سے تعلق

رکھیں گے؟

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان امت میں تفرقہ ڈالنے نہیں بلکہ امت میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے تشریف لائیں گے۔ لہذا جب وہ تشریف لائیں گے تو امت تفرقہ بازی کو چھوڑ کر متحد ہو جائے گی۔

جواب نمبر 2:

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان کی بیعت بیت اللہ میں ہوگی اور آج بھی عموماً بیت اللہ میں ایک امام کے پیچھے تمام مسالک کے لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ جب سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے تو امت کی ایسی صف بندی ہوگی کہ کوئی دراڑ نظر نہیں آئے گی۔

جواب نمبر 3:

سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان کے وقت امت میں اتحاد ہوگا۔ لیکن مرزا صاحب کے کذاب ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مرزا صاحب اپنے دور میں تمام مسلمانوں میں تو اتحاد پیدا کرنا دور کی بات ہے خود اپنی قادیانی جماعت میں اتحاد پیدا نہیں کر سکا۔ آج بھی قادیانی جماعت کے 10 سے زائد فرقے موجود ہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر 9:

قادیانی کہتے ہیں کہ اگر آپ کی بات ہم مان لیں اور یہ تسلیم کر لیں کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن میں تو ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ جب سیدنا عیسیٰؑ سے

ان کی قوم کے بارے میں سوال کریں گے تو سیدنا عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا اس وقت تک میں نگہبان تھا اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو اس کے بعد پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اگر ہم مان لیں کہ سیدنا عیسیٰؑ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو کیا وہ اپنی قوم یعنی عیسائیوں کی حالت دیکھ نہیں لیں گے کہ عیسائی کیا کر رہے ہیں؟ اگر وہ اپنی قوم کی حالت دیکھ لیں گے تو قیامت کے دن یہ کیوں کہیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا تو میں نگہبان تھا؟

یا تو قرآن کی آیات نعوذ باللہ غلط ہیں اور یا آپ کا عقیدہ غلط ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے؟

قادیانیوں کے اس اعتراض کا جواب:

قادیانیوں کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ہر نبی سے اس کی امت کے بارے میں پوچھ ہوتی ہے۔ اب یہ تو نہیں کہ حضور ﷺ سے حضرت آدمؑ کی امت کے بارے میں سوال کیا جائے؟؟

تو حضرت عیسیٰؑ کی امت حضور ﷺ کے آنے تک ہے۔ جب حضور ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کا زمانہ نبوت شروع ہو گیا۔ اور قیامت تک حضور ﷺ کا ہی زمانہ نبوت ہے۔ اور جب سیدنا عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ زمانہ حضور ﷺ کا ہو گا اور جو عیسائی اس وقت موجود ہوں گے وہ حضور ﷺ کے زمانہ نبوت میں ہوں گے اور سیدنا عیسیٰؑ سے جو سوال ہو گا وہ ان کی قوم بنی اسرائیل کے بارے میں ہو گا جو حضور ﷺ کے زمانہ نبوت شروع ہونے سے پہلے تھے۔

کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں فرمایا ہے:

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ .... (سورۃ آل عمران آیت نمبر 49)

ترجمہ: ”یعنی سیدنا عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے رسول تھے۔“

وہ امت محمدیہ ﷺ کے رسول نہیں ہوں گے۔ اور ان سے امت محمدیہ ﷺ کی پوچھ نہیں ہوگی۔

لہذا قرآن مجید کی آیات بھی صحیح ہیں اور سیدنا عیسیٰؑ بھی قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

قادیانی اعتراض نمبر 10:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 162)

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

مرزا صاحب جیسے جاہل مطلق کو یہ بھی علم نہیں کہ لفظ کے معنی کی بحث علم نحو میں نہیں کی جاتی بلکہ علم لغت میں کی جاتی ہے۔ کسی امام لغت نے یہ قاعدہ نہیں لکھا۔

جواب نمبر 2:

مرزا صاحب کا یہ قاعدہ خود مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی باطل ثابت ہوجاتا ہے۔

مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ

"میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ520 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ620)

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی "يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ " جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے۔اس کے اس وقت خوب معنی کھلے ہیں۔یعنی یہ الہام اس وقت عیسیٰ کو بطور تسلی کے ہوا تھا جب یہود ان کو مصلوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود، ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موت سے بچاؤں گا۔"

(سراج منیر صفحہ20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 23)

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے:

"يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ اس میں یہی اشارہ تھا کہ میں تمہیں قتل اور صلیب سے بچاؤں گا"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 362)

اگر بقول مرزاصاحب نحو کا یہ قاعدہ اتنا ہی درست تھا تو مرزاصاحب نے خود کیوں اس قاعدے پر عمل نہیں کیا؟؟

جواب نمبر3:

اگر "توفی" کا معنی موت ہے تو پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے "توفی" کا معنی موت کیوں نہیں کیا؟؟

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے ایک جگہ "توفی" کا معنی کیا ہے "میں لینے والا ہوں تجھ کو"۔

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کا پورا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ"

"جب اللہ نے فرمایا اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا تجھے کافروں سے اور کرنے والا ہوں تیرے اتباع کو کافروں کے اوپر قیامت تک۔"

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 7)

اگر "توفی" کا معنی موت ہی ہے تو پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے کیوں اس جگہ پر "توفی" کا معنی موت نہیں کیا؟؟

جواب نمبر4:

قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں مرزاصاحب کے بنائے گئے قاعدے کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن ان کا معنی موت نہیں ہے۔یعنی ان آیات میں اللہ فاعل اور انسان مفعول ہے لیکن معنی موت نہیں ہے۔

آیت نمبر 1:

"ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ"

ترجمہ:"پھر ہر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہے پورا پورا دیا جائے گا۔"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 281)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" ....(سورۃ آل عمران آیت نمبر 185)

"اور تم سب کو (تمھارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے ۔"

ان دونوں آیات میں فاعل اللہ ہے اور مفعول انسان ہے لیکن "توفی" کا معنی موت نہیں بن رہا۔

لیجئے مرزا صاحب کا بنایا ہوا قاعدہ قرآن مجید کی آیات سے اور خود مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی باطل ثابت ہو گیا۔

سبق نمبر:20

رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر اجماع

امت اور چودہ صدیوں کے ان

بزرگان امت کے نام جن کا

عقیدہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ

کتابوں میں موجود ہے

سبق نمبر 20

رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر اجماع امت اور چودہ صدیوں کے ان بزرگان امت کے نام جن کا عقیدۂ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کتابوں میں موجود ہے

”رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر اجماع امت“

پوری امت محمدیہﷺ کا اس بات پر اجماع موجود ہے یعنی پوری امت 1400 سال سے اس بات پر متفق ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو یہود نہ قتل کر سکے اور نہ صلیب چڑھا سکے۔ بلکہ اللہ نے ان کو آسمان پر اٹھالیا اب سیدنا عیسیٰؑ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے اور دجال کا خاتمہ کریں گے۔

ذیل میں چند حوالے پیش خدمت ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ پوری امت مسلمہ رفع و نزول عیسیٰؑ کے مسئلے پر متفق ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

1۔ تفسیر بحرالمحیط میں ہے:

"وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلَی مَا تَضَمَّنَہُ الْحَدِیْثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ اَنَّ عِیْسٰی ؑ فِی السَّمَاءِ حَیٌّ وَاَنَّہُ یَنْزِلُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ"-

ترجمہ: ”تمام امت کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں ان کا نزول ہو گا۔ جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہو چکا ہے۔“

(تفسیر بحر المحیط جلد 2 صفحہ 497، تفسیر در آیت نمبر 55 سورۃ آل عمران طبع بیروت 1993ء)

2۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں:

"وَ اِنَّہٗ بَاقٍ حَیٌّ، وَ اِنَّہٗ سَیَنْزِلُ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، کَمَا دَلَّتْ عَلَیْہِ الْاَحَادِیْثُ الْمُتَوَاتِرُ-"

ترجمہ: "عیسیٰؑ ابھی زندہ موجود ہیں وہ قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ اس پر احادیث متواترہ دلالت کرتی ہیں۔"

(تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 454 تفسیر در آیت نمبر 159 سورۃ النساء)

3۔ امام ابوالحسن اشعری کتاب الابانۃ عن اصول الدیانۃ میں لکھتے ہیں:

"قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَاقَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ - وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ رَفَعَ عِیْسٰیؑ اِلَی السَّمَاءِ-"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے عیسیٰؑ میں آپ کو پورا پورا لوں گا اور آپ کو اٹھاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیسیٰؑ کو یہود نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰؑ کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔"

(کتاب الابانۃ عن اصول الدیانۃ صفحہ 46)

4۔ شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں:

"لَا خِلَافَ فِیْ اَنَّہٗ یَنْزِلُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ"

ترجمہ: "اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عیسیٰؑ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔"

(فتوحات مکیہ باب 73 جلد 2 صفحہ 3)

5۔ علامہ طبری تفسیر جامع البیان میں لکھتے ہیں:

"لِتَوَاتُرِالْاَخْبَارِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَیَقْتُلُ الدَّجَّالَ-"

ترجمہ: "آنحضرت ﷺ کی تواتر کے ساتھ احادیث ہیں کہ عیسی بن مریمؑ نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے۔"

(تفسیر طبری جلد5 صفحہ 451 تفسیر در آیت نمبر 55 سورۃ آل عمران)

6۔علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں:

وَاجْتَمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلَیْہِ وَاشْتَھرَتْ فِیْہِ الْاَخْبَارُ وَلَعَلَّھا بَلَغَتْ مَبْلَغَ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِیِّ وَنَطَقَ بِہِ الْکِتَابُ الھی قول وَ وَجَبَ الْبَیَانُ بِہِ وَاَکْفَرَ مُنْکِرُہٗ کَالْفَلَاسفَۃِ مِنْ نُزُوْلِ عِیْسٰیؑ" -

ترجمہ: "نزول عیسیٰؑ پر امت کا اجماع ہے۔ اس کی احادیث حد شہرت کو پہنچ گئی ہیں۔ شاید تواتر معنوی کا درجہ ان کو حاصل ہے۔ اس قول پر کتاب اللہ گواہ ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ جیسے فلاسفہ (یا آج کل قادیانی، پرویزی اور غامدی وغیرہ)۔"

(روح المعانی پارہ 22 زیر آیت خاتم النبیین جلد22 صفحہ 32)

7۔علامہ صدیق حسن خان القنوجی نے اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے:

"وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَحَادِیْثُ بِنُزُوْلِ عِیْسَیؑ جِسْمًا اَوْضَحَ ذَالِکَ الشَّوْکَانِیُّ فِی مُؤَلَّفٍ مُسْتَقِلٍّ یَتَضَمَّنُ ذِکْرَ اَوْ رَدَّ فِی الْمَھدِیْ الْمُنْتَظَرِ وَالدَّجَّالِ وَالْمَسِیْحِ وَ عِزِّہٖ فِی غَیْرِہٖ وَ صَحَّحَہُ الطِّبْرِیُّ ھذَالْقَوْلَ وَاَرَا بِذَلِکَ الْاَحَادِیْثَ الْمُتَوَاتِرَۃَ"-

ترجمہ: "عیسیٰؑ کے جسما نازل ہونے کے بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔ علامہ شوکانی

نے ایک مستقل رسالہ میں واضح کیا ہے جو مہدی موعود اور دجال اور مسیح کے بارے میں ہے اور اس کے غیر کو بھی اس میں بیان کیا ہے۔ اور اس قول کی طبری نے تصحیح کی اور اس کے بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔"

(فتح البیان جلد 3 صفحہ 293، تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159، طبع بیروت 1992ء)

8۔ علامہ زمخشری امام المعتزلین تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:

"فَاِنْ قُلْتَ کَیْفَ کَانَ آخِرَ الْاَنْبِیَاءِ وَ عِیْسَی ؑ یَنْزِلُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ قُلْتُ مَعْنَی کَوْنِهِ آخِرَالْاَنْبِیَاءِ اَنَّهُ لَا یُنَبَّأُ اَحَدٌ بَعْدَهُ وَ عِیْسَی مِمَّنْ نَبَّأَ قَبْلَهُ"

ترجمہ: "اگر تو کہے کہ حضورؐ آخر الانبیاء کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰؑ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے۔ میں کہوں گا کہ آخر الانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا ۔اور عیسیٰؑ ان نبیوں میں سے ہیں جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔

(تفسیر کشاف صفحہ 858 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب طبع بیروت 2009ء)

(مندرجہ بالا حوالے سے پتہ چلا کہ حیات عیسیٰؑ کا عقیدہ اتنا ضروری عقیدہ ہے کہ معتزلی بھی اس کا انکار نہیں کر سکے)

”چودہ صدیوں کے ان بزرگان امت کے نام جن کا عقیدہ رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ کتابوں میں موجود ہے“

ان چودہ صدیوں کے مسلمان علماء، مجتہدین، مجددین کے نام بھی پڑھ لیں جن کا رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ کا ذکر کتابوں میں موجود ہے۔ ہر صدی کے بزرگوں کے ناموں کے بعد ان بزرگوں کا عقیدہ جن کتب میں ذکر ہے اس کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

پہلی صدی:

	حوالاجات
1۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ	1۔(مسند احمد جلد 3 صفحہ 386)
2۔ حضرت عمر فاروقؓ	2۔(بخاری حدیث نمبر 1354)
3۔ حضرت علیؓ	3۔(کنزالعمال حدیث نمبر 39709)
4۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ	4۔(ترمذی حدیث نمبر 2244)
5۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ	5۔(مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 309)
6۔ حضرت عمران بن حصینؓ	6۔(ترمذی حدیث نمبر 2244)
7۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ	7۔(ترمذی حدیث نمبر 2244)
8۔ حضرت ابوہریرہؓ	8۔(بخاری حدیث نمبر 3448)
9۔ حضرت جابرؓ	9۔(مسلم حدیث نمبر 395)
10۔ حضرت خذیفہؓ	10۔(ترمذی حدیث نمبر 2244)

دوسری صدی:

1۔ سعید بن مسیب
2۔ طاوس بن کیسان
3۔ حسن بصری
4۔ محمد بن سیرین
5۔ محمد بن الحنفیہ
6۔ ابوالعالیہ
7۔ ابورافع
8۔ امام زین العابدین
9۔ امام باقر
10۔ امام جعفر صادق رحمہم اللہ

حوالاجات

1۔(بخاری حدیث نمبر 2222)
2۔(مصنف عبدالرزاق جلد 11 صفحہ 387)
3۔(تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 576)
4۔(مصنف عبدالرزاق جلد 11 صفحہ 399)
5۔(تفسیر در منثور جلد 2 صفحہ 241)
6۔(تفسیر در منثور جلد 2 صفحہ 239)
7۔(تفسیر در منثور جلد 2 صفحہ 239)
8۔(مشکوۃ صفحہ 583)
9۔(مشکوۃ صفحہ 583)
10۔(مشکوۃ صفحہ 583)

تیسری صدی:

1۔ امام ابوعبید قاسم بن سلام
2۔ امام ابوبکر بن ابی شیبہ
3۔ امام بخاری
4۔ امام مسلم
5۔ امام ابوداؤد
6۔ امام نسائی
7۔ امام ترمذی

حوالاجات

1۔(غریب الحدیث جلد 3 صفحہ 114)
2۔(تفسیر قرطبی جلد 4 صفحہ 100)
3۔(بخاری حدیث نمبر 2222)
4۔(مسلم حدیث نمبر 395)
5۔(ابوداؤد حدیث نمبر 4321)
6۔(نسائی حدیث نمبر 2870)
7۔(ترمذی حدیث نمبر 2244)

8۔امام ابن ماجہ رحمہم اللہ — 8۔(ابن ماجہ حدیث نمبر 4081)

چوتھی صدی:

	حوالاجات
1۔امام ابن درید	1۔(جمہرۃ اللغۃ جلد 1صفحہ 76)
2۔امام ابوالحسن اشعری	2۔(کتاب الابانۃ صفحہ 38)
3۔امام ابن ابی حاتم رازی	3۔(علل الحدیث جلد 2صفحہ 413)
4۔امام ابوبکر آجری	4۔(الشرعیۃ صفحہ 380)
5۔امام ابواللیث سمرقندی	5۔(تنبیہ الغافلین صفحہ 194)
6۔امام ابن ابی زید القیروانی	6۔(کتاب الجامع للقیروانی صفحہ 114)
7۔امام ابن خزیمہ	7۔(کتاب التوحید صفحہ 110)
8۔امام ابوعوانہ	8۔(مسند ابوعوانہ جلد 1صفحہ 102)
9۔امام ابن حبان	9۔(الاحسان فی صحیح ابن حبان جلد 9صفحہ 286)
10۔امام ابوبکر جصاص رازی رحمہم اللہ	10۔(الفصول فی الاصول جلد 1صفحہ 431،432)

پانچویں صدی:

	حوالاجات
1۔امام عبدالقاہر بغدادی	1۔(اصول الدین صفحہ 162،163)
2۔امام ثعلبی	2۔(قصص الانبیاء صفحہ 251، 253)
3۔امام ابونعیم اصفہانی	3۔(دلائل النبوۃ صفحہ 266،268)
4۔امام ابن حزم ظاہری	4۔(کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد4صفحہ 180)
5۔امام بیہقی	5۔(الاعتقاد علی مذھب السلف اھل السنۃ والجماعۃ صفحہ 105)
6۔امام ابومحمد عراقی	6۔(الفرق المفترقۃ بین اہل الزیغ والزندقۃ صفحہ 34)

7۔امام سرخسی
8۔امام حاکم
9۔امام ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش
10۔امام قاضی ابوالولید الباجی رحمہم اللہ

7۔(اصول سرخسی جلد 1صفحہ 286)
8۔(مستدرک حاکم جلد 4صفحہ 493تا598)
9۔(کشف المحجوب صفحہ 42)
10۔(کتاب المنتقی شرح موطأجلد 7صفحہ 231)

چھٹی صدی:

1۔امام غزالی
2۔قاضی ابویعلی
3۔علامہ زمخشری
4۔امام نجم الدین نسفی
5۔امام ابن الانباری
6۔ابن العربی مالکی
7۔امام ابن عطیہ
8۔قاضی عیاض
9۔امام سہیلی
10۔پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ

حوالاجات

1۔(المستصفی من الأصول صفحہ 90)
2۔(طبقات حنابلہ جلد1 صفحہ 244)
3۔(تفسیر کشاف جلد1 صفحہ 306)
4۔(شرح عقائد نسفی صفحہ 124)
5۔(البیان فی غریب اعراب القرآن جلد 1صفحہ275)
6۔(شرح ترمذی جلد9صفحہ 76)
7۔(تفسیر البحر المحیط ابوحیان جلد2 صفحہ 473)
8۔(شرح مسلم امام نووی جلد 2صفحہ 399)
9۔(الروض الأنف جلد 2صفحہ 48)
10۔(غنیۃ الطالبین صفحہ676،682)

ساتویں صدی:

1۔امام قرطبی
5۔امام عزالدین بن عبدالسلام

حوالاجات

1۔(الجامع لأحکام القرآن جلد 4صفحہ100، جلد 16صفحہ108)
2۔(اعراب القرآن صفحہ 137)

2۔امام ابوالبقاء

6۔حافظ زین الدین رازی

3۔محی الدین ابن عربی

7۔امام ابن النجار

4۔شیخ یاقوت حموی

8۔امام ابن الاثیر الجزری

9۔امام تورپشتی

10۔خواجہ معین الدین چشتی رحمہم اللہ

3۔(فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 3)

4۔(معجم البلدان جلد 5 صفحہ 15)

5۔(مجازات القرآن صفحہ 128،136،193)

6۔(مسائل الرازی واجوبتھا صفحہ 33، 282)

7۔(وفاالوفاء جلد 1 صفحہ 558)

8۔(تاریخ الکامل جلد 1 صفحہ 110،111)

9۔(المعتمد فی المعتقد صفحہ 154،161 تا 164)

10۔(انیس الأرواح صفحہ 8)

آٹھویں صدی:

1۔امام ابوالبرکات نسفی

2۔امام ابن قدامہ المقدسی

3۔شیخ عبدالعزیز بخاری

4۔علامہ خازن

5۔شیخ ولی الدین

6۔حافظ ابن تیمیہ

7۔علامہ طیبی

8۔امام حافظ ابن قیم

9۔ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء

حوالاجات

1۔(تفسیر مدارک التنزیل تفسیر درآیت نمبر 155 تا 159 سورۃ النساء، کشف الاسرار شرح المنار جلد 2 صفحہ 6)

2۔(جواہر البحار للنبھانی جلد 3 صفحہ 86)

3۔(کشف الاسرار علی البزدوی جلد 2 صفحہ 366)

4۔(تفسیر خازن جلد 1 صفحہ 506، جلد 2 صفحہ 201)

5۔(مشکوۃ المصابیح صفحہ 472 تا 481)

6۔(الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح جلد 1 صفحہ 329، جلد 2 صفحہ 169)

7۔(مرقاۃ المفاتیح جلد 5 صفحہ 221)

8۔(اغاثۃ اللھفان من مکائد الشیطان صفحہ 314)

9۔(سیر الاولیاء)

10۔امام ابوحیان رحمہم اللہ — 10۔(البحرالمحیط صفحہ 545)

نویں صدی:

	حوالاجات
1۔علامہ عینی	1۔(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد16 صفحہ38)
2۔شیخ ابن ہمام	2۔(المسایرۃ فی شرح عقائد الاخرۃ)
3۔شیخ جلال الدین محلی	3۔(تفسیر جلالین جلد 3 صفحہ 281)
4۔امام ابی	4۔(اکمال اکمال المعلم شرح صحیح مسلم جلد 1 صفحہ70، جلد 7 صفحہ276)
5۔امام مجد الدین فیروز آبادی	5۔(القاموس المحیط جلد 1 صفحہ235)
6۔شیخ عبدالکریم صوفی	6۔(الاِنسان الکامکل صفحہ 138)
7۔امام ابن امیر الحاج رحمہم اللہ	7۔(التقریر والتحبیر جلد 2 صفحہ23)

دسویں صدی:

	حوالاجات
1۔شہاب الدین رملی	1۔(جواہر البحار للنبھانی صفحہ 1417)
2۔علامہ شمس الدین شامی	2۔(جواہر البحار للنبھانی صفحہ1187)
3۔شیخ ابن حجر ہیثمی	3۔(شرح قصیدہ ہمزیہ صفحہ 28)
4۔سید عبدالوہاب شعرانی	4۔(الیواقیت الجواھر جلد 2 صفحہ 142 تا146)
5۔شیخ ابوالسعود	5۔(تفسیر ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم جلد 1 صفحہ 241، جلد 3 صفحہ 213)
6۔شیخ الاسلام کمال الدین مسامرہ	6۔(المسامرۃ بشرح المسایرۃ صفحہ 394)
7۔علامہ جلال الدین دوانی	7۔(حاشیہ کلنبوی بر شرح عقائد جلالی جلد 2 صفحہ 279)
8۔علامہ سمہودی	8۔(خلاصۃ الوفا باخبار دار مصطفی ﷺ صفحہ 293)

9۔علامہ قسطلانی رحمہم اللہ | 9۔ارشادالساری الی شرح صحیح البخاری جلد 5صفحہ (419)

گیارہویں صدی:

	حوالاجات
1۔علامہ خفاجی	1۔(حاشیہ تفسیر بیضاوی عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی جلد 2 صفحہ30، جلد 3صفحہ 306)
2۔مجدد الف ثانی	2۔(مکتوبات دفتر دوم مکتوب 55)
3۔شیخ علی دده صوفی	3۔(جواہر البحار للنبھانی صفحہ 1464)
4۔شیخ ابوالمنتہی	4۔(شرح فقہ الاکبر)
5۔شاہ عبدالحق محدث دہلوی	5۔(أشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد 4صفحہ 351)
6۔شاہ نورالحق محدث دہلوی	6۔(تیسیر القاری شرح البخاری جلد 3صفحہ 345)
7۔ملاعلی قاری	7۔(شرح فقہ الاکبر صفحہ136)
8۔علامہ خلخالی	8۔(شرح عقائد جلالی حاشیہ صفحہ9)
9۔علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی	9۔(مجموعہ حواشی البھیۃ جلد 3صفحہ 340)
10۔علامہ ابوالبقارحمہم اللہ	10۔(کلیات ابی البقاء صفحہ 265)

بارہویں صدی:

	حوالاجات
1۔شیخ اسماعیل رومی	1۔(تفسیر روح البیان جلد 3صفحہ 319)
2۔علامہ محمد مہدی الفاسی	2۔(شرح دلائل الخیرات صفحہ 118)
3۔ملاجیون	3۔(تفسیرات احمدیہ صفحہ652، 653)
4۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	4۔(تفہیمات الہیہ جلد 1صفحہ83)
5۔علامہ سفارینی	5۔(کتاب لوائح الأنوار الالہیۃ وسواطع الاسرار الأثریۃ صفحہ 90)
6۔شیخ محمد اکرم صابری	6۔(اقتباس الأنوار صفحہ72)

7۔شیخ احمد الدردیر — 7۔(الخریدۃ البھیۃ صفحہ 70)

8۔سید محمد مرتضی زبیدی رحمہم اللہ — 8۔(تاج العروس فصل اللام من باب الدال جلد 2 صفحہ 493)

تیرھویں صدی:

	حوالاجات
1۔شیخ احمد سلاوی	1۔(جواہر البحار للنبھانی صفحہ 1486)
2۔شاہ رفیع الدین	2۔(قیامت نامہ صفحہ 3 تا 11)
3۔نواب قطب الدین دہلوی	3۔(مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد 4 صفحہ 387)
4۔شیخ حسن شطی	4۔(لوامع الأنوار البھیۃ)
5۔علامہ محمد بن محمد الامیر	5۔(شرح جوھرۃ التوحید صفحہ 116)
6۔مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم اللہ	6۔(آب حیات 175 تا 181)

چودھویں صدی:

	حوالاجات
1۔حسنین محمد مخلوف	1۔(صفوۃ البیان لمعانی القرآن صفحہ 82)
2۔علامہ انور شاہ کشمیری	2۔(تحیۃ الاسلام صفحہ 8)
3۔مولانا بدر عالم میرٹھی	3۔(فیض الباری، صدائے ایمان)
4۔پیر مہر علی شاہ	4۔(سیف چشتیائی، شمس الھدایہ فی حیات المسیح)
5۔مولانا احمد رضا خان بریلوی	5۔(الجرز الدیانی علی المرتد القادیانی، السوء العقاب علی المسیح الکذاب)
6۔مولانا اشرف علی تھانوی	6۔(تفسیر بیان القرآن در آیت نمبر 55 سورۃ آل عمران)
7۔مولانا ثناء اللہ امرتسری	7۔(تفسیر ثنائی، شہادت مرزا)
8۔مولانا محمد حسین بٹالوی	8۔(خیالی مسیح اور اس کے حواری سے گفتگو)
	9۔(ختم نبوت)

9۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری
10۔ شیخ زاہد الکوثری رحمہم اللہ

10۔(نظرة عابرة فی مزاعم من ینکر نزول عیسیؑ صفحہ 36 تا47)

قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج:

میرا قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج ہے کہ وہ اس طرح 14 صدیوں کے علماء کی لسٹ ہمیں دیں جو حیات سیدنا عیسیٰؑ کے منکر تھے۔

قادیانی قیامت تک ایسی لسٹ پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ بات تو مرزا صاحب نے بھی تسلیم کی ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کا انکار کسی نے بھی نہیں کیا۔

سبق نمبر:21

امام مہدی کا تعارف

سبق نمبر 21

امام مہدی کا تعارف

اہل سنت والجماعت کے مطابق "مہدی" نبی کریم ﷺ کے متبع ہوں گے اور خلفاء راشدین میں سے ایک خلیفہ راشد ہوں گے. آپ نہ ہی نبوت کے مدعی ہوں گے اور نہ ہی انبیاء کی طرح معصوم، احادیث میں انکے اوصاف بیان ہوئے ہیں نیز ہماری معلومات کے مطابق کسی صحیح حدیث میں آپکے لیے امام مہدی کے الفاظ نہیں ملتے بلکہ صرف "المہدی" کہا گیا ہے انہیں "امام مہدی" صرف اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے مسلمانوں کے امام بمعنی پیشوا 'امیر اور حاکم ہوں گے۔

نیز کسی حدیث میں یہ نہیں ملتا کہ وہ شخصیت لوگوں کو اپنی 'مہدیت" پر ایمان لانے کی دعوت دے گی اور نہ ہی کہیں یہ آیا ہے کہ لوگوں کے لیے کسی خاص معین شخصیت کی مہدیت پر ایمان لانا واجب ہے جیسے انبیاء کی نبوت پہ ایمان لانا لازم ہے اسکی مثال ایسے ہے جیسے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے سر پر ایسے لوگ ظاہر فرماتے رہیں گے جو تجدید دین کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے یعنی دین میں جو غلط باتیں داخل ہو گئی ہوں انہیں دین سے الگ کرتے رہیں گے جنہیں عام اصطلاح میں "مجدد دین" کہا جاتا ہے لیکن ہمارے علم کے مطابق کسی محدث یا عالم نے یہ نہیں کیا کہ ہر زمانے میں کسی خاص فرد یا افراد کی مجددیت پر ایمان لانا ضروری ہے بلکہ یہ ہستیاں اپنا کام کرتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لوگوں سے یہ نہیں کہتے کہ ہماری مجددیت پہ ایمان لاؤ۔

ان روایات کے بارے میں جنکے اندر اس شخصیت کے بارے میں خبر دی گئی ہو جنہیں مہدی کہا جاتا ہے مختلف لوگوں نے اظہار خیال کیا ہے ایک گروہ نے توصاف طور پہ ان روایات و احادیث

کو نا قابل اعتبار اور ضعیف کہہ دیا اور یہ لکھا کہ کسی ایسی شخصیت نے نہ آنا ہے اور نہ ہی اسکی ضرورت ہے کبھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ صحیحین بخاری و مسلم میں مہدی کے ذکر والی روایات نہیں اس لیے یہ ساری روایات ضعیف ہیں کبھی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ نزول عیسیٰؑ اور ظہور مہدی کی ساری روایات اسرائیلیات ہیں جو کعب احبار اور وہب بن منبہ نے پھیلائی ہیں کبھی یہ دلیل دی جاتی ہیں کہ ان روایات میں جن کے اندر ظہور مہدی کا ذکر ہے شدید تعارض ہے لہذا یہ قابل قبول نہیں۔ اسکے مقابل ایک دوسری جماعت ایسی ہیں جس نے ظہورِ مہدی کو ثابت کرنے کے لیے ضعیف اور موضوع روایات کو بھی عوام الناس میں بیان کرنا شروع کر دیا جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ اس بارے میں صحیح حدیث شاید موجود ہی نہیں۔

یہ دونوں گروہ غلطی پہ ہیں نہ تو ظہور مہدی صرف افسانہ ہے اور نہ ہی وہ تمام احادیث ضعیف ہیں جنکے اندر نبی کریم ﷺ نے قرب قیامت کے ظہور کی خبر دی ہے بلکہ اس بارے میں حدیث کی ایک کثیر تعداد صحیح اور حسن درجے کی بھی ہیں جن میں سے چند احادیث ہم آگے بیان کریں گے اور نہ ہی یہ اسرائیلیات ہیں۔

دوسری جانب یہ بھی حقیقت ہے کہ صحیح روایات کے علاوہ ایک کثیر تعداد ضعیف من گھڑت اور موضوع روایات وآثار کی بھی ہیں جن سے ظہور مہدی پہ استدلال کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کیونکہ صحیح وحسن احادیث کی ایک کثیر تعداد کا ہونا یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔

امام مہدی کے بارے میں امت مسلمہ کے عقیدے کا خلاصہ یہ ہے کہ قرب قیامت سیدنا عیسیٰؑ کے نزول سے کچھ سال پہلے امام مہدی پیدا ہوں گے۔ اور وہ مدینہ سے مکہ کی طرف تشریف لے کر جائیں گے۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں گے کہ وقت کے علماء ان کو پہچان لیں گے اور جب ان کا طواف مکمل ہو گا تو سب سے پہلے کچھ علماء ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اس کے بعد

عمومی بیعت ہوگی۔ بیعت اس بات پر ہوگی کہ اسلام کے بول بالے کے لئے ہم کوشش کریں گے چاہے اس کام میں ہماری جان کیوں نہ چلی جائے ۔ اس کے بعد امام مہدی کی سربراہی میں نفاذ اسلام کی کوششوں کا آغاز ہوگا۔ اور مسلمانوں کا کفار کے ساتھ جہاد شروع ہوجائے گا۔ اس کے کچھ عرصے بعد سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہوجائے گا۔ سیدنا عیسیٰؑ کا جس وقت نزول ہوگا اس وقت نماز کے لئے مسلمان صفیں سیدھی کررہے ہوں گے ۔ سیدنا عیسیٰؑ کو دیکھ کر مسلمان کہیں گے کہ اے اللہ کے نبی عیسیٰؑ آپ نماز کی امامت کروائیں تو سیدنا عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ یہ اعزاز اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیا ہے۔ چنانچہ امام مہدی اس وقت نماز پڑھائیں گے ۔ اس کے بعد سیدنا عیسیٰؑ ہی نمازوں کی امامت فرمائیں گے ۔ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے کچھ عرصے بعد امام مہدی کا انتقال ہوجائے گا۔

امام مہدی کے بارے میں بہت سی صحیح، ضعیف یا جھوٹی روایات ہیں۔ جن میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہم صرف ان احادیث کو ذکر کریں گے جو صحت کے لحاظ سے قابل اعتبار ہیں یا ان میں اختلاف نہیں پایا جاتا یا ان میں اختلاف بہت کم پایا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 1:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ، يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا.

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔“

(ابوداؤد حدیث نمبر 4284، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر2:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھرانے کا ایک آدمی (مہدی) جو میرا ہم نام ہو گا عرب کا بادشاہ نہ بن جائے گا۔“

(ترمذی حدیث نمبر2230، باب ماجاء فی المھدی)

حدیث نمبر3:

عَن عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کھڑا بھیجے گا وہ اسے عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے یہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔“

(ابوداؤد حدیث نمبر4283، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر4:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، قَالَ: زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا: حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَقَالَ

فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہو گا، وہ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔ سفیان کی روایت میں ہے: دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہو گی تا آنکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہو گا اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔“

(ابوداؤد حدیث نمبر 4282، باب فی ذکر المهدی)

حدیث نمبر5:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ.

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی میری اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔“

(ابوداؤد حدیث نمبر 4285، باب فی ذکر المهدی)

حدیث نمبر6:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَكُونُ

اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ-

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگتے ہوئے نکلے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کے لیے پیش کریں گے، اسے یہ پسند نہ ہوگا، پھر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس سے بیعت کریں گے، اور شام کی جانب سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا تو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، جب لوگ اس صورت حال کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گی، اس کے بعد ایک شخص قریش میں سے اٹھے گا جس کا ننہال بنی کلب میں ہوگا جو ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا، وہ اس پر غالب آئیں گے، یہی کلب کا لشکر ہوگا، اور نامراد رہے گا وہ شخص جو کلب کے مال غنیمت میں حاضر نہ رہے، وہ مال غنیمت تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری

کرے گا، اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، وہ سات سال تک حکمرانی کرے گا، پھر وفات پاجائے گا، اور مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر4286، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر7:

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَايِعُ لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهلِ بَدْرٍ فَيَاْتِيْهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ فَيَاْتِيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتَّى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيْرُ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهزِمُهمْ اللّٰهُ قَالَ وَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ-

حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے۔ اس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب بیداء کے مقام پر پہنچے گا۔ زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ پھر ایک قریشی آدمی ان کی طرف آئے گا۔ اس کے ننھیال قبیلہ کلب سے ہوں گے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر ان کو شکست دے گا۔ اور کہا جائے گا۔ اس موقع پر وہ شخص خسارہ اٹھانے والا ہوگا۔ جو قبیلہ کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا۔"

(مستدرک حاکم حدیث نمبر8328، کتاب الفتن والملاحم)

حدیث نمبر8:

"عَنْ اَبِي سَعِيدٍ خُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي

اَلْمَهْدِیُّ یَسْقِیْهِ اللهُ الْغَیْثَ وَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَها وَ یُعْطِی الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَکْثُرُ الْمَاشِیَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ یَعِیْش سَبْعًا اَوْ ثَمَانِیًا یَّعْنِی حِجَجًا۔"

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا۔ اللہ اس کے لئے بارش برسائیں گے اور زمین اپنی نباتات نکالے گی۔ وہ مال صحیح لوگوں کو دے گا، چوپاؤں کی کثرت ہوگی اور امت بہت زیادہ ہوگی۔ وہ سات یا آٹھ سال رہے گا۔"

(مستدرک حاکم 8673، کتاب الفتن والملاحم)

حدیث نمبر 9:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔"

(مسلم حدیث نمبر 7318، کتاب الفتن)

حدیث نمبر 10:

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؑ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریمؑ اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر (مہدی) کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰؑ جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔“

(مسلم حدیث نمبر395، باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا ﷺ)

مندرجہ بالا احادیث سے امام مہدی کے بارے میں درج ذیل باتیں ہمیں معلوم ہوئیں۔

1۔امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔

2۔امام مہدی کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

3۔امام مہدی سادات میں سے ہوں گے۔

4۔امام مہدی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں گے جب ان کو پہچان کر ان کی بیعت کی جائے گی۔

5۔امام مہدی حاکم (بادشاہ) ہوں گے۔

6۔امام مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

7۔امام مہدی کی حکومت 7 یا 9سال ہوگی۔

8۔امام مہدی کے وقت میں سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہوگا۔

9۔امام مہدی، مہدی ہونے کا دعوٰی نہیں کریں گے۔

10۔امام مہدی سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے کچھ عرصے بعد وفات پائیں گے۔

سبق نمبر:22

امام مہدی اور مرزا صاحب کا تقابلی جائزہ

(حصہ اول)

سبق نمبر 22

امام مہدی اور مرزا صاحب کا تقابلی جائزہ

(حصہ اول)

جائزہ نمبر 1:

امام مہدی کے بارے میں درج ذیل باتیں ہمیں احادیث سے معلوم ہوئیں۔ اب اسی کے اوپر مرزا صاحب کو پرکھ لیتے ہیں۔

1۔ امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔ جبکہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا۔

2۔ امام مہدی کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ جبکہ مرزا صاحب کے والد کا نام غلام مرتضی تھا۔

3۔ امام مہدی سادات میں سے ہوں گے۔ جبکہ مرزا صاحب کا خاندان "مغل" تھا۔

4۔ امام مہدی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں گے جب ان کو پہچان کر ان کی بیعت کی جائے گی۔ جبکہ مرزا صاحب ساری زندگی مکہ مکرمہ نہیں جا سکے۔

5۔ امام مہدی حاکم (بادشاہ) ہوں گے۔ جبکہ مرزا صاحب غلام تھے۔

6۔ امام مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جبکہ مرزا صاحب کو تو حکومت ہی نصیب نہیں ہوئی۔

7۔ مام مہدی کی حکومت 7 یا 9 سال ہوگی۔ جبکہ مرزا صاحب کو تو حکومت ہی نصیب نہیں ہوئی۔

8۔ امام مہدی کے وقت میں سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہوگا۔ جبکہ مرزا صاحب کے دور میں عیسیٰؑ آسمان سے نازل نہیں ہوئے۔

جب مرزا صاحب سے اس بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ آپ امام مہدی ہیں، حالانکہ جس مہدی کے آنے کا حدیث میں ذکر ملتا ہے۔ ان کا نام محمد ہو گا، ان کے والد کا نام عبداللہ ہو گا، وہ سادات میں سے ہوں گے جبکہ آپ کے اندر تو اس بارے میں کوئی نشانی نہیں پائی جاتی۔ تو مرزا صاحب نے جو جواب دیا وہ پڑھیں:

"میرا یہ دعوی نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمہ و من عترتی وغیرہ ہے۔ بلکہ میرا دعوی تو مسیح موعود ہونے کا ہے۔ اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ سے ہو گا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں۔ اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جس قدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افترا نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356)

لیجیے اس جائزے اور مرزا صاحب کی تشریح سے پتہ چلا کہ جس امام مہدی کے قرب قیامت آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے۔ مرزا صاحب کا دعوی اس مہدی ہونے کا نہیں ہے۔ پتہ چلا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مہدویت میں احادیث کی روشنی سے کذاب ہیں۔

جائزہ نمبر 2:

مرزا صاحب ایک اور جگہ قلابازی کھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہمرنگ آنحضرت ﷺ ہو گا۔ اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہو گا۔ اور اس کے اہل بیت میں سے ہو گا۔"

اس کے حاشیے میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھیں۔ اس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ "سَلْمَانُ مِنَّا اَهلَ الْبَيْتِ عَلَى مَشْرَبِ الْحَسَنِ" میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں۔ یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے۔ اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں۔ اور بموجب اس حدیث کے جو کنزالعمال میں درج ہے۔ بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔ اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212، 213)

مرزا صاحب اس جگہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تمھاری بات مان کر اگر یہ کہا جائے کہ امام مہدی کا نام محمد ہو گا اور وہ سادات میں سے ہو گا۔ تو پھر بھی میں مہدی ہوں کیونکہ میری ایک دادی سادات میں سے تھیں۔ اور حضرت فاطمہؓ نے مجھے خواب میں اپنا بیٹا کہا ہے۔

ماشاء اللہ کیا کہنے کہ جب صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب مہدی کی بتائی گئی کسی ایک نشانی پر پورے نہیں اترتے تو کس طرح کھینچ تان کر اپنے آپ کو سید ثابت کر دیا حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ نسب ماں سے نہیں بلکہ باپ سے چلتا ہے۔

اگر یوں کہا جائے کہ سادات بھی تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو سادات نہیں کہا جاتا بلکہ بنی ہاشم تمام سادات میں داخل ہیں۔ جن میں حضرت علی، حضرت عباس، حضرت عقیل اور حضرت جعفرؓ کی اولاد شامل ہیں۔

اب اگر مرزا صاحب کو بالفرض سادات میں سے تسلیم کر بھی لیا جائے تو مرزا صاحب پھر بھی مہدی ثابت نہیں ہوتے کیونکہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا اور مہدی کا نام محمد ہو گا۔ جیسا کہ خود بھی مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے۔

لیجئے اس جائزے سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے جھوٹ کا سہارا لے کر جو مہدی بننے کی ناکام کوشش کی ہے مرزا صاحب اس میں بھی ناکام رہے کیونکہ مرزا صاحب نا تو سید ہیں اور نہ ہی مرزا صاحب کا نام محمد ہے۔ اور نہ ہی والد کا نام عبداللہ ہے۔ اور نہ ہی مرزا صاحب کبھی مکہ مکرمہ جا سکے ہیں۔

پہلے جائزے کے مطابق مرزا صاحب اس امام مہدی ہونے سے انکاری تھے جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ اور دوسرے جائزے کے مطابق مرزا صاحب اسی امام مہدی ہونے کے دعوے دار ہیں جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی کون سی بات سچ تسلیم کی جائے ؟؟؟
اور قانون یہ ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

سبق نمبر:23

امام مہدی اور مرزا صاحب کا تقابلی جائزہ

(حصہ دوم)

سبق نمبر 23

امام مہدی اور مرزا صاحب کا تقابلی جائزہ

(حصہ دوم)

جائزہ نمبر3:

مرزا صاحب کی کچھ تحریرات کے مطابق امام مہدی کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ سب جھوٹی، ضعیف ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افتراء اُن حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں ایسا نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 356)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 208 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 217)

حوالہ نمبر 3:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”سو اہل سنت کا مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا، لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344)

حوالہ نمبر 4:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔ اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔“

(کشف الغلطاء صفحہ 12 مندرجہ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193)

حوالہ نمبر 5:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کا انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کا بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مل کر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں۔“

(کشف الغلطاء، صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193)

حوالہ نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں کہتا ہوں کہ مہدی کی خبریں ضعف سے خالی نہیں ہیں کیونکہ امامین (بخاری و مسلم) نے ان کو نہیں لیا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 568 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 406)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ امام مہدی کے بارے میں جتنی بھی روایات ہیں وہ ضعیف ہیں اور باطل ہیں۔

اب مرزا صاحب کی چند مزید تحریرات ملاحظہ فرمائیں جن میں مرزا صاحب انہی روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور خود کو امام مہدی انہیں روایات کی وجہ سے کہتے ہیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔"

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 2، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 3 تا 4)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنزالعمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213)

حوالہ نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''اور بموجب حدیث "لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ ھؤُلَاءِ اَیْ مِنْ فَارَسَ" (دیکھو بخاری صفحہ 727)۔ رجل فارسی کا جائے ظہور بھی یہ مشرق ہے۔ اور ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وہی رجل فارسی مہدی ہے اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے اور وہ ملک ہند ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 167)

حوالہ نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''دوسری گواہی اس حدیث (اِنَّ لِمَھدِیِّنَا آیَتَیْنِ) کی صحیح اور مرفوع متّصل ہونے پر آیت "فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" میں ہے کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے جس سے بالضرورت متعیّن ہوتا ہے کہ "اِنَّ لِمَھدِیْنَا" کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 135)

حوالہ نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانوں میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی "هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهدِیُّ" اب سوچو یہ حدیث کس پائے اور مرتبے کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337)

معزز قارئین! دونوں قسم کے حوالہ جات آپ نے ملاحظہ کئے جن میں مرزا صاحب پہلے کہتے ہیں کہ امام مہدی کے بارے میں حدیثیں ضعیف ہیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ امام مہدی کے بارے میں بخاری اور مسلم میں کوئی روایت نہیں لہذا امام مہدی کے بارے میں احادیث ضعیف ہیں۔

اسی کے برعکس پھر مرزا صاحب انہیں احادیث کو صحیح قرار دیتے ہیں اور بخاری کی ایک روایت کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جو درحقیقت بخاری میں موجود نہیں بلکہ مرزا صاحب نے بخاری پر جھوٹ لکھا ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا صاحب کی کون سی بات سچ تسلیم کی جائے۔ ایک طرف تو مرزا صاحب امام مہدی کے بارے میں تمام حدیثوں کو ضعیف اور جھوٹا لکھتے ہیں اور دوسری

طرف انہی احادیث کو صحیح کہتے ہیں۔ اب دونوں میں سے ایک ہی بات سچی ہو سکتی ہے۔ اور ایک بات یقیناً جھوٹ ہوگی۔ اور قانون یہ ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

جائزہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ احادیث میں جہاں جہاں مہدی کے نام سے کسی آنے والے کی پیشگوئی رسول ﷺ کی درج ہے۔ اس کے سمجھنے میں لوگوں نے بڑے بڑے دھوکے کھائے ہیں۔ اور غلط فہمی کی وجہ سے عام طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ ہر ایک مہدی کے لفظ سے مراد محمد بن عبداللہ ہے۔ جس کی نسبت بعض احادیث پائی جاتی ہیں۔ لیکن نظر غور سے معلوم ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں۔ منجملہ ان کے وہ مہدی بھی ہے جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا ہے۔ جس کا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضرور ہے۔ درحقیقت اسی کی تعریف میں یہ حدیث ہے کہ اگر ایمان ثریا سے معلق یا ثریا پر ہوتا تب بھی وہ مرد وہیں سے اس کو لے لیتا۔ اور اس کی یہ نشانی بھی لکھی ہے کہ وہ کھیتی کرنے والا ہوگا۔ غرض یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔ اور ان میں سے ایک وہ بھی ہے جس کا ممالک مشرقیہ سے ظہور لکھا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے روایات کے اختلاط کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے۔ لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں۔ اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔“

(نشان آسمانی صفحہ 9، 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 370)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے پتہ چلا کہ صرف ایک مہدی نے نہیں آنا بلکہ احادیث میں بہت سے مہدیوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

اب مرزا صاحب کی 2اور تحریرات دیکھتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب ہی آخری مہدی ہیں اور ان کے بعد کسی مہدی نے نہیں آنا۔

تحریر نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ2، روحانی خزائن جلد20، صفحہ 3تا4)

تحریر نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کا وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد کوئی اور مہدی پیدا نہیں ہو گا۔

(تریاق القلوب صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15صفحہ 479)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ اگر ایک مہدی کی بجائے بہت سے مہدیوں نے آنا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ مرزا صاحب سے پہلے کون سچا مہدی تھا؟؟؟

اور ساتھ یہ بھی بتایا جائے کہ وہ مہدی جس کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا نام محمد، والد کا نام عبداللہ اور وہ سادات میں سے ہوگا وہ کون تھا اس کی نشاندہی کی جائے؟؟؟ کیونکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں آخری مہدی ہوں۔

معزز قارئین! ان چاروں جائزوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا مہدی ہونے کا دعوی سچا نہیں تھا کیونکہ کبھی مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں وہی مہدی ہوں جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ کبھی کہتے ہیں وہ مہدی میں نہیں ہوں۔ کبھی کہتے ہیں کہ ایک نہیں، بہت سے مہدیوں نے ظاہر ہونا ہے، کبھی کہتے ہیں میں ہی آخری مہدی ہوں۔

مرزا صاحب نے اتنے پلٹے کھائے ہیں کہ اگر خود قادیانی بھی ٹھنڈے دماغ سے مرزا صاحب کی کتابوں کو پڑھیں تو چکرا جائیں۔ اتنے پلٹے کھانے والا سچا مہدی نہیں ہو سکتا۔ جبکہ ایک بھی نشانی مہدی کی مرزا صاحب میں پوری بھی نہ ہوئی ہو۔

سبق نمبر: 24

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ اول)

سبق نمبر ۲۴

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ اول)

روایت نمبر 1:

مرزا صاحب درج ذیل روایت پر باطل استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس روایت میں ذکر ہے کہ امام مہدی جس گاؤں میں ظاہر ہوں گے اس کا نام "کدعہ" ہے۔ اور "کدعہ" قادیان کا ہی پرانا نام ہے۔ لہذا مرزا صاحب سچے امام مہدی ہیں۔

اس روایت کو مرزا صاحب نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہوا ہے۔ آیئے سب سے پہلے مرزا صاحب کی تحریر کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اس کا علمی رد کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"شیخ حمزہ ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو سنہ 840ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ زیل عبارت لکھتے ہیں ۔ درابعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد- قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَخْرُجُ الْمَھدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھا کِدْعَہ وَیُصَدِّقُہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَیُجْمِعُ اَصْحَابُہُ مِنْ اَقْصَی الْبِلَادِ عَلَی عِدَۃِ اَھلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ

مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً وَ مَعَهُ صَحِيْفَةٌ مَّخْتُوْمَةٌ (اَیْ مَطْبُوْعَةٌ) فِيْها عَدَدُ اَصْحَابِهِ بِاَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخَلَالِهِمْ ، یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر سے برابر ہو گا یعنی تین سو تیرہ (313 ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 41،40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325،324)

اس روایت میں ایک نہیں 2 باتیں بیان ہوئی ہیں آیئے دونوں کا باتوں کا جائزہ لے کر ان کا رد کرتے ہیں۔

جواب نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افتراء اُن حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں ایسا نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 356)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 208 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 217)

جب مرزا صاحب کے نزدیک مہدی کے بارے میں کوئی ایک روایت بھی صحیح نہیں تو پھر مہدی کے بارے میں ضعیف روایات کو مرزا صاحب پیش کر کے اس پر اپنا عقیدہ کیوں بناتے ہیں؟؟

جواب نمبر2:

مرزا صاحب کے نزدیک قادیان کا پرانا نام "اسلام پور" تھا پھر یہ بگڑتے بگڑتے قادیان بن گیا۔ مرزا صاحب نے اس بارے میں لکھا ہے:

"ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریبًا دو سو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہم وعیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا اور جو لاہور سے تخمیناً پچاس کوس بگوشہ شمال مشرق واقع ہے فرد کش ہو گئے. جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو پیچھے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا. اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ قاضی رہا اور پھر آخر میں قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا اور قاضی ماجھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی کہ یہ علاقہ جس کا طولانی رقبہ قریبًا ساٹھ کوس ہے. ان دنوں میں سب کا سب ماجھہ کہلاتا تھا. غالبًا اس وجہ سے اس کا نام ماجھہ تھا کہ اس ملک میں بھینسیں بکثرت ہوتی تھیں اور ماجھ زبان ہندی میں بھینس کو کہتے ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ 134،135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 163،164)

اگر بالفرض مرزا صاحب کی یہ بات مان بھی لی جائے کہ روایت میں جس کدعہ کا ذکر ہے وہ دراصل قادیان کا ہی نام ہے کیونکہ قادیان کو عربی میں کدعہ کہتے ہیں تو مرزا صاحب پھر بھی کذاب ثابت ہوتے ہیں کیونکہ قادیان کا پرانا نام مرزا صاحب کے مطابق "اسلام پور" تھا۔ اور اسلام پور تو کسی صورت بھی کدعہ نہیں بن سکتا۔

جواب نمبر 3:

یہاں مرزا صاحب نے ایک شیعہ "علی حمزہ طوسی" کے حوالے سے یہ روایت پیش کی ہے اور پھر اس روایت کو "حدیث صحیح" بھی بتایا ہے۔

جبکہ مرزا صاحب نے خود شیعہ کے بارے میں لکھا ہے:

" شیعہ مذہب اسلام کا مخالف ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ الخ"

(ملفوظات جلد 1 صفحات 96،97)

جس مذہب کو مرزا صاحب خود اسلام کا مخالف مانتے ہیں پھر اسی مذہب کے ایک ماننے والے کی کتاب سے روایت پیش کر کے اس روایت کو صحیح بھی کہتے ہیں کیا یہ مرزا صاحب کی کھلی منافقت نہیں ہے؟؟ کیا اسلام کے مخالف مذہب کی کتابوں میں موجود روایات سے عقیدہ بنایا جاتا ہے؟؟

جواب نمبر 4:

مرزا صاحب نے شیعہ مصنف کی جس "جواہر الاسرار" نامی کتاب کا حوالہ دیا ہے اس میں لفظ "کرعہ" ہے "کدعہ" نہیں ہے۔

(اگر کسی کاتب نے غلطی سے کسی ایک نسخے میں کرعہ کو کدعہ لکھ دیا تو اس کا علم نہیں)

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ ایران کے "کتاب خانہ ملی" کی ڈیجیٹل لائبریری کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے جس کا انٹرنیٹ لنک یہ ہے: http://dl.nlai.ir

جب یہ سائیٹ کھل جائے تو سرچ میں کتاب کا نام "جواہر الاسرار" لکھیں اور جو نتائج سامنے آئیں ان میں سب سے پہلی کتاب کو کھول کر اس کا صفحہ نمبر 96 دیکھیں۔

وہاں لفظ "کرعہ" لکھا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کیونکہ "جواہر الاسرار" کے مصنف علی طوسی نے "اربعین" کا حوالہ دیا ہے جس سے مراد غالباً ابو نعیم اصفہانیؒ کی کتاب "اَلْاَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِی الْمَھدِیْ" ہے۔

اس کتاب میں "ساتویں نمبر" پر یہ روایت موجود ہے اور اس میں لفظ "کرعہ" ہے نہ کہ "کدعہ"۔

نیز علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب "اَلْعَرْفُ الْوَرْدِیْ فِی اَخْبَارِ الْمَھدِیْ" میں حافظ ابو نعیم اصفہانیؒ کی کتاب میں بیان کردہ روایات کو مختصر طور پر ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ مزید روایات بھی ذکر کی ہیں اس میں بھی لفظ "کرعہ" ہے نہ کہ "کدعہ"۔

(العرف الوردی فی اخبار المہدی صفحہ 82 روایت نمبر 84)

پھر شیعہ مصنف علی طوسی کی کتاب "جواہر الاسرار" کے اسی صفحے پر جہاں سے مرزا صاحب نے یہ روایت پیش کی ہے امام مہدی کے بارے میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ:

"یَکُوْنُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةَ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِی ھاشَمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی یَاْتِیَ مَکَّةَ فَخَرَجَ اِلَیْهِ جَیْشٌ مِّنَ الشَّامِ فَیَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَیْتِهِ وَهوَ کَارِهٌ حَتّٰی یُبَایِعُوْهُ بَیْنَ الرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ"

(جواہر الاسرار، قلمی نسخہ صفحات 95 تا 96)

"ایک خلیفہ کی موت کے بعد اختلاف ہوگا (کہ اب خلیفہ کیسے بنایا جائے) تو بنی ہاشم کا ایک شخص مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ آئے گا، شام کا ایک لشکر اس کی طرف فوج خروج کرے گا تو لوگ

اسے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کریں گے (یعنی ان کی بیعت کرنا چاہیں گے) لیکن وہ ایسا نہیں چاہے گا، آخر کار لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔"

یہ الفاظ مرزا صاحب کو نظر نہیں آئے یا مرزا صاحب نے جان بوجھ کر اس لئے نقل نہیں کئے کہ اس طرح وہ "نقلی اور جعلی" مہدی ثابت ہوتے تھے۔ کیونکہ نہ وہ ہاشمی اور نہ انہوں نے کبھی مکہ و مدینہ کا منہ دیکھا اور نہ انہوں نے بیت اللہ کے سائے میں کبھی کسی سے بیعت لی۔

دیگر شیعہ کتب جن میں یہ روایت نقل کی گئی ہے ان میں بھی لفظ "کرعہ" ہے "کدعہ" نہیں ہے۔ آیئے ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

مشہور شیعہ عالم محمد باقر مجلسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب امام غائب کے بارے میں روایت ذکر کی ہے جس کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں:۔

"فَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ مِنَ الْقَرْيَةِ يُقَالُ لَها كَرْعَةٌ عَلَى رَاسِهِ عَمَامَتِيْ مَتَدَرِّعٌ بِدِرْعِيْ، مُتَقَلِّدٌ بِسَيْفِي ذِيْ الْفِقَارِ-"

" وہ (مہدی) یمن کے ایک گاؤں سے خروج کرے گا جسے "کرعہ" کہا جاتا ہے، اس کے سر پر میرا عمامہ ہوگا اور اسکے پاس میری ڈھال ہوگی اور اس نے میری تلوار ذوالفقار لٹکائی ہوگی۔"

(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 380)

لیجئے اس روایت میں تو صاف طور پر یہ بھی بیان ہوگیا کہ یہ "کرعہ" ہندوستان کے ضلع گورداسپور کا نہیں بلکہ یمن کا ایک گاؤں ہے۔

ایک اور شیعہ عالم سید ہاشم بحرانی موسوی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے:

"اَلتَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ : اَلْاَرْبَعِيْنَ بِاَسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَخْرُجُ الْمَهدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَها كَرْعَةٌ "

” روایت نمبر : 79اربعین میں حضرت عبداللہ بن عمر(صحیح عبداللہ بن عمرو ہے: ناقل) سے روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مہدی ایک کرعہ نام گاؤں سے خروج کرے گا۔“

(غایۃ المرام وحجۃ الخصام، جلد 7 صفحہ 101)

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ "کدعہ "نہیں ہے بلکہ "کرعہ " ہے۔ مرزا صاحب نے اس "کرعہ "کو "کدعہ " سے بدلا یعنی اصل الفاظ میں کدعہ یعنی دال کے ساتھ نہیں ہے بلکہ راء کے ساتھ "کرعہ " ہے۔

جواب نمبر5:

مہدی کے "کرعہ " نامی گاؤں سے نکلنے کی روایت اہل سنت کی مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی ملتی ہے۔ اور ان تمام کتب میں لفظ "کرعہ "ہی ہے کسی ایک میں بھی "کدعہ "نہیں ہے۔

1۔ الاربعون حدیثا فی المھدی (روایت نمبر7)

(ابونعیم اصفہانیؒ)

2۔ العرف الوردی فی اخبار المھدی۔(صفحہ 82، روایت نمبر84)

(امام سیوطیؒ)

3۔ المعجم لابن المقریء۔(صفحہ 58روایت نمبر94)

(ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانیؒ)

4۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔(جلد 6 صفحہ 516روای نمبر1435)

(ابن عدی جرجانیؒ)

نوٹ: "معجم ابن المقری اور ابن عدی کی " الکامل فی ضعفاء الرجال "کی روایات میں بھی یہ ذکر ہے کہ "کرعہ یمن کا ایک گاؤں ہے "۔

جواب نمبر6:

مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ "کدعہ" دراصل "قادیان" کو مُعرب کیا ہوا ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ معرب کسے کہتے ہیں۔

"معرب" کا معنی ہے کسی غیر عربی لفظ یا کلمہ کو جس کا عربی میں تلفظ مشکل ہو عربی الفاظ میں ڈالنا۔

مثال کے طور پر چین کے لفظ میں جو حرف "چ" ہے یہ عربی میں نہیں پایا جاتا اس لئے عربی میں چین کو "الصین" کہتے ہیں۔

مرزا صاحب نے "کدعہ" سے "قادیان" بنانے کے لئے یہ شوشہ چھوڑا کہ لفظ "کدعہ" اصل میں "قادیان" کو عربی میں ڈھالا گیا ہے جبکہ "قادیان" کو "معرب" کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اسے عربی میں بھی "قادیان" بولا اور پڑھا جاسکتا ہے، پھر عجیب بات ہے کہ "ق" اور "ک" یہ دونوں حروف عربی کے ہیں پھر نہ جانے وہ کون کم علم تھا جس نے "قادیان" کو عربی میں ڈھالتے ہوئے "ق" کو "ک" سے بدلنے کی ضرورت محسوس کی اور بجائے "قدعہ" کے "کدعہ" بنایا؟

اگر ایسا ہی ہے تو پھر "قادیان" کا اصل تلفظ "کادیان" بنتا ہے۔ جو کہ قادیانی بھی تسلیم نہیں کرتے۔

جواب نمبر7:

اب اسی روایت کے دوسرے حصے کا جائزہ لیتے ہیں۔

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے عنوان قائم کیا ہے۔

"ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا" اور پھر اس کے نیچے لکھا ہے:

”چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا، اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔“

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 324)

اس کے بعد مرزا صاحب نے اس روایت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنے تین سو تیرہ خاص مریدوں کے نام نمبروار لکھے ہیں۔۔۔۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 41 روحانی خزائن 11 کے صفحہ 325 تا 328)

ایک اور مزے کی بات مرزا صاحب کے ان تین سو تیرہ (313) مریدان باصفا میں سے کئی ایسے بھی نکلے جو بعد میں مرزا صاحب پر لعنت بھیجنے لگے جن میں خاص طور پر مرزا کی تیار کردہ لسٹ میں نمبر 159 پر لکھا نام "ڈاکٹر عبدالحکیم خان۔ پٹیالہ" کا ہے۔

دیکھیں مرزا صاحب کی لسٹ۔۔۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 40 روحانی خزائن 11 صفحہ 327)

ان صاحب کو آج بھی جماعت قادیانیہ "ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد" کے نام سے یاد کرتی ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی اس تحریر میں جو دھوکے اور فریب دیے ہیں ان پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

شیعہ مصنف علی طوسی کی تحریر کے اندر یہ الفاظ ہیں۔

"وَمَعَهُ صَحِيْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ فِيْها عَدَدُ اَصْحَابِهِ بِاَسْمَائِهِمْ"

جس کا ترجمہ ہے کہ اس (مہدی) کے پاس ایک سربمہر صحیفہ ہوگا جس میں اس کے ساتھیوں کے نام لکھے ہوں گے، یعنی عبارت کے سیاق وسباق سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ مہدی ظاہر ہوگا تو یہ صحیفہ اس کے پاس ہوگا۔

اس میں یہ کہیں نہیں کہ اس صحیفہ میں وہ تین سو تیرہ نام خود مہدی پرنٹنگ پریس سے طبع کروائے گا۔

لیکن مرزا صاحب نے ان عربی الفاظ میں اپنی طرف سے "ای مطبوعۃ" کا اضافہ کیا تاکہ یہ دھوکہ دیا جائے کہ وہ مہدی خود اپنے مریدوں کے نام کسی پریس سے پرنٹ کروائے گا۔

یہ بلکل ویسا ہی قادیانی فراڈ ہے جیسا حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دمشق شہر کے مشرقی حصہ میں سفید مینار کے پاس نازل ہوں گے یعنی وہ مینار نزول عیسیٰؑ سے پہلے ہی موجود ہوگا۔ لیکن مرزا نے اس حدیث کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کا یہ طریقہ نکالا کہ اپنی زندگی کے آخری حصہ میں چندہ اکٹھا کر کے قادیان میں ایک مینار بنوانا شروع کیا جو اس کی موت تک بھی ابھی نامکمل تھا اور اسے جماعت قادیانیہ آج بھی "منارۃ المسیح" کے نام سے یاد کرتی ہے۔

جواب نمبر 8:

یہ بات تو روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اہل سنت اور شیعہ کی جس کتاب میں بھی یہ روایت ملتی ہے وہاں لفظ "کرعہ" ہی ہے، مرزا صاحب نے کمال دھوکہ دہی سے "ر" کو "د" سے بدل کر "کدعہ" بنایا اور پھر کہا کہ "کدعہ" اصل میں "قادیان" کا عربی نام ہے۔

اب آخر میں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ روایت سرے سے ہی قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ہے "عبدالوھاب بن ضحاک حمصی" اس کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

"عبدالوھاب بن ضحاک کا تعارف"

1۔ امام بخاریؒ نے فرمایا:

"وہ عجیب قسم کی روایات بیان کیا کرتا تھا۔"

2۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا:

"یہ روایتیں گھڑتا تھا، میں نے خود اسے دیکھا ہے۔"

3۔ امام نسائیؒ نے فرمایا:

"یہ ثقہ نہیں ہے، اسے ترک کر دیا گیا ہے (متروک ہے)۔"

4۔امام عقیلیؒ امام دارقطنیؒ اور امام بیہقیؒ نے فرمایا:

"یہ متروک راوی ہے۔"

5۔امام صالح بن محمد الحافظ نے فرمایا:

"منکر الحدیث ہے اس کی زیادہ تر حدیثیں جھوٹی ہیں۔"

6۔امام ابن حبانؒ نے فرمایا:

"یہ حدیثیں چوری کیا کرتا تھا، اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔"

7۔امام ابن ابی حاتمؒ نے فرمایا:

"وہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔"

8۔امام حاکمؒ اور ابونعیمؒ نے فرمایا:

"یہ موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔"

(تہذیب التہذیب جلد 2 صفحہ 637)

تو یہ ہے ہندوستانی نقلی مہدی مرزا غلام قادیانی کی دھوکہ دہی کا ایک نمونہ اور اس کی پیش کردہ "حدیث صحیح" کا حال۔

اب آخر میں قادیانیوں کی تبلیغی پاکٹ بک کے مصنف "ملک عبدالرحمن خادم" کا ایک جھوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ملک عبدالرحمن خادم مرزائی نے نواب صدیق حسن خان مرحوم کی کتاب " حجج الکرامۃ " کے حوالے سے بھی جھوٹ بولا ہے کہ اس میں لکھا ہے

"مہدی کدعہ نامی گاؤں میں پیدا ہوگا۔"

اور حوالہ " حجج الکرامۃ " کے صفحہ نمبر 358 کا دیا ہے۔ (تبلیغی پاکٹ بک صفحہ 655)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب میں بھی لفظ "کرعہ" ہے نہ کہ "کدعہ"۔

(حجج الکرامہ صفحہ 358، سطر 11 مطبع شاہجہانی، بھوپال)

لہذا مصنف تبلیغی پاکٹ بک نے حوالے میں صریح خیانت کی ہے اور جھوٹ بولا ہے۔

سبق نمبر: 25

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ دوم)

سبق نمبر 25

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ دوم)

روایت نمبر2:

قادیانی ابن ماجہ میں موجود درج ذیل روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس امام مہدی کا ذکر احادیث میں آیا ہے کہ ان کا نام محمد ہوگا، ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، وہ سادات میں سے ہوں گے، اور ان سے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ میں بیعت کی جائے گی انہوں نے نہیں آنا بلکہ حضرت عیسیٰؑ ہی امام مہدی ہوں گے۔

آیئے پہلے حدیث اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر اس کا علمی، تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ .

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دن بہ دن معاملہ سخت ہوتا چلا جائے گا، اور دنیا تباہی کی طرف بڑھتی جائے گی، اور لوگ بخیل ہوتے جائیں گے، اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی، اور مہدی عیسیٰ بن مریمؑ کے

علاوہ کوئی نہیں ہے۔"

(ابن ماجہ حدیث نمبر4039، باب شدۃ الزمان)

قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

مرزاصاحب نے اس حدیث کے بارے میں لکھاہے:

"ابن ماجہ اور اس کے علاوہ دوسری کتب میں ایک حدیث آئی ہے کہ "لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ" یعنی عیسی ابن مریم ہی مہدی ہو گا۔ پس کس طرح ان جیسی احادیث پر اعتماد کیا جاسکتا ہے جن میں شدت سے باہم اختلافات، تناقض اور ضعف پایا جاتا ہے اور ان کے راویوں پر بہت جرح ہوئی ہے جیساکہ محدثین پر یہ بات مخفی نہیں حاصل کلام یہ کہ یہ ساری احادیث اختلافات اور تناقضات سے خالی نہیں۔"

(حمامۃ البشری اردو ترجمہ صفحہ 331، حمامۃ البشری عربی صفحہ 89، 90 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 315،314)

لیجئے جب مرزاصاحب خود اس حدیث کو ضعیف کہ رہے ہیں اور اس پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں تو اس کو بطور دلیل کیوں پیش کرتے ہیں؟

جواب نمبر2:

اس بارے میں اب آئمہ حدیث کی رائے دیکھتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

1۔ ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

ثم اعلم ان حديث لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ضعيف باتفاق المحدثين-

”جان لوکہ لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔“

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد 10 صفحہ 101 طبع بیروت)

2۔امام شمس الدین ذہبیؒ لکھتے ہیں:

لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وهو خبر منكر اخرجه ابن ماجة.

”لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ والی روایت منکر ہے جسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے۔“

(میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ 107)

3۔شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

والحديث الذى فيه لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رواه ابن ماجة وهو حديث ضعيف-

”وہ حدیث جس میں ہے کہ نہیں کوئی مہدی مگر عیسی ابن مریم، جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔وہ ضعیف ہے۔“

(منہاج السنۃ النبویۃ جلد 4 صفحہ 101،102)

یہ تو چند آئمہ حدیث کے نام اور حوالہ جات لکھے ہیں جو اس کو ضعیف کہتے ہیں ورنہ تقریبا تمام آئمہ حدیث اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

جواب نمبر3:

اب اس حدیث کی سند کو دیکھتے ہیں۔

اس روایت میں ایک راوی "محمد بن خالد الجندی الصنعانی" ہے۔اس کے بارے میں امام ذہبیؒ نے لکھا ہے:

قَالَ أَبُوْ الْفَتْحِ الْاَزْدِیِّ: مَنْکَرُ الْحَدِیْثِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: مَجْهُوْلٌ، قُلْتُ: هوَ صَاحِبُ الْحَدِیْثِ الْمُنْکَرِ: لَامَهْدِیِّ اِلَّا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ۔

”ابوفاتح ازدی کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے۔(یعنی منکر حدیثیں روایت کیا کرتا تھا)

امام حاکمؒ کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

میں کہتا ہوں (یعنی امام ذہبیؒ کہتے ہیں) کہ اسی راوی نے یہ منکر حدیث روایت کی ہے لَامَهدِیَّ اِلَّا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ۔“

(تاریخ الاسلام للذھبی، جلد4 صفحات 1194,1193 دارالغرب الاسلامی)

امام جرح وتعدیل حافظ جمال الدین مزیؒ لکھتے ہیں:

"وَقَالَ الْحَافِظُ الْبَیْهقِیُّ: هذَا حَدِیْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ ابْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِیِّ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللهِ الْحَافَظُ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ رَجُلٌ مَجْهوْلٌ، وَاخْتَلَفُوْا فِی اَسْنَادِهِ----"

”امام بیہقیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث (یعنی لا مھدی الا عیسی) صرف محمد بن خالد جندی نے روایت کی ہے۔ ابو عبداللہ الحافظ (یعنی امام حاکم) نے فرمایا ہے کہ: محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے، نیز اس روایت کی سند میں اختلاف بھی ہے۔“

(تہذیب الکمال، جلد25، صفحہ149 طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

(جس راوی سے محمد بن خالد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس کا نام ابان بن صالح ہے اور کہیں ابان بن ابی ایاش ہے۔ ناقل)

پھر آگے لکھتے ہیں:

"قَالَ الْبَیْهقِیُّ: فَرَجَعَ الْحَدِیْثُ اِلٰی رَوَایَةِ مُحَمَّدٍ الْجَنْدِیِّ، وَهوَ مَجْهوْلٌ،

عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَاشٍ وَھوَ مَتْرُوْکٌ ------ وَالْحَدِیْثُ فِی التَّنْصِیْصِ عَلٰی خُرُوْجِ الْمَھدِیِّ اَصَحُّ اَسْنَادًا وَفِیْھا بَیَانُ کَوْنِہٖ مِنْ عِتْرَۃِ النَّبِیِّ ﷺ"

''امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محمد بن خالد جندی کی طرف لوٹتی ہے اور وہ مجہول راوی ہے،اور (ایک روایت میں)وہ ابان بن ابی عیاش سے روایت کرتا ہے جو کہ متروک راوی ہے(آگے لکھتے ہیں)وہ حدیث جس کے اندر خروج مہدی کا ذکر ہے ان کی سندیں زیادہ صحیح ہیں اور ان(صحیح روایات میں)میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آنحضرت ﷺ کی عترت سے ہوں گے۔''

(تہذیب الکمال جلد25، صفحہ150)

حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

"قَالَ اَبُوْالْحُسَیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْآبِرِیِّ فِی کِتَابِ مَنَاقِبِ الشَّافِعِیِّ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ھذَا غَیْرُ مَعْرُوْفٍ عِنْدَ اَھلِ الصَّنَاعَۃِ مِنْ اَھلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ- وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِذِکْرِ الْمَھدِیِّ، وَاَنَّہٗ مِنْ اَھلِ بَیْتِہٖ، وَاَنَّہٗ یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ، وَاَنَّہٗ یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا، وَاَنَّ عِیْسٰی یَخْرُجُ فَیُسَاعِدُہٗ عَلٰی قَتْلِ الدَّجَّالِ، وَاَنَّہٗ یَوْمَ ھذِہِ الْاُمَّۃِ، وَیُصَلِّیْ عِیْسَی خَلْفَہٗ، وَقَالَ الْبَیْھقِیُّ: تَفَرَّدَ بِہٖ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ھذَا، وَقَدْ قَالَ الْحَاکِمُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ: ھوَ مَجْھوْلٌ"-

''محمد بن حسن آبریؒ نے مناقب الشافعیہ میں فرمایا ہے کہ یہ محمد بن خالد(الجندی)اہل علم اور اہل نقل کے نزدیک غیر معروف ہے(یعنی مجہول ہے)جبکہ مہدی کا ذکر تو آنحضرت ﷺ کی متواتر احادیث میں وارد ہوا ہے،جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آپؐ کے اہل بیت میں سے ہوں گے،وہ سات سال تک حکومت بھی کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے اور یہ بھی

بیان ہے کہ عیسیٰؑ کے خروج کے بعد دجال کو قتل کرنے میں وہ ان کی مدد کریں گے، اور وہ (مہدی علیہ الرضوان) اس امت کی امامت بھی فرمائیں گے اور عیسیٰؑ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت صرف محمد بن خالد نے روایت کی ہے اور امام حاکمؒ نے فرمایا ہے کہ وہ مجہول ہے۔

(المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، صفحہ 142)

اس کے بعد حافظ ابن قیمؒ نے وہ احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کے اندر "حضرت مہدی علیہ الرضوان" کا ذکر ہے اور پھر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو "لا مھدی الا عیسی" والی روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ہی مہدی ہیں۔ لکھتے ہیں:

"وَاحْتَجَّ اَصْحَابُ هٰذَا بِحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْجَنْدِيِّ الْمُتَقَدِّمِ، وَ قَدْ بَيَّنَّا حَالَهُ، وَ اَنَّهُ لَا يَصِحُّ وَ لَوْ صَحَّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ، لِاَنَّ عِيْسٰى أَعْظَمُ مَهْدِيٍّ بَيْنِ يَدَيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَيْنَ السَّاعَةِ، وَ قَدْ دَلَّتِ السُّنَّةُ الصَّحِيْحَةُ عَنْ نَبِيٍّ ﷺ عَلٰى نُزُوْلِهِ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيِّ دِمَشْقَ وَ حُكْمِهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَ قَتْلِهِ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى، وَ وَضْعِ الْجِزْيَةِ، وَ اِهْلَاكِ اَهْلِ الْمِلَلِ فِى زَمَانِهِ---- الخ "

"یہ نکتہ نظر رکھنے والے خالد بن محمد الجندی کی اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں جو پہلے گزری (یعنی لا مہدی الا عیسی) اور (خالد بن محمد الجندی) کا حال ہم پہلے بیان کر چکے، اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے اور اگر (بالفرض) صحیح بھی ہو تو اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں (کہ حضرت عیسیٰؑ ہی مہدی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان سب سے بڑے مہدی حضرت عیسیٰؑ ہی تشریف لائیں گے۔ (یہ توجیہ اس لیے ضروری ہے کہ) نبی کریم

ﷺ کی صحیح احادیث میں بتایا گیا ہے کہ (حضرت عیسیٰؑ) دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید منارہ پر نازل ہونگے ، اور آپ نازل ہوکر اللہ کی کتاب (قرآن) کے مطابق فیصلے فرمائیں گے ، اور یہود و نصاریٰ کو قتل کریں گے (اگر وہ ایمان نہ لائیں گے) اور جزیہ قبول نہیں کریں گے ۔ اور ان کے زمانے میں تمام (باطل) ملتوں والے ہلاک کردیئے جائینگے۔

(المنار المنیف صفحہ 148)

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيِّ، بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَ النُّوْنِ، اَلْمُؤَذِّنُ، اَلْمَجْهُوْلُ.

”محمد بن خالد جیم اور نون پر زبر کے ساتھ جنہیں مؤذن کہا جاتا ہے، یہ مجہول ہیں۔“

(تقریب التہذیب صفحہ 840، طبع دار العاصمۃ)

امام ابن الجوزی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَسَائِيْ : هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ.

امام نسائی نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے، امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ حدیث صرف محمد بن خالد جندی نے بیان کی ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے۔

(العلل المتناھیۃ فی الاحادیث الواھیۃ جلد 1 صفحات 862، 863 دار الکتب العلمیۃ)

قادیانی اس کے جواب میں ایک کمزور سا اعتراض کرتے ہوئے ابن کثیر اور امام ذہبی کی درج ذیل روایات پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ ابن کثیر اور امام ذہبی نے محمد بن خالد الجندی کو ثقہ کہا ہے۔ آیئے پہلے دونوں روایات کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اس کا علمی رد کرتے ہیں۔

ابن کثیر نے لکھا ہے:

"وَلَيْسَ هُوَ بِمَجْهُوْلٍ كَما زَعَمَهُ بِالْحَاكِمِ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مُعِيْنٍ اَنَّهُ وَثَقَهُ"

"(محمد بن خالد الجندي) مجهول نہیں ہے جیسا کہ امام حاکم نے گمان کیا ہے بلکہ امام (یحیی) بن معین سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اسے ثقہ کہا ہے۔"

(البدایہ والنہایہ جلد 17 صفحہ 46 دار ابن کثیر)

اسی طرح امام ذہبی کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے:

"ذَكَرَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ فِي اَمَالِيْهِ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ قُلْتُ وَ قَدْ وَثَقَهُ يَحْيَ بْنُ مُعِيْنٍ وَاللهُ أَعْلَمُ. .."

"ابن صلاح نے اپنی امالی میں کہا ہے کہ محمد بن خالد مجہول ہے میں (یعنی امام ذہبی) کہتا ہوں کہ یحیی بن معین نے اسکی توثیق کی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔"

(میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ 107 طبع دار الرسالۃ العالمیۃ)

حافظ ابن کثیر نے فرمایا کہ ابن معین سے یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے محمد بن خالد جندی کی توثیق کی ہے اور امام ذہبی بھی فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین نے اسکی توثیق کی ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ امام یحیی بن معین کی طرف سے یہ توثیق کہاں بیان ہوئی ہے۔؟

اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

اصل میں حافظ جمال الدین مزی نے اپنی کتاب تہذیب الکمال میں امام آبری کی مناقب شافعی کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ امام یحیی بن معین نے محمد بن خالد جندی کو ثقہ کہا ہے آیئے پہلے وہ روایت پوری پڑھتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آیا اس کے بل بوتے پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام یحیی بن معین نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے؟

"قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَبِرِيِّ الْحَافِظُ فِي الْمَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَهْمَذَانِيِّ بِبَغْدَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ وَهُوَ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُؤَمَلٍ الْعَدَوِى قَالَ لِيْ يُوْنُس بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰي جَاءَنِيْ رَجُلٌ وَ قَدْ وَخَطَهُ الشَّيْبُ سَنَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَعْنِي مِاءَتَيْنِ عَلَيْهِ مُتَبَّنَةٌ اَزِيْرٌ يَسْأَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لِيْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْجَنْدِيِّ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ فَقَالَ لِيْ هَذَا مُؤَذِّنُ الْجَنَدِ وَ هُوَ ثِقَةٌ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ. .... الخ "

" یونس بن عبدالاعلی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا جس پر بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو چکے تھے اور اس نے کمبل اوڑھا ہوا تھا یہ سنہ 213 ہجری کی بات ہے اس آدمی نے مجھ سے اس حدیث (یعنی لا مہدی الا عیسی) کے بارے میں پوچھا اور کہا یہ محمد بن خالد جندی کون ہے؟

میں نے کہا میں نہیں جانتا، تو اس آنے والے نے کہا یہ جند کا مؤذن ہے اور ثقہ ہے میں نے پوچھا کیا آپ یحیی بن معین ہیں؟ تو اس نے جواب دیا، ہاں۔"

(تہذیب الکمال جلد 25 صفحات 148، 149 طبع موسسۃ الرسالۃ)

تو یہ ہے وہ حکایت جس کی بناء پر یہ کہا جاتا ہے کہ امام یحیی بن معین نے محمد بن خالد جندی کو ثقہ کہا ہے لیکن یہ استدلال دو وجوہ سے غلط ہے:

پہلی وجہ:

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس حکایت کی سند میں ایک صاحب ہیں احمد بن محمد بن مؤمل العدوی یہ مجہول الحال ہیں۔ اور ہمیں اسماء الرجال کی کسی کتاب میں ان کے بارے میں نہیں ملا کہ ثقہ تھے یا نہیں، خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے بارے میں نہ کوئی تعدیل ذکر کی نہ جرح۔

(تاریخ بغداد جلد 6 صفحہ 184 طبع دار الغرب الاسلامی)

حافظ ابن عساکر نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور وہاں بھی یہ بیان نہیں کیا کہ یہ صاحب ثقہ تھے یا نہیں۔

(تاریخ دمشق المعروف با تاریخ ابن عساکر جلدت صفحات 457، 458 طبع دار الفکر بیروت)

لہذا یہ حکایت قابل اعتماد نہیں ہے۔

دوسری وجہ:

"دوسری وجہ کہ اس عبارت کے اندر یونس بن عبد الاعلی کا بیان ہے جو اجنبی میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ "کیا تم محمد بن خالد الجندی کو جانتے ہو؟"

تو میں نے کہا کہ "نہیں میں نہیں جانتا"

(یاد رہے کہ لا مھدی الا عیسی والی روایت کے ایک راوی خود یہی یونس بن عبد الاعلی بھی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں محمد بن خالد جندی کو نہیں جانتا)

پھر اس اجنبی نے مجھ سے کہا کہ "وہ جند کے مؤذن ہیں اور ثقہ ہیں" تو میں نے اس اجنبی سے پوچھا کہ "کیا آپ یحیی بن معین ہیں؟" اور اجنبی نے جواب دیا کہ "ہاں میں یحیی بن معین ہوں"

یعنی اس حکایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یونس بن عبد الاعلی اس سے پہلے یحیی بن معین کو نہیں جانتے تھے اور نہ انہیں کبھی دیکھا تھا بلکہ اس آنے والے اجنبی نے انہیں بتایا کہ "میں یحیی بن معین ہوں"

لہذا اس حکایت کی بناء پر ہم ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص واقعی امام یحیی بن معینؒ تھے یا کوئی اور تھا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ خود امام آبریؒ نے یہ حکایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ:

"وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الْجُنْدِیِّ وَاِنْ کَانَ یُذْکَرُ عَنْ یَحْیَی بْنِ مُعِیْنٍ مَا ذَکَرْتُہٗ فَاِنَّہٗ غَیْرُ مَعْرُوْفٍ عِنْدَ اَھلِ الصَّنَاعَۃِ مِنْ اَھلِ الْعِلْمِ

وَالْعَقْلِ ''اگرچہ محمد بن خالد الجندی کے بارے میں امام یحیی بن معینؒ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی جاتی ہے مگر اس کے باجود یہ حقیقت ہے کہ یہ راوی علم ونقل والے اہل فن (علماء حدیث واسماء الرجال) کے ہاں غیر معروف ہے۔''

(تہذیب الکمال، جلد25، صفحہ149)

امام ابو سعید عبدالکریم بن منصور السمعانیؒ (وفات: 562ھ) نے بھی یحیی بن معینؒ کی اس بات کا ذکر یوں کیا ہے:

''قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ اِمَامُ اَهلِ الْجُنْدِ وَهوَ ثِقَةٌ''

''یعنی یحیی بن معینؒ نے کہا ہے کہ محمد بن خالد اہل جند کا امام اور ثقہ ہے۔''

لیکن امام سمعانیؒ نے اس کے بعد اپنا تبصرہ یوں فرمایا ہے کہ ''قُلْتُ وَقَدْتَكَلَّمُوْا فِيْهِ'' میں (یعنی امام سمعانی) کہتا ہوں کہ اس راوی میں کلام کیا گیا ہے۔

نیز امام سمعانیؒ نے جو یحیی بن معینؒ سے اس کا ثقہ ہونا نقل کیا ہے۔ اس پر کتاب کے محقق شیخ علامہ عبدالرحمن بن یحیی المعلی الیمانیؒ نے لکھا ہے کہ ''لَمْ يَثْبُتْ هذَا عَنِ ابْنِ مُعِيْنٍ'' یہ بات یحیی بن معینؒ سے ثابت ہی نہیں۔

(الانساب للسمعانی بتحقیق المعانی، جلد3، صفحہ320، مکتبہ ابن تیمیہ، قاھرہ)

یہ ہے کہ اس روایت کا حال جسے مرزا صاحب نے حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلقہ احادیث میں سے ''سب سے زیادہ صحیح'' یا ''بہت صحیح'' لکھا ہے، جب کہ یہ روایت ضعیف ہونے کے ساتھ ان دوسری صحیح اور (بعض کے نزدیک) متواتر احادیث کے بظاہر مخالف بھی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰؑ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

اگر اس روایت کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے تو اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے صرف ''شرار''یعنی برے لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی اور اس وقت مہدی علیہ الرضوان یعنی ہدایت یافتہ صرف حضرت عیسی بن مریمؑ ہی ہوں گے کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان توفوت ہو چکے ہوں گے، یہ بات اسی حدیث میں ''لَا الْمَهدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ'' سے پہلے کے الفاظ ''لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلَى شَرَارِ النَّاسِ'' سے سمجھ آتی ہے، لہذا اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کہ چراغ بی بی کا بیٹا غلام احمد قادیانی مہدی ہے۔

''خلاصہ کلام''

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے اس سے دلیل پکڑنا کہ امام مہدی تشریف نہیں لائیں گے بلکہ سیدنا عیسیٰؑ ہی امام مہدی ہیں یہ بات بہت سی صحیح اور متواتر ان احادیث کے خلاف ہے جن میں امام مہدی کو علیحدہ شخصیت بتایا گیا ہے۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس روایت کو تقریبا تمام آئمہ احادیث نے ضعیف لکھا ہے۔ اور خود مرزا صاحب نے بھی اس کو ضعیف لکھا ہے۔

لہذا یہ جھوٹی روایت قادیانیوں کے لئے ذرہ برابر بھی فائدہ مند نہیں ہے۔

سبق نمبر:26

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ سوم)

سبق نمبر 26

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ سوم)

روایت نمبر3:

چانداور سورج گرہن کا مشہورِ زمانہ مرزائی دھوکہ

قادیانی دار قطنی کی درج ذیل روایت پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب امام مہدی آئے گا تو اس کے وقت میں چاند کی 13 کو چاند گرہن اور 27 تاریخ کو سورج گرہن لگے گا پس جب مرزا صاحب نے امام مہدی ہونے کا دعوی کیا تو اسی سال چاند اور سورج کو گرہن لگا تھا۔ لہذا یہ اس بات کی نشانی ہے کہ مرزا صاحب ہی سچے امام مہدی ہیں۔

آیئے پہلے روایت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر اس کا علمی رد کرتے ہیں۔

"حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ, ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ, ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ, عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ, عَنْ جَابِرٍ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ, قَالَ: «إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ, يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ, وَتَنْكَسِفُ

الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ, وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» "

ترجمہ: ''عمرو بن شمر (جعفی کوفی) نے جابر (بن یزدی جعفی) سے اور اس نے "محمد بن علی" سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ: ہمارے مہدی کی دو ایسی نشانیاں ہیں کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں یہ دونوں کبھی واقع نہیں ہوئیں (پہلی نشانی) رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو گا اور (دوسری نشانی) رمضان کے نصف میں سورج گرہن ہو گا، اور یہ دونوں (گرہن) جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی نہیں لگے۔

(سنن الدارقطنی، جلد 2 صفحات 419 تا 420)

خود مرزا صاحب نے اس روایت کے بارے میں یوں لکھا ہے:

"فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَيْرُ الْاَنَامِ اَنَّ الشَّمْسَ تَنْكَسِفُ عِنْدَ ظُهوْرِ الْمَهدِیْ فِی النِّصْفِ مِنْ هذِهِ الْاَيَّامِ يَعْنِی اَلثَّامِنِ وَالْعِشْرِيْنَ قَبْلَ نِصْفِ النَّهارِ"

'' پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہو گا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر کے وقت۔''

(نور الحق الحصۃ الثانیۃ صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 209)

ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"فاعلموا ايها الجهلاء والسفهاء ان هذا حديث من خاتم النبيين وخير المرسلين وقد كتب فى الدارقطنى الذى مر على تاليفه ازيد من الف سنة "

''اے جاہلو اور بے وقوفو! جان لو کہ یہ خاتم النبیین اور خیر المرسلین (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی حدیث ہے

جو دارقطنی نے لکھی ہے جس کی تالیف پر ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔"

(نور الحق الحصۃ الثانیۃ صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 253)

مرزا صاحب اس روایت کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

"ترجمہ تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی مامور اور مرسل اور نبی کے لئے ظہور میں نہیں آئے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 132)

ایک اور جگہ یوں لکھا ہے:

" اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں، اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں دونوں گرہن رمضان میں کبھی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203)

مرزا صاحب کی تحریرات سے اس روایت کے بارے میں درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ دارقطنی میں موجود روایت حدیث رسول ﷺ ہے۔

2۔ اگر کسی مدعی مہدویت کے دور میں یہ گرہن لگ جائے تو وہ سچا ثابت ہو گا۔

3۔ مرزا صاحب سے پہلے کسی مدعی مہدویت یا نبوت کے دور میں یہ گرہن نہیں لگا۔

4۔ چاند گرہن لگنے کی تاریخ چاند کی 13 اور سورج گرہن لگنے کی تاریخ چاند کی 28 ہے۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

مرزا صاحب نے اس بات کو "نبی کریم ﷺ کا فرمان" لکھا، جبکہ دنیا کی کسی کتاب میں یہ ذکر نہیں کہ یہ بات نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے، آج بھی جماعت مرزائیہ انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اسی ضد پر اڑی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جبکہ وہ خود جس کتاب کے حوالے سے یہ (جھوٹی) روایت پیش کرتے ہیں اس میں بھی یہ نہیں لکھا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ ہرگز نہیں بلکہ کسی "محمد بن علی" نامی بزرگ کی طرف منسوب قول ہے (جماعت مرزائیہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حضرت زین العابدینؒ کے بیٹے امام باقرؒ ہیں، اگر اس دعویٰ کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے تو بھی یہ بات حدیث رسول اللہ ﷺ ہرگز نہیں بن سکتی بلکہ امام باقر تو صحابی بھی نہیں کہ یہ فرض کیا جائے کہ انہوں نے یہ بات آنحضرت ﷺ سے سنی ہوگی)۔ لہذا اس قول کو حدیث رسول ﷺ کہ کر اس سے استدلال کرنا جہالت ہے۔

جواب نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جو روایت امام بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قابل قبول نہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 119 تا 120)

اس کے علاوہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356)

جب یہ روایت بخاری و مسلم میں بھی نہیں اور مہدی کے بارے میں تمام روایات مرزا صاحب کے نزدیک جھوٹی ہیں تو پھر ان ساری جھوٹی روایات میں یہ سچی روایت کیسے نکل آئی ؟

جواب نمبر3:

جو تاریخیں قادیانی حضرات بتاتے ہیں ان دو تاریخوں پر چانداور سورج گرہن گزشتہ 1300 سال میں 60 دفعہ واقع ہو چکا ہے۔

(حدائق النجوم صفحہ 702 تا707)

مطلب اس کو مرزا صاحب کے لئے خاص کرنا انتہائی بڑا دھوکہ ہے۔

جواب نمبر4:

ایران میں مرزا محمد علی باب نے 1260 ہجری میں مھدویت کا دعوٰی کیا اور اس کے سات سال بعد 1267 ہجری میں 13 رمضان کو چاند گرہن لگا اور 28 رمضان کو سورج گرہن لگا۔

(اسٹرونومی مؤلفہ مسٹر نارمن لوکیٹر صفحہ102، ویوز آف دی گلوبز صفحہ 263 تا 276، حدائق النجوم صفحہ 702 تا 707)

اب اگر اسی نشانی کے مطابق کسی کو امام مہدی ماننا ہے تو مرزا محمد علی باب امام مہدی کیوں نہیں ہے؟

جواب نمبر5:

13 اور 28 کو گرہن کا ہونا ایک معمول کی بات ہے نہ کہ خلافِ معمول۔ جبکہ روایت کے الفاظ معمول سے ہٹ کے ہیں کہ یہ دونوں نشانیاں اس سے قبل واقع نہیں ہوئی ہوں گی۔ تو لازم ٹھہرا کہ چاند گرہن اپنا 12،13 ، 14 والا معمول چھوڑ دے اور سورج اپنا 27،28 ، 29 والا معمول چھوڑ دے۔ لیکن چانداور سورج کا اپنا معمول نہ چھوڑنا اس بات کی نشانی ہے کہ مرزا صاحب اس روایت میں بتائی گئی نشانی پر پورا نہیں اترے۔

جواب نمبر6:

اس روایت کے عربی الفاظ میں صاف طور پر یہ بیان ہے کہ " چاند گرہن رمضان کی پہلی رات کو" لَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ" اور سورج گرہن ماہ رمضان کے نصف" وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ "میں لگے گا، اور واقعی رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور ماہ رمضان کے نصف میں سورج گرہن آج تک نہیں لگا۔

اگر یہ چانداور سورج کو گرہن لگنا مرزا صاحب کی سچائی کا نشان ہوتا تو اس گرہن کو رمضان کی یکم اور 13 تاریخ کو لگنا چاہیے تھا جبکہ مرزا صاحب کے وقت رمضان کی 13 اور 28 تاریخ کو گرہن لگا تھا۔

مزید غور کریں تو سمجھ آئے گی کہ تین دنوں کے درمیان کو نصف نہیں کہتے بلکہ اسے وسط کہتے ہیں حدیث شریف میں نصف کا لفظ ہے اس سے مراد مہینے کا نصف ہے۔ النصف مِنہُ کی ضمیر کا مرجع رمضان ہے جو پہلے کلام میں مذکور ہے مگر قادیانی اس ضمیر کو نامعلوم اور غیر مذکور چیز کی طرف لوٹاتے ہیں۔

یہاں قادیانی کہتے ہیں کہ پہلی تاریخ کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے نہ کہ قمر۔ اگر پہلی رمضان کا چاند مراد ہوتا تو حدیث میں لفظ ہلال ہوتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مہینہ کی پہلی شب سے لیکر آخری شب تک کے چاند کو عربی میں قمر کہتے ہیں صرف چاند کے مختلف اوقات مختلف حالتوں اور مختلف صفات کے لحاظ سے کبھی اسی قمر کو ہلال اور کبھی بدر کہا جاتا ہے لیکن ہوتا وہ بھی قمر ہی ہے،، آسان لفظوں میں ایسے سمجھیں کہ قمر کا اردو ترجمہ ہے " چاند " اور جس طرح اردو میں پہلی رات سے آخری رات تک کے چاند کو چاند ہی کہتے ہیں اسی طرح عربی میں پورے مہینے کے چاند کا اصلی نام "قمر" ہی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ"

ترجمہ: ”اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دورے سے) سے لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔“

(سورہ یٰسٓ آیت 39)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ"

ترجمہ: ”اور اللہ وہی ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا اور چاند کو سراپا نور، اور اس کے (سفر) کے لئے منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کر سکو۔“

(سورہ یونس آیت 5)

ان دونوں آیات میں پورے مہینے کے چاند پر قمر کا لفظ بولا گیا ہے خواہ وہ پہلی رات کا چاند ہو یا کسی دوسری تاریخ کا، یہی بات آئمہ لغت نے بھی لکھی ہے۔

چنانچہ مشہور لغت کی کتاب "تاج العروس من جواھر القاموس" میں لکھا ہے:

" الهِلالُ بِالكَسْرِ غُرَّةُ القَمَرِ "

”ہلال کہتے ہیں قمر کی ابتدائی صورت کو۔“

آگے لکھا ہے:

" يُسَمَّى القَمَرُ لِلَيْلَتَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ هِلاَلاً "

”قمر کا نام مہینے کی پہلی دو راتوں تک ہلال رکھا گیا ہے۔“

(تاج العروس من جواھر القاموس، جلد 31 صفحہ 144)

آپ نے دیکھا کہ صاف طور پر لکھا ہے کہ ہلال "قمر" کا ہی نام ہے، اگر مرزا صاحب کی یہ جاہلانہ منطق ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لی جائے کہ "قمر" کا اطلاق مہینے کی شروع کی تین راتوں یا سات راتوں کے بعد والے چاند پر ہوتا ہے تو پھر بھی اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات کو ہوگا کیونکہ اس جھوٹی روایت میں الفاظ ہیں " يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ " جس کا ترجمہ ہے کہ " قمر رمضان کی پہلی رات میں گرہن ہوگا۔ "

تو مرزا صاحب کی منطق کے مطابق بھی "قمر" کی پہلی رات چوتھی یا آٹھویں شب ہے تو کیا مرزا صاحب کی زندگی میں رمضان کی چوتھی یا آٹھویں شب کو چاند گرہن ہوا؟

اور مرزا صاحب نے " تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ " کے بارے میں نہیں بتایا کہ "شمس" یعنی سورج کا اطلاق بھی صرف قمری مہینہ کی 27، 28 اور 29 تاریخ کے سورج پر ہی ہوتا ہے یا مہینہ کے نصف اور 14 اور 15 تاریخ کو نکلنے والے سورج کو بھی "شمس" ہی کہتے ہیں؟؟

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک نے واضح فرمادیا کہ چاند کی ہر منزل پر اس کا نام قمر ہے حتّٰی کہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح باریک ہو جائے یعنی پہلی رات کا چاند ہو پھر بھی اس کا نام قمر ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی پیش کردہ روایت کے مطابق بھی مرزا صاحب کے وقت میں گرہن نہیں لگا تھا لہذا مرزا صاحب دعوی مہدویت میں اپنے اصول کے مطابق کذاب ہیں۔

جواب نمبر7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" ترجمہ تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی مامور اور مرسل اور نبی کے لئے ظہور میں نہیں آئے۔ "

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 132)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے یوں لکھا ہے:

"اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں، اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں دونوں گرہن رمضان میں کبھی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203)

مرزا صاحب کے حوالہ جات سے پتہ چلا کہ یہ چاند اور سورج کو گرہن لگنے کا نشان کسی بھی ایسے وقت میں نہیں ہوا کہ جب کوئی مامور، مرسل یا نبی کا دعوی کرنے والا موجود ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ اس روایت میں دو بار یہ ذکر ہے کہ "ایسا گرہن جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی نہیں لگا" یہاں ہرگز ایسا کوئی ذکر نہیں کہ "کسی مدعی مہدیت کے زمانے میں ایسا چاند یا سورج گرہن نہیں لگا" بلکہ مطلقاً ایسا گرہن نہ لگنے کا ذکر ہے، اور جیسا گرہن مرزا صاحب کی زندگی میں بتایا جاتا ہے ویسا گرہن مرزا صاحب سے پہلے کئی بار لگ چکا ہے اور مرزا صاحب کے بعد بھی جب تک یہ نظام فلکی موجود ہے لگتا رہے گا۔

اور مزے کی بات سنہ 1851ء بمطابق 1267ھ میں جب مرزا صاحب کی عمر ابھی گیارہ یا بارہ سال تھی رمضان المبارک کی انہی تاریخوں میں یعنی 13 رمضان کو چاند گرہن اور 28 رمضان کو سورج گرہن لگا تھا اور اس وقت "محمد احمد سوڈانی" موجود تھا جس نے بھی مہدی ہونے کا دعوی کیا تھا۔

اگر اس روایت سے مرزا صاحب کے مفہوم کے مطابق یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ گرہن کسی بھی امام مہدی کا دعوی کرنے والے کے دور میں نہیں لگا تو مرزا صاحب پھر بھی کذاب ثابت ہوتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب سے پہلے امام مہدی ہونے کے دعویدار "محمد احمد سوڈانی" کے دور میں بھی یہ گرہن لگ چکا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا بنایا گیا مفہوم بھی غلط ہے اور ان کا امام مہدی ہونے کا دعوی بھی جھوٹا ہے۔

جواب نمبر8:

اس جھوٹی روایت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس کا ترجمہ ہو کہ "جب سے زمین و آسمان بنے ہیں یہ نشان کسی مامور، مرسل اور نبی یا کسی مدعی نبوت و رسالت کے لئے ظہور میں نہیں آئے" بلکہ روایت کے الفاظ کا ترجمہ صرف یہ ہے کہ "جب سے زمین و آسمان کی پیدائش ہوئی ہے ایسا چاند گرہن اور سورج گرہن کبھی نہیں ہوا" اس میں نہ مامور کا کوئی ذکر اور نہ مدعی نبوت و رسالت کا لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزا صاحب کا دعوائے مہدیت دراصل مرزا صاحب کا دعوائے نبوت و رسالت بھی تھا؟

کیا مرزا صاحب کی یہ بات سچ ہے کہ جب ان کے مطابق رمضان المبارک سنہ 1894ء میں سورج اور چاند گرہن ہوئے تو اس وقت تک مرزا صاحب نبوت و رسالت کا دعویٰ کر چکے تھے؟

کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ کسی مدعی نبوت و رسالت کے وقت میں بھی کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے؟

ہرگز نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے اس کے تین سال بعد جنوری 1897ء میں مولوی غلام دستگیر صاحب کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا کہ "ان پر واضح رہے کہ ہم بھی

مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں" تین سطروں کے بعد آگے لکھا "غرض جبکہ نبوت کا دعویٰ اس طرف سے بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔"

(اشتہار 20 شعبان 1314ھ، مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 297 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

(اشتہار 20 شعبان 1314ھ، مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 2 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تشریح کے مطابق بھی مرزا صاحب کذاب ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کے مطابق یہ چاند اور سورج کو گرہن اس وقت لگنا تھا جب نبوت و رسالت کا دعویدار موجود ہو۔ جبکہ یہ گرہن 1894ء میں لگا تھا اور 1897ء تک مرزا صاحب نبوت کا دعوی کرنے والے پر لعنت بھی بھیجتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا نبوت کا دعوی نہیں ہے بلکہ مجدد اور ولایت کا دعوی ہے۔

جواب نمبر 9:

یہ روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے اور کذاب راویوں نے "محمد بن علی" کے نام سے گھڑی ہے۔ اس کے دو راویوں کا تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ "عمرو بن شمر الجعفی الکوفی"

ان کا تعارف حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کچھ یوں کروایا ہے۔

1۔ امام یحیٰ بن معینؒ فرماتے ہیں

"یہ کچھ بھی نہیں۔"

2۔ امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں

"یہ جھوٹا ہے۔"

3۔امام ابن حبانؒ کہتے ہیں

"یہ رافضی ہے جو صحابہ کو گالیاں دیتا تھا اور ثقہ لوگوں کے نام سے موضوع حدیثیں بنایا کرتا تھا۔"

4۔امام بخاریؒ فرماتے ہیں

"یہ منکر الحدیث ہے۔"

5۔امام نسائیؒ فرماتے ہیں

"یہ ضعیف ہے۔"

6۔خود امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں

"یہ ضعیف ہے۔"

7۔امام سیلمانیؒ فرماتے ہیں

"یہ رافضیوں کے لئے حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔"

8۔امام ابو حاتمؒ کہتے ہیں

"یہ منکر الحدیث، ضعیف اور متروک ہے۔"

9۔امام ابو زرعہؒ کہتے ہیں

"یہ ضعیف ہے۔"

10۔امام نسائیؒ فرماتے ہیں

"یہ ثقہ نہیں ہے اور اسکی حدیث نہ لکھی جائے۔"

11۔امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں

"یہ بہت زیادہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔"

12۔امام ساجیؒ کہتے ہیں

"یہ متروک الحدیث ہے۔"

13۔امام ابواحمد حاکمؒ فرماتے ہیں

"یہ جابر جعفی سے موضوع روایات بیان کیا کرتا تھا۔"

14۔امام عقیلیؒ، امام ابن جارودؒ، امام دولابیؒ اور امام ابن شاہینؒ نے اسے ضعیف روایوں میں شمار کیا ہے۔

15۔امام ابونعیمؒ فرماتے ہیں

"یہ جابر جعفی سے منکر اور موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔"

(لسان المیزان۔جلد 6 صفحہ 210تا211)

خود امام دار قطنیؒ نے اپنی کتاب "الضعفاء والمتروکون" (یعنی وہ روای جو ضعیف اور متروک ہیں) میں عمرو بن شمر کوفی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

(الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، صفحہ 308)

2۔"جابر بن یزید الجعفی الکوفی"

اس روایت کے ایک راوی یہ صاحب ہیں اگرچہ بعض ائمہ سے ان کی توثیق منقول ہے لیکن اکثریت انہیں ثقہ نہیں سمجھتی، ملاحظہ فرمائیں۔

1۔امام یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا

"جابر جھوٹا ہے۔"

2۔امام لیث بن سلیمؒ نے فرمایا

"وہ جھوٹا ہے۔"

3۔امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں

"میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا۔"

4۔امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں

"امام یحییٰ قطانؒ نے جابر کو ترک کر دیا تھا۔"

5۔امام نسائیؒ کا قول ہے

"وہ متروک ہے۔"

6۔امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں

"میرے نزدیک وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔"

7۔امام ابن عیینہؒ کا کہنا ہے

"میں نے جابر کو ترک کر دیا۔"

8۔امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں

"جابر (بارھوں امام) کی رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔"

9۔امام جوزجانیؒ کہتے ہیں

"وہ کذاب (جھوٹا) ہے۔"

10۔امام ابن حبانؒ کہتے ہیں

"وہ سبائی تھا اور عبداللہ بن سبا کے گروہ سے تھا۔"

11۔امام عقیلیؒ امام زائدہؒ سے نقل کرتے ہیں

"واہ روافضی تھا اور صحابہؓ کو گالیاں دیتا تھا۔"

(میزان الاعتدال، جلد 1 صفحات 351تا354)

12۔امام ذہبیؒ لکھتے ہیں

"جابر شیعہ کے بڑے علماء میں سے تھا، اگرچہ امام شعبہؒ نے اسکی توثیق کی ہے لیکن وہ توثیق شاذ ہے، حفاظ حدیث کے نزدیک یہ متروک روای ہے۔

(الکاشف فی من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ، جلد 1 صفحہ 288)

13۔ابو عوانہؒ کہتے ہیں

"سفیان ثوریؒ اور شعبہؒ نے مجھے جابر (جعفی) سے حدیث لینے سے منع کیا۔"

14۔یحیٰ بن یعلیؒ کہتے ہیں

"اللہ کی قسم وہ جھوٹا تھا۔"

15۔امام عقیلیؒ کہتے ہیں

"سعید بن جبیرؒ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔"

16۔امام ابن سعدؒ کہتے ہیں

"وہ بہت زیادہ ضعیف تھا۔"

17۔امام ساجیؒ لکھتے ہیں

"سفیان بن عیینہؒ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔"

18۔میمونیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کیا جابر جعفی جھوٹ بولتا تھا؟ تو آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم۔

(تہذیب التہذیب، جلد 1 صفحہ 283 تا 286)

19۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

"یہ ضعیف اور رافضی ہے۔"

(تقریب التہذیب، صفحہ 137)

قارئین محترم! ہمارے خیال میں یہ روایت جس میں چاند اور سورج گرہن کو مہدی کی نشانی بتایا گیا کہ عمرو بن شمر نے گھڑی ہے اور "محمد بن علی" کے نام سے تھوپ دی ہے، اور تمام علماء حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ "عمرو بن شمر" کا کام ہی جھوٹی روایتیں بنانا تھا۔

جواب نمبر10:

اپنی اسی کتاب میں مرزا صاحب نے دوبارہ یہ جھوٹ اس طرح لکھا کہ:

"فاعلموا ایھا الجھلاء والسفھاء ان ھذا حدیث من خاتم النبیین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدارقطنی الذی مر علی تالیفہ ازید من الف سنۃ"

"اے جاہلو اور بے وقوفو! جان لو کہ یہ خاتم النبیین اور خیر المرسلین (ﷺ) کی حدیث ہے جو دارقطنی نے لکھی ہے جس کی تالیف پر ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔"

(نور الحق الحصۃ الثانیۃ صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 253)

کیا مرزا صاحب کا کوئی ماننے والا یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ امام دارقطنیؒ نے یہ کتاب صرف تین یا چار سال کی عمر میں تالیف کی تھی؟

تاکہ مرزا صاحب کی یہ بات سچ ثابت ہوجائے کہ سنہ 1311 ہجری تک اس کتاب کی تالیف پر "ہزار سال کا عرصہ" گزر چکا تھا؟؟

مرزا صاحب کی یہ کتاب "نور الحق حصہ دوم" پہلی بار سنہ 1311 ہجری میں شائع ہوئی۔

(جیسا کہ کتاب کے بار اول کے ٹائٹل پر لکھا ہے)

اور مرزا صاحب نے اسی کتاب میں لکھا ہے:

"سنن دارقطنی کی تالیف پر ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔"

اب اگر 1311 ہجری میں سے ایک ہزار سال نکالیں جائیں تو جواب آتا ہے 311 ہجری، اور اس وقت امام دارقطنیؒ کی عمر صرف پانچ سال تھی کیونکہ ان کی پیدائش سنہ 306 ہجری میں ہوئی تھی۔

مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق تو یہ کتاب بھی امام دارقطنی کی ثابت نہیں ہورہی تو پھر اس روایت کو اس قدر صحیح قرار دے کر اس سے استدلال کرنا کیسے درست ہے؟؟؟

اب آخر میں اس روایت کے بارے میں قادیانیوں کے چند سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 1:

اگر یہ روایت جھوٹی تھی تو امام دارقطنیؒ نے اپنی کتاب میں ذکر کیوں کی؟

جیسا کہ مرزا صاحب نے بھی لکھا ہے:

"اگر در حقیقت بعض روای مرتبہء اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دارقطنی پر ہوگا کہ اس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیا؟ یعنی یہ حدیث اگر قابل اعتبار نہیں تھی تو دارقطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا؟"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 133)

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ محدثین کا کام روایات کو ان کی سندوں کے ساتھ جمع کرنا اور اس کا ذکر کرنا ہوتا ہے، اب یہ علماء اصول حدیث اور محققین کا کام ہے کہ وہ ہر روایت کے متن اور سند کی جانچ پرکھ کریں، محض کسی روایت کا کسی حدیث کی کتاب میں مذکور ہونا ہرگز اس روایت کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں اور نہ اصول حدیث کا کوئی ایسا قاعدہ ہے، پھر ہماری زیر بحث روایت (بفرض محال اگر صحیح بھی ہو) تو نہ کسی صحابی کا قول اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کا فرمان بلکہ سنن دارقطنی میں بھی صرف کسی "محمد بن علی" نام شخص کی طرف منسوب قول ہے جو حجت نہیں اور نہ ہی امام دارقطنیؒ نے کہیں لکھا

ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

سوال نمبر2:

رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن ہو ہی نہیں سکتا۔؟

جواب:

اگر رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور نصف رمضان کو سورج گرہن ہو ہی نہیں سکتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے کیونکہ اس میں تو یہی ذکر ہے کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن ہو گا، نیز اس روایت میں دو بار یہ بیان ہوا ہے کہ ایسا گرہن جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی نہیں لگا جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس روایت میں ایسے گرہن کی بات ہو رہی ہے جو خلاف عادت ہو گا، اور جیسا گرہن مرزا صاحب کی زندگی میں لگا (یعنی رمضان کی تیرھویں رات کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن) ایسا گرہن تو مرزا سے پہلے بھی ہزاروں بار لگ چکا ہے اور جب تک زمین و آسمان ہیں لگتا رہے گا بلکہ جیسا بیان ہوا تھا کہ "سوڈانی مہدی" کی زندگی میں بھی لگ چکا ہے۔

سوال نمبر3:

مہینے کی پہلی رات کے چاند کو " ہلال " کہتے ہیں جبکہ روایت میں " قمر " کا لفظ ہے۔ مرزا صاحب نے بھی یہ مغالطہ دیا ہے کہ اس روایت میں ہے کہ "یَنْخکسِفُ الْقَمَرُ لأَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ " جس کا ترجمہ ہے کہ "رمضان کی پہلی رات کو قمر یعنی چاند گرہن ہو گا" یہاں مہینے کی سب سے پہلی رات ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ پہلی رات کے چاند کو عربی میں " ھلال " کہتے ہیں نہ کہ " قمر " لہذا اس کا مطلب یہی ہے کہ چاند گرہن والی تین راتوں یعنی 13، 14 اور 15 میں سے

پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا۔

چنانچہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرا سوچو! حدیث میں چاند گرہن میں قمر کا لفظ آیا ہے پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 46، 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330، 331)

ایک اور جگہ یوں لکھا ہے:

"اے حضرات! خدا سے ڈرو جبکہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے اور بالاتفاق قمر اس کو کہتے ہیں جو تین کے بعد یا سات دن کے بعد کا چاند ہوتا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 138 تا 139)

جواب:

مہینہ کی پہلی شب سے لیکر آخری شب تک کے چاند کو عربی میں قمر کہتے ہیں صرف چاند کے مختلف اوقات مختلف حالتوں اور مختلف صفات کے لحاظ سے کبھی اسی قمر کو ہلال اور کبھی بدر کہا جاتا ہے لیکن ہوتا وہ بھی قمر ہی ہے،، آسان لفظوں میں ایسے سمجھیں کہ قمر کا اردو ترجمہ ہے "چاند" اور جس طرح اردو میں پہلی رات سے آخری رات تک کے چاند کو چاند ہی کہتے ہیں اسی طرح عربی میں پورے مہینے کے چاند کا اصلی نام "قمر" ہی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ"

ترجمہ:"اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دورے سے) سے لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔"

(سورہ یٰسین آیت 39)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ "

ترجمہ:"اور اللہ وہی ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا اور چاند کو سراپا نور، اور اس کے (سفر) کے لئے منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کر سکو۔"

(سورہ یونس آیت 5)

ان دونوں آیات میں پورے مہینے کے چاند پر قمر کا لفظ بولا گیا ہے خواہ وہ پہلی رات کا چاند ہو یا کسی دوسری تاریخ کا، یہی بات آئمہ لغت نے بھی لکھی ہے۔

چنانچہ مشہور لغت کی کتاب "تاج العروس من جواھر القاموس" میں لکھا ہے۔

" الهِلالُ بِالكَسْرِ غُرَّةُ القَمَرِ "

"ہلال کہتے ہیں قمر کی ابتدائی صورت کو۔"

آگے لکھا ہے:

" يُسَمَّى القَمَرُ لِلَيْلَتَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ هِلاَلًا "

"قمر کا نام مہینے کی پہلی دو راتوں تک ہلال رکھا گیا ہے۔"

(تاج العروس من جواھر القاموس، جلد 31 صفحہ 144)

آپ نے دیکھا کہ صاف طور پر لکھا ہے کہ ہلال "قمر" کا ہی نام ہے، اگر مرزا صاحب کی یہ جاہلانہ منطق ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کرلی جائے کہ "قمر" کا اطلاق مہینے کی شروع کی تین راتوں یا سات راتوں کے بعد والے چاند پر ہوتا ہے تو پھر بھی اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات کو ہوگا کیونکہ اس جھوٹی روایت میں الفاظ ہیں "يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ" جس کا ترجمہ ہے کہ "قمر رمضان کی پہلی رات میں گرہن ہوگا" تو مرزا صاحب کی منطق کے مطابق بھی "قمر" کی پہلی رات چوتھی یا آٹھویں شب ہے تو کیا مرزا صاحب کی زندگی میں رمضان کی چوتھی یا آٹھویں شب کو چاند گرہن ہوا؟

اور مرزا صاحب نے "تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ" کے بارے میں نہیں بتایا کہ "شمس" یعنی سورج کا اطلاق بھی صرف قمری مہینہ کی 27، 28 اور 29 تاریخ کے سورج پر ہی ہوتا ہے یا مہینہ کے نصف اور 14 اور 15 تاریخ کو نکلنے والے سورج کو بھی "شمس" ہی کہتے ہیں؟؟

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک نے واضح فرمادیا کہ چاند کی ہر منزل پر اس کا نام قمر ہے حتیٰ کہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح باریک ہوجائے یعنی پہلی رات کا چاند ہو پھر بھی اس کا نام قمر ہے۔

سوال نمبر4:

اس روایت میں بیان کی گئی بات کا پورا ہوجانا ثابت کرتا ہے کہ یہ روایت سچی ہے؟

جواب:

مرزائی دعویٰ ہی غلط ہے اس روایت میں بیان کی گئی بات پوری ہوئی، کیا مرزا صاحب کا کوئی پیروکار بتا سکتا ہے کہ اس روایت کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن کب لگا؟

نیز یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی حدیث نہیں بلکہ عمرو بن شمر جیسے رافضی اور جھوٹے روای کی گھڑی ہوئی روایت ہے جو اس نے "محمد بن علی" کی طرف منسوب کر دی۔

روایت نمبر4:

قادیانی ایک اور روایت بھی پیش کرتے ہیں اور اس سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس روایت میں سیدنا عیسیٰؑ کو امام مہدی کہا گیا ہے۔ لہذا سیدنا عیسیٰؑ ہی امام مہدی ہیں۔ آیئے پہلے پوری روایت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

"عَنْ اَبِی هرَیْرَةَ رضؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ أَنْ یَّلْقَی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهدِیًّا وَ حَکَمًا عَدْلاً، فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ تُوْضَعُ الْجِزْیَةُ، وَ تَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَها-"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ "حضور ﷺ نے (اپنی امت سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ مریم کے بیٹے عیسیٰ (ؑ) سے ملے جو ایک ہدایت یافتہ امام اور انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے۔ پس آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور جزیہ رکھ دیا جائے گا۔ اور جنگ اپنے ہتھیار پھینک کر ختم ہو جائے گی۔"

(مسند احمد حدیث نمبر9323، مسند ابی ہریرۃؓ)

جواب نمبر 1:

اس روایت میں سیدنا عیسیٰؑ کے لئے "اماما مھدیا" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جس کا ترجمہ "ہدایت یافتہ امام" ہے۔ یعنی سیدنا عیسیٰؑ ہدایت یافتہ امام ہوں گے۔

اگر ان الفاظ کی وجہ سے سیدنا عیسیٰؑ امام مہدی ثابت ہوتے ہیں تو انہی الفاظ کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ، حضرت جریر بن عبداللہ اور خلفائے راشدینؓ کیوں امام مہدی ثابت نہیں

ہوتے کیونکہ احادیث میں ان کے لئے بھی "مھدیا" کا لفظ آیا ہے۔

1۔ جریر بن عبداللہؓ

اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

"اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرما، اور اسے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا۔"

(بخاری حدیث نمبر3020، باب حرق الدور والنخیل)

2۔ امیر معاویہؓ

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

"نبی اکرم ﷺ نے معاویہ ﷺ اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "اے اللہ! توان کو ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنادے۔"

(ترمذی حدیث نمبر3842، باب مناقب معاویہ بن ابی سفیانؓ)

3۔ خلفائے راشدینؓ

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ-

"تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر4607، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ)

اس روایت میں بلکہ کسی بھی صحیح روایت میں تو دور دور تک ذکر نہیں کہ جس امام مہدی کے آنے کی خبر حضور ﷺ نے دی ہے وہ سیدنا عیسیٰؑ ہیں۔

جواب نمبر2:

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ بالفرض اگر تمھاری بات مان کر عیسیٰؑ کو ہی امام مہدی مان لیا

جائے تو مرزا صاحب تو پھر بھی امام مہدی ثابت نہیں ہوتے کیونکہ مرزا صاحب کی ماں کا نام مریم نہیں بلکہ چراغ بی بی ہے اور اس روایت میں ان عیسیٰؑ کے بارے میں بتایا گیا ہے جو بنی اسرائیل کے رسول تھے اور امت محمدیہ میں دوبارہ حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

سبق نمبر: 27

مرزا صاحب اور دجال

(حصہ اول)

سبق نمبر 27

مرزا صاحب اور دجال

(حصہ اول)

دجال کا فتنہ اتنا سخت اور خطرناک فتنہ ہے کہ ہر نبیؑ نے اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے۔ حضور ﷺ نے بھی اپنی امت کو اس فتنے سے ڈرایا ہے۔ بلکہ امت کو اپنی دعاؤں میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضور ﷺ کی احادیث کے مطابق مطابق دجال انسانوں کی طرح ایک مستقل وجود رکھتا ہے۔ اور وہ قرب قیامت سیدنا عیسیٰؑ کے زمین پر نزول سے کچھ عرصہ پہلے ظاہر ہوگا۔ دجال سیدنا عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل ہوگا۔

درج ذیل روایات ملاحظہ فرمائیں جن سے دجال کے انسانوں کی طرح مستقل وجود اور قرب قیامت سیدنا عیسیٰؑ کے زمین پر نزول سے کچھ عرصہ پہلے ظہور کا پتہ چلتا ہے۔

حدیث نمبر 1:

أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ»

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں، دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔“

(مسلم حدیث نمبر 1323، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر و عذاب جہنم)

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ-

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔"

(مسلم حدیث نمبر 1324، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر و عذاب جہنم)

حدیث نمبر 3:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْف عُصِمَ مِنْ الدَّجَّالِ-

"حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس (مسلمان) نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کر لیا گیا۔"

(مسلم حدیث نمبر 1883، باب فضل سورۃ الکہف و آیۃ الکرسی)

حدیث نمبر 4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ.

”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:” تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہوجائے گا تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا)۔“

(مسلم حدیث نمبر 398، باب بیان الزمن الذی لایضل فیہ الایمان)

حدیث نمبر 5

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ-

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں نے ایک رات اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا تو میں نے ایک گندم گوں شخص دیکھا، گندم گوں لوگوں میں سے سب سے خوبصورت تھا جنہیں تم دیکھتے ہو، ان کی لمبی لمبی لٹیں تھیں جو ان لٹوں میں سے سب سے خوبصورت تھیں جنہیں تم دیکھتے ہو، ان کو کنگھی کی ہوئی تھی اور ان میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، دو آدمیوں کا (یا دو آدمیوں کے کندھوں کا) سہارا لیا ہوا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا گیا: یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر اچانک میں

نے ایک آدمی دیکھا، الجھے ہوئے گھنگریالے بالوں والا، دائیں آنکھ کانی تھی، جیسے انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہو، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو کہا گیا: یہ مسیح دجال (جھوٹا یا مصنوعی مسیح) ہے۔"

(مسلم حدیث نمبر 425، باب الاسرء برسول اللہ ﷺ الی السماوات وفرض الصلوات)

حدیث نمبر 6:

عَن عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟، قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟، قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ، وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ"".

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک صاحب نظر آئے، گندم گوں بال لٹکے ہوئے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لیے ہوئے تھے) ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا کہ عیسیٰ ابن مریمؑ، پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص سرخ، بھاری جسم والا، گھنگریالے بال والا اور ایک آنکھ سے کانا جیسے اس کی آنکھ پر خشک انگور ہو نظر آیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔" یہ عبدالعزیٰ بن قطن مطلق میں تھا جو قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔"

(بخاری حدیث نمبر 7026، باب الطواف بالکعبۃ فی المنام)

حدیث نمبر7

عَن فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ
قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا
جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ
رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ
أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ
ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمْ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا
إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبْ السَّفِينَةِ
فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ
دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا
الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى
خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً
قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ
خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ
بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ
قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنْ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ

اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنْ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا

مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنْ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّأْمِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ-

”حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے پکارنے والے کی آواز سنی اور وہ پکارنے والا رسول اللہ ﷺ کا منادی تھا، وہ پکار رہا تھا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں لوگوں کے پیچھے تھیں۔ جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔ پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا، وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق ہے جو میں تم سے دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ یعنی تمیم سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا جو لخم اور جذام کی قوم میں سے تھے، پس ان سے ایک مہینہ بھر سمندر کی لہریں کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبتے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا لگے۔ پس وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے وہاں ان کو ایک جانور ملا جو کہ بھاری دم، بہت

بالوں والا کہ اس کا اگلا پچھلا حصہ بالوں کے ہجوم سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے، کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیمؓ نے کہا کہ جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں زانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر پر قابو پا گئے ہو (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا)، تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں، سمندر میں جہاز میں سوار ہوئے تھے، لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی، پھر ہم اس جزیرے میں آ لگے تو چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، پس ہمیں ایک بھاری دم کا اور بہت بالوں والا جانور ملا، ہم اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا پچھلا حصہ نہ پہچانتے تھے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اور وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ پس ہم تیری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھے بیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ تو اس کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا کہ خبردار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں بتلاؤ۔ ہم نے کہا کہ تو اس دریا کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ وہ بولا کہ اس میں پانی

ہے ؟لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔اس نے کہا کہ البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا
۔پھر اس نے کہا کہ مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا
ہے ؟اس نے کہا کہ اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ہم نے
اس سے کہا کہ ہاں !اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں۔اس
نے کہا کہ مجھے امییّن کے پیغمبر کے بارے میں خبر دو کہ وہ کیا رہے ؟لوگوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکلے
ہیں اور مدینہ میں گئے ہیں۔اس نے کہا کہ کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے ؟ہم نے کہا کہ ہاں۔
اس نے کہا کہ انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے گرد و پیش کے عربوں پر
غالب ہوئے اور انہوں نے ان کی اطاعت کی۔اس نے کہا کہ یہ بات ہو چکی؟ہم نے کہا کہ ہاں۔
اس نے کہا کہ خبر دار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں۔اور البتہ میں تم
سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی
اجازت ہوگی۔پس میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں چالیس رات کے
اندر نہ جاؤں، سوائے مکہ اور طیبہ کے، کہ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔جب میں ان
دونوں بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا چاہوں گا تو میرے آگے ایک فرشتہ بڑھ آئے گا اور اس کے
ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی، وہ مجھے وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے
ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔سیدہ فاطمہؓ نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی چھڑی
منبر پر مار کر فرمایا کہ طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔
خبر دار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے نہیں چکا ہوں؟ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔نبی کریم
ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیمؓ کی بات اچھی لگی جو اس چیز کے موافق ہوئی جو میں نے تم لوگوں سے
دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرما دیا تھا۔خبر دار ہو کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے ؟نہیں

بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے (مشرق کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ سیدہ فاطمہ بنت قیسؓ کہا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہے۔"

(مسلم حدیث نمبر 7386، باب قصہ الجساسۃ)

حدیث نمبر 8:

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ

فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمْ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى

الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنْ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنْ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنْ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنْ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنْ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنْ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنْ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ۔

"حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا "تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟" ہم نے عرض کی اللہ کے رسول اللہ ﷺ! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس

کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہو گا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ "ہم نے عرض۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہو گی ؟ آپ نے فرمایا: "بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی۔ شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات ٹھکرادیں گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہو گی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار۔ مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہو گیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہو گا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریمؑ کو مبعوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں

دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپؑ اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کے دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہو گا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کی طرف وحی فرمائے گا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے امڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہو گا اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔ "کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہو گا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہو گا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے)

پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہو گا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہو گا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (برسرعام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہو گی۔“

(مسلم حدیث نمبر 7373، باب ذکر الدجال)

حدیث نمبر 9:

عَنْ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنْ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

”حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ دجال کے بارے میں لمبی گفتگو فرمائی۔ اس میں آپ نے ہمارے سامنے جو بیان کیا اس میں (یہ بھی) تھا کہ آپ نے فرمایا:"وہ آئے گا اس پر مدینہ کے راستے حرام کر دیے گئے ہوں گے۔ وہ مدینہ سے متّصل ایک نرم شوریلی زمین تک پہنچے گا اس کے پاس ایک آدمی (مدینہ سے) نکل کر جائے گا۔ جو لوگوں میں سے بہترین یا بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا اور اس سے کہے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو میں ہمیں بتایا تھا۔ تو دجال (اپنے ساتھ موجود لوگوں سے) کہے) گا تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا اس معاملے میں تمھیں کوئی شک (باقی) رہے گا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ وہ اس شخص کو قتل کرے گا اور دوبارہ زندہ کر دے گا۔ جب وہ اس شخص کو زندہ کرے گا تو وہ اس سے کہے گا۔ اللہ کی قسم! تمھارے بارے میں مجھے اب سے پہلے اس سے زیادہ بصیرت کبھی حاصل نہیں تھی۔ فرمایا: دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اسے اس شخص پر تسلط حاصل نہیں ہو سکے گا۔“

(مسلم حدیث نمبر 7375، باب ذکر الدجال)

حدیث نمبر 10:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ»

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"مشرق کی جانب سے مسیح دجال آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ (میں داخلے کا) ہوگا یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں وہ ہلاک ہو جائے گا۔“

(مسلم حدیث نمبر 3351، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیھا)

دجال کا حلیہ

ہمیں احادیث مبارکہ سے دجال کا جو حلیہ اور چند دوسری معلومات معلوم ہوتی ہیں ان پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

1۔دجال جوان ہوگا اور عبد العزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔

(مسلم حدیث نمبر426)

2۔دجال کا رنگ گندمی اور بال پیچدار ہوں گے۔

(مسلم حدیث نمبر426)

3۔دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔

(بخاری حدیث نمبر3337،مسلم حدیث نمبر7366)

4۔ایک (دائیں) آنکھ سے کانا ہوگا۔

(بخاری حدیث نمبر3337)

5۔دجال کی بائیں آنکھ بھی عیب دار ہوگی۔

(مسلم حدیث نمبر7366)

6۔پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔یعنی ک۔ف۔ر

(بخاری حدیث نمبر3355)

7۔پیشانی پر لکھے گئے کافر کو ہر مومن پڑھ سکے گا۔خواہ وہ پڑھنا لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

(مسلم حدیث نمبر7367)

8۔وہ ایک گدھے پر سواری کرے گا۔جس کے دونوں کانوں کے درمیان 40ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔

(مسند احمد حدیث نمبر15017)

9۔دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

10۔تیزی سے پوری دنیا میں پھر جائے گا(جیسے زمین اس کے واسطے لپیٹ دی گئی ہو۔)

(مسلم حدیث نمبر7373)

11۔ہر طرف فساد پھیلائے گا۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

12۔مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو پائے گا۔

(بخاری حدیث نمبر1881)

13۔مکہ معظمہ ،مدینہ طیبہ کے ہر دروازے پر فرشتوں کا پہرہ ہو گا جو اس کو اندر گھسنے نہیں دیں گے۔

(بخاری حدیث نمبر1881)

14۔دجال مدینہ طیبہ کے باہر ٹھرے گا۔

(مسلم حدیث نمبر7375)

15۔سب منافقین دجال سے مل جائیں گے۔

(مسلم حدیث نمبر7391)

16۔دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر4077)

17۔اس کے ساتھ غذا کا بہت بڑا ذخیرہ ہو گا۔

(مسلم حدیث نمبر5624)

18۔زمین کے خزانے اس کے تابع ہوں گے۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

19۔دجال کو مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت دی جائے گی۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

20۔اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔

(بخاری حدیث نمبر3338،مسلم حدیث نمبر7366)

خلاصہ کلام:

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ دجال کا وجود انسانوں کی طرح ہوگا۔ جتنے بھی انبیاء کرامؑ دنیا میں تشریف لائے انہوں نے اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اسی طرح حضور ﷺ نے بھی اپنی امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے۔ اور اپنی امت کو اپنہ دعاؤں میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔

دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور پھر اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔

دجال کی موت سیدنا عیسیٰؑ کے ہاتھوں ہوگی۔

سبق نمبر:28

مرزا صاحب اور دجال

(حصہ دوم)

سبق نمبر 28

مرزا صاحب اور دجال

(حصہ دوم)

جس طرح مرزا صاحب کے اکثر عقائد میں خطرناک حد تک تضاد پایا جاتا ہے۔ اسی طرح دجال کے بارے میں مرزا صاحب کی تحریرات میں بھی اختلاف ہے۔آیئے ایک دفعہ دجال کے بارے میں مسلمانوں کا نظریہ دیکھتے ہیں اور پھر مرزا صاحب کے نظریئے کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

دجال کے بارے میں مسلمانوں کا نظریہ

احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کا وجود انسانوں کی طرح ہوگا۔ جتنے بھی انبیاء کرامؑ دنیا میں تشریف لائے انہوں نے اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اسی طرح حضور ﷺ نے بھی اپنی امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے۔ اور اپنی امت کو اپنی دعاؤں میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔

دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور پھر اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔

دجال کی موت سیدنا عیسیٰؑ کے ہاتھوں ہوگی۔

دجال کا حلیہ

ہمیں احادیث مبارکہ سے دجال کا جو حلیہ اور چند دوسری معلومات معلوم ہوتی ہیں ان پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

1۔دجال جوان ہوگا اور عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔

(مسلم حدیث نمبر426)

2۔دجال کا رنگ گندمی اور بال پیچدار ہوں گے۔

(مسلم حدیث نمبر426)

3۔دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔

(بخاری حدیث نمبر3337،مسلم حدیث نمبر7366)

4۔ایک (دائیں) آنکھ سے کانا ہوگا۔

(بخاری حدیث نمبر3337)

5۔دجال کی بائیں آنکھ بھی عیب دار ہوگی۔

(مسلم حدیث نمبر7366)

6۔پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔یعنی ک۔ف۔ر

(بخاری حدیث نمبر3355)

7۔پیشانی پر لکھے گئے کافر کو ہر مومن پڑھ سکے گا۔خواہ وہ پڑھنا لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

(مسلم حدیث نمبر7367)

8۔وہ ایک گدھے پر سواری کرے گا۔جس کے دونوں کانوں کے درمیان 40ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔

(مسند احمد حدیث نمبر15017)

9۔دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

10۔تیزی سے پوری دنیا میں پھر جائے گا(جیسے زمین اس کے واسطے لپیٹ دی گئی ہو۔)

(مسلم حدیث نمبر7373)

11۔ہر طرف فساد پھیلائے گا۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

12۔مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوپائے گا۔

(بخاری حدیث نمبر1881)

13۔مکہ معظمہ ،مدینہ طیبہ کے ہر دروازے پر فرشتوں کا پہرہ ہو گا جو اس کو اندر گھسنے نہیں دیں گے۔

(بخاری حدیث نمبر1881)

14۔دجال مدینہ طیبہ کے باہر ٹھہرے گا۔

(مسلم حدیث نمبر7375)

15۔سب منافقین دجال سے مل جائیں گے۔

(مسلم حدیث نمبر7391)

16۔دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر4077)

17۔اس کے ساتھ غذا کا بہت بڑا ذخیرہ ہو گا۔

(مسلم حدیث نمبر5624)

18۔زمین کے خزانے اس کے تابع ہوں گے۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

19۔دجال کو مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت دی جائے گی۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

20۔اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔

(بخاری حدیث نمبر3338،مسلم حدیث نمبر7366)

مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں پہلا نظریہ

مرزاصاحب کی بعض تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال انسان کی طرح کسی وجود کا نام نہیں ہے بلکہ عیسائی پادریوں کا گروہ "دجال" ہے۔

تحریر نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ بالا کر دیا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 722 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 488)

تحریر نمبر 2:

مرزاصاحب لکھتے ہیں:

"پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 582 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 260 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

تحریر نمبر 3:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 488 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362)

تحریر نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 496 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 366)

تحریر نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کا کام میں سب سے بڑھ کر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پس اسی وجہ سے وہ دجال اکبر ہیں اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق دوسرے کسی دجال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ دجال گرجا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہو گا وہ قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456)

مرزا صاحب کا یہ نظریہ اس لحاظ سے باطل ہے کہ حدیث مبارکہ میں جس دجال کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور تمام انبیاء کرامؑ نے ان سے ڈرایا ہے وہ دجال انسانوں کی طرح ایک وجود رکھتا ہے۔ وہ پہلے نبوت کا دعوی کرے گا پھر خدائی کا دعوی کرے گا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے دعوی نبوت کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 85، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233)

اب ہمارا قادیانیوں سوال ہے کہ اگر عیسائی پادریوں کا گروہ ہی دجال تھے تو ان کا پہلے دعوی نبوت اور پھر دعوی خدائی دکھائیں کہ انہوں نے مرزا صاحب کے دور میں کب دعوی نبوت اور دعوی خدائی کیا؟؟؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ پادریوں کے گروہ تو حضور ﷺ کے دور میں بھی موجود تھے اگر یہی دجال تھے تو حضور ﷺ نے ان کی خبر کیوں نہیں دی؟

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں دوسرا نظریہ

مرزا صاحب دجال کے بارے میں اپنا نظریہ بتاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہیں۔ مرزا صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔۔۔!!!

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174)

لیجئے مرزا صاحب نے بااقبال قوموں کو بھی بلا دلیل ہی دجال تسلیم کر لیا۔ ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ کون سی حدیث ہے جہاں بااقبال قوموں کو دجال کہا گیا ہے؟؟؟

ایسی کوئی حدیث قیامت تک بھی نہیں ملے گی۔

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں تیسرا نظریہ

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں تیسرا نظریہ یہ تھا کہ جھوٹوں کے گروہ کو دجال کہتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو باطل کو حق کے ساتھ مخلوط کر دیتے ہیں اور خلق اللہ کے گمراہ کرنے کے لیے مکر اور تلبیس کو کام میں لاتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 362 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 362)

مرزا صاحب یہ جھوٹوں کے گروہ تو حضور ﷺ کے دور میں بھی موجود تھے لیکن حضور ﷺ نے تو نہیں بتایا کہ جھوٹوں کا گروہ ہی دجال ہے۔ تو مرزا صاحب کو کیسے پتہ چل گیا؟؟؟

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں چوتھا نظریہ

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں ایک نظریہ یہ بھی تھا کہ شیطان کا نام ہی دجال ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”واضح ہو کہ دجال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دجال اُس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔ دوسرے یہ کہ دجال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 313 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 326)

شیطان بھی حضور ﷺ کے دور میں موجود تھا لیکن حضور ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ شیطان ہی دجال ہے۔ ثابت ہوا مرزا صاحب کا یہ نظریہ بھی جھوٹا ہے۔

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں پانچواں نظریہ

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں ایک نظریہ یہ بھی تھا کہ عیسائیت کے بھوت کا نام دجال ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"اس شیطان (دجال) کا نام دوسرے لفظوں میں عیسائیت کا بھوت ہے۔ یہ بھوت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائی گرجا میں قید تھا اور صرف جساسہ کے ذریعہ سے اسلامی اخبار معلوم کرتا تھا۔ پھر قرون ثلاثہ کے بعد بموجب خبر انبیاءؑ کے اس بھوت نے رہائی پائی اور ہر روز اس کی طاقت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ تیرھویں صدی ہجری میں بڑے زور سے اس نے خروج کیا۔ اسی بھوت کا نام دجال ہے۔ جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے اور اسی بھوت سے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے اخیر میں ولا الضالین کی دعا میں ڈرایا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 45)

ایک طرف تو مرزا صاحب عیسائیت کے بھوت کو دجال کہتے ہیں اور دوسری طرف لکھتے ہیں کہ:

"یہ تحقیق شدہ امر ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ دراصل دجال شیطان کا اسم اعظم ہے۔ جو مقابل خدا کے اسم اعظم کے ہے۔ جو اللہ الحی القیوم ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر یہود کو دجال کہہ سکتے ہیں۔ نہ نصاریٰ کے پادریوں کو اور نہ کسی اور قوم کو۔ کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں۔ خدا نے اپنے مقابل پر ان کو کچھ اختیار نہیں دیا۔ پس کسی طرح ان کا نام دجال نہیں ہو سکتا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 104 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 269)

اب مرزا صاحب کی کون سی بات سچی ہے؟ پہلی بات سچی ہے یا دوسری سچی ہے؟؟

عیسائیت کا بھوت بھی حضور ﷺ کے دور میں موجود تھا لیکن اس کو بھی حضور ﷺ نے دجال نہیں فرمایا۔ لگتا ہے مرزا صاحب کو شیطان نے یہ جھوٹی وحیاں کی ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت کسی

مرزائی کے پاس نہیں ہے۔

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں چھٹا نظریہ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”دجال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلام الٰہی میں تحریف کرتے ہیں۔ یا دہریہ کے رنگ میں خدا سے لاپرواہ ہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233)

مرزا صاحب دہریوں کو بھی دجال کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ دہریوں کے دجال ہونے کا ذکر بھی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

دجال کی سواری

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

” ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ دخان کے زور پر چلتی ہیں ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی ﷺ نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے۔ اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 398 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 493)

حدیث مبارکہ میں دجال کی سواری ایک گدھے کو بتایا گیا ہے۔ جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ 40 ہاتھ ہوگا۔ اور وہ نہایت تیزی سے سفر بھی کرے گا۔ مرزا صاحب ریل گاڑی کو

دجال کی سواری کا نام دے رہے ہیں۔ باوجودیکہ ریل گاڑی میں حدیث میں بتائے گئے گدھے کی کوئی نشانی نہیں پائی جاتی خود مرزا صاحب نے اسی دجال کے گدھے پر کئی دفعہ سفر بھی کئے ہیں۔ اور مسیح موعود ہونے کا دعوی بھی کیا ہے۔ کیا گدھا دجال کی سواری ہو گا یا مسیح موعود کی؟؟

خلاصہ یہ ہے کہ دجال نہ ہی مرزا صاحب کی تحریرات کے مطابق عیسائی پادریوں کا گروہ یا جھوٹوں کا گروہ ثابت ہوتا ہے، اور نہ شیطان اور بااقبال قومیں دجال ثابت ہوتی ہیں۔ اور نہ ہی ریل گاڑی دجال کی سواری ثابت ہوتی ہے۔

ہمارا قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج ہے کہ وہ کوئی ایسی حدیث دکھائیں جس میں حضور ﷺ نے عیسائی پادریوں کے گروہ یا جھوٹوں کے گروہ کو دجال قرار دیا ہو یا شیطان اور بااقبال قوموں کو دجال قرار دیا گیا ہو۔ اور ساتھ ہی ریل گاڑی کو شیطان کی سواری بھی قرار دیا گیا ہو۔ ہمارا دعوی یہ ہے کہ قادیانی تاقیامت ایسی کوئی حدیث پیش نہیں کر سکتے۔

مرزا صاحب اور دجال میں تقابلی جائزہ

اگر ہم مرزا صاحب کی تحریرات کا بغور مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب ہی اپنی تحریرات کے مطابق دجال ہیں۔

نشانی نمبر 1:

مرزا صاحب اور دجال کی نسل ایک

مسلم کی حدیث نمبر 7349 سے پتہ چلتا ہے کہ دجال یہودی یعنی اسرائیلی نسل سے ہو گا۔

مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو اسرائیلی لکھتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اُس حدیث

کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔"
(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213)

ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:
"میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔"
(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 216)

یعنی مرزا صاحب حضرت اسحٰقؑ کی نسل سے بھی ہیں اور انکے بھائی حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل سے بھی۔
لیجئے مرزا صاحب اور دجال میں ایک قدر مشترک یہ ثابت ہوئی کہ دونوں یہودی النسل یعنی اسرائیلی ہیں۔

نشانی نمبر 2

مرزا صاحب اور دجال کا دعوی ایک

ابن ماجہ کی حدیث نمبر 4077 میں ذکر ہے کہ دجال پہلے نبوت اور پھر خدائی کے دعوے کرے گا۔ مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:
"دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہو گا اور پہلے دعوی نبوت کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233)

مرزا صاحب نے بھی دجال کی طرح پہلے نبوت اور پھر خدائی کا دعوی کیا۔

دعوی نبوت

مرزا صاحب 23 اپریل 1902ء کو لکھتے ہیں:

1۔ ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گا گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔“

(دافع البلاء صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد18، صفحہ230)

2۔ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد18، صفحہ231)

دعویٰ خدائی

مرزا صاحب 15 مئی 1907ء کو لکھتے ہیں:

”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقت الوحی، صفحہ 105 مندرجہ روحانی خزائن جلد22، صفحہ108)

مرزا صاحب اور دجال میں دوسری قدر مشترک یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بھی دجال کی طرح پہلے نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر اس کے بعد خدائی کا دعویٰ کیا۔

نشانی نمبر3:

مسلم کی روایت نمبر 7392 سے پتہ چلتا ہے کہ دجال کے پیروکار 70 ہزار یہودی ہوں گے۔ مرزا صاحب نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”پس اس پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ ستر ہزار مسلمان کہلانے والے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔ اب علمائے مفکرین بتلا دیں کہ یہ باتیں پوری ہو گئیں یا نہیں۔“ (انوار الاسلام صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ50)

مرزاغلام قادیانی کی اس تحریر سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔دجال کے ساتھ جو ملیں گے وہ خود کو مسلمان کہلوائیں گے۔

2۔انکی تعداد 70 ہزار ہوگی۔

3۔اور یہ بات مرزاصاحب کے وقت میں پوری ہوگی۔

اب مرزاصاحب کی لکھی گئی دجال کی انہی 3 باتوں پر مرزاصاحب کو پرکھتے ہیں۔

مرزاصاحب کے پیروکاروں کی تعداد

متعدّد جگہ مرزاصاحب اپنے پیروکاروں کی تعداد 70 ہزار بتاتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

تحریر نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 تا 383)

تحریر نمبر2:

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”جو جماعت پہلے دنوں میں چالیس آدمیوں سے بھی کم تھی آج ستر ہزار کے قریب پہنچ گئی۔“

(نزول المسیح صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 408)

تحریر نمبر3:

مرزاصاحب لکھتے ہیں:

”چالیس آدمی میرے دوست تھے اور آج ستر ہزار کے قریب اُن کی تعداد ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ 32 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 410)

لیجئے مرزا صاحب کی دجال کے بارے لکھی گئی تینوں نشانیاں مرزا صاحب میں ثابت ہوگئی۔

1۔ دجال کے پیروکاروں کی تعداد بھی 70 ہزار اور مرزا صاحب کے مرید بھی 70 ہزار ہی نکلے۔

2۔ مرزا صاحب نے خود اقرار کیا کہ دجال کا ساتھ دینے والے مسلمان کہلانے والے ہوں گے جب کے مرزا کو ماننے والے پہلے مسلمان ہی تھے مگر مرزا (دجال) کو مان کر یہودی صفت ہوگئے۔

3۔ یہ تمام باتیں اس وقت ظہور پذیر ہوں گی جو مرزا صاحب کا وقت ہے یعنی مرزا کے دور میں یہ تمام باتیں پوری ہوگئی۔

نشانی نمبر 4:

بخاری کی حدیث نمبر 1881 سے پتہ چلتا ہے کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔

جبکہ یہ نشانی مرزا صاحب میں بھی پوری ہوئی۔ مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 842 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 557)

مرزا صاحب بھی ساری زندگی مکہ اور مدینہ نہ جاسکے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریر سے ثابت ہے۔

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) نے حج نہیں کیا۔ اعتکاف نہیں کیا۔ زکوۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 623 روایت نمبر 672)

نشانی نمبر 5:

مسند احمد کی حدیث نمبر 15017 میں لکھا ہے کہ دجال ایک گدھے پر سواری کرے گا جس کے

دونوں کانوں کے درمیان 40ہاتھ کافاصلہ ہوگا۔ مرزاصاحب نے بھی اس حدیث کوتسلیم کیاہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 841مندرجہ روحانی خزائن جلد 3صفحہ556)

نیز مرزاصاحب ریل گاڑی کو دجال کی سواری لکھتے ہیں۔

جیساکہ مرزاصاحب نے لکھاہے:

’’ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیاہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ دخان کے زور پر چلتی ہیں ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایاہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے۔ اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھاقرار دیا گیا۔‘‘

(ازالہ اوہام صفحہ 398، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 493)

اب مرزاصاحب جس سواری کو دجال کی سواری لکھتے ہیں خود بھی اسی پر سفر کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے ریل کے سفر کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔۔۔!!!

حوالہ نمبر1:

مرزاصاحب خود لکھتے ہیں:

’’ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جارہے تھے کہ الہام ہوا۔‘‘

(نزول المسیح صفحہ 213مندرجہ روحانی خزائن جلد 18صفحہ591)

حوالہ نمبر2:

مرزاصاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزابشیر الدین محمود نے مرزاصاحب کے

جنوری 1903ء کے جہلم کے سفر کی روئیداد یوں لکھی ہے:

"1902ء کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ پر ایک شخص کرم دین نے ازالہ عرفی کا مقدمہ کیا اور جہلم کے مقام پر عدالت میں حاضر ہونے کے لیے آپ کے نام سمن جاری ہوا۔ چنانچہ آپ جنوری 1903ء میں وہاں تشریف لے گئے۔ یہ سفر آپ کی کامیابی کے شروع ہونے کا پہلا نشان تھا کہ گو آپ ایک فوجداری مقدمہ کی جواب دہی کے لیے جارہے تھے لیکن پھر بھی لوگوں کے ہجوم کا یہ حال تھا کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ جس وقت آپ جہلم کے سٹیشن پر اُترے ہیں اُس وقت وہاں اس قدر انبوہِ کثیر تھا کہ پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کی جگہ نہ رہی تھی۔"

(سیرت مسیح موعود صفحہ 48)

حوالہ نمبر3:

مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا صاحب کے 2 نومبر 1904ء کے سیالکوٹ کے سفر کی روئیداد یوں لکھی ہے:

"جب لیکچر ختم ہو کر گھر کو واپس آنے لگے تو پھر بعض لوگوں نے پتھر مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن پولیس نے اس مفسدہ کو بھی روکا۔ لیکچر کے بعد دوسرے دن آپ واپس تشریف لے آئے۔ اور اس موقع پر بھی پولیس کے انتظام کی وجہ سے کوئی شرارت نہ ہوسکی۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ ہمیں دکھ دینے کا کوئی موقع نہیں ملا تو بعض لوگ شہر سے کچھ دور باہر جاکر ریل کی سڑک کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور چلتی ٹرین پر پتھر پھینکے۔ لیکن اس کا نتیجہ سوائے کچھ شیشے ٹوٹ جانے کے اور کیا ہوسکتا تھا۔"

(سیرت مسیح موعود صفحہ 54)

حوالہ نمبر 4:

مرزابشیرالدین محمود نے مرزا صاحب کی 1908ء میں وفات کے بارے میں یوں لکھا ہے:

”ساڑھے دس بجے آپ فوت ہوئے۔ اُسی وقت آپ کے جسم مبارک کو قادیان میں پہنچانے کا انتظام کیا گیا اور شام کی گاڑی میں ایک نہایت بھاری دل کے ساتھ آپ کی جماعت نعش لے کر روانہ ہوئی۔“

(سیرت مسیح موعود صفحہ 65)

یعنی مرزا صاحب جس سواری کو دجال کی سواری کہتے تھے زندگی بھر اسی پر سفر کرتے رہے اور موت کے بعد لاش بھی دجال کی سواری پر لے جانی پڑی۔

نشانی نمبر 6:

مسلم کی حدیث نمبر 7373 سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال سیدنا عیسیٰؑ کا اتنا بڑا مخالف ہوگا کہ ان کے ساتھ لڑائی کرے گا۔ اگر ہم مرزا صاحب کو دیکھیں تو انہوں نے بھی سیدنا عیسیٰؑ کی مخالفت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

گستاخی نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔۔۔ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں تالاب کا معجزہ ہے۔“

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

گستاخی نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی 3 پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121)

گستاخی نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد، بلکہ ابتداء سے ہی ایسا معلوم ہوتا ہے اور خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بدنتیجہ تھا۔“

(ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔“

(کشتی نوح صفحہ 66 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

گستاخی نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”آپ کی انہی حرکات کی وجہ سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے،

اور ان کو یقین ہو گیا تھا کہ ضرور آپ کے دماغ میں کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

اب آخر میں مختصراً مرزا صاحب اور دجال کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں۔۔۔!!!

مرزا صاحب اور دجال

1۔ دجال بھی یہودی النسل ہو گا۔ مرزا صاحب بھی یہودی النسل تھے۔

2۔ دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔ مرزا صاحب نے بھی پہلے نبوت کا دعوی کیا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کیا۔

3۔ دجال کے ساتھیوں کی تعداد بھی 70 ہزار ہو گی۔ مرزا صاحب کے مرید بھی 70 ہزار تھے۔

4۔ دجال مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے گا۔ مرزا صاحب بھی ساری زندگی مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے۔

5۔ دجال گدھے پر سواری کرے گا۔ مرزا صاحب جس سواری کو دجال کا گدھا کہتے رہے اسی پر سواری بھی کرتے رہے۔

6۔ دجال سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مخالف ہو گا۔ مرزا صاحب بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کرتے رہے۔

لیجئے مرزا صاحب کی تحریرات کے مطابق مرزا صاحب خود ہی "دجال" ثابت ہو گئے۔

سبق نمبر:29

جھوٹے مدعی نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی اور

قادیانی جماعت کا تعارف

سبق نمبر 29

جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی جماعت کا تعارف

"مرزا صاحب کا خاندانی پس منظر"

مرزا صاحب نے اپنے خاندان کے بارے میں لکھا ہے:

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (برطانیہ) کا پکا خیر خواہ ہے. میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جنکو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا عرز مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی. یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام انکو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں انکی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں. پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا. پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔

تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 3 تا 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 6)

”نام و نسب“

مرزا صاحب نے اپنے نسب کے بارے میں لکھا ہے:

”اب میرے سوانح اس طرح پہ ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 135،134 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 162،163)

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 105 روایت نمبر 129 طبع جدید 2008ء)

”مرزا صاحب کا نسب و خاندان“

مرزا صاحب کے نسب و خاندان کے بارے میں تضاد ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اپنا نسب و خاندان ایک نہیں بتایا۔

1۔ "مغل برلاس"

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری قوم "مغل برلاس" ہے۔

(کتاب البریہ صفحہ 134 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 162)

2۔ "فارس الاصل"

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ وہ "فارس الاصل" ہیں۔

(کتاب البریہ صفحہ 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 163)

3۔ "فارس الاصل نہیں"

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ان کا تعلق فارس سے نہیں ہے۔

(اربعین نمبر 2 صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 365)

4۔ "چینی الاصل"

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 201 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 209)

(ان روایات کی روشنی میں مرزا صاحب کی نسل کا پتہ نہیں چل سکا)

"تاریخ ولادت و مقام پیدائش"

مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے۔

اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اب میرے ذاتی سوانح یہ ہے کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا۔"

(کتاب البریہ صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177)

"کیفیت پیدائش"

مرزا صاحب نے اپنی پیدائش کی کیفیت کے بارے میں لکھا ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جسکا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اسکے میں نکلا تھا. اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں انکے لیے خاتم الاولاد تھا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

"ابتدائی تعلیم"

مرزا صاحب نے قادیان ہی میں رہ کر متعدّد اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جسکی تفصیل خود مرزا صاحب کی زبانی حسب ذیل ہے:

"بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پہ ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا. تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا. جنہوں نے قرآن مجید اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریبًا دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جنکا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی "فضل" ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اسکے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ انکا نام گل علی شاہ تھا انکو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا. اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ دن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 148 تا 150 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ انبیاء کرامؑ کا دینی تعلیم میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔انبیاء کرامؑ بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کرتے ہیں جیسا کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے خود لکھا ہے:

”تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔“

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 16)

”مرزا صاحب کی ملازمت“

مرزاغلام احمد قادیانی کے بیٹے نے لکھا ہے:

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ تمھارے دادا کی پینشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا جب آپ نے پینشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو اپکو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمھارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ کہیں ملازم ہو جائے اس لیے سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔“

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 38،39 روایت نمبر 49 طبع جدید 2008ء)

”مدت ملازمت“

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

”واضح رہے کہ مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں 1864ء سے 1868ء تک ملازمت کی۔“

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 443 روایت نمبر 470 طبع جدید 2008ء)

"مرزاصاحب کے دوستوں کا چال چلن"

مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھا ہے:

"یہ بھی واضح رہے کہ مرزانظام الدین اور امام الدین صاحبان کا چلن ٹھیک نہیں تھا. نماز روزہ کی طرف راغب نہ تھے. تمام خاندان میں صرف مرزاغلام احمد صاحب کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 695 روایت نمبر 759 طبع جدید 2008ء)

"مختاری کے امتحان میں فیل"

مرزاصاحب نے مختاری کا امتحان بھی دیا تھا لیکن اس میں کامیاب نہیں ہوسکے بلکہ فیل ہوگئے جیسا کہ خود مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھا ہے:

"چونکہ مرزاصاحب ملازمت کو پسند نہیں کرتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔"

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 156 روایت 150 طبع جدید 2008ء صفحہ 142)

"مرزاصاحب کی ذاتی زندگی"

"ازار بند"

مرزاصاحب ریشمی ازار بند استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ سوتی ازار بند کی گرہیں مرزاصاحب سے نہیں کھلتی تھیں۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 49 روایت نمبر 65 جدید ایڈیشن 2008ء)

”گرگابی“

مرزاصاحب گرگابی بھی الٹی پہنتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 60روایت نمبر 83 جدیدایڈیشن 2008ء)

”گڑاور ڈھیلے“

مرزاصاحب نے ایک ہی جیب میں کھانے کے لئے گڑاور استنجا کرنے کے لئے مٹی کے ڈھیلے رکھے ہوتے تھے۔

(براہین احمدیہ پہلا ایڈیشن)

”کتا“

مرزاصاحب نے ایک کتا بھی رکھا ہوا تھا جس کا نام "شیرو" تھا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 816،817روایت نمبر 957جدیدایڈیشن 2008ء)

”مرزاصاحب اور کتا“

مرزاصاحب کے کھانے کے برتنوں میں کتا بھی کھانا کھاتا تھا۔

(سیرت مسیح موعود صفحہ 16)

”مرزاصاحب کی خاص خدمت گزار عورت“

”ڈاکٹرنی“

1۔ مرزاصاحب کی خاص خدمت گزار عورت کا نام "ڈاکٹرنی" تھا جو کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی بیوی تھی۔ وہ مدتوں قادیان میں مرزاصاحب کے مکان میں رہی۔ مرزاصاحب کو اس سے اتنا پیار تھا کہ جب وہ فوت ہوگئی تو مرزاصاحب نے اس ڈاکٹرنی کا دوپٹہ اپنی کھڑکی کے ساتھ

بندھوایا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 631روایت نمبر 688طبع جدید2008ء)

”مرزاصاحب کے پاؤں دبانے والی عورت“

”بھانو“

مرزاصاحب کے پاؤں دبانے والی عورت کا نام "بھانو" تھا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 722روایت نمبر 780طبع جدید2008ء)

”مرزاصاحب کے کمرے کا پہرہ دینے والی عورتیں“

”مائی رسول بی بی اور اہلیہ بابوشاہ دین“

مرزاصاحب کے کمرے کا پہرہ دینے والی عورت کا نام مائی رسول بی بی اور اہلیہ بابوشاہ دین تھا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 725روایت نمبر786طبع جدید2008ء)

”مرزاصاحب کی 3 ماہ خدمت کرنے والی عورت“

”زینب بیگم“

مرزاصاحب کی 3ماہ خدمت کرنے والی لڑکی کا نام زینب بیگم تھا جو کہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیٹی تھی۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 789روایت نمبر 910طبع جدید2008ء)

”مرزاصاحب کے سامنے ایک عورت کا ننگا نہانا“

مرزاصاحب کے سامنے ایک عورت ننگی نہاتی تھی۔اس کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

(ذکر حبیب صفحہ39)

قادیانیوں سے جب گفتگو ہوتی ہے تو قادیانی عموما ایک بات کہتے ہیں کہ اگر کوئی بھی انسان نبوت کا دعوی کرے تو اس انسان کی دعوی نبوت سے پہلے کی زندگی کو دیکھا جائے گا اگر اس کی دعوی نبوت سے پہلے کی زندگی صحیح ہے اور نبوت کے معیار پر پورا اترتی ہے تو اس دعوی نبوت کرنے والے انسان کو سچا مانا جائے گا۔

اس بات کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی دعوی نبوت سے پہلے کی زندگی نبوت کے معیار پر پورا اترتی ہے لہذا مرزا صاحب نبی ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا کیونکہ قرآن کی نص سے اور احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوگئی ہے اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

لہذا یہ جائزہ لینے سے یا نہ لینے سے مرزا صاحب نے نبی تو ثابت نہیں ہوجانا۔کیونکہ نبوت ختم ہوگئی ہے۔لیکن قادیانیوں کی ہدایت کی دعا کرتے ہوئے یہ جائزہ قادیانیوں کے لیے پیش خدمت ہے۔

1۔مرزا صاحب چور

مرزا صاحب کے بچپن کے حالات میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب چور تھے اور گھر سے چوریاں کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 225 روایت نمبر 244 طبع جدید 2008ء)

2۔مرزا صاحب حرام کھانے والا

1۔جوانی میں اپنے دادا کی پنشن وصول کر کے ساری پنشن اڑا دی یعنی سارے پیسے ختم کر دئے۔اور گھر والوں کو کچھ نہیں دیا۔اس شرم کی وجہ سے مرزا صاحب گھر نہیں گئے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 38، 39 روایت نمبر 49 طبع جدید 2008ء)

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

”واضح رہے کہ پینشن کی یہ رقم سات صد روپیہ تھی۔“

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ118 روایت نمبر 132 طبع جدید2008ء)

اس700 روپے کا اگر آج کے دور کا حساب لگائیں تو آج کل خام گوشت کی کم از کم قیمت 400 بھی لگائیں تو 700 روپے کے 11200 آنے ہوتے ہیں جو 11200 کلو گوشت کی قیمت تھی اس زمانے میں۔ اگر400 سے آج کے زمانے کے حساب سے ضرب دیں۔

11200×400=4480000

تو 44لاکھ 80ہزار روپے بنتے ہیں۔

یعنی مرزا صاحب نے اپنے دادا کی پینشن کے 44لاکھ 80ہزار روپے آج کے حساب سے اڑا کر ختم کر دیئے اور پھر اسی شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔

2۔ لوگوں سے براہین احمدیہ کی 50 جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا اور لوگوں سے 50 جلدوں کی قیمت بھی لے لی۔ لیکن صرف 5 جلدیں لکھیں۔ اس طرح مرزا صاحب 45 جلدوں کے پیسے کھا گئے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ عدد پورا ہو گیا۔ دوسرا سبب التواء کا جو تئیں برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا. یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ انکے دلی خیالات ظاہر کرے. جنکے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ اس قدر دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت گالیوں پر اتر آئے اور دو چار حصے اس کتاب کے جو طبع ہو چکے تھے. کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے تھے اور کچھ مفت تقسیم کئے

گئے تھے. پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں. اکثر نے گالیاں ہی دی اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔"

(دیباچہ براہین احمدیہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9)

3۔ مرزا صاحب فراڈ کرنے والے

مرزا صاحب حکیم نور الدین کے ساتھ مل کر فراڈ کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے حکیم نور الدین کے ساتھ مل کر ایک ایسا فراڈ کیا ہے جو شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ مرزا صاحب حکیم نور الدین سے پیسے منگواتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ مرزا صاحب نے حکیم نور الدین سے 500 روپے منگوائے۔ اور 500 روپے کی رقم اس زمانے کے لحاظ سے اچھی خاصی رقم تھی۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس زمانے میں خام گوشت ایک آنے کا ایک سیر (کلو) ملتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 165، 166 روایت نمبر 167)

اس 500 روپے کا اگر آج کے دور کا حساب لگائیں تو آج کل خام گوشت کی کم از کم قیمت 400 فی کلو بھی لگائیں تو 500 روپے کے 8000 آنے ہونے اور جو 8000 کلو گوشت کی قیمت اس زمانے میں تھی اگر 400 سے آج کے زمانے کے حساب سے ضرب دیں۔ تو

$$8000\times400=3200000$$

32 لاکھ روپے بنتے ہیں۔

لیکن وہ 500 روپیہ منی آرڈر کے ذریعے نہیں منگوایا۔ کیونکہ اگر منی آرڈر کے ذریعے وہ 500 روپیہ منگوایا جاتا تو اس پر یقینی طور پر ٹیکس بھی لگنا تھا۔ اور ٹیکس بھی اگر 500 روپے پر 20 روپے بھی بنتا تو ٹیکس تقریبا 128000 روپے بنتا تھا لیکن مرزا صاحب جیسا لالچی آدمی اتنا ٹیکس دینا کہاں گوارا کر سکتا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے وہ 500 روپیہ منگوانے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ پہلے

500روپے کے نوٹ کا آدھا حصہ منگوایا۔ جب وہ آدھا حصہ پہنچ گیا تو پھر اگلی دفعہ اسی 500 روپے کے نوٹ کا دوسرا حصہ منگوایا۔

اسی فراڈ کا اشارہ مرزاصاحب کے مکتوبات میں موجود ہے۔

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 41، 42 مکتوب نمبر 26، 25 جدید ایڈیشن 2008ء مکتوب بنام حکیم نورالدین)

4۔ مرزاصاحب کی وراثت

مرزاصاحب نے اپنی دعوی نبوت سے پہلے کی زندگی میں انگریز کی عدالت میں مقدمہ لڑکر مالی وراثت حاصل کی۔

حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: "لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"

"آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا' ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔"

(بخاری حدیث نمبر 3093، باب فرض الخمس)

ایک اور روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ "

"بیشک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں، اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے، لہٰذا جس نے اس علم کو حاصل کیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا۔"

(ابن ماجہ حدیث نمبر 223، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

خلاصہ:

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر قادیانیوں کی بات مان کر مرزاصاحب کی دعوی نبوت سے پہلے کی زندگی کو نبوت کے معیار پر پرکھا جائے تو بھی مرزاصاحب چور، حرام کھانے والا، فراڈیا اور وراثت لینے والا ثابت ہوتے ہیں۔اور کوئی نبی نعوذ باللہ چور، حرام کھانے والا، فراڈیا اور وراثت لینے والا نہیں ہوتا۔

لیجئے قادیانیوں کے اصول کے مطابق مرزاصاحب اپنے دعوی نبوت میں جھوٹے ثابت ہو گئے۔

”مرزاصاحب کی بیویاں“

مرزاغلام احمد قادیانی کی دو بیویاں تھیں۔

”پھجے دی ماں“

”پہلی بیوی جسکو"پھجے دی ماں" کہا جاتا ہے اسکا نام حرمت بی بی تھا۔اس سے 1852ء یا 1853ء میں شادی ہوئی۔“

مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھاہے:

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) کو اوائل سے ہی مرزافضل احمد کی والدہ سے جنکو لوگ عام طور پر "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی۔جسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتے داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی۔ اور انکا انکی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں اس لیے

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 30 روایت نمبر 41 طبع جدید 2008ء)

قادیانی ذہنیت کی پستی ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو مرزا صاحب کی دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم کی اولاد میں سے ہے جب اپنی والدہ کا ذکر کرتا ہے تو اسے ام المومنین کے لقب سے یاد کرتا ہے اور جب مرزا صاحب کی پہلی بیوی کا ذکر کرتا ہے تو اسے "پھجے کی ماں" کہتا ہے۔ پھجے سے مراد مرزا فضل احمد ہے جس نے مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا مرزا صاحب نے محمدی بیگم کی وجہ سے حرمت بی بی کو طلاق دے دی تھی۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 30 روایت نمبر 41 طبع جدید 2008ء)

"پہلی بیوی سے مرزا صاحب کی اولاد"

پہلی بیوی سے مرزا صاحب کے 2 بیٹے تھے۔

1۔ مرزا سلطان احمد　　　2۔ مرزا فضل احمد

ان دونوں بیٹوں نے مرزا صاحب کو دعوی نبوت میں کذاب سمجھا تھا۔

مرزا فضل احمد، مرزا صاحب (اپنے باپ) کی زندگی میں مر گیا، لیکن مرزا صاحب نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔

(انوار خلافت صفحہ 93 جدید ایڈیشن 2016ء)

دوسرے بیٹے مرزا سلطان احمد کو مرزا نے عاق کر دیا تھا۔

مرزا سلطان احمد کے مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے کا حوالہ یہ ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 750، 751 روایت نمبر 835، 834 طبع جدید 2008ء)

”نصرت جہاں بیگم“

دوسری بیوی جسکا نام نصرت جہاں بیگم ہے اس سے نکاح 1884ء میں ہوا۔

”نصرت جہاں بیگم کے متعلق مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ لوگ میری بیوی پر الزام لگاتے ہیں کہ اسکی میرے بعض مریدوں سے آشنائی ہے۔“

(کشف الغلطاء صفحہ 16،20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 197،203)

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

” کیا وجہ ہے کہ حکیم نور الدین اور عبدالکریم سیالکوٹی باقی قادیانی جماعت کے برعکس نصرت جہاں بیگم کو "ام المومنین" کی بجائے "بیوی صاحبہ" کہتے تھے؟

(سیرت المہدی جلد صفحہ 56 روایت نمبر 77 طبع جدید 2008ء)

”نصرت جہاں سے مرزا صاحب کی اولاد“

مرزا صاحب کی دوسری بیوی نصرت جہاں سے درج ذیل اولاد ہوئی۔

”لڑکے“

1۔ مرزا بشیر احمد (1887ء تا 1888ء)

2۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد (1889ء تا 1965ء)

3۔ مرزا شوکت احمد (1891ء تا 1892ء)

4۔ مرزا بشیر احمد ایم اے (1893ء تا 1963ء)

5۔ مرزا شریف احمد (1895ء تا 1961ء)

6۔ مرزا مبارک احمد (1899ء تا 1908ء)

”لڑکیاں“

1۔عصمت(1886ء تا1891ء)

2۔مبارکہ بیگم(1897ء تا1997ء)

3۔امۃالنصیر(1903ء تا1903ء)

4۔امۃالحفیظ بیگم(1904ء تا1987ء)

ان میں سے فضل احمد (جو پہلی بیوی سے تھا)بشیر اول، شوکت احمد، مبارک احمد، عصمت اور امتہ النصیر کا مرزا کی زندگی میں میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ جبکہ باقی اولاد سلطان احمد (پہلی بیوی سے) بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد مبارکہ بیگم، امتہ الحفیظ بیگم مرزا صاحب کی موت کے بعد بھی زندہ رہی۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ104 روایت نمبر128 طبع جدید2008ء)

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ443روایت نمبر470طبع جدید2008ء)

مرزا صاحب نے اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح نواب محمد علی خان سے کیا اور اسکا حق مہر چھپن ہزار روپے مقرر کیا تھا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 338روایت نمبر369طبع جدید2008ء)

اور اپنی لڑکی امتہ الحفیظ کا نکاح نواب عبداللہ خان سے کیا اور اسکا حق مہر پندرہ ہزار روپے مقرر کیا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 338روایت نمبر369طبع جدید2008ء)

”محمدی بیگم“

مرزا صاحب کی ان دو بیویوں کے علاوہ ایک اور بیوی بھی تھی جسکے ساتھ بقول مرزا صاحب

کے اسکا نکاح آسمانوں پہ ہوا تھا۔ جسکا نام "محمدی بیگم" تھا مگر اسکے ساتھ کی شادی ساری زندگی نہ ہو سکی اسکا مفصل تذکرہ آیندہ پیش گوئیوں کے ذیل میں آئے گا۔

"مرزا صاحب کی بیماریاں"

جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو درج ذیل بیماریاں لگی تھیں۔ حالانکہ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ اسے اللہ کی طرف سے الہام ہے کہ "ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 685 طبع چہارم 2004ء)

1۔ ہسٹریا کے دورے

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا (جو 1888ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود کا پرانا خادم تھا۔ اب فوت ہو چکا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے۔ میں

نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 16، 17 روایت نمبر 19 طبع جدید 2008ء)

2۔ دورے پر دورہ

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا کہ دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 16، 17 روایت نمبر 19 طبع جدید 2008ء)

3۔ خونی قے

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی۔ جس میں کچھ خون جما ہوا تھا۔ اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے تکیے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا۔ اور آنکھیں بھی پونچھیں۔ جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 87 روایت نمبر 107 طبع جدید 2008ء)

4۔ مراق

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"سیٹھ غلام نبی نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح

الاول نے حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے۔
تو حضور نے فرمایا ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے۔ اور مجھ کو بھی ہے۔"
(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 822 روایت نمبر 969 طبع جدید 2008ء)

5۔ ہسٹریا

مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھا ہے:
"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) سے سنا کہ مجھے ہسٹریا ہے۔"
(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 340 روایت نمبر 372 طبع جدید 2008ء)

6۔ سل

مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھا ہے:
"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ تمارے دادا (مرزاغلام مرتضیٰ) کی زندگی میں حضرت صاحب کو سل ہوگئی۔"
(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 49 روایت نمبر 66 طبع جدید 2008ء)

7۔ نامردی

مرزاصاحب نے لکھا ہے:
"جب میں نے نئی شادی کی تھی۔ تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔"
(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 27 مکتوب نمبر 15، مکتوب بنام حکیم نور الدین)

8۔ کالی بلا

مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھا ہے:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 16، 17 روایت نمبر 19 طبع جدید 2008ء)

9۔ اوپر اور نیچے والے امراض

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرا بدن کے نیچے کے حصے میں۔ اوپر کے حصے میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے۔ اور دونوں مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانے میں میں نے اپنا دعوی مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320)

10۔ پرانی اور دائمی بیماریاں

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں۔ یعنی سر درد اور دوران خون کم ہوکر ہاتھ پاؤں سرد ہوجانا۔ نبض کم ہوجانا۔ اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ کثرت پیشاب اور اکثر دست رہنا۔ اور یہ بیماریاں قریباً 20 برس سے ہیں۔"

(نسیم دعوت صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 435)

11۔ سخت دورہ اور ٹانگیں باندھنا

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا صاحب) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا۔ اور کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب (مرزا صاحب) کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔“

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 25 روایت نمبر 25 جدید ایڈیشن 2008ء)

12۔ مقعد سے خون

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا۔ اور سخت درد تھا۔ جو بیان سے باہر ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 234 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 246)

13۔ زبان میں لکنت

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

”حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو

پنالہ کہتے تھے۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 308 روایت نمبر 336 جدید ایڈیشن 2008ء)

14۔کیچڑ تھراپی

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ والد صاحب (مرزا صاحب) سخت بیمار ہو گئے۔ اور حالت نازک ہو گئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا۔ اور نبض بھی بند ہو گئی مگر زبان جاری تھی۔ والد صاحب (مرزا صاحب) نے کہا کہ میرے اوپر اور نیچے کیچڑ کا کر رکھ دو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبا صلاح ہو گئی۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ نمبر 203 روایت نمبر 200 جدید ایڈیشن 2008ء)

15۔چشم نیم باز

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ اور ادھر ادھر آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی آپ کو عادت نہیں تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر میں جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغے میں فرماتے تھے۔ حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا۔ پھر کسی کے بتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ نمبر 363، 364 روایت نمبر 406 جدید ایڈیشن 2008ء)

16۔مائی اوپیا

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"حضرت صاحب (مرزا صاحب) کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا۔ اسی وجہ سے پہلی رات

کا چاند نہیں دیکھ سکتے تھے۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ نمبر 624روایت نمبر 673 جدید ایڈیشن 2008ء)

17۔دائم المرض

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 17)

یہ تو ہم نے مرزا صاحب کی چند بیماریوں کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ مرزا صاحب کو 50 سے زائد بیماریاں لگی ہوئی تھیں۔

"مرزا صاحب کی وفات"

مرزا صاحب کی وفات 26 مئی 1908ء کو لاہور میں ہیضہ کی بیماری سے وقتی بیت الخلاء میں ہوئی۔ اور پھر مرزا صاحب کو قادیان میں دفن کیا گیا۔

(سیرت المہدی جلد1 صفحہ 11 روایت نمبر 12 طبع جدید 2008ء)

قادیانی جماعت کا تعارف

مرزا کے جانشین:

"حکیم نورالدین"

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات 26 مئی 1908ء بروز منگل لاہور میں ہوئی اسکا پہلا خلیفہ حکیم نور الدین ہوا جو بھیرہ کا تھا یہ بڑا اجل طبیب تھا اور عالم تھا یہ کشمیر کے راجہ کے پاس رہتا تھا۔ راجہ کشمیر نے اسے انگریز کی جاسوسی کے الزام میں نکال دیا تھا اسکا چونکہ مرزا صاحب سے پہلے سے رابطہ اور تعلق تھا اس لئے دونوں اکٹھے ہو گئے پھر دونوں نے ملکر اس دھندے کو چلایا یہ اسکا دست راست تھا اور عالم میں اس سے بہت اونچا تھا حکیم نور الدین کی خلافت 1914ء تک رہی۔

اسکے بعد خلافت کے دو امیدوار تھے۔

1۔ مولوی محمد علی لاہوری　　　2۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد

مولوی محمد علی لاہوری، مرزا کا بڑا قریبی مرید تھا اور بہت پڑھا لکھا آدمی تھا قابلیت کے لحاظ سے واقعی وہ خلافت کا حقدار تھا مگر مقابلہ میں چونکہ خود مرزا کا بیٹا تھا۔ اس لیے اسکو کامیابی نہ ہوئی اور چونکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے حق میں اسکی والدہ کا ووٹ بھی تھا جسکو مرزائی "ام المومنین" کہتے ہیں اس لیے مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ بن گیا۔ بوقت خلافت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی عمر 24 سال تھی۔ اس کی شہزادوں کی سی زندگی تھی اور خوب عیاش تھا۔ 1965ء تک یہ خلیفہ رہا اس نے اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت پر کتاب بھی لکھی جسکا نام "سیرت مسیح موعود" ہے اسکے علاوہ بھی اس نے متعدّد کتب لکھیں۔

1914ء میں مرزائیوں کے دو فرقے بن گئے۔

1۔ قادیانی جماعت　　　　　　2۔لاہوری جماعت

مرزابشیرالدین محمود جس جماعت کا سربراہ بنا اس کو قادیانی جماعت کہتے ہیں۔ اور محمد علی لاہوری جس جماعت کا سربراہ بنااس کولاہوری جماعت کہتے ہیں۔

”قادیانی جماعت“

”مرزاناصر احمد“

مرزابشیرالدین محمود کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مرزاناصر احمد قادیانی جماعت کا تیسرا خلیفہ بنا۔ یہ 1982ء تک خلیفہ رہا۔ 8اور 9جون 1982ء کی درمیانی شب ہارٹ اٹیک سے فوت ہوا۔

”مرزاطاہر احمد“

قادیانی جماعت کے تیسرے خلیفہ مرزاناصر احمد کی وفات کے بعد خلافت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ بعض بیٹوں کی رائے تھی کہ مرزابشیرالدین محمود کے بیٹے مرزارفیع احمد کو خلیفہ بنایا جائے جبکہ بعض دوسرے بیٹے مرزاطاہر احمد کو خلیفہ بنانے کے حق میں تھے۔ بہرحال اسی کشمکش میں مرزا رفیع احمد کواغواء کرلیا گیااور یوں مرزاطاہر احمد جو تیسرے قادیانی خلیفہ مرزاناصر احمد کا بھائی بھی تھا وہ قادیانی جماعت کا چوتھا خلیفہ بن گیا۔ مرزا طاہر احمد 18اپریل 2003ء تک اپنی وفات تک قادیانی جماعت کا چوتھا خلیفہ رہا۔

”مرزامسرور احمد“

مرزاطاہر احمد کی وفات کے بعد ایک ہفتہ قادیانی خلافت کا جھگڑا چلتا رہا۔ آخر کار مرزا مسرور احمد قادیانی جماعت کا پانچواں خلیفہ بن گیا۔ جوابھی تک قادیانی جماعت کا پانچواں خلیفہ ہے۔ مرزا مسرور احمد، مرزابشیرالدین محمود کانواسہ اور مرزابشیرالدین محمود کے بھائی مرزاشریف احمد کا پوتا ہے۔

"لاہوری جماعت"

مولوی محمد علی لاہوری نے 1914ء میں باقاعدہ علیحدہ دکان بنانا چاہی چنانچہ اس نے بعد میں لاہور آکر ایک تنظیم بنائی جسکا نام "انجمن اشاعت الاسلام احمدیہ" رکھا اور خود اس جماعت کا پہلا امیر بنا۔ چونکہ مرکز انکے پاس نہ تھا اس لئے اسکا کام زیادہ نہ چلا لیکن بڑا سمجھدار تھا اپنی تنظیم کو خوب مضبوط کیا اور غیر ممالک میں پھیلایا اور غیر ممالک میں اسکی جماعت کو بڑی کامیابی ہوئی۔ یہ مرزا کو نبی نہیں مانتے بلکہ محض مصلح یا مجدد مانتے ہیں اور نبوت کو ختم مانتے ہیں (مولوی محمد علی لاہوری کچھ عرصہ تک قادیان میں ہی رہا) پھر اس نے لاہور میں ڈیرا لگایا اور علیحدہ جماعت (انجمن اشاعت الاسلام احمدیہ) کہ بنیاد رکھی۔ اسکو اور اسکے ساتھیوں کو غیر مبایعین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ لوگ 1920ء تک قادیان میں رہے اور پھر مستقل لاہور آگے۔

مولوی محمد علی لاہوری کا جماعتی پالیسی بیان:

مولوی محمد علی لاہوری لکھتا ہے:

"گو ظاہر طور پر کوئی اختلاف جماعت میں نہیں ہوا لیکن دو قسم کے اختلافی امور ان ایام میں پیدا ہو گئے تھے جن کے زیادہ قوت پکڑنے میں صرف مولوی نور الدین صاحب کی زبردست شخصیت مانع رہی ان میں سے ایک امر خلیفہ اور انجمن کے تعلقات تھے اور دوسرا امر مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مسئلہ نبوت مسیح موعود جو آج کل فریقین کے درمیان اختلاف کا اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے در حقیقت اس مسئلہ تکفیر سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ تکفیر بغیر اسکے صحیح نہ ہو سکتی تھی کہ حضرت مرزا صاحب کو منصب نبوت پر کھڑا کیا جائے چنانچہ اسی بنا پر مارچ 1914ء میں جماعت احمدیہ کے دو گروہ ہو گئے فریق اول یعنی اس فریق کا جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے اور

آنحضرت ﷺ کے بعد دروازہ نبوت کو کھلا مانتا ہے ہیڈ کوارٹر قادیان رہا اور دوسرے فریق نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم کیا۔"

(تحریک احمدیت حصہ اول صفحہ 32 از محمد علی لاہوری)

ہم کہتے ہیں یہ محض انکی منافقت ہے اگر انکا اختلاف حقیقی ہے تو لاہوری جماعت والوں کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو کافر کہیں کیونکہ وہ ایک غیر نبی کو نبی مانتے ہیں اور سلسلہ نبوت جاری مانتے اسی طرح قادیانیوں کو بھی چاہیے کہ وہ لاہوریوں کو کافر کہیں کیونکہ وہ ایک سچے نبی کی نبوت کے منکر ہیں۔

انکے جماعتی امراء کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

"امیر اول مولوی محمد علی لاہوری"

مولوی محمد علی لاہوری کا دور امارت 1914ء سے 1951ء تک رہا۔ اس نے پڑھے لکھے جدید طبقہ اور بیرون ملک کام کیا اور جماعت کو منظم کیا۔ قرآن کریم کی تفسیر انگریزی اور اردو زبان میں لکھی اور ارتدادی سرگرمیوں میں سرگرم رہا اسکی تفسیر کو دیکھ کر کئی مسلمان رہنما بھی اس سے متاثر ہوئے۔ جامعۃ الازہر مصر میں بھی اس نے اپنا اثرورسوخ پیدا کیا اور حیات مسیح کے مسئلہ میں انکے بعض حضرات آج بھی اس سے متاثر ہیں۔

(خلاصہ تحریر پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23، 24)

"امیر دوم مولوی صدر الدین"

"مولوی صدر الدین کا دور امارت 1951ء تا 1981ء ہے۔ مولوی صدر الدین جنوری 1881ء میں پیدا ہوا۔ تعلیم کے بعد قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرتا رہا۔ خواجہ کمال الدین کے ساتھ ملکر تبلیغی پروگرام 'رسالہ اسلامک ریویو' انگریزی ترجمہ قرآن' برلن میں لاہوری جماعت کی عبادت گاہ (بقول انکے مسجد) وغیرہ سلسلوں میں کام کرتا رہا۔ لاہور

میں احمدیہ مارکیٹ اور دار السلام کالونی تعمیر کروائی۔ 1961ء اور 1962ء میں نائجیریا' لیگوس اور گھانا میں مشن قائم کئے۔ 1953ء اور 1974ء کی تحریک میں لاہوری گروپ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار رہا۔"

(خلاصہ تحریر پندرہ روزہ "پیغام صلح" یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23،24)

"امیر سوم ڈاکٹر سعید احمد خان"

"ڈاکٹر سعید احمد خان کا دور امارت 1981ء تا 1996ء ہے تعلیم کی ابتدا تا نامی گاؤں کے سکول سے کی۔ چوتھی جماعت میں مانسہرہ کے سکول میں داخل ہوا۔ پھر قادیان میں زیر تعلیم رہا۔ فراغت کے بعد ڈاکٹری کے شعبہ سے وابستہ ہوا۔ 1981ء میں مولوی صدر الدین کے مرنے کے بعد جماعت کا سربراہ بنا۔ ایبٹ آباد میں ثمر سکول کے نام سے "سالانہ تربیتی کورس" کا آغاز کیا جو اب تک ہر سال منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ اسکے دور امارت میں دار السلام میں گرلز ہاسٹل میں تعمیر ہوئی۔ افریقہ کورٹس کیس اور 1984ء کی تحریک میں مسلمانوں کے مقابلے میں کام کرتا رہا۔ آخر کار 1996ء میں آنجہانی ہوا۔"

(خلاصہ تحریر پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 24 23)

"امیر چہارم ڈاکٹر اصغر حمید"

"ڈاکٹر اصغر حمید کا دور امارت 1996ء تا 2003ء ہے امیر مقرر ہونے سے پہلے انجینئرنگ یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کا ڈین رہ چکا تھا۔ اس نے اپنے دور امارت میں قرآن مجید کی روسی زبان میں ترجمہ و تفسیر کروا کر تقسیم کی۔ مرزا صاحب کی کتاب "کتاب البریہ" کا خود انگریزی میں ترجمہ کیا اور لندن جماعت کے ذریعے شائع کروایا۔ مرزا صاحب کے خود ساختہ "نظریہ سفر مسیح" (فلسطین سے کشمیر تک) پر انگریزی میں کتاب لکھی۔ دار السلام کی جامع (مسجد) میں توسیع کی۔ ہر روز درس

قرآن کا سلسلہ شروع کر کے تفسیر کی تکمیل کی۔ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور (AAIIL) ویب سائٹ کا آغاز کیا۔ 2003ء میں آنجہانی ہوا۔"

(خلاصہ تحریر پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 24 23)

"امیر پنجم ڈاکٹر پروفیسر عبدالکریم سعید"

"پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید 2003ء میں امیر بنا۔ اس وقت یہ ایوب میڈیکل کالج میں پروفیسر تھا۔ امارت کے بعد ملازمت کو خیر باد کہہ دیا۔ یہ صاحب تا حال بڑی محنت کے ساتھ ارتدادی سرگرمیوں میں پوری دنیا میں برسرپیکار ہے۔ اور جدید تعلیم یافتہ اور سیکولر طبقہ کو زندیق اور مرتد بنانے میں لگا ہوا ہے۔"

(خلاصہ تحریر پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23،24)

ان دو پارٹیوں کے علاوہ مرزائیوں کی چند اور پارٹیاں بھی ہیں مگر یہ دونوں پارٹیاں زیادہ مشہور ہیں۔ ان دو پارٹیوں کا مباحثہ چار نکات پر راولپنڈی میں ہوا تھا۔ جو کہ درج ذیل ہے:

1۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ مصلح موعود کا مصداق کون ہے؟

2۔ مرزا صاحب کی جانشین انجمن ہے یا خلیفہ؟

3۔ مرزا نبی ہے یا مجدد؟

4۔ مرزا کا منکر کافر ہے یا نہیں؟

یہ مباحثہ بصورت رسالہ " مباحثہ راولپنڈی" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ ایک نہایت اہم رسالہ ہے۔ اس میں دونوں پارٹیوں کے دلائل خود مرزا کی تحریرات سے موجود ہیں۔

سبق نمبر:30

مرزا صاحب کے
کفریہ دعوے

سبق نمبر 30

مرزا صاحب کے کفریہ دعوے

جھوٹے مدعی نبوت مرزاغلام احمد قادیانی نے صرف نبوت اور رسالت کا دعوی نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دعوے کئے ہیں۔

مرزاصاحب کے چند باطل اور کفریہ دعوے ملاحظہ فرمائیں۔ اور خود فیصلہ کریں کہ کیا ایسے کفریہ اور باطل دعوے کرنے والا مسلمان تو درکنار ایک عقل مند انسان کہلانے کا مستحق بھی ہے؟؟؟؟

آیئے مرزاصاحب کے دعوؤں کا جائزہ لیتے ہیں۔

1۔1881ء حجر اسود ہونے کا دعویٰ

مرزاصاحب نے لکھاہے کہ مجھے الہام ہواہے:

"شخصے پائے من بوسیدومن گفتم کہ سنگ اسود منم"

"ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے اسے کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔"

(تذکرہ صفحہ 29 ایڈیشن چہارم 2008ء)

2۔1882ء مجدد ہونے کا دعوی

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعے سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 201)

3۔1882ء مامور ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں مامور من اللہ اور اول المؤمنین ہوں"

(کتاب البریہ صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 202)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے 1884ء میں اشارتاً اور 1891ء میں صراحتاً مامور من اللہ ہونے کا دعوی بھی کیا ہے۔

1884ء مامور من اللہ ہونے کا اشارتاً دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل اور کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارے میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 502 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597)

1891ء مامور من اللہ ہونے کا صراحتاً دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اسلام کے ضعف، غربت اور تنہائی کے وقت میں خدائے تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 767 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 514)

4۔1882ء ملہم ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اس قسم کے الہام بھی یعنی جو سخت اور گراں صورت کے الفاظ خدا کی طرف سے زبان پر جاری ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 225 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 249)

5۔1882ء نذیر ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ.

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے۔ جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 502)

(نصرۃ الحق صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 66)

6۔1883ء سلطان القلم ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

"یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ (مرزا صاحب) سلطان القلم ہو گا۔"

(تذکرہ صفحہ 58 ایڈیشن چہارم 2008ء)

7۔1883ء آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعوی

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یٰآدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ- یا مریم اسْکُنْ اَنْتَ وَ

زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ- یا احمد اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ- نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَدُنِّی رُوْحُ الصِّدْقِ"

اے آدم! اے مریم! اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہوجاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 497 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 590)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

”میں مسیح زماں ہوں اور میں کلیم خدا ہوں۔ میں محمد، احمد اور مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134)

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پس اس (خدا تعالیٰ) نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا۔ چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسی، داود، سلیمان، یوسف، یحیی عیسی وغیرہ یہ تمام میرے نام رکھے گئے۔ اس صورت میں گویا تمام انبیاء اس امت میں دوبارہ پیدا ہوگئے۔“

(نزول المسیح صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382)

الہام کی تشریح:

اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب نے کی ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مریم سے مریم ام عیسی مراد نہیں۔ اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں۔ اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسی اور عیسی اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں۔ ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔“

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 599 جدید ایڈیشن، مکتوب بنام میر عباس علی)

8۔1883ء محدث ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

”انت محدث اللّٰہ“

”تو محدث اللہ ہے۔“

(تذکرہ صفحہ 82 جدید ایڈیشن 2004ء)

9۔1884ء تمام جہانوں پر فضیلت کا دعویٰ

الہام: "اِنِّی فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ قُلْ اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا"

میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(اربعین نمبر 2 صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 353)

10۔1884ء یوسف ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَكَذٰلِكَ مَنَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ وَلِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ"

”اور اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا تاکہ ہم اس سے بدی اور فحش کو روک دیں۔

اور ناتوان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا۔ سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔"

"اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز (مرزا صاحب) مراد ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 555 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 661،662)

11۔ 1891ء خدا ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَرَاَیْتُنِی فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللہِ وَ تَیَقَّنْتُ اَنَّنِی ھوَ"

"میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔"

(تذکرہ صفحہ 152 ایڈیشن چہارم 2004ء)

12۔ 1891ء مثیل مسیح ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 138 طبع چہارم) (فتح اسلام صفحہ 15،16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10،11)

13۔ 1891ء مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

الہام: جَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ

"ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا"

ان کو کہہ دے کہ میں عیسی کے قدم پر آیا ہوں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 634 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442)(تذکرہ صفحہ 150 طبع چہارم)

14۔1892ء صاحب "کن فیکون" ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

الہام:"إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدتَّ شَيْئًا أَنْ تَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ"

"یعنی تیری یہ بات کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 95 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 124)(تذکرہ صفحہ 164 طبع چہارم)

15۔1894ء مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"بَشَّرَنِی وَقَالَ إِنَّ الْمَسِيْحَ الْمُوْعُوْدَ الَّذِیْ يَرْقَبُوْنَهُ وَالْمَهدِیُّ الْمَسْعُوْدُ الَّذِیْ يَنْتَظِرُوْنَهُ هوَ اَنْتَ"

"خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔"

(اتمام الحجۃ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 275)(تذکرہ صفحہ 209 طبع چہارم)

16۔1898ء امام زماں ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495)

17۔1900ء خدا کا بیٹا ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ الہام ہوا:

"اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ

تو میری اولاد کی طرح ہے"

(تذکرہ صفحہ 325 ایڈیشن چہارم 2004ء)

18۔1900ء زندگی اور موت کے مالک ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55،56)

19۔1900ء مدینۃ العلم ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا:

"اَنْتَ مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ"

"تو علم کا شہر ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 320 ایڈیشن چہارم 2004ء)

20۔1900ء بیت اللہ ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا نے اپنے الہام میں میرا نام "بیت اللہ" بھی رکھا ہے۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445)

21۔1900ء میکائیل ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے۔ اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔“

(اربعین نمبر3 صفحہ25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ413)

22۔1900ء خاتم الاولیاء ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ70)

23۔1901ء شرعی نبی ہونے سے انکار

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ210)

24۔1901ء خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”(میں) بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ212)

25۔1902ء حاملہ ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میرا نام مریم رکھا پھر دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ اور پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو مریم کی طرح عیسی کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی ماہ کے (حمل کے) بعد جو 10 مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسی بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50)

26۔1902ء معجون مرکب ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے۔ اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 287)

27۔1902ء عیسیؑ سے بہتر ہونے کا دعوی

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا، رسول تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح موعود کو (یعنی مرزا صاحب کو) مسیح ابن مریم (یعنی عیسیؑ) سے افضل قرار دیا ہے۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ تم (یعنی مرزا صاحب) مسیح ابن مریم (یعنی عیسیؑ) سے اپنے آپ کو افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 159)

28۔1902ء محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعوی

1 ۔مرزاصاحب نے لکھاہے:

”خدا کے نزدیک اس کا ظہور (یعنی مرزاصاحب کا) مصطفی ﷺ کا ظہور مانا گیا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 200 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 297)

2۔مرزاصاحب نے لکھاہے:

”جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفی ﷺ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے جانا نہیں اور پہچانا نہیں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

3۔مرزاصاحب نے لکھاہے:

”خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258،259)

29۔1902ء محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل ہونے کا دعوی

1۔مرزاصاحب نے لکھاہے:

” اس نبی (یعنی محمد ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میرے معجزات کی تعداد 10 لاکھ ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 43)

"جبکہ آنحضرت ﷺ کے معجزات مرزا صاحب نے 3 ہزار لکھے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153)

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" آنحضرت ﷺ کے وقت میں دین کی حالت پہلی رات کے چاند کی طرح تھی مگر (مرزا صاحب کے وقت میں) 14 ویں رات کے بدر کامل جیسی ہوگئی۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 181، 182 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 272)

4۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"غلبہ کاملہ (دین اسلام) کا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے دور میں ظہور میں آئے گا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 91)

30۔1904ء عرش خدا ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

"اَنْتَ بِمِنِّی بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ"

"پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا۔"

(تذکرہ صفحہ 427 جدید ایڈیشن 2004ء)

31۔1904ء کرشن ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے بڑا اوتار تھا۔“

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228)

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521،522)

(تذکرہ صفحہ 311 طبع چہارم 2004ء)

32۔1900ء تا 1908ء ظلی نبی ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آیئنہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوٰی کیا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

33۔1900ء تا 1908ء نبوت اور رسالت کا دعوی

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں

پانے والا بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211)

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔"

(اربعین نمبر 3 صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426)

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 73)

4۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔"

(دافع البلاء صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 225،226)

5۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔"

(رسالہ دعوت قوم صفحہ 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62)

34۔ 1900ء تا 1908ء مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعوی

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے

ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: "قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهمْ" یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ "

(اربعین نمبر 4 صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435،436)

2۔ مرزا صاحب لکھا ہے:

"اِنَّا أَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

"ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105)

35۔ 1900ء تا 1908ء آخری نبی ہونے کا دعویٰ

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان میں سے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 318 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی نبوت مجھے عطا کی

گئی۔اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا اب بے دست و پا ہے۔کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لئے مقدر تھا سووہ ظاہر ہوگیا۔اب بجز اس کھڑکی کے کوئی اور کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں رہی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215)

4۔مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، قطب، ابدال وغیرہ اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی محسوس کیا گیا ہوں۔اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

5۔مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا۔مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری راہ ہوں۔اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

36۔نبیوں سے افضل ہونے کا دعوی

1۔مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور

تمام نبیوں نے اس کی (یعنی مرزا صاحب کی) تعریف کی ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اے عزیزو! اس شخص (یعنی مرزا صاحب) مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کی پیغمبروں نے خواہش کی ہے۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا تھا۔"

(فتاوی احمدیہ جلد 1 صفحہ 51 مطبوعہ قادیان)

4۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزے اور پیشگوئیاں سبقت لے گئی ہیں۔"

(ریویو جلد اول صفحہ 393)

5۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ 1 ہزار نبیوں پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہو جائے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

37۔ 1906ء امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے مجھے الہام ہوا ہے:

"امین الملک جے سنگھ بہادر" ۔۔۔۔۔(تذکرہ صفحہ 568 جدید ایڈیشن 2004ء)

38۔ 1907ء تمام نبیوں کا مظہر ہونے دعویٰ

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح یوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ﷺ ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76)

39۔ مرزا صاحب کو ماننے والوں کے صحابی ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259،258)

40۔ 1907ء بشر کی جائے نفرت یعنی شرمگاہ ہونے کا دعوی

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

کرم خاکی ہوں پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127)

41۔ مرزاصاحب کا اپنے اندر اللہ کی روح کے بولنے کا دعوی

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”جان لوکہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے نفس میں بولتی ہے۔“

(مکتوب احمد صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176)

42۔ 1908ء ذوالقرنین ہونے کا دعوی

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئیندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں۔ جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314)

43۔ سور مار ہونے کا دعویٰ

مرزاصاحب کے مرید مفتی صادق نے لکھاہے:

”ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہوگئے ان کی وجہ سے شوروغل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام "پیر کتے مار" رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) کی خدمت میں شاکی ہوئے۔ کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب (مرزاصاحب) نے تبسم کے ساتھ فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھیے حدیث شریف میں مجھے سور مار لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ ویقتل الخنزیر ۔ پیر صاحب اس پر بہت خوش ہوکر چلے آئے۔“

(ذکر حبیب صفحہ 162، 163)

سبق نمبر: 31

مرزا صاحب کی متضاد باتیں

سبق نمبر 31

مرزا صاحب کی متضاد باتیں

عام طور پر قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبوت کے معیار پر پرکھیں اگر تو مرزا صاحب نبوت کے معیار پر پورا اترے تو اس کو سچا مان لیں اور اگر مرزا صاحب نبوت کے معیار پر پورا نہیں اترتے تو پھر مرزا صاحب "کذاب" ہیں۔

قادیانیوں کی یہ بات اصولی طور پر غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب کو نبوت کے معیار پر تو تب پرکھیں گے جب نبوت کا دروازہ کھلا ہو اور نبیوں کے آنے کا سلسلہ جاری ہو۔

چونکہ اب نبوت کا دروازہ میرے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر بند ہو چکا ہے اور کسی بھی انسان کو نبوت نہیں مل سکتی اس لئے کوئی کتنا ہی پارسا ہو اگر وہ نبوت کا دعوی کرے تو وہ "کذاب" ہے۔ اور اس کو کسی معیار پر پرکھنا غلط ہے۔

لیکن قادیانیوں پر حجت تام کرنے کے لئے مرزا صاحب کو نبوت کے معیار پر پرکھتے ہیں۔

نبی کی ایک صفت یہ بھی ہوتی ہے کہ نبی کی باتیں متضاد نہیں ہوتیں۔ اور ایک مسلمہ اصول ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا اور جھوٹ بولنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔

ویسے تو مرزا صاحب کی تحریرات میں بے شمار تضادات ہیں۔ لیکن ہم مرزا صاحب کی چند متضاد تحریرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

تضاد نمبر 1:

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَمَا كَانَ لِي اَنْ اَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ وَأَخْرُجَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ اَلْحَقُ بِقَوْمٍ كَافِرِيْنَ"۔

" مجھے کہاں یہ حق پہنچتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں۔ اور قوم کافرین سے جا کر ملوں۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

2۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَمَعَاذَاللهِ اَنْ اَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ بَعْدَ مَاجَعَلَ اللهُ نَبِيَّنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْمُصْطَفٰى ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ"۔

"اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے نبی اور سردار دو جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا۔ میں نبوت کا مدعی بنتا۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 302)

3۔ ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ان پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے قائل ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے قائل ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 2 اشتہار 1897ء، جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

اب اس کے برخلاف مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

تضاد نمبر 2:

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئیندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار مثیل مسیح بھی آجائیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 199 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197)

جبکہ مرزا صاحب نے اس کے برخلاف لکھا ہے:

"فَلَیْسَ الْمَسِیْحُ مِنْ دُوْنِیْ مَوْضِعَ قَدَمٍ بَعْدَ زَمَانِیْ"

”پس میرے سوا دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانے کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 243)

تضاد نمبر 3:

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میرا مذہب یہی ہے کہ میرے دعوے کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔“

(تریاق القلوب صفحہ 130 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 432)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور عمداً خدا تعالٰی کے نشانوں کو رد کرتا ہے۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 164 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

تضاد نمبر4 :

4۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وہ آتھم جو ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا سات ماہ کے اندر فوت ہوجائے گا"۔

(سراج منیر صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 8)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"(آتھم) پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا۔"

(حقیقۃالوحی صفحہ 212 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 221)

تضاد نمبر 5:

5۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" وہ اللہ جس نے اپنے رسول (مرزا صاحب) کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور دین کے ساتھ"۔

(البشریٰ جلد 2 صفحہ 5)

پھر ایک اور جگہ لکھا ہے:

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا"۔

(ازالہ اوہام صفحہ 761 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511)

تضاد نمبر6:

6۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا کوئی عجوبہ نہیں"۔

(جنگ مقدس صفحہ 180 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 280)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اس میں یعنی مسیح کی ولادت پے در پے ایک عجوبہ ہے"۔

(اخبار البدر صفحہ 3 مورخہ 12 مئی 1907)

تضاد نمبر 7:

7۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آپ (حضرت یسوع مسیح) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یسوع مسیح خدا کے پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 274)

تضاد نمبر 8:

8۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں مشہور کر دیا"۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں کیا گیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی۔ اس لئے ضرور تھا کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 272)

تضاد نمبر 9 :

9۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن ناخدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے۔"

(ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296)

پھر دو جگہوں پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

1۔"جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے اس نے کہا کہ اے نیک استاد تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں سوائے خدا کے یہی تمام اولیاء کا شعار رہا۔ سب نے استغفار کو اپنا شعار بنایا۔"

(مکتوب احمد صفحہ 272 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 271)

2۔"حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور صابر اور بے نفس بندے تھے کہ انہوں نے کہ بھی روانہ رکھا کہ کوئی انکو نیک آدمی کہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ 104 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 94)

تضاد نمبر 10:

10۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر انکا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کا مٹی ہی رہتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 68)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن مجید سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 256)

تضاد نمبر 11:

11۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آپ نے ایک جوان کنجری کو موقع دیا کہ وہ آپکے سر پر ناپاک ہاتھ لائے اور زنا کاری کا پلید عطر اسکے سر پر ملے"۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اگر کوئی حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندے مال کو کام میں لایا تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کر سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان ناپاک لوگوں کی فطرت سے مفائر پڑی اور شیطان کی فطرت کا موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے"۔

(آیئنہ کمالات اسلام صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 5)

تضاد نمبر 12:

12۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔"

(کتاب البریہ صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آپ نہیں جانتے کہ ہمارے نزدیک وہ جوان ہر ایک زناکار سے بدتر ہے جو انسان کے پیٹ میں سے نکل کر خدا ہونے کا دعوی کرے۔"

(نور القرآن نمبر 2 صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 394)

تضاد نمبر 13:

13۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔"

(البشری جلد اوّل صفحہ 50)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔"

(پیغام صلح صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 453)

تضاد نمبر 14:

14۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"دجال سے مراد با اقبال قومیں ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174)

اس کے برخلاف ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 722 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 488)

تضاد نمبر 15:

15۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں حضرت مسیح یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حثیت میں کھڑا ہوں"۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 274)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"عیسی کجا است۔۔۔۔عیسی کہاں ہے کہ میرے منبر پر قیام کرے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180)

تضاد نمبر 16:

16۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوئے جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں تھی۔ جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ"۔

(نزول المسیح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اسکو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو"۔

(چشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218)

تضاد نمبر 17:

17۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حضرت مسیح۔۔۔قریبًا دو گھنٹے تک صلیب پر رہے"۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 22)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"چند ہی منٹ گزرے کہ مسیح کو صلیب سے اتار لیا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 381 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 296)

تضاد نمبر 18:

18۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا"۔

(دافع البلاء صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 226)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ کس قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 232 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 244)

تضاد نمبر 19:

19۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا"۔

(البشریٰ جلد 2 صفحہ 140)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"طاعون کے دنوں میں جب طاعون زور پر قادیان میں تھی تو میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہو گیا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 87)

تضاد نمبر 20:

20۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"قادیان میں چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور رہا۔ مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان آیا وہ بھی اچھا ہوگیا"۔

(دافع البلاء صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 226)

پھر ایک اور جگہ لکھا ہے:

"جب صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے کو تب تیز ہوا اور سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی اور دونوں طرف ران میں گلٹیاں نکل آئیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 329 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 342)

معزز قارئین!! اوپر پیش کئے گئے مرزا صاحب کے تضادات کو بار بار پڑھیں آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ مرزا صاحب کی ان تحریرات میں کھلا تضاد ہے۔ اور دونوں تحریرات میں سے ایک ہی سچی ہوسکتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی تحریرات میں کھلا تضاد تھا یعنی واضح جھوٹ تھا۔

اور ضابطہ یہ ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہوسکتا۔

سبق نمبر:32

مرزا صاحب اور منہاج نبوت

سبق نمبر 32

مرزا صاحب اور منہاج نبوت

عام طور پر قادیانی کہتے ہیں کہ مرزاصاحب کو نبوت کے قرآنی معیار پر پرکھتے ہیں اگر مرزاصاحب نبوت کے معیار پر پورا اترے تو اس کو سچا تسلیم کرلیں۔اور اگر مرزاصاحب نبوت کے معیار پر پورا نہیں اترتے تو مرزاصاحب کذاب ہیں۔

قادیانیوں کی یہ بات اصولی طور پر غلط ہے کیونکہ جب نبوت کا دروازہ میرے آقا ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے بند کردیا ہے تو کسی نئے نبی کی گنجائش دین اسلام میں نہیں ہے۔اور جو کوئی بھی نئی نبوت کا دعوی کرے تو وہ کذاب ہے۔

لیکن آیئے قادیانیوں پر حجت تام کرنے کے لئے مرزاصاحب کو نبوت کے قرآنی معیار پر پرکھتے ہیں۔لیکن اس معیار پر پرکھنے سے پہلے مرزاصاحب کی اس بارے میں تحریرات پر نظر ڈالتے ہیں۔

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”یہ سلسلہ بلکل منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے۔اس کا پتہ اس طرز پر لگ سکتا ہے۔ جس طرح انبیاءؑ کی حقانیت معلوم ہوئی۔“

(ملفوظات جلد1 صفحہ412 ملفوظ26 دسمبر1900ء پرانا ایڈیشن 5 جلدوں والا)

(ملفوظات جلد2 صفحہ47 ملفوظ26 دسمبر1900ء جدید ایڈیشن 2016ء)

”میں اپنے دعوی کو منہاج نبوت پر پیش کرتا ہوں۔منہاج نبوت پر جو طریق ثبوت کا رکھا ہوا ہے۔وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے۔“

(اخبار الحکم جلد 7 نمبر 7)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میرا اسلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے۔ اس منہاج کو چھوڑ کر جو اس کو آزمانا چاہے وہ غلطی پر ہے۔“

(اخبار الحکم جلد 8 نمبر 12 صفحہ 7)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ مرزا صاحب کو نبوت کے معیار پر پرکھنا چاہیئے۔
اب مرزا صاحب کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے مرزا صاحب کو نبوت کے معیار پر پرکھتے ہیں۔

منہاج نبوت نمبر 1:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا ۤ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ"

ترجمہ:”یہ رسول اس چیز پر ایمان لائے ہیں جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اور تمام مسلمان بھی۔ یہ سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔“

(سورہ البقرہ آیت 285)

مندرجہ بالا آیت سے پتہ چلا کہ رسول سب سے پہلے اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی پر ایمان لاتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ بات اس لئے بھی ہے کیونکہ جب تک کسی بندے کو خود پتہ نہ ہو کہ اس کی حیثیت کیا ہے تو وہ اپنے اختیارات کو کیا استعمال کر سکتا ہے؟

خود مرزا صاحب نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

”نبی کے لئے اس کے دعوی اور تعلیم کی مثال ایسی ہے جیسا کہ قریب سے آنکھ چیزوں کو دیکھتی ہے اور ان میں غلطی نہیں کرتی۔ اور بعض اجتہادی امور میں غلطی ایسی ہے جیسے دور کی چیزوں کو دیکھتی ہے۔“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 134)

اسی کتاب کے اگلے صفحے پر مرزا صاحب نے یوں لکھا ہے:

”اصل بات یہ ہے کہ جس یقین کو نبی کے دل میں اس کی نبوت کے بارے میں بٹھایا جاتا ہے۔ وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اٹھتے ہیں۔ اور اس قدر تواتر سے جمع ہوئے ہیں کہ وہ امر بدیہی ہو جاتا ہے۔ پھر بعض دوسری جزئیات میں اگر اجتہادی غلطی ہو بھی تو وہ اس یقین کو مضر نہیں ہوتی۔ نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعوی سے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے۔ اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 135)

مرزا صاحب کی اس عبارت سے پتہ چلا کہ انبیاء کرامؑ کو اپنی نبوت کے بارے میں کسی بھی قسم کا کوئی شبہ نہیں رہتا۔

اب مرزا صاحب کی بعض تحریرات کو اس معیار پر پرکھتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”براہین احمدیہ میں بھی یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں۔ چنانچہ صفحہ 498 میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسی کتاب میں یہ وحی اللہ ہے کہ خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔ پھر اسی کتاب میں یہ وحی اللہ ہے کہ محمد الرسول اللہ۔۔۔

الخ۔ اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ اس طرح کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے پتہ چلا کہ مرزا صاحب کو 1884ء میں پتہ چلا کہ مرزا صاحب رسول ہے۔ کیونکہ جس کتاب کا ذکر مرزا صاحب نے کیا ہے وہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد ہے وہ 1884ء میں چھپی تھی۔

لیکن 1884ء میں پتہ چلنے کے بعد بھی مرزا صاحب اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے اور نبوت کا دعوی کرنے والے کو کافر سمجھتے رہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریرات سے ثابت ہے۔

1896ء میں مرزا صاحب نے پادری آتھم کی وفات کے بعد انجام آتھم نامی کتاب لکھی۔ جس میں مرزا صاحب نے لکھا:

"مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی، کافر، خبیث ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 28)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے جنوری 1897ء میں ایک اشتہار شائع کروایا جس میں لکھا تھا:

"ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت کے ہم قائل ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 2 اشتہار جنوری 1892ء، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 297، 298 اشتہار جنوری 1892ء، تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

مرزا صاحب کی ایک اور تحریر جس کا نام آسمانی فیصلہ ہے جو کہ جنوری 1892ء کی ہے اس میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313)

3فروری 1892ء میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار میں لکھا ہے:

”تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام، توضیح المرام، ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ یا محدثیت جزوی نبوت یا ناقصہ نبوت ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا و کلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعوی نہیں۔ بلکہ میرا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولا محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتم الانبیاء ہیں۔ سو تمام مسلمان اگر ان لفظوں سے ناراض ہیں۔ (جن میں جزوی نبوت وغیرہ کا دعوی ہے) تو ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ لفظ نبی سے مراد صرف محدث ہے۔ جس کے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صرف متکلّم مراد لئے ہیں۔ "قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ اَنْبِيَاءَ" اور لفظ نبی کو کاٹا ہوا تصور فرمالیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 258، اشتہار 3فروری 1892ء، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 314، اشتہار 3فروری 1892ء، تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ میں لکھتے ہیں:

” آپ کو براہین احمدیہ (1884ء) کے زمانے سے جو وحی ہو رہی تھی اس میں آپ کو ایک دفعہ بھی مسیح سے کم نہیں کہا گیا۔ بلکہ افضل ہی بتایا گیا تھا۔ لیکن آپ چونکہ اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے اس کے معنی اور کرتے رہے۔ بعد کی وحیوں نے آپ کی توجہ اس طرف پھیری کہ ان (پہلی) وحیوں کا مطلب یہی تھا کہ آپ مسیح سے افضل اور نبی

ہیں۔ نبوت کا مسئلہ آپ پر 1900ء یا 1901ء میں کھلا ہے۔ 1901ء میں آپ نے اپنے عقیدے میں تبدیلی کی ہے۔ 1901ء سے پہلے کے وہ تمام حوالے جن میں آپ نے اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں۔

(حقیقت النبوۃ صفحہ 121)

مرزا صاحب اور ان کے بیٹے کی تحریرات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ مرزا صاحب کے بقول 1884ء میں مرزا صاحب کو وحی ہوئی کہ وہ رسول ہے۔

2۔ مرزا صاحب نے 1884ء کے بعد کئی جگہ یہ لکھا کہ میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں اور حضور ﷺ کے بعد نبوت کے مدعی کو کافر سمجھتا ہوں۔

3۔ 1901ء میں مرزا صاحب نے لکھا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔

4۔ مرزا صاحب کے بیٹے کے مطابق مرزا صاحب کو 1901ء سے پہلے اپنے نبی ہونے کے بارے میں علم نہیں تھا۔

5۔ مرزا صاحب کے بیٹے کے مطابق 1901ء سے پہلے جتنی تحریرات میں مرزا صاحب نے اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے وہ اب منسوخ ہیں۔

خلاصہ:

جو قرآن کریم کی آیت اوپر پیش کی گئی تھی اس کے مطابق اور خود مرزا صاحب کی تحریرات کے مطابق نبی کو جب نبوت والی وحی ہوتی ہے تو اس وقت نبی کو اپنی نبوت کے متعلق علم ہوتا ہے۔ اور اپنی نبوت پر ایمان ہوتا ہے۔ جبکہ مرزا صاحب اس قرآنی معیار پر پورا نہیں اترتا کیونکہ ایک طرف تو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ 1884ء میں مجھے وحی میں رسول کہا گیا تھا اور دوسری طرف مرزا صاحب کی 1901ء تک کی تحریرات میں مرزا صاحب نے اپنے دعوی نبوت سے انکار بھی کیا

ہے اور نبوت کے مدعی کو کافر بھی لکھا ہے۔

(جبکہ 1901ء میں دعوی نبوت کر کے خود دائرہ اسلام سے خارج بھی ہو گیا ہے)

دوسرے الفاظ میں مرزا صاحب کو 16 سال تک اپنی الہامی وحی ہونے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ حالانکہ قرآنی معیار کے مطابق نبی کو جب اللہ نبوت والی وحی کرتے ہیں تو نبی اس کو سمجھ بھی لیتا ہے اور اس وحی پر ایمان بھی رکھتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب چونکہ نبوت کے قرآنی معیار پر پورا نہیں اترتا لہذا مرزا صاحب اپنے دعوی نبوت میں "کذاب" ہے۔

منہاج نبوت نمبر2:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ‌ؕ"

ترجمہ: ”ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا، خود اس کی قوم کی زبان میں بھیجا۔ تا کہ وہ ان کے سامنے حق کو اچھی طرح واضح کر سکے۔“

(سورہ ابراہیم آیت نمبر4)

قرآن پاک میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا اَعۡجَمِيًّا لَّقَالُوۡا لَوۡلَا فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعۡجَمِىٌّ وَّعَرَبِىٌّ‌ ؕ"

ترجمہ: ”اگر ہم اس (قرآن) کو عجمی قرآن بناتے تو یہ لوگ کہتے کہ "اس کی آیتیں کھول کھول کر کیوں نہیں بیان کی گئیں؟" یہ کیا بات ہے کہ قرآن عجمی ہے اور پیغمبر عربی؟۔“

(سورہ حم السجدہ آیت نمبر44)

قرآن پاک کی ان آیات سے پتہ چلا کہ اللہ جس رسول کو بھی چنتے ہیں اس رسول کو انسانوں کی ہدایت کے لئے ہونے والی وحی اس کی مادری زبان میں ہوتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی کی مادری زبان تو کوئی اور ہو اور اس نبی یا رسول کو انسانوں کی ہدایت کے لئے ہونے والی وحی کسی اور زبان میں ہو۔

خود مرزا صاحب نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصلی زبان تو کوئی اور ہو اور اس کو الہام کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا۔ جو انسان کی زبان سے بالاتر ہو۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218)

لیکن مرزا صاحب کو عربی، سنسکرت، عبرانی اور انگلش وغیرہ میں بھی الہامات ہوتے رہے جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعوی نبوت میں "کذاب" ہے۔

مرزا صاحب کو دوسری زبانوں میں ہونے والے چند الہامات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ "ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی اوس۔"

"اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا۔ اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے ہیں۔"

(تذکرہ صفحہ 71 طبع چہارم 2004ء)

2۔ پھر اس کے بعد خدا نے فرمایا "ھوشعنا نعسا" یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664)

(تذکرہ صفحہ 91 طبع چہارم 2004ء)

3۔ پریشن، عمر براطوس یا پلاطوس (نوٹ) آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔

(البشری جلد اول صفحہ 51)(تذکرہ صفحہ 91طبع چہارم 2004ء)

صرف یہی نہیں کہ دوسری زبانوں کے الہامات مرزاصاحب کی سمجھ سے بالاتر تھے بلکہ مرزاصاحب کو اپنی زبان کے بھی بعض الہام سمجھ نہیں آتے تھے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مرزاصاحب نے لکھاہے:

1۔ "ربنا عاج"

ہمارا رب عاجی ہے۔ عاجی کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔

(البشری جلد اول صفحہ 43)(تذکرہ صفحہ 79ایڈیشن چہارم 2004ء)

2۔ "پیٹ پھٹ گیا"۔

دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔

(البشری جلد دوم صفحہ 119)(تذکرہ صفحہ 568ایڈیشن چہارم 2004ء)

3۔ "ایک دانہ کس کس نے کھانا۔"

(البشری جلد دوم صفحہ 107)(تذکرہ صفحہ 507ایڈیشن چہارم 2004ء)

خود مرزاصاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مرزاصاحب کو ایسی زبانوں میں الہام ہوتے ہیں جن کو مرزاصاحب نہیں جانتا۔

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔"

(نزول المسیح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435)

(قادیانی اس پر ایک کمزور سا اعتراض کرتے ہیں کہ سلیمانؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ "یعنی سلیمانؑ کو ہم نے پرندوں کی بولی سکھائی۔ گویا سلیمانؑ کو کووں، چیلوں، بٹیروں کی زبان میں الہام ہوا۔ اگر سلیمانؑ کو جانوروں کی بولی میں الہام ہوسکتا ہے تو مرزاصاحب کو بھی دوسری زبانوں میں الہام ہوسکتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے:

" قرآن میں انبیاء کرامؑ کی جس قومی زبان میں ہونے والی وحی کا ذکر ہے اس وحی سے مراد وہ وحی ہے جس سے وہ نبی اپنی قوم کو ہدایت دیتا ہے۔ اگر تو سلیمانؑ پرندوں والی بولی سے ہونے والے الہام سے اپنی قوم کو ہدایت کی طرف بلاتے تھے تو قادیانیوں کی دلیل کو ہم قبول کرسکتے ہیں لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سلیمانؑ سمیت تمام نبی اپنی قوم کو ان کی مادری زبان میں ہی ہدایت کی طرف بلاتے تھے۔ لہذا قادیانیوں کی یہ دلیل سوال گندم جواب چنا کے مصداق غلط ہے۔"

پس ثابت ہوا کہ مرزاصاحب قرآن پاک کے معیار نبوت پر پورا نہیں اترتا بلکہ قرآن پاک کے معیار نبوت کے مطابق "کذاب" ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا معیار نبوت تو یہ ہے کہ نبی کو الہام اس کی مادری زبان میں ہوتا ہے۔ جبکہ مرزاصاحب کو الہام کئی زبانوں میں ہوتے تھے جن کی مرزاصاحب کو سمجھ بھی نہیں تھی۔

منہاج نبوت نمبر3:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝

ترجمہ: "(اے پیغمبر) آپ اس قرآن کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو ہلایا نہ کریں۔ یقین رکھیں کہ اس کو یاد کروانا اور پڑھوانا ہماری ذمہ داری ہے۔ پھر جب ہم اسے (جبرائیلؑ کے واسطے سے) پڑھ رہے ہوں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس کی وضاحت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔"

(سورہ القیامۃ آیت نمبر 16 تا 19)

قرآن پاک کی ان آیات سے پتہ چلا کہ اللہ جب اپنے رسول کو انسانوں کی ہدایت کے لئے وحی کرتے ہیں اس کو سمجھاتے بھی ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی کو اللہ تعالی نے انسانوں کی ہدایت کے لئے کوئی وحی کی ہو اور اس نبی کو وہ وحی سمجھائی نہ ہو۔

مرزا صاحب نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ میری وحی بھی باقی نبیوں کی طرح ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے الہام کے بارے میں یوں لکھا ہے:

"وہ اسی رنگ کا مکالمہ ہے جس رنگ کا مکالمہ آدمؑ سے ہوا۔ شیثؑ پھر نوحؑ پھر ابراہیمؑ پھر اسحاقؑ پھر اسمعیلؑ پھر یعقوبؑ پھر یوسفؑ پھر موسیٰؑ پھر داودؑ پھر سلیمانؑ پھر عیسی بن مریمؑ اور محمد ﷺ سے ہوا۔"

(نزول المسیح صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 486)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے:

"مَا اَنَا اِلَّا كَالْقُرْآنِ"

"میں تو بس قرآن کی طرح ہوں۔"

(البشری جلد 2 صفحہ 119) (تذکرہ صفحہ 570 طبع چہارم 2004ء)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے ایسے الہام جو کسی اور زبان میں ہوں اور سمجھ سے بالاتر ہوں ان کے بارے میں یوں لکھا ہے:

”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصلی زبان تو کوئی اور ہو اور اس کو الہام کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا۔ جو انسان کی زبان سے بالاتر ہو۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218)

آیئے مرزا صاحب کے چند ایسے الہامات کا جائزہ لیتے ہیں جو مرزا صاحب کی سمجھ سے باہر ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعوی نبوت میں "کذاب" ہے۔

1۔ ”ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی اوس۔“

اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا۔ اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے ہیں۔

(البشری جلد اول صفحہ 63)(تذکرہ صفحہ 71 طبع چہارم 2004ء)

2۔ پھر اس کے بعد خدا نے فرمایا "ھوشعنا نعسا" یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664)

(تذکرہ صفحہ 91 طبع چہارم 2004ء)

3۔ ”پریشن، عمر براطوس یا پلاطوس“(نوٹ) آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔

(البشری جلد اول صفحہ 51)(تذکرہ صفحہ 91 طبع چہارم 2004ء)

4- "ربنا عاج"

ہمارا رب عاجی ہے۔عاجی کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔

(البشریٰ جلد اول صفحہ 43)(تذکرہ صفحہ 79 ایڈیشن چہارم 2004ء)

5۔ "پیٹ پھٹ گیا۔"

دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔

(البشریٰ جلد دوم صفحہ 119)(تذکرہ صفحہ 568 ایڈیشن چہارم 2004ء)

6۔ "ایک دانہ کس کس نے کھانا۔"

(البشریٰ جلد دوم صفحہ 107)(تذکرہ صفحہ 507 ایڈیشن چہارم 2004ء)

7- "اَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِیْنَ"

مراد زمانہ حال کے لوگ ہیں یا آئندہ زمانے کے واللہ اعلم بالصواب۔

(البشریٰ جلد 2 صفحہ 15)

8- "لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِنْ رِّجَالِکُمْ"

تمھارے مردوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ اس کے حقیقی معنی تو نہیں ہوسکتے۔ مگر مفہوم کا پتہ نہیں۔ شاید کوئی اور معنی ہوں۔

(البشریٰ جلد دوم صفحہ 78)(تذکرہ صفحہ 377 طبع چہارم 2004ء)

9۔ "میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔"

معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔

(تذکرہ صفحہ 464 طبع چہارم 2004ء)

10۔ "بعد 11 انشاء اللہ۔"

اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ اس سے کیا مراد ہے۔

(تذکرہ صفحہ 327 طبع چہارم 2004ء)

پس ثابت ہوا کہ مرزاصاحب کو چونکہ اپنے بہت سے الہاموں کی سمجھ نہیں آتی تھی اور مرتے دم تک ان الہاموں کی سمجھ نہیں آئی لہذا مرزاصاحب قرآن پاک کے معیار نبوت پر پورا نہیں اترتے بلکہ قرآن پاک کے معیار نبوت کے مطابق "کذاب" ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا معیار نبوت تو یہ ہے کہ نبی کو جو الہام ہوتا ہے اس الہام کو سمجھانا اللہ کے ذمے ہوتا ہے۔ جبکہ مرزاصاحب کو کئی الہام ایسے ہوئے ہیں جن کی مرزاصاحب کو سمجھ بھی نہیں تھی۔

منہاج نبوت نمبر 4:

مرزاصاحب نے ایک معیار نبوت خود سے لکھا ہے آیئے مرزاصاحب کو اسی معیار پر پرکھتے ہیں۔

”رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو بواسطہ جبرائیلؑ کے بذریعہ نزول آیت ربانی اور کلام رحمانی سکھلائے جاتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 584 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 415)

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ آوے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیلؑ نہ ہوں۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 578 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412)

مرزاصاحب کی ان تحریرات سے درج ذیل باتیں پتہ چلیں:

1۔ اللہ کا طریقہ یہ ہے جتنے بھی اللہ کے رسول آئے ہیں ان کو جبرائیلؑ کے واسطے سے وحی ہوتی تھی۔

2۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ دنیا میں ایک رسول لوگوں کی اصلاح کے لئے آئے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیلؑ نہ ہوں۔

اب مرزا صاحب کا اقرار بھی پڑھ لیں کہ اب جبرائیلؑ حضور ﷺ کے بعد وحی لے کر نہیں آسکتے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسره نبینا فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ؟ و لو جوزنا ظهور نبی بعد نبینا ﷺ لجوزنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها و هذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین و کیف یجئ نبی بعد رسولنا ﷺ و قد انقطع الوحی بعد وفاته و ختم الله به النبیین-"

"کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو یہ لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپکی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ 81،82)

(حمامۃ البشری (عربی) صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200)

ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیلؑ بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 577 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412)

لیجیے مرزا صاحب نے خود ہی اقرار کر لیا کہ اب جبرائیلؑ حضور ﷺ کے بعد وحی لے کر نہیں آئیں گے۔ پس پتہ چلا کہ مرزا صاحب اس معیار نبوت پر بھی پورا نہیں اترے۔

لیکن مرزا صاحب کو پوری زندگی میں ایک دفعہ بھی جبرائیلؑ کے واسطے سے وحی نہیں ہوئی۔ بلکہ مرزا صاحب کو ٹیچی ٹیچی، مٹھن لال، خیراتی کے واسطے سے وحی ہوتی تھی جن کے ناموں سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شیطان کی طرف سے وحی لاتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی نبوت میں "کذاب" ہے کیونکہ مرزا صاحب کے بیان کردہ معیار نبوت کے مطابق رسولوں کو وحی جبرائیلؑ کے واسطے سے ہی ہوتی تھی جبکہ مرزا صاحب کو ایک دفعہ بھی جبرائیلؑ کے واسطے سے وحی نہیں ہوئی۔

منہاج نبوت نمبر 5:

مرزا صاحب نے ایک اور معیار نبوت خود سے لکھا ہے آیئے مرزا صاحب کو اسی معیار پر پرکھتے ہیں۔

"انبیاء کرامؑ کی نسبت یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 180 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 350)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے لئے ہجرت نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 408)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے ثابت ہوا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے ہجرت نہ کی ہو۔ دوسرے الفاظ میں مرزا صاحب نے نبوت کا یہ معیار بیان کیا ہے کہ نبی ہجرت ضرور کرتا ہے اور کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس نے ہجرت نہ کی ہو۔ اور نبیوں کا ہجرت کرنا سنت اللہ ہے۔

لیکن مرزا صاحب اپنے ہی بیان کئے گئے اس معیار نبوت پر بھی پورا نہیں اترے بلکہ "کذاب" ثابت ہوئے کیونکہ مرزا صاحب نے ساری زندگی ہجرت نہیں کی۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی نبوت میں "کذاب" ہے کیونکہ مرزا صاحب کے بیان کردہ معیار نبوت کے مطابق کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے ہجرت نہ کی ہو۔ اور یہ نبیوں کی ہجرت کرنا سنت اللہ میں سے ہے۔ جبکہ مرزا صاحب کا ساری زندگی ہجرت نہ کرنا خود مرزا صاحب کو اپنے ہی اصول کے مطابق "کذاب" ثابت کر گیا۔

منہاج نبوت نمبر 6:

مرزا صاحب نے اس کے علاوہ ایک اور معیار نبوت بھی خود سے لکھا ہے۔ آیئے مرزا صاحب کو اسی معیار پر پرکھتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصفَ الَّذِیْ قَبْلَہٗ وَ اَخْبَرَنِی اَنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَ مِئَاۃٍ سَنَۃٍ فَلَا اَرَانِی اِلَّا ذَاھِبٌ عَلٰی رَاْسِ السِّتِّیْنَ وَاعْلَمُوْا اَیُّھا الْاِخْوَان اَنَّ ھذَا الْحَدِیْث

صَحِیْحٌ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ وَلَہٗ طُرُوْقٌ"

"(آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیلؑ نے خبر دی ہے) کہ ہر نبی اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پاتا رہا ہے اور اس نے مجھے بتایا کہ عیسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ پس میں خیال کرتا ہوں کہ ساٹھ سال کا میں اس جہان سے رحلت کر جاوں گا۔"

(مرزا صاحب آگے لکھتے ہیں) کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے اور اس کے سب راوی بالکل ثقہ ہیں۔ اور معتبر ہیں۔ اور اس کی بہت سی سندیں ہیں۔

(حمامۃ البشری صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 207)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ ہر نبی اپنے سے پہلے نبی سے آدھی عمر پاتا ہے۔

2۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

3۔ اس حدیث کے تمام راوی بالکل ثقہ ہیں۔ اور معتبر ہیں۔

معزز قارئین مرزا صاحب کے بیان کردہ اس معیار کے مطابق اگر مرزا صاحب کا دعوی نبوت سچا ہوتا تو مرزا صاحب کی عمر 30 سال ہونی تھی جبکہ مرزا صاحب کی عمر تقریبا 69 سال تھی۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی نبوت میں "کذاب" ہے کیونکہ مرزا صاحب کے بیان کردہ معیار نبوت کے مطابق مرزا صاحب کی عمر 30 سال ہونی چاہیئے تھی جبکہ مرزا صاحب کہ عمر 69 سال تھی۔ اس طرح مرزا صاحب کی عمر کا 69 سال ہونا مرزا صاحب کو اپنے ہی اصول کے مطابق "کذاب" ثابت کر گیا۔

منہاج نبوت نمبر 7:

بخاری شریف میں ایک روایت موجود ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ""مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ-"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ کے صحابہؓ نے پوچھا کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا کہ ہاں! کبھی میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی تنخواہ پر چرایا کرتا تھا۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 2262، باب رعی الغنم علی قراریط)

اس روایت سے پتہ چلا کہ بکریاں چرانا سارے انبیاء کرامؑ کی سنت ہے اور کوئی بھی نبی ایسا نہیں ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

اب اس معیار نبوت پر اگر مرزا صاحب کو پرکھیں تو مرزا صاحب پھر بھی کذاب ثابت ہوتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے ساری زندگی اجرت پر بکریاں نہیں چرائیں۔ پس مرزا صاحب اس معیار نبوت پر بھی پورے نہیں اترے اور "کذاب" ثابت ہوئے۔

منہاج نبوت نمبر8:

حضور ﷺ نے ایک معیار نبوت بتایا ہے کہ ہر نبی وہاں فوت ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ چنانچہ حضور ﷺ کو اسی مقام پر دفن کیا گیا جہاں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ، قَالَ: مَا قَبَضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ. ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ-

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی تدفین کے

سلسلے میں لوگوں میں اختلاف ہوا۔ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی بات سنی ہے جو میں بھولا نہیں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جتنے بھی نبی ہوئے ہیں اللہ نے ان کی روح وہیں قبض کی ہے جہاں وہ دفن کیا جانا پسند کرتے تھے (اس لیے) تم لوگ انہیں ان کے بستر ہی کے مقام پر دفن کرو۔“

(ترمذی حدیث نمبر 1018، ابواب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ)

مرزا صاحب اس معیار پر بھی پورا نہیں اترتے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی وفات لاہور میں وقتی بیت الخلاء میں دست کرتے ہوئے ہوئی۔ اور مرزا صاحب کو قادیان میں دفن کیا گیا۔ اگر مرزا صاحب سچے نبی ہوتے تو ان کی وفات وقتی بیت الخلاء میں نہ ہوتی۔ اور تدفین لاہور میں وقتی بیت الخلاء میں ہوتی۔ جہاں ان کی وفات ہوئی۔

منہاج نبوت نمبر9:

ہر نبی اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔ نبی کبھی بھی بدزبان اور اپنے مخالفین کو گالیاں نکالنے والا یا بدزبانی کرنے والا نہیں ہوتا۔

صحابہ کرامؓ بڑے فخر سے بتاتے تھے:

عَنْ أَبِي إِسْحَاق، قَال: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ، يَقُولُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ-

”میں نے ام المؤمنین عائشہؓ سے رسول ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فحش گو، بدکلامی کرنے والے اور بازار میں چیخنے والے نہیں تھے، آپ برائی کا بدلہ

برائی سے نہیں دیتے تھے، بلکہ عفوو درگزر فرمادیتے تھے۔“

(ترمذی حدیث نمبر 2016، باب ماجاء فی خلق النبی ﷺ)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے فرمایا

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ، وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ ؟ قَالَ: الْمُتَكَبِّرُونَ -

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میرے نزدیک تم میں سے (دنیا میں) سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں، اور میرے نزدیک تم میں (دنیا میں) سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو باتونی، بلا احتیاط بولنے والے، زبان دراز اور تکبر کرنے والے « متفیھقون » ہیں“، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے « ثرثارون » (باتونی) اور « متشدقون » (بلا احتیاط بولنے والے) کو تو جان لیا لیکن کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تکبر کرنے والے۔“

(ترمذی حدیث نمبر 2018، باب ماجاء فی معالی الاخلاق)

خود مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے:

”گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔“

(اربعین نمبر صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471)

ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔"

(ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133)

مرزا قادیانی نے ایک اور جگہ لکھا ہے:

"اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"لعنت بازی کرنا صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 660 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"بالکل صحیح بات ہے کہ جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے۔ اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے۔ اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔"

(انوار خلافت صفحہ 9 جدید ایڈیشن 2016ء)

حضور ﷺ کی احادیث اور مرزا قادیانی اور ان کے بیٹے کی تحریرات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ حضور ﷺ فحش گو، بدکلامی کرنے والے اور بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتے تھے۔

2۔ جو لوگ باتونی، تکبر کرنے والے اور بد اخلاق ہیں وہ قیامت کے دن حضور ﷺ سے دور ہوں گے۔

3۔ ایک معلم کو اچھے اخلاق والا ہونا چاہئے۔

4۔ گالی دینا اور لعنت بازی کرنا صدیقوں کا کام نہیں۔

5۔ مومن گالی دینے والا نہیں ہوتا۔

6۔ ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

7۔ جب کوئی دلائل سے شکست کھاجاتا ہے تووہ گالیاں دینا شروع کردیتا ہے۔

8۔ جو جتنی زیادہ گالیاں دے گا۔ وہ اتنا ہی زیادہ شکست خوردہ ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کا دعوی تھا کہ وہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کا سایہ ہے۔ یعنی حضور ﷺ کے سارے کمالات مرزا قادیانی میں ہیں۔

اب آئیے دیکھتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی اچھے اخلاق والا تھا یا بدزبانی کرنے والا اور گالیاں دینے والا تھا؟

کیونکہ اگر مرزا قادیانی سچے نبی اور حضور ﷺ کے ظل تھے تو مرزا قادیانی کو اچھے اخلاق والا اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دینے والا ہونا چاہیے تھا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبوت کا ایک وصف اچھا اخلاق، گالیاں نہ دینا اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دینا بھی ہے۔ آئیے مرزا قادیانی کو اسی معیار پر پرکھتے ہیں۔

آپ ﷺ تو یقینا فحش پسند نہیں تھے۔

لیکن ایک جھوٹا مدعی نبوت جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے وہ کس قدر فحش پسند تھے۔

ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔

ایک بات قارئین ذہن میں رکھیں کہ میں مرزا قادیانی کی گالیوں کا محاسبہ نہیں کررہا بلکہ صرف اس کی فحش زبان کو پیش کررہا ہوں۔ یہ زبان ایک اللہ والے کی نہیں ہوسکتی۔

اس تحریر میں مرزا صاحب کی الف سے لے کری تک گالیاں جمع ہیں۔ مرزا صاحب نے حروف تہجی میں سے کسی حرف کی گالی کو نہیں چھوڑا۔ تمام نقل کی ہیں۔ ویسے تو مرزا صاحب کی

گالیوں کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن میں بطور نمونہ مرزا صاحب کی گالیوں کے چند نمونے آپکے سامنے پیش کرتا ہوں۔

پڑھیئے اور سر دھنیئے۔۔۔۔۔

الف

1۔اے مردار خور مولویو (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ305)

2۔اندھیرے کے کیڑو (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ305)

3۔اے اندھو (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 26 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ310)

4۔اے بدذات (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ329)

5۔اے خبیث (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ329)

ب،پ

1۔پلید جاہلوں (ایام الصلح صفحہ 166 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ414)

2۔بد قسمت بدگمانو (ایام الصلح صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ341)

3۔بدتر (ایام الصلح صفحہ 166 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ413)

4۔پلید تر (ایام الصلح صفحہ 166 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ413)

5۔پلید ملاؤں (ایام الصلح صفحہ 165 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ413)

6۔پلید دل (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 4 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ288)

7۔پاگل (نزول المسیح صفحہ 64 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ442)

8۔پر بدعت زاہدو (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 117 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ157)

9۔پلیدوں (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 24 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ308)

10۔بداخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو

(ایام الصلح صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 320)

ت

1۔تو ملعون (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188)

2۔تکبر کا کیڑا (کرامات الصادقین صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 63)

3۔تجھ سے زیادہ بدبخت کون

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 325)

4۔تو صبح کو الّو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 165 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332)

5۔تفقہ سے سخت بے بہرہ

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 308 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 308)

ث

1۔ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 155)

2۔ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 163)

ج، چ

1۔جاہل (ایام الصلح صفحہ 116 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 354)

2۔جاہل سجادہ نشین (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 18 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 302)

3۔ جھوٹا (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 8 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 292)

4۔ جنگل کے وحشی (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 49 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 333)

5۔ جار غوی (مکتوب احمد صفحہ 241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241)

6۔ چار پائے ہیں نہ آدمی (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 10 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 294)

7۔ چال باز (کرامات الصادقین صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 65)

8۔ چوروں (آریہ دھرم صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 12)

9۔ چالاک حاسدوں (اتمام الحجتہ صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 306)

ح

1۔ حاسد (ایام الصلح صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 322)

2۔ حرامی (شہادۃ القرآن، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

3۔ حرام زادہ (انوار الاسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 32)

4۔ حق پوش (شہادۃ القرآن، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 383)

خ

1۔ خبیث طبع (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 305)

2۔ خنزیر سے زیادہ پلید (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 47 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 305)

3۔ خالی گدھے (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 331)

4۔ خشک زاہدو (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105)

د، ذ

1۔ دنیا کے کتے (استفتاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 128)

2۔ دجال اکبر (رسالہ دعوت قوم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 47)

3۔ دابۃ الارض علماء السوٗ (حمامۃ البشریٰ صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 308)

4۔ ذریت شیطان (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 24 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 308)

5۔ ذلیل (ایام الصلح صفحہ 165 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413)

ر، ز

1۔ رنڈیوں کی اولاد (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 548)

2۔ رئیس المتکبّرین (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 599 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 599)

3۔ زیادہ پلید (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 305)

4۔ زودرنج (ایام الصلح صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 320)

5۔ ژاژ خاہی (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 19 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 303)

س، ش

1۔ سوروں (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 337)

2۔ سیاہ داغ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 337)

3۔ شیطان (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 4 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 288)

4۔ شیاطین الانس (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 18 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 302)

5۔ شقی (مکتوب احمد صفحہ 252 مندرجہ خزائن جلد 11 صفحہ 252)

ص،ض

1۔ضال بطالوی (مکتوب احمد صفحہ 241 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ241)

2۔ضال (نور الحق الحصۃ الاولیٰ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ96)

3۔ضلالت پیشہ (حقیقۃ الوحی صفحہ 311 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ324)

4۔صریح بے ایمانی (ایام الصلح صفحہ 90 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ326)

ط،ظ

1۔طوائف (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 23 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ307)

2۔ظالم (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 48 مندرجہ خزائن جلد11 صفحہ332)

3۔ظالم معترض (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ182)

ع،غ

1۔عبد الشیطن (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد11 صفحہ342)

2۔عجب نادان (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ551)

3۔عجیب بے حیا (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ587)

4۔غالون (مکتوب احمد صفحہ 224 مندرجہ روحانی خزائن جلد11 صفحہ224)

5۔غبی (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد11 صفحہ317)

ف،ق،

1۔فقیری اور مولویت کے شتر مرغ

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد11 صفحہ302)

2۔فاسق آدمی (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445)

3۔فریبی (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 160)

4۔قوم کے خناسوں (انجام آتھم صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 17)

ک، گ

1۔کوتاہ اندیش علماء (ایام الصلح صفحہ 80 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 316)

2۔کیڑو (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305)

3۔گدھے (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 331)

4۔گندی روحو (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305)

ل، م

1۔لاف وگزاف کے بیٹے

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 317)

2۔لئیموں (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445)

3۔ملعون (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445)

4۔مفسد (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445)

5۔متعصب نادان (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 182)

ن

1۔نجاست خور (نزول المسیح صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 386)

2۔نفاق زدہ (انجام آتھم صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 24)

3۔ناپاک طبع (ایام الصلح صفحہ 165 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413)

4۔ نالائق چیلوں (ضیاء الحق صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 285)

5۔ نابکاروں (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 308)

و،ہ

1۔ وحشی (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 333)

2۔ وہ گدھا ہے نا انسان (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 331)

3۔ ولد الحرام (انوار الاسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31)

4۔ ہمچو گرگ (مواہب الرحمن صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 352)

5۔ ہٹ دھرم (مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 76)

ی، یے

1۔ یہودی صفت (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 287)

2۔ یاوہ گوہ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 303)

3۔ یہودی سیرت (انجام آتھم صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 24)

4۔ یک چشم (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 308)

5۔ یا غول البراری (کرامات الصادقین، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 152)

مرزا صاحب کی اللہ تعالیٰ کی شان میں کی گئی گستاخیاں

گستاخی نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا روزہ بھی رکھتا ہے اور افطار بھی کرتا ہے۔“

(حقیقۃالوحی صفحہ 104 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)

(اللہ تعالیٰ تو ایسی چیزوں سے پاک ہے لیکن مرزاصاحب اللہ رب العزت کو انسانوں سے تشبیہ دے رہاہے۔کیونکہ روزہ وغیرہ رکھنا توانسانوں کا کام ہے نہ اس کاجس نے انسانوں کو پیدا فرمایا ہے۔)

گستاخی نمبر2:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"خداخطا(گناہ)بھی کرتاہے اور صواب(نیکی)بھی کرتاہے۔"

(حقیقۃالوحی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106)

(اللہ رب العزت کی ذات تو"لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسٰى"ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نہ بہکتا ہے اور نہ بھولتا ہے لیکن مرزاصاحب نے اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ اللہ رب العزت جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے ہر چیز کا خالق ہے اس کے بارے میں بھی مرزاصاحب لکھتا ہے کہ وہ نیکی بھی کرتاہے اور گناہ بھی۔آپ خود سوچیں کہ مرزاصاحب سے بڑاکوئی اللہ تعالیٰ کا گستاخ ہوگا؟؟؟)

گستاخی نمبر 3:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"خدانے مجھے کہاکہ تم مجھ سے ہواور میں تم سے ہوں۔"

(دافع البلاء صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 228)

(اللہ رب العزت توفرماتے ہیں "لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ" نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔لیکن مرزاصاحب یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ہوں (نعوذباللہ)

گستاخی نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا نے مجھے اپنا بیٹا کہا ہے۔ (اِسْمَعْ یَا وَلَدِیْ) اے میرے بیٹے میری بات سن۔"

(دافع البلاء صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 227)

(اللہ رب العزت تو فرماتے ہیں "لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا" نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد۔ لیکن مرزا صاحب یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا لکھتا ہے۔)

گستاخی نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے تاکہ وہ ان کی تصدیق کر دے اور ان پر دستخط ثبت کر دے۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخ سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے سے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے۔ جب حالت کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اور عبداللہ کے کپڑوں کو سرخی کے قطروں سے تر بہ تر دیکھا یہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267)

(اللہ تعالیٰ تو ایسی چیزوں سے پاک ہیں لیکن مرزا صاحب یہاں بھی اللہ رب العزت کو عام چیزوں سے تشبیہ دینے سے باز نہیں آیا۔)

”مرزاصاحب کی حضور ﷺ کی شان میں کی گئی گستاخیاں“

گستاخی نمبر1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرامؑ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔۔۔۔اور آنحضرت ﷺ کے نام کا بھی مظہر ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76)

(اس عبارت میں مرزاصاحب نے آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرامؑ کی گستاخی کرتے ہوئے اپنے آپ کو تمام انبیاء کرامؑ کا مظہر قرار دیا ہے۔)

گستاخی نمبر2:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”دنیا میں کئی تخت اترے ہیں پر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 92)

(اس جگہ بھی مرزاصاحب نے آپ ﷺ کی توہین کی ہے کیونکہ سب انبیاء سے اونچا تخت میرے آقا ﷺ کا ہے لیکن مرزاصاحب نے اپنے ناپاک وجود کو اس پاک مقام سے منسوب کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔)

گستاخی نمبر 3:

میرے آقا ﷺ نے اپنے آپ کو نبوت کی آخری اینٹ قرار دیا۔

لیکن مرزاصاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے:

"میں آخری اینٹ ہوں۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

(مسلمان محمد ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور قادیانی جماعت مرزا صاحب کو آخری نبی مانتی ہے۔اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد ﷺ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445)

گستاخی نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حضور ﷺ دین کی اشاعت مکمل طور پر نہ کر سکے۔میں نے دین کی اشاعت مکمل کی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 263)

"مرزا صاحب کی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

گستاخی نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔"

(نزول المسیح صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 413)

گستاخی نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں خود اس بات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا۔ جس نے کبھی اجتہادی غلطی نہیں کی۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573)

گستاخی نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسول نہاں بہ پیراہنم

"ہر نبی میری آمد سے زندہ ہوا۔ تمام رسول میرے کرتے میں چھپے ہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575)

گستاخی نمبر 5:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزاصاحب) اسرائیلی یوسفؑ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز (مرزا صاحب) قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوبؑ قید میں ڈالا گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99)

"مرزاصاحب کی سیدنا عیسیٰؑ کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

گستاخی نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"وہ (مسیح بن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے۔ تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 369 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 441،442)

گستاخی نمبر 2:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"آپ (سیدنا عیسیٰؑ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے وجود سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

گستاخی نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔اس کا ایک سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح صفحہ 66 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یہ بھی یاد رہے کہ آپ (سیدنا عیسیٰؑ) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

گستاخی نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

”مرزا صاحب کی صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیاں“

گستاخی نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جیسا کہ ابوہریرہؓ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

گستاخی نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہ تھی۔ جیسے ابوہریرہؓ۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36)

گستاخی نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اکثر باتوں میں ابوہریرہؓ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکہ میں پڑ جایا کرتا تھا۔۔۔۔ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والوں کو ہنسی آتی تھی۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

'اس کو چاہیئے کہ ابوہریرہؓ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 235 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410)

مرزا صاحب کی بے ہودگی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔۔۔اب انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا ایک شریف انسان بھی ایسی گالیاں یا اللہ تعالی، انبیاء کرامؑ یا صحابہ کرامؓ کے بارے میں ایسی گستاخی کر سکتا ہے جو مرزا صاحب نے کی ہے؟؟

سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ جس انسان کی زبان گالیوں اور بدزبانیوں سے محفوظ نہیں وہ نبی کیسے بن سکتا ہے؟؟؟

”خلاصہ کلام“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا صاحب گالیاں دینے والا اور بد اخلاق تھا حالانکہ نبی گالیاں دینے والا اور بد اخلاق نہیں ہوتا۔ اور خود مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔ اب قارئین خود انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا مرزا صاحب اپنے فتوی کی رو سے کمینہ بن گیا یا نہیں؟ پس مرزا صاحب اس معیار نبوت پر پورا نہیں اترتا اس لئے وہ اپنے دعوی نبوت میں کذاب ہے۔

منہاج نبوت نمبر 10:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سچے انبیاء کرامؑ کی ایک اور نشانی بتاتے ہیں:

"الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ"

ترجمہ: ”پیغمبر وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بھیجے ہوئے احکام کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں، اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔“

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 39)

اس آیت سے پتہ چلا کہ سچے انبیاء حق بات پہنچانے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ کوئی بھی نبی یا رسول اظہار حق کے لئے کسی بھی انسانی طاقت سے کبھی بھی نہیں ڈرا۔

آئیے مرزا صاحب کو اسی معیار پر پرکھتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہر ایک ایسی پیشگوئی سے اجتناب ہوگا۔ جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو۔“

(اربعین نمبر 1 صفحہ 1 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 343)

لیجئے مرزا صاحب اس قرآنی معیار نبوت پر بھی پورا نہیں اترے اور کذاب ثابت ہوئے۔کیونکہ اگر مرزا صاحب سچے نبی ہوتے تو مرزا صاحب کو گورنمنٹ سے یا لوگوں سے ڈر کر الہام یا پیشگوئی کو چھپانے کی کیا ضرورت تھی؟

پس ثابت ہوا کہ چونکہ مرزا صاحب اس قرآنی معیار نبوت پر پورا نہیں اترے لہذا وہ اپنے دعوی نبوت میں کذاب ہیں۔

سبق نمبر:33

مرزا صاحب اور مسیح موعود کی علامات

سبق نمبر 33

مرزا صاحب اور مسیح موعود کی علامات

ویسے تو مرزا صاحب کو معیار مسیح موعود پر پرکھنے کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ مرزا صاحب کا دعوی نبوت میں کذاب ہونا اظہر من الشمس ہے۔ لیکن قادیانیوں کی ہدایت کی دعا کرتے ہوئے مرزا صاحب کو مسیح موعود کے معیار پر پرکھتے ہیں۔

مسیح موعود کی علامت نمبر 1:

بخاری شریف میں ایک روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود" کی ایک علامت بتائی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھرَیْرَۃؓ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ"".

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔"

(بخاری حدیث نمبر 2222، باب قتل الخنزیر)

اس روایت کو مرزا صاحب نے بھی نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"والذی نفس بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا--- الی آخرہ -- "یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں ابن مریم نازل ہو گا۔ تمھارے ہر ایک مختلف فیہ مسئلے کا عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 201 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 198)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جس "مسیح موعود" نے نازل ہونا ہے اس کی ماں کا نام مریم ہے۔

اور یہ بات حضور ﷺ قسم کھا کر ارشاد فرما رہے ہیں۔

اور مرزا صاحب نے اصول لکھا ہے کہ جو بات قسم کھا کر کی جاتی ہے وہ ظاہر پر محمول ہوتی ہے اس میں تاویل نہیں کی جاتی۔

(حمامۃ البشری صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192)

مرزا صاحب کی والدہ کا نام چونکہ "مریم" نہیں بلکہ "چراغ بی بی" ہے لہذا مرزا صاحب وہ "مسیح موعود" نہیں جن کے آنے کا حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

ہو سکتا ہے کوئی قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہ دے کا مرزا صاحب ہی ابن مریم ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کا حوالہ پڑھ لیں جس میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ میں نے ہرگز دعوی نہیں کیا کہ میں "مسیح ابن مریم" ہوں۔ جو شخص مجھ پر یہ الزام لگادے وہ مفتری اور کذاب ہے۔ میں مثیل مسیح ہوں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی ماں کا نام چونکہ مریم نہیں ہے اس لئے مرزا صاحب "کذاب" ہیں۔

مسیح موعود کی علامت نمبر2:

بخاری شریف میں ایک روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود" کی ایک علامت بتائی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ"".

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔"

(بخاری حدیث نمبر2222، باب قتل الخنزیر)

اس روایت سے پتہ چلا کہ مسیح موعود عادل حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ یعنی مسیح موعود ظاہری حکومت کے ساتھ آئیں گے۔

اگر اس معیار پر بھی مرزا صاحب کو پرکھا جائے تو مرزا صاحب "کذاب" ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

"ممکن ہے کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 200 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197)

لیجئے خود مرزا صاحب نے اعتراف کر لیا کہ وہ حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آئے بلکہ

درویشی اور غربت کے ساتھ آئے ہیں حالانکہ سچے مسیح موعود نے عادل حاکم کی حیثیت سے تشریف لانا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب دعوی مسیح موعود میں کذاب ہیں۔

مسیح موعود کی علامت نمبر3:

مشکوۃ شریف میں ایک روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود" کی ایک علامت بتائی گئی ہے۔

"یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ وَ یَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفِنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ"۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

"عیسی بن مریم زمین کی طرف نازل ہونگے۔ "نکاح" کریں گے اولاد ہوگی۔ زمین میں 45 سال رہیں گے پھر فوت ہوکر میرے مقبرے میں دفن ہونگے۔"

(مشکوۃ حدیث نمبر5508، باب نزول عیسیؑ)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی بن مریمؑ زمین پر اتر کر نکاح کریں گے۔ اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔

مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کا مطلب یہ ظاہر کیا کہ میری محمدی بیگم کے ساتھ "مسیح موعود" ہونے کی حالت میں شادی ہوگی۔

اس روایت کے نکاح والے اور اولاد والے حصے کو مرزا صاحب نے بھی نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔۔۔

اس (محمدی بیگم کے نکاح والی) پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا نیز صاحب اولاد بھی ہوگا۔ اب ظاہر ہے تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور

پر مقصود نہیں۔عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں۔بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہو گا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے۔جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی ہے۔

اس جگہ رسول اللہ ﷺ اس سیاہ دل منکروں کو اس کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337)

"مسیح موعود"کی یہ علامت حضور ﷺ نے بتائی ہے کہ وہ شادی بھی کرے گا اور اس کی اولاد بھی ہوگی۔ مرزا صاحب نے بھی اس سے یہی مراد لیا ہے کہ وہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اولاد بھی ہوگی۔

مرزا صاحب نے 1891ء میں "مسیح موعود" ہونے کا دعوی کیا۔لیکن مرزا صاحب کی مسیح موعود کے دعوی کے بعد کسی عورت سے نکاح نہیں ہوا۔پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب دعوی "مسیح موعود"میں کذاب تھے۔

مسیح موعود کی علامت نمبر4:

مشکوۃ شریف میں ایک روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود"کی بہت سی علامات بتائی گئی ہیں۔

"يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ وَ يَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفِنُ مَعِيَ فِي قَبْرِيْ"-

حضور ﷺ نے فرمایا:

"عیسی بن مریم زمین کی طرف نازل ہونگے۔ "نکاح"کریں گے اولاد ہوگی۔زمین میں 45 سال رہیں گے پھر فوت ہو کر میرے مقبرے میں دفن ہونگے۔"

(مشکوۃ حدیث نمبر5508، باب نزول عیسیٰؑ)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی بن مریمؑ زمین پر اتر کر نکاح کریں گے۔ اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ اور وہ 45سال زمین پر رہیں گے۔

مرزا صاحب کے کذاب ہونے کی چوتھی علامت یعنی عیسیٰؑ نزول کے بعد 45سال زمین پر رہیں گے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

اگر ہم مرزا صاحب کی تحریرات کا مطالعہ کریں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب نزول سے پیدائش بھی مراد لیتے ہیں اور دعوی مسیح موعود کا سال بھی مراد لیتے ہیں۔ آیئے دونوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”میرا یہ دعوی تو نہیں کہ کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانے میں دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر138)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

”ہاں اس بات سے انکار نہیں کہ شاید پیشگوئی کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ وقت میں پیدا ہو جائے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر138)

"مسیح موعود" کی یہ علامت حضور ﷺ نے بتائی ہے کہ وہ دمشق میں نازل ہوگا اور اس کی عمر 45سال ہوگی۔

مرزا صاحب نے بھی اس نزول سے مراد مسیح موعود کی پیدائش لیا ہے۔

پس اس حساب سے مرزا صاحب اگر سچے "مسیح موعود" ہوتے تو ان کی عمر 45سال ہونی چاہیے تھی۔ لیکن مرزا صاحب کی عمر 78سال تھی۔

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی عمر چونکہ مرزا صاحب کے مطابق 45 سال ہونی چاہیے تھی جو کہ 78 سال ہوئی لہذا مرزا صاحب اس دعوی میں "کذاب" تھے۔

اگر نزول سے مراد سن دعوی "مسیح موعود" کیا جائے تو پھر بھی مرزا صاحب کذاب ثابت ہوتے ہیں۔ آیئے مزید جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیحؑ جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس کی یہ معقول تعبیر ہوگی کہ حضرت مسیحؑ اپنے ظہور کے وقت یعنی اس وقت جب وہ "مسیح موعود" ہونے کا دعوی کریں گے۔ بیمار ہوں گے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 142)

اس عبارت میں نزول مسیح سے مراد دعوی مسیح موعود کا سال لیا ہے۔

مرزا صاحب نے 1891ء میں "مسیح موعود" ہونے کا دعوی کیا۔ اس لحاظ سے مرزا صاحب کو دعوی مسیح موعود کے بعد 1936 = 45 + 1891 تک زندہ رہنا چاہیے تھا لیکن مرزا صاحب 1908ء میں فوت ہوگئے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب دعوی "مسیح موعود" میں کذاب تھے۔

مسیح موعود کی علامت نمبر 5:

مشکوۃ شریف میں ایک روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود" کی بہت سی علامات بتائی گئی ہیں۔

"يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهُ وَ يَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفِنُ مَعِيَ فِي قَبْرِيْ"-

حضور ﷺ نے فرمایا:

"عیسی بن مریم زمین کی طرف نازل ہونگے۔ "نکاح" کریں گے اولاد ہوگی۔ زمین میں 45

سال رہیں گے پھر فوت ہوکر میرے مقبرے میں دفن ہونگے۔“

(مشکوۃ حدیث نمبر5508،باب نزول عیسیٰؑ)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی بن مریمؑ زمین پر اترکر نکاح کریں گے ۔اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔اور وہ 45سال زمین پر رہیں گے۔اور آپ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوں گے۔

مرزا صاحب کے کذاب "مسیح موعود" ہونے کی پانچویں علامت یعنی عیسیٰؑ وفات کے بعد آپ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوں گے۔اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جو آپ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوں گا۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔یعنی وہ میں (مرزا صاحب)ہی ہوں۔“

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ16)

مرزاصاحب 1908ء میں لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں دفن ہوئے۔

اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہوتے تو مرزا صاحب مدینہ منورہ میں میرے آقا ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوتے۔لیکن مرزا صاحب کو وہاں دفن ہونا تو در کنار وہاں جانا بھی ساری زندگی نصیب نہیں ہوا۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی "مسیح موعود" میں کذاب تھے۔

مسیح موعود کی علامت نمبر6:

مسلم شریف میں کتاب الفتن میں ایک طویل روایت موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "مسیح

موعود " یعنی عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو ان کے آنے کے فورا بعد کچھ عرصے میں اسلام تمام مذاہب پر غالب آجائے گا۔ اور پوری دنیا میں اسلام کا ہی بول بالا ہو گا۔

(مسلم حدیث نمبر 7373، باب ذکر الدجال)

مرزا صاحب کا دعوی بھی مسیح موعود ہونے کا تھا۔ اور مرزا صاحب بھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ میری موجودگی میں ہی اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔ آیئے جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے ایک دفعہ اخبار "قلقل" بجنور کے ایڈیٹر قاضی نذر حسین کو ایک خط لکھا جس میں مرزا صاحب نے لکھا کہ:

”جو لوگ خدا تعالی کی طرف سے آتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت کو پا لیتے ہیں۔ اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے۔ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں وہ یہ ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلا دوں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں میں "جھوٹا" ہوں۔“

(اخبار بدر قادیان نمبر 29 جلد نمبر 2۔۔۔ 19 جولائی 1906ء صفحہ 4)

ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اگر 7سال کے عرصے میں میرے ہاتھ سے خدا کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ظہور سے نہ آوے یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع کر دیں اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرتا ہوں۔“

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 30،31،32 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314،315،316)

مرزا صاحب نے مزید لکھا ہے:

”جب وہ (مسیح موعود) آئے گا تو وہی زمانہ صلیبی مذہب کے تنزل کا ہوگا۔“

(ایام الصلح صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 285)

مزید لکھا ہے:

”میرے آنے کے 2 مقصد ہیں مسلمانوں کے لیے یہ کہ وہ سچے مسلمان ہوں اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو۔ اور ان کا مصنوعی خدا دنیا میں نظر نہ آئے۔“

(اخبار الحکم 17 جولائی 1905ء)

پھر لکھا ہے:

”حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتائی ہے کہ اس کے ہاتھ پر کسر صلیب ہوگا۔“

(رسالہ دعوت قوم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 47)

اب جائزہ لیتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے مشن میں کس قدر کامیاب ہوئے۔۔۔۔۔۔

مرزا صاحب کی کامیابی کی داستان قادیانیوں کے سرکاری اخبار "الفضل" نے یوں بیان کی ہے۔

”کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے 137 مشن کام کر

رہے ہیں۔ یعنی ہیڈ مشن ۔ ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشن میں 1800 سے زائد پادری کام کررہے ہیں۔ 403 ہسپتال ہیں جن میں 500 ڈاکٹر کام کررہے ہیں۔ 43 پریس ہیں جن میں 100 اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ 51 کالج، 617 ہائی اسکول اور 61 ٹریننگ کالج ہیں۔ جن میں 60000 طالب علم پڑھتے ہیں۔ مکتی فوج میں 308 یورپین اور 2886 ہندوستانی مناد کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت 507 پرائمری اسکول ہیں جن میں 18675 طالب علم پڑھتے ہیں۔ 18 بستیاں اور 11 اخبارات ان کے اپنے ہیں۔ اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں 3290 آدمیوں کی پرورش ہورہی ہے۔اور ان سب کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ روزانہ 224 مختلف مذاہب کے افراد عیسائی ہورہے ہیں۔

اس کے مقابلے میں مسلمان کیا کررہے ہیں۔وہ تو اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی حیثیت کیا ہے۔ہندوستان بھر میں ہمارے 24 مبلغ ہیں وہ بھی جن حالات میں کام کررہے ہیں ان کو ہم خوب جانتے ہیں۔“

(اخبار الفضل قادیان 19 جون 1941ء صفحہ 4)

قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل کی یہ شہادت مرزا صاحب کی وفات کے تقریبا 38 سال بعد کی ہے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے "دعوی مہدویت" یا "دعوی مسیحیت" سے عیسائیت کا کچھ نہ بگڑا۔ اور نہ ہی اسلام کی شان ظاہر ہوئی۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مہدویت اور دعوی مسیحیت میں "کذاب" ہیں۔

مسیح موعود کی علامت نمبر7:

یہ علامت کسی حدیث میں نہیں آئی کہ مسیح موعود کے وقت میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ لیکن مرزا صاحب نے اس کو مسیح موعود کی علامات میں سے لکھا ہے۔اس لئے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

(حدیث میں) لکھا تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 116 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 281)

لیجئے مرزا صاحب نے خود تسلیم کر لیا کہ یہ مسیح موعود کی علامات میں سے ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہوتے تو ان کے وقت میں ہی اونٹنیاں بیکار ہو جاتیں لیکن آج مرزا صاحب کو فوت ہوئے 100 سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن اونٹنیاں آج بھی بیکار نہیں ہوئیں۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی پیش کردہ مسیح موعود کی یہ علامت بھی جھوٹی نکلی اور مرزا صاحب دعوی مسیح موعود میں "کذاب" ثابت ہو گئے۔

مسیح موعود کی علامت نمبر8:

یہ علامت کسی حدیث میں نہیں آئی کہ مسیح موعود کے وقت میں مدینہ سے مکے کی طرف ریل کا سفر شروع ہو جائے گا۔ لیکن مرزا صاحب نے اس کو مسیح موعود کی علامات میں سے لکھا ہے۔ اس لئے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

(حدیث میں) لکھا تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں اونٹنیاں بیکار ہوجائیں گی اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اس زمانے میں مدینے کی طرف سے مکہ تک ریل کی سواری ہوجائے گی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 116 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 281)

لیجئے مرزا صاحب نے خود تسلیم کرلیا کہ یہ مسیح موعود کی علامات میں سے ہے کہ مدینہ سے مکہ کی طرف ریل کا سفر شروع ہوجائے گا۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہوتے تو ان کے وقت میں ہی مدینہ سے مکہ کی طرف ریل شروع ہوجاتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی پیش کردہ مسیح موعود کی یہ علامت بھی جھوٹی نکلی اور مرزا صاحب دعوی مسیح موعود میں "کذاب" ثابت ہوگئے۔

مسیح موعود کی علامت نمبر9:

مسلم شریف میں ایک طویل روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود" کی بہت سی علامات بتائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ مسیح موعود دمشق کے مشرقی طرف سفید منارے پر نازل ہوگا۔

إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ-

حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریمؑ کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔"

(مسلم حدیث نمبر 7373، باب ذکر الدجال)

خود مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”ہاں دمشق میں عندالمنارہ اترنے کی حدیث مسلم میں موجود ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 172)

اس حدیث کے مطابق مسیح موعود کو دمشق کی مسجد کے سفید مینارے پر نازل ہونا تھا۔ اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہوتے تو دمشق کی مسجد کے سفید مینارے پر نازل ہوتے۔ لیکن مرزا صاحب چراغ بی بی کے گھر قادیان میں ہوئے۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب سچے "مسیح موعود" نہیں تھے بلکہ "کذاب" تھے۔

مسیح موعود کی علامت نمبر 10:

مسلم شریف میں ایک طویل روایت موجود ہے جس میں "مسیح موعود" کی بہت سی علامات بتائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ مسیح موعود دمشق کے مشرقی طرف سفید منارے پر نازل ہو گا۔

إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ-

حضور ﷺ نے فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریمؑ کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔“

(مسلم حدیث نمبر 7373، باب ذکر الدجال)

خود مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”ہاں دمشق میں عندالمنارہ اترنے کی حدیث مسلم میں موجود ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 172)

اسی حدیث کی مرزا صاحب نے مزید تشریح یوں کی ہے:

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیحؑ جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142)

اس حدیث اور مرزا صاحب کی تشریح سے پتہ چلا کہ مسیح موعود نے آسمان سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اترنا ہے۔

اگر کوئی قادیانی کہے کہ اس حدیث میں تو آسمان کا لفظ نہیں لکھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں آسمان کا لفظ مرزا صاحب کو کہاں سے نظر آگیا؟؟ جہاں سے مرزا صاحب کو آسمان کا لفظ نظر آیا ہے۔ ہم بھی اسی کو مانتے ہیں۔

مرزا صاحب کو اسی معیار پر پرکھیں تو مرزا صاحب پھر بھی "کذاب" ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب آسمان سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نہیں اترے بلکہ "قادیان" میں چراغ بی بی کے گھر پیدا ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب "کذاب" ہیں۔

سبق نمبر: 34

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئیاں

سبق نمبر 34

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئیاں

سب سے پہلے نبیوں کی پیشگوئیوں کے متعلق دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ مُخۡلِفَ وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ"

ترجمہ:" اللہ کے بارے میں ہرگز بھی یہ خیال دل میں نہ لانا کہ اس نے جو اپنے پیغمبروں سے جو وعدہ کر رکھا ہے اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ یقین رکھو اللہ اپنے اقتدار میں سب پر غالب ہے اور انتقام لینے والا ہے۔"

(سورہ ابراہیم آیت نمبر 47)

جو شخص آئندہ کی کسی بات کی خبر دے اس کے متعلق دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں۔

1۔ آئندہ کی خبر دیکھنے والے نے فطرتی حالات کو دیکھتے ہوئے محض قیاس آرائی کی ہے۔

2۔ آئندہ کی خبر دینے والے نے براہ راست یا بلواسطہ اللہ سے اطلاع پاکر خبر دی ہے۔

محض قیاس آرائی کر کے آئندہ کے حالات کی خبر دینے والے کی پیشگوئی غلط بھی ہو سکتی ہے اور کبھی کبھار صحیح بھی ہو سکتی ہے۔

لیکن جو اللہ سے الہام پاکر آئندہ کی خبر دیتا ہے اس کی ایک بھی خبر یا پیشگوئی غلط ثابت نہیں ہو سکتی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو وعدہ اپنے پیغمبروں سے کر لیں اس کے بعد ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ وہ وعدہ پورا نہ کریں۔

اور یہ بات قادیانیوں کے پیشوا مرزا صاحب نے بھی تسلیم کی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئیوں میں تخلف ہو۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 91)

ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔“

(کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5)

اوپر دیئے گئے حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ یہ تو ممکن ہے کہ کوئی ایسا شخص جو در حقیقت اللہ سے الہام یا وحی پاکر خبر نہ دے اور اس کی پیشگوئی کبھی صحیح بھی ثابت ہو جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے کسی نبی، رسول یا اللہ سے براہ راست الہام پانے والے کی ایک بھی خبر یا پیشگوئی غلط ثابت ہو جائے۔

اس بارے میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 382)

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پیشگوئی کا باطل ہونا مذہب کو باطل کر دیتا ہے۔“

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 84)

ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

” تورات اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئیوں کو قرار دیا ہے۔“

(استفتاء صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 111)

ان سب باتوں سے قطع نظر مرزا صاحب اپنے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

”ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو سچا یا جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ان کی پیشگوئیوں سے بڑی کوئی دلیل نہیں۔ اگر مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوجاتی ہیں تو مرزا صاحب اپنے ہی بنائے ہوئے اصول کے مطابق "کذاب" ثابت ہوجاتے ہیں۔

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 1:

مصلح موعود کی پیشگوئی

مرزا صاحب کو پیشگوئیاں کرنے کا بہت شوق تھا اور مرزا صاحب پیشگوئیاں کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتے تھے۔

مرزا صاحب کی بیوی نصرت جہاں 1886ء میں حاملہ تھی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے یہ موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا بلکہ اس موقع پر بھی ایک پیشگوئی 20 فروری 1886ء کو کی جو کہ درج ذیل ہے:

”خدائے رحیم و کریم نے جو ہر چیز پر قادر ہے مجھ کو اپنے الہام سے فرمایا ہے کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ خدا نے کہا کہ تاکہ دین اسلام کا شرف کلام، اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو تاکہ لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں تاکہ وہ یقین دلائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تاکہ انہیں جو خدا، خدا کے دین، اس کی کتاب، اس کے رسول کو انکار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے، ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، وہ تیرے ہی تخم تیری ہی ذریت سے ہو گا۔ خوبصورت پاک

لڑکا تمھارا مہمان آتا ہے، اس کا نام بشیر بھی ہے، مبارک وہ ہے جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا، علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا، وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا، وہ شنبہ ہے مبارک دو شنبہ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اسیروں کی رستگاری کا باعث ہو گا قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 95 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 100، 101 تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

(تذکرہ صفحہ 109، 110، 111 جدید ایڈیشن 2004ء)

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے جس زور و شور سے اس حمل سے بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی کی اور اس الہام کو اللہ تعالیٰ کے قادر و توانا ہونے کی زبردست دلیل مانا گیا۔ اگر مرزا صاحب کا یہ الہام سچا ہوتا اور اللہ کی طرف سے ہوتا تو ضرور بالضرور اس حمل سے مرزا صاحب کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا جو مصلح موعود ہوتا لیکن قادیانیوں کے لئے ہائے افسوس کہ مرزا صاحب کی بیوی کے ہاں اس حمل سے بیٹا پیدا نہیں ہوا بلکہ بیٹی پیدا ہوئی۔

اس پر مزید افسوس اس بات کا ہے کہ اس بیٹی کی پیدائش کے بعد مرزا صاحب کے ہاں کوئی اور ایسی اولاد پیدا نہیں ہوئی جسے مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا ہو اور وہ زندہ رہا ہو۔ یا خود مرزا صاحب نے اس کے مصلح موعود نہ ہونے کا عملاً یا قولاً اقرار نہ کیا ہو۔

پھر جب مرزا صاحب پر اعتراض شروع ہوئے کہ مرزا صاحب تو کذاب ہیں اور مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی ہے۔ تو مرزا صاحب نے ان اعتراضات کے جوابات

دیئے جو کہ درج ذیل ہیں۔

”کوئی اس معترض سے پوچھے کہ وہ فقرہ یا لفظ کہاں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے قلم سے نکلا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکا اسی حمل سے ہو گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 113، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن اشتہار ستمبر 1886ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 131، تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن اشتہار ستمبر 1886ء)

پھر جب معاملہ حد سے بڑھ گیا اور جن مریدوں کو مرزا صاحب نے نجی مجالس کے اندر بڑے زور وشور سے بتایا ہوا تھا کہ اسی حمل سے وہ مصلح موعود پیدا ہو گا جس کی وجہ سے اللہ کی قدرت ظاہر ہو گی، ان مریدوں نے بھی مرزا صاحب پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے اور مرزا صاحب کو کذاب کہنا شروع کر دیا تو مرزا صاحب نے ایک اور پینترا بدلا اور اس الہام کے سمجھنے کو اپنی اجتہادی غلطی قرار دیا اور ساتھ ہی تمام انبیاء پر الزام لگا دیا کہ نعوذ باللہ ہر نبی سے الہام سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا کا کوئی الہام نہیں تھا کہ عمر پانے والا لڑکا پہلے حمل سے ہی پیدا ہو گا اور کوئی اجتہادی خیال اگر ہو تو اس پر اعتراض کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو نبی کے الہام کو واجب الوقوع سمجھتے ہیں۔ میری طرف سے کبھی کوئی پیشگوئی شائع نہیں ہوئی کہ لڑکا اسی حمل سے پیدا ہو گا۔ رہا اجتہاد تو میں خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے اجتہادی غلطی نہیں کی۔“

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573)

اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الہاماً تو نہیں لیکن اجتہاداً ضرور کہا گیا تھا کہ مصلح موعود اسی حمل سے پیدا ہو گا۔

لیکن مرزا صاحب کا اجتہاد بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

لیکن کیا کریں کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

”میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جو کچھ کہتا ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔“

(اربعین نمبر3 صفحہ37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ426)

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو الہام کرنے والا شیطان تھا جس کے الہام جھوٹے ثابت ہو رہے تھے۔ مرزا صاحب نے یکے بعد دیگرے کئی اشتہارات اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے شائع کروائے لیکن ان میں بھی مرزا صاحب کذاب ثابت ہوئے۔

آیئے ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

8 اپریل1886ء میں مرزا صاحب نے ایک اور اشتہار شائع کروایا جس میں واضح لکھا تھا:

” آج 8اپریل1886ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت ایک حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس الہام سے ظاہر ہے کہ ایک لڑکا بھی ہونے والا یا بالضرور اس کے قریب حمل سے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ101 جدید ایڈیشن، دو جلدوں والا، اشتہار 8اپریل1886ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ117 پرانا ایڈیشن، تین جلدوں والا، اشتہار 8اپریل1886ء)

مرزا صاحب کے اس اشتہار کی مزید تشریح 7اگست 1887ء کے اشتہار سے ہوتی ہے۔ اس میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے 8 اپریل1886ء میں پیشگوئی کی تھی کہ اگر وہ موجودہ حمل سے پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ122 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا، اشتہار 7اگست1887ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ141 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا، اشتہار 7اگست1887ء)

ان تحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک پہلے حمل کی مدت پہلی پیدائش تک ہی تھی لیکن اس پیدائش سے وہ لڑکا پیدا نہ ہو سکا۔

اس لئے اس کے بعد مرزا صاحب نے ایک اور پینترا بدلتے ہوئے لکھا:

”حمل کی مدت اڑھائی سال یا 9 سال ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 102 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا، اشتہار 8 اپریل 1886ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 117 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا، اشتہار 8 اپریل 1886ء)

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 317)

(تذکرہ صفحہ 114 جدید ایڈیشن 2004ء)

ہمارے قارئین تو حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب کیسے انسان تھے جو پہلے تو کہتے ہیں کہ مصلح موعود اسی حمل سے ہو گا، پھر کہتے ہیں کہ اس حمل سے یا اس کے قریب حمل سے مصلح موعود پیدا ہو گا، لیکن وہ مصلح موعود پہلے حمل سے پیدا نہ ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی اس طرح مرزا صاحب کذاب تو ثابت ہو گئے۔

لیکن مرزا صاحب چونکہ کہتے ہیں کہ اس حمل کی مدت اڑھائی سال یا 9 سال ہے۔ لیکن 9 سال کے بعد بھی وہ "مصلح موعود" پیدا نہ ہو سکا بلکہ 13 سال بعد پیدا ہونے والے لڑکے مبارک احمد کو مرزا صاحب نے اپنی 1886ء میں کی گئی "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔

(تریاق القلوب صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 221)(تذکرہ صفحہ 278 جدید ایڈیشن 2004ء)

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ "مصلح موعود" کا کیا بنا۔

مبارک احمد جس کو مرزا صاحب نے "مصلح موعود" قرار دیا تھا وہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکا بلکہ 9 سال سے بھی کم عمر میں مرزا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا۔ اور مرزا صاحب اس کے غم کی سینہ کوبی کرتے رہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ716 اشتہار 5 نومبر 1907ء جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد3 صفحہ586، اشتہار 5 نومبر 1907ء پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

لیجئے واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب کے الہامات اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 2:

تیسری شادی کی پیشگوئی

لیجئے مرزا صاحب کی ایک اور جھوٹی پیشگوئی پیش خدمت ہے۔

مرزا صاحب نے 20 فروری 1886ء کو اپنی تیسری شادی کی پیشگوئی کی جو کہ درج ذیل ہے:

"خداوند کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ خواتین مبارکہ میں سے جن کو تو بعض کو اس (اشتہار) کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 96 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 102 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

(یاد رہے کہ اس وقت مرزا صاحب کی 2 شادیاں ہو چکی تھیں اور مرزا صاحب اس اشتہار میں تیسری شادی کی پیشگوئی کر رہے ہیں)

اسی طرح کا ایک اور اشتہار مرزا صاحب نے شائع کیا۔ جو کہ درج ذیل ہے:

"اس عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 113، اشتہار ستمبر 1886ء جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 130، اشتہار ستمبر 1886ء پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 318)

مرزاصاحب کے ان اشتہارات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

1۔ 1886ء تک مرزاصاحب کی 2 شادیاں ہو چکی تھیں۔

2۔ مرزاصاحب نے کہا کہ مجھے اللہ نے کہا ہے کہ 1886ء کے بعد تیری تیسری شادی ہوگی۔

3۔ مرزاصاحب نے کہا کہ مجھے اللہ نے کہا ہے کہ 1886ء کے بعد جب تیری تیسری شادی ہوگی تو اس سے تیری اولاد بھی ہوگی۔

نتیجہ:

معزز قارئین مرزاصاحب کے ماننے والوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ 1886ء کے بعد مرزاصاحب کی تیسری شادی نہیں ہو سکی۔

اس طرح مرزاصاحب کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی اور قانون یہ ہے کہ جھوٹا انسان نبی نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مرزاصاحب کو الہام شیطان کی طرف سے ہوتے تھے جو جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ اگر یہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو ضرور بالضرور سچا ثابت ہوتا۔

(نوٹ: مرزاصاحب کی تیسری شادی یا 1886ء کے بعد شادی ثابت کرنے والے کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔)

مرزاصاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 3:

پانچویں بیٹے کی پیشگوئی

معزز قارئین 1903ء کو مرزاصاحب کی بیوی "نصرت جہاں" حاملہ تھی۔ اس وقت مرزاصاحب کے 4 بیٹے پیدا ہو چکے تھے۔ مرزاصاحب نے اس دوران ایک پیشگوئی کی اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچویں بیٹے کی بشارت دی ہے۔

پیشگوئی کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اَرْبَعَۃً مِّنَ الْبَنِیْنَ وَ بَشَّرَنِیْ مِنَ الْخَامِسِ"

”سب تعریف خدا کو ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں 4 لڑکے دیئے اور پانچویں کی بشارت دی۔“

(مواھب الرحمٰن صفحہ 139 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 360)

(تذکرہ صفحہ 378 جدید ایڈیشن 2004ء)

قادیانیوں کے لئے ہائے افسوس کہ ان کے جھوٹے پیشوا مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی اور اس حمل سے مرزا صاحب کی بیوی "نصرت جہاں" کے ہاں 28 جنوری 1903ء کو لڑکا پیدا نہیں ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی۔ جو چند ماہ زندہ رہ کر فوت ہوگئی۔ اور اس پر مزید ستم یہ ہوا کہ مرزا صاحب کی وفات تک مرزا صاحب کا کوئی اور لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ مرزا صاحب کے 4 لڑکے ہی تھے۔ لیکن مرزا صاحب چونکہ حد درجہ کا مکار اور کذاب انسان تھا چنانچہ مرزا صاحب نے دیکھا کہ یہ پیشگوئی تو پوری نہیں ہوئی اب کیا کروں۔ اسی شش و پنج میں 3 سال اور 6 ماہ گزر گئے اور مرزا صاحب کے گھر کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ اس پیشگوئی کے 3 سال اور 6 ماہ بعد مرزا صاحب کے بیٹے محمود احمد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو مرزا صاحب نے کمال بددیانتی اور مکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا کہ لیجئے ساڑھے 4 سال بعد میری پانچویں لڑکے والی پیشگوئی پوری ہوئی۔

مرزا صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں:

” قریباً 3 ماہ کا عرصہ گزرا کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام نصیر الدین احمد رکھا گیا۔ سو یہ پیشگوئی ساڑھے 4 سال بعد پوری ہوئی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 229)

معزز قارئین آپ نے مرزاصاحب کی بددیانتی ملاحظہ فرمائی کہ مرزاصاحب نے اپنی جھوٹی پیشگوئی کو سچا کرنے کے لئے اپنے پوتے کو اپنا پانچواں بیٹا بنالیا۔ حالانکہ مرزاصاحب کے کئی پوتے ہیں۔اور پیشگوئی میں صاف انداز میں مرزاصاحب نے لکھاہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچویں لڑکے کی خوشخبری دی ہے۔اس طرح مرزاصاحب کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

(نوٹ:مرزاصاحب کے 4ہی لڑکے تھے پانچواں لڑکا مرزاصاحب کی موت تک پیدانہیں ہوسکا۔مرزاصاحب کاپانچواں لڑکا ثابت کرنے والے مرزائی کومنہ مانگاانعام دیاجائے گا۔)

مرزاصاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر4:

بشیرالدولہ عالم کباب کی پیشگوئی

مرزاصاحب کی عادت تھی کہ جب کبھی آپ کی بیوی حاملہ ہوتی توقبل از وقت اولاد کی پیشگوئی کردیتے۔اگر بہو حاملہ ہوتی تو پوتا ہونے کی خوش خبری گھڑلیتے۔اگرکسی مرید کی بیوی حاملہ ہوتی تو اس کے حق میں لڑکا یالڑکی ہونے کی پیشگوئی گھڑلیتے۔اور ساتھ ہی دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے "ممکن ہے" جیسے الفاظ بھی استعمال کرلیتے تاکہ اگرپیشگوئی کے الٹ معاملہ ہوجائے توپھر بھی ذلت ورسوائی سے بچنے کا بہانہ موجودرہے۔

یہ پیشگوئی جس کا ذکر درج ذیل ہوگا یہ پیشگوئی بھی مرزاصاحب کے ایک مرید کی بیوی کے بارے میں ہے۔

فروری 1906ء میں مرزاصاحب کے ایک مرید میاں منظور محمد کی بیوی حاملہ تھی اس وقت مرزاصاحب نے درج ذیل پیشگوئی کی:

”دیکھاکہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کاکیانام رکھاجائے۔تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی۔اور یہ معلوم ہواکہ "بشیر

الدولہ"۔ فرمایا کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لڑکے سے کس طرف اشارہ ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 510 جدید ایڈیشن 2004ء)(ریویو مارچ 1906ء صفحہ 122)

اس گول مول الہام میں مرزا صاحب نے دجل وفریب سے کام لیا مرزا صاحب کا مطلب یہ تھا کہ اگر تو بیٹا پیدا ہو گیا تو چاندی کھری ہے۔ میں کہ دوں گا کہ الہام کا یہی مطلب تھا اور اگر بیٹا پیدا نہ ہوا تو پھر کہ دوں گا کہ یہ الہام کسی اور کے بارے میں ہے۔ مگر میرے اللہ بھی مرزا صاحب کو ذلیل کروانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے ساڑھے 4 ماہ بعد مرزا صاحب کے قلم سے ایک اور پیشگوئی لکھی گئی۔ وہ درج ذیل ہے:

"17 جون 1906ء بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر یعنی محمدی بیگم زوجہ منظور محمد کا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے 2 نام ہوں گے۔ 1۔ بشیر الدولہ 2۔ عالم کباب، یہ 2 نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔ بشیر الدولہ سے مراد ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا۔ عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے چند ماہ تک یا جب تک وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ خدا کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں پیدا ہوگا مگر ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 533 جدید ایڈیشن 2004ء)(ریویو جون 1906ء سرورق آخری)

اگرچہ مرزا صاحب کی یہ عبارت بھی پرفریب ہے مگر اس عبارت سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

1۔ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔

2۔اس لڑکے کا نام بشیر الدولہ عالم کباب ہو گا۔

3۔اس کے بعد دنیا پر سخت تباہی آجائے گی۔

4۔بالفرض اگر لڑکی پیدا ہوگئی تو اس کا مطلب ہے اللہ سرکش لوگوں کو مہلت دینا چاہتے ہیں۔

5۔اگر لڑکی پیدا ہوگئی تو اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہو گا اور وہ ضرور پیدا ہو گا کیونکہ وہ خدا کا ایک نشان ہو گا۔

معزز قارئین قادیانیوں کے لئے ہائے افسوس کہ منظور محمد کی بیوی کے ہاں اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد منظور محمد کی وہ بیوی یعنی محمدی بیگم فوت ہوگئی اور "بشیر الدولہ عالم کباب "لڑکا پیدا نہ ہوسکا جس کو مرزا صاحب نے خدا کا نشان کہا تھا۔

مرزا صاحب کے مرنے کے بعد قادیانیوں نے اس پیشگوئی پر یوں تبصرہ کیا تھا۔

”اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیشگوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی۔ گو حضرت اقدس نے اس کا وقوع محمدی بیگم سے ہی فرمایا تھا۔ مگر چونکہ وہ فوت ہوچکی ہے لہذا اب نام کی تخصیص نہ رہی۔ بہر صورت یہ پیشگوئی متشابہات میں سے ہے۔“

(البشری جلد 2صفحہ116)

معزز قارئین قادیانیوں کی بے بسی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو کس طرح اپنی پیشگوئی میں جھوٹا ثابت کروایا۔ اللہ تمام قادیانیوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر5:

عمر پانے والا لڑکا

مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:

”عرصہ بیس یا اکیس برس کا گزر گیا ہے کہ میں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا

تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں 4 لڑکے دوں گا جو عمر پاویں گے۔ چنانچہ وہ 4 لڑکے یہ ہیں۔

1۔ محمود احمد　　2۔ بشیر احمد

3۔ شریف احمد　　4۔ مبارک احمد

(حقیقۃ الوحی صفحہ 218 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 228)

مرزا صاحب نے ان چند سطروں میں کئی جھوٹ بولے ہیں۔ مثلا میں نے 20 یا 21 برس پہلے 4 بیٹوں کی خدا کی طرف سے عمر پانے کی پیشگوئی کی تھی۔ ایسا کوئی اشتہار مرزا صاحب نے شائع نہیں کیا تھا۔

البتہ مرزا صاحب نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا:

"وہ تین کو چار کرے گا اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 96، اشتہار 20 فروری 1886ء، جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 101، اشتہار 20 فروری 1886ء، پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

اس اشتہار کے معنی مرزا صاحب کی سمجھ میں نہیں آئے تھے۔

البتہ مصلح موعود لڑکا "مبارک احمد" کے متعلق بعض تحریرات میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وہ عمر پانے والا لڑکا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 134 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573)

لیکن مبارک احمد 9 سال کی عمر میں دنیا سے کوچ کر گیا۔

(تذکرہ صفحہ 278 جدید ایڈیشن 2004ء)

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب کے خدا نے مرزا صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے 4 لڑکے دوں گا جو عمر پائیں گے۔

لیکن قادیانیوں کے لئے ہائے افسوس کہ مرزاصاحب کا چوتھا لڑکا مبارک احمد 9سال کی عمر میں وفات پاکر مرزاصاحب کو دنیا میں ذلیل کر گیا۔ یوں عمر پانے والے لڑکے کی پیشگوئی پوری نہ ہو سکی۔

پس ثابت ہوا کہ مرزاصاحب کو الہام کرنے والا شیطان تھا جس کی وجہ سے مرزاصاحب کو ذلیل ہونا پڑا۔

مرزاصاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر6:

”محمدی بیگم“

محمدی بیگم کی عمر تقریبا 9سال تھی اور مرزاصاحب کی عمر 49سال تھی۔ جب مرزاصاحب کی غلیظ نظریں محمدی بیگم پر پڑگئیں۔ اور مرزاصاحب حیلوں بہانوں سے محمدی بیگم کو پانے کی کوششوں میں لگے رہے۔

محمدی بیگم کے والد جن کا نام "احمد بیگ ہوشیار پوری" تھا اور وہ مرزاصاحب کے رشتے داروں میں سے تھے۔ ان کو ایک زمین کے کام کے لئے مرزاصاحب کی ضرورت پڑگئی۔ مرزاصاحب نے کہا کہ ہماری عادت استخارے کے بغیر کوئی بھی کام کرنے کی نہیں ہے۔ لہذا چند دن بعد بتایا جائے گا کہ آیا یہ کام میں کر سکتا ہوں یا نہیں۔ کچھ دنوں بعد حسب توقع اپنے اس سلوک و مروت کی قیمت کے طور پر یا محمدی بیگم کو پانے کے لئے اس کام کے بدلے محمدی بیگم کا رشتہ اس کے باپ سے مانگا۔ اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اگر محمدی بیگم کا رشتہ میرے ساتھ طے کر دیں تو میں آپ کی زمین کی گواہی دوں گا اور اس کے ساتھ مزید زمین بھی آپ کو تحفةً دوں گا۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر محمدی بیگم کے والد نے محمدی بیگم کا رشتہ مرزاصاحب سے طے نہ کیا تو مرزاصاحب زمین کے معاملے میں گواہی نہیں دے گا۔ مرزاصاحب نے یہ باتیں جن کا خلاصہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایک خط کی صورت میں محمدی

بیگم کے والد کو لکھی تھیں۔ محمدی بیگم کا والد ایک عزت دار آدمی تھا۔ اس لئے اس نے مرزا صاحب کا بلیک میلنگ پر مبنی خط اخبارات میں شائع کروا دیا۔ اگر محمدی بیگم کا والد ایسا نہ کرتا اور اپنی بیٹی محمدی بیگم کا رشتہ زمین کے بدلے میں یا لالچ کے طور پر مرزا صاحب کو دے دیتا تو قیامت تک کے لئے لوگ محمدی بیگم کے والد کو ذلیل اور حقیر سمجھتے۔ مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے والد کو جو خط لکھا اس میں پیشگوئی بھی تھی۔

ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی دور کر دے گا۔ اور اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہیں ہوگا۔ اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی۔ یہ دونوں طرف برکت اور موت کی ایسی ہیں۔ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق یا کذب معلوم ہو سکتا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 280 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 280)(اخبار نور افشاں 10 مئی 1888ء)

جب محمدی بیگم کے والد نے مرزا صاحب کا یہ خط اخبار نور افشاں میں شائع کروایا تو مرزا صاحب کو بھی غصہ آ گیا۔ کیونکہ مرزا صاحب کے دل میں چونکہ چور تھا اس لئے مرزا صاحب نے ان کو کہا تھا کہ اس خط کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کریں۔

چنانچہ مرزا صاحب نے ایک اشتہار شائع کروایا جو کہ درج ذیل ہے۔

”اخبار نور افشاں 10 مئی 1888ء میں جو خط اس راقم کا چھاپا گیا ہے وہ ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت سے قریبی رشتہ اور مکتوب الیہ کے نشان آسمانی کے طالب

تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف رکھتے تھے۔ (طریقہ اسلام والا مرزا صاحب کا جھوٹ ہے کیونکہ وہ طریقہ اسلام سے انحراف نہیں رکھتے تھے صرف مرزا صاحب کو اپنے دعاوی میں کذاب سمجھتے تھے)۔ یہ لوگ مجھ کو میرے دعوی الہام میں مکار اور دروغ گو جانتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔ کئی دفعہ ان کے لئے دعا کی گئی۔ دعا قبول ہو کر خدا نے یہ تقریب پیدا کی کہ والد اس دختر کا ایک ضروری کام کے لئے ہماری طرف متوجہ ہوا۔ قریب تھا کہ ہم دستخط کر دیتے۔ لیکن خیال آیا کہ استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا نشان آسمانی کی درخواست کا وقت آپہنچا۔ اس قادر حکیم نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی دختر کلاں کے لئے سلسلہ جنبانی کرو۔ اور ان سے کہ دو کہ تمام سلوک و مروت تم سے اس شرط پر کیا جائے گا۔ اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت برا ہو گا۔ جس دوسرے شخص سے یہ بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ خدائے تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کو ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے کہ "کذبو بایتنا وکانو بھا یستھزعون . فسیکفیھم اللہ و یردھا الیك . لا تبدیل لکلمات اللہ . ان ربك فعال لما یرید. یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدائے تعالیٰ ان کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں۔ تمھارا مددگار ہو گا۔ اور انجام کار اس لڑکی کو تمھاری طرف واپس لائے گا۔ اور کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو

جاتا ہے۔ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 280 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 281 تا 288)

اس عبارت میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے وہ تشریح کا محتاج نہیں۔

مرزا صاحب نے محمدی بیگم سے نکاح اور محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کی موت کی پیشگوئی کو "تقدیر مبرم" قرار دیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل تحریر میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"نفس پیشگوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز (مرزا صاحب) کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے "لا تبدیل لکلمات اللہ" یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔"

(اشتہار 6 ستمبر 1894ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 399، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(اشتہار 6 ستمبر 1894ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 43 تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے خاوند کے متعلق لکھا ہے:

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی (موت) تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی۔ اور میری موت آجائے گی۔"

(انجام آتھم صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 31)

آگے مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں:

"صاف ظاہر ہے کہ آتھم کی پیشگوئی اور اس (محمدی بیگم والی) پیشگوئی میں 3 شخص کی موت کی خبر دی گئی تھی۔ سو ان میں سے 2 تو فوت ہو چکے صرف ایک باقی ہے۔ سو اس ایک کا انتظار کرو۔" (انجام آتھم صفحہ 32 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 32)

مرزاصاحب کی تحریرات سے پتہ چلا کہ مرزاصاحب کا محمدی بیگم سے نکاح ہونا اور محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کا فوت ہوجانا یہ مرزاصاحب کی ایسی پیشگوئیاں تھیں جو "تقدیر مبرم" تھیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ مرزاصاحب "تقدیر مبرم" کے بارے میں کیا لکھتے ہیں۔

مرزاصاحب نے "تقدیر مبرم" کے بارے میں لکھا ہے:

”گو بظاہر کوئی وعید شروط سے خالی ہو۔ مگر اس کے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الٰہی میں شروط ہوتی ہیں۔ بجز ایسے الہام کے جس میں ظاہر کیا جائے کہ اس کے ساتھ شروط نہیں ہیں۔ پس ایسی صورت میں قطعی فیصلہ ہوجاتا ہے۔ اور تقدیر مبرم قرار پاتا ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 10)

مرزاصاحب کی ان تحریرات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح مرزاصاحب کے ساتھ کردیا جائے۔

2۔ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور کے ساتھ کیا گیا تو خدا کا عذاب نازل ہوگا۔

3۔ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور کے ساتھ کیا گیا تو جس کے ساتھ نکاح ہوگا وہ اڑھائی سال کے اندر اندر مرجائے گا۔

4۔ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور کے ساتھ کیا گیا تو محمدی بیگم کا والد تین سال کے اندر اندر مر جائے گا۔

5۔ جو شخص محمدی بیگم کے مرزاصاحب کے ساتھ نکاح کرنے میں رکاوٹ ڈالے گا۔ وہ بھی ساتھ ہی پس جائے گا۔

6۔ ان سب کاموں کے بعد مرزاصاحب کا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ ہوگا۔

7۔اور یہ سارے کام خدا کا نشان ہوں گے۔اور مرزاصاحب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اس بات کی سچائی کی دلیل ہوں گے۔

8۔محمدی بیگم سے مرزاصاحب کا نکاح اور محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کی موت کی پیشگوئی "تقدیر مبرم" ہے جو کسی صورت ٹل نہیں سکتی۔

9۔اگر یہ تمام باتیں اس طرح نہ ہوسکیں تو مرزاصاحب کذاب ثابت ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مرزاصاحب کو ذلیل کروانا تھا اس لئے نہ ہی مرزاصاحب کا محمدی بیگم سے ساری زندگی نکاح ہوسکا۔اور نہ ہی محمدی بیگم کا خاوند مرزاصاحب کی زندگی میں مرسکا۔جس کے مرنے کی پیشگوئی مرزاصاحب نے کی تھی اور مرزاصاحب نے کہا تھا کہ وہ نکاح کے دن سے اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا لیکن وہ نہ مرا۔

یادرہے ان دونوں پیشگوئیوں کو مرزاصاحب نے تقدیر مبرم قرار دیا تھا۔جو کسی صورت نہیں ٹل سکتیں۔

قادیانی یہاں دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ محمدی بیگم کا والد 6 ماہ بعد مرگیا تھا۔اور محمدی بیگم اور اس کے خاوند اور خاندان نے توبہ کرلی تھی لہذا وہ مرنے سے بچ گئے۔

"پہلا جواب"

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ مرزاصاحب نے محمدی بیگم سے نکاح اور محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کی موت کی پیشگوئی کو "تقدیر مبرم" قرار دیا تھا جو کسی صورت ٹل نہیں سکتی۔بالفرض اگر انہوں نے توبہ کر بھی لی تھی تو پھر بھی تقدیر مبرم کو ضرور پورا ہونا چاہئے تھا۔جو کہ پوری نہیں ہوئی۔

”دوسرا جواب“

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ محمدی بیگم کے والد کی وفات کے بعد مرزا صاحب نے درج ذیل تحریر لکھی تھی جس میں لکھا ہے:

”مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے۔ جس کی معیاد آج کی تاریخ سے جو 21 ستمبر 1893ء ہے۔ قریبا 11 مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں۔ ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ احیاء (زندگی) اور اماتت (موت) دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو۔ خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا۔ خصوصا ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو۔ بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔“

(آگے مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کے اجزا یوں لکھے ہیں)

1۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری (محمدی بیگم کا والد) تین سال کی معیاد کے اندر فوت ہو۔

2۔ پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا شوہر ہے، اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

3۔ پھر یہ کہ احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں (محمدی بیگم) فوت نہ ہو۔

4۔ پھر یہ کہ وہ دختر (محمدی بیگم) بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی فوت نہ ہو۔

5۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز (مرزا صاحب) بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

6۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا صاحب) سے نکاح ہو جاوے۔

(شہادۃ القرآن صفحہ 80، 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 374، 375)

باوجودیکہ اس تحریر میں مرزا صاحب نے بہت سے جھوٹ لکھے ہیں مثلاً مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ پیشگوئی کے مطابق پہلے محمدی بیگم کے خاوند کو مرنا چاہیئے تھا یہ مرزا صاحب کا جھوٹ ہے کیونکہ اصل پیشگوئی کے مطابق پہلے محمدی بیگم کے خاوند کو مرنا تھا۔ پھر بھی مرزا صاحب کی اس تحریر سے پتہ چلا کہ بالفرض اگر سلطان محمد یا محمدی بیگم کے خاندان نے توبہ کر بھی لی تھی پھر بھی مرزا صاحب کو سلطان محمد کی موت کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا انتظار تھا۔ اور اگر انہوں نے توبہ کر لی تھی اور یہ پیشگوئی ٹل گئی تھی تو اس کے باوجود مرزا صاحب پھر سلطان محمد کی موت کا انتظار کیوں کرتے رہے؟؟

"تیسرا جواب"

مرزا صاحب توبہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"اگر کافر ہے تو سچا مسلمان ہو جائے اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو سچ مچ اس جرم سے دستبردار ہو جائے۔"

(اشتہار 6 ستمبر 1894ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 401، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(اشتہار 6 ستمبر 1894ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 46، 47 تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

اب دیکھتے ہیں کہ محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کا جرم کیا تھا جس کی اس نے توبہ کرنی تھی۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"احمد بیگ کے داماد کا قصور یہ تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔

پیشگوئی کو سن کر پھر نکاح کرنے پر راضی ہوئے۔"

(اشتہار 27اکتوبر1894ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 437، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(اشتہار 27اکتوبر1894ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 95تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے پتہ چلا کہ محمدی بیگم کے خاوند کا قصور محمدی بیگم سے نکاح کرنا تھا۔ پس اگر محمدی بیگم کے خاوند نے توبہ کرلی تھی تو اس کو محمدی بیگم کو طلاق دے دینی چاہیے تھی تاکہ مرزا صاحب اس سے نکاح کر سکیں لیکن محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد نے مرزا صاحب کی زندگی میں بھی اور مرزا صاحب کی موت کے بعد بھی محمدی بیگم کو طلاق نہیں دی۔ پس ثابت ہوا کہ محمدی بیگم کے خاوند یا خاندان نے کوئی توبہ نہیں کی تھی۔

"خلاصہ کلام"

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ محمدی بیگم کا نکاح اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ آسمانوں پر کردیا ہے۔ اگر محمدی بیگم کے والد نے محمدی بیگم کا نکاح کسی اور کے ساتھ کر دیا تو نکاح کے بعد اڑھائی سال کے اندر جس کے ساتھ نکاح کیا گیا وہ فوت ہوجائے گا اور نکاح کے بعد تین سال کے اندر محمدی بیگم کا والد فوت ہوجائے گا۔ اور اس کے بعد محمدی بیگم مرزا صاحب کے نکاح میں واپس آجائے گی۔ لیکن نہ ہی محمدی بیگم کا خاوند مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہوا اور نہ ہی محمدی بیگم مرزا صاحب کے نکاح میں آئی۔ محمدی بیگم کا خاوند 1948ء کو اسلام کی حالت میں فوت ہوا۔

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 7:

مرزا صاحب کی عمر

مرزا صاحب نے جون 1892ء میں اپنی عمر کے بارے میں ایک فارسی شعر میں اپنی عمر کی

پیشگوئی کی۔ آیئے فارسی شعر اور مرزاصاحب کی زبانی اس شعر کی تشریح کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

" تا چہل سال اے برادر من دوراں شہسوار می بینم"

مرزاصاحب نے خود کی اس شعر کی تشریح میں لکھا ہے:

"یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہوکر اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ چالیس برس تک زندگی بسر کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس کامل برس گزر چکے ہیں۔"

(نشان آسمانی صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 398)

مرزاصاحب کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

1۔ جب وہ امام ظاہر ہوگا جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ جس دن اپنے آپ کو ظاہر کرے گا اس دن کے بعد 40 سال زندگی بسر کرے گا۔

2۔ مرزاصاحب کی عمر جب 40 سال ہوئی تو اس وقت مرزاصاحب نے دعوی کیا۔

3۔ مرزاصاحب اس دعوے کے بعد 40 سال یا 40 سال کے قریب زندگی بسر کرے گا۔

4۔ 1892ء میں 40 سال میں سے 10 سال گزر چکے تھے۔ اور 30 سال مرزاصاحب کی عمر کے باقی تھے۔ یعنی مرزاصاحب نے دعوی 1882ء میں کیا تھا۔

معزز قارئین مرزاصاحب نے جو حساب لکھا ہے اس کے مطابق مرزا صاحب کی وفات 1922ء میں ہونی چاہیے تھی۔

1892+30 =1922

جبکہ مرزاصاحب کی وفات 1908ء میں ہوئی تھی۔یعنی مرزاصاحب کی اپنی موت کے بتائے گئے سال سے 14 سال پہلے مرزاصاحب کی وفات ہوئی تھی۔ یوں مرزاصاحب اپنی پیشگوئی میں جھوٹے ثابت ہوئے۔

مرزاصاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر8:

بہت بڑے زلزلے کی پیشگوئی

4اپریل 1905ء کو ہندوستان میں جب بڑازلزلہ آیاتومرزاصاحب نے سمجھاکہ اس کے بعد بھی زلزلے آئیں گے تومیں پہلے ہی پیشگوئی کردیتاہوں تاکہ اگر زلزلہ آجائے تومیں کہوں گاکہ دیکھو میں نے پہلے ہی پیشگوئی کی تھی۔

لیکن مرزاصاحب اپنی اس پیشگوئی میں بھی "کذاب" ثابت ہوئے۔آیئے مرزاصاحب کی اس پیشگوئی کی تفصیل دیکھتے ہیں:

مرزاصاحب نے 8اپریل 1905ء کوایک اشتہار شائع کروایاجس میں لکھاتھا:

" آج رات کے تین بجے خداکی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی۔ تازہ نشان کا دھکہ ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ خداایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کوایک نشان کا دھکہ لگے گا۔وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ مجھے علم نہیں دیاگیاکہ وہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یاکوئی اور شدید آفت ہے جودنیاپرآئے گی جس کوقیامت کہ سکیں۔اور مجھے علم نہیں دیاگیاکہ ایساحادثہ کب آئے گا۔اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن تک ظاہر ہوگایاچند ہفتوں تک ظاہر ہوگا۔ یاخداتعالیٰ اس کوچند مہینوں یاچند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔یاکچھ اور قریب یابعید۔

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 634، جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 522، پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

(تذکرہ صفحہ 449، 450 جدید ایڈیشن 2004ء)

اس کے علاوہ 14 اپریل 1905ء کو بھی مرزا صاحب نے اپنا ایک کشف سنایا۔

"میں قادیان کے بازار میں گاڑی پر سوار ہوں۔ اس وقت زلزلہ آیا۔ مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہوا۔"

(تذکرہ صفحہ 453 جدید ایڈیشن 2004ء)

اس کے بعد 15 اپریل 1905ء کو مرزا صاحب نے آنے والے زلزلے کے بارے میں ایک پوری نظم لکھی جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد

جس سے گردش کھائینگے دیہات شہر و مرغزار

آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب

اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 120 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 151، 152)

(تذکرہ صفحہ 454 جدید ایڈیشن 2004ء)

اس کے بعد 18 اپریل 1905ء کو بھی مرزا صاحب نے ایک اشتہار شائع کروایا۔ جس میں لکھا تھا:

"9 اپریل 1905ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقع پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لیے میں یقین رکھتا ہوں کے عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثے کو یاد دلائیگا دور نہیں خدا تعالیٰ نے چاہا کے اب دوسرا نشان دکھا دیں تا ماننے والوں پر اس کا رحم ہو تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ پر ڈیرے لگالیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 637،638، جدید ایڈیشن دو جلدوں والا، اشتہار 29 اپریل 1905ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 526، پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا، اشتہار 29 اپریل 1905ء)

کچھ دنوں کے بعد یعنی 29 اپریل 1905ء کو مرزا صاحب نے ایک اور اشتہار شائع کروایا جس میں ذکر تھا کہ زلزلہ کے خوف سے مرزا صاحب نے اپنا گھر بھی چھوڑ دیا کیونکہ مرزا صاحب کے مطابق زلزلہ بس آنے ہی والا تھا۔ اشتہار کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

"آج 29 اپریل 1905ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی اس دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد اس کو ظاہر فرماوے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 645، اشتہار 29 اپریل 1905ء، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 535، اشتہار 29 اپریل 1905ء، تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

مرزا صاحب اپنے 11 مئی 1905ء کے اشتہار میں مزید لکھتے ہیں:

" زلزلے آویں گے مگر تاریخ مقرر نہیں۔ مجھے اب تک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے در حقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلے کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس خوف کو لازم سمجھو کہ میں خیموں میں گزارہ کرتا ہوں۔ ایک ہزار کے قریب خرچ ہو چکا ہے۔ اس قدر خرچ کون اٹھا سکتا ہے۔ بجز اس کے کہ سچے دل سے آنے والے حادثے پر یقین رکھتا ہو۔

مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا۔

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔

اجتہادی طور پر یہ خیال گزرتا ہے کہ ظاہر الفاظ وحی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 648،649، اشتہار 11 مئی 1905ء، دو جلدوں والا جدید ایڈیشن)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 539، اشتہار 11 مئی 1905ء، تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

اب ایک اور حوالہ پڑھیں جس میں مرزا صاحب نے اس زلزلے کا اپنی زندگی میں ہی آنا یقینی بتایا۔

"خدا تعالیٰ کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہوں گے۔ اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا غالباً صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب۔ اور غالباً وہ وقت نزدیک ہے۔ جبکہ وہ پیشگوئی ظہور میں آجائے۔ اور ممکن ہے کہ خدا اس میں کچھ تاخیر ڈال دے۔ (اس تاخیر کی تعیین بھی اسی صفحے میں کی گئی ہے) بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔ اگر خدا تعالیٰ نے بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ 16 سال میں۔ ضرور ہے کہ یہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 258) (تذکرہ صفحہ 454 جدید ایڈیشن 2004ء)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی اگر میری زندگی میں پوری نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

"ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں. اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 253)

ان ساری تحریرات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

1۔ مرزاصاحب نے اپریل 1905ء کو ایک بہت بڑے زلزلے کی پیشگوئی کی۔

2۔ وہ زلزلہ بہت جلدی آنا تھا۔

3۔ مرزاصاحب نے اس زلزلے سے ڈر کر اپنے مریدوں کے ساتھ خیموں میں رہنا شروع کر دیا۔

4۔ مرزاصاحب نے کہا کہ بہار کے مہینے میں زلزلہ آئے گا۔

5۔ جب 1 مہینہ خیموں میں انتظار کے بعد بھی زلزلہ نہیں آیا تو مرزاصاحب شرمندہ ہو کر اپنے مریدین کے ساتھ اپنے گھر واپس آ گئے۔

6۔ مرزاصاحب نے کہا کہ یہ پیشگوئی ضرور میری زندگی میں پوری ہوگی۔

7۔ اگر یہ پیشگوئی مرزاصاحب کی زندگی میں پوری نہ ہوئ تو مرزاصاحب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ "کذاب" ہے۔

معزز قارئین اللہ تعالیٰ نے مرزاصاحب کو ذلیل کرنا تھا اس لئے جس زلزلے کی پیشگوئی مرزاصاحب نے کی تھی وہ زلزلہ نہیں آیا۔

کچھ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزاصاحب کی یہ پیشگوئی اس زلزلے کی صورت میں پوری ہوئ جو 1906ء میں آیا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خود مرزاصاحب نے 1907ء میں لکھا ہے:

"اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ"

(یعنی میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا)

(تذکرہ صفحہ 611 جدید ایڈیشن 2004ء)

یعنی مرزاصاحب کو 1907ء میں بھی اس زلزلے کا انتظار تھا جس کے متعلق مرزاصاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ اور پھر یہ انتظار انتظار ہی رہا اور پیشگوئی پوری نہ ہو پائی۔ اس طرح مرزاصاحب اپنی

اس پیشگوئی میں بھی "کذاب" ہوئے۔

مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 9:

مرزا صاحب کو پیشگوئیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ اور مرزا صاحب کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی ہی نکلیں ہیں۔

آئیں مرزا صاحب کی ایک اور پیشگوئی کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے ایک پیشگوئی 20 فروری 1886ء کو شائع کی۔ جس میں مرزا صاحب نے لکھا:

" خواتین مبارکہ میں سے جن کو تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی۔ اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی ۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔"

(تذکرہ صفحہ 111 جدید ایڈیشن 2004ء)(البشری جلد 2 صفحہ 6)

مرزا صاحب کے اس الہام سے 3 باتیں پتہ چلتی ہیں۔

1۔ نصرت بیگم کے نکاح کے بعد کئی عورتیں مرزا صاحب کے نکاح میں آئیں گی۔ اور ان سے اولاد بھی بہت ہوگی۔ اور نسل بھی خوب پھیلے گی۔

(مرزا صاحب کی تیسری شادی نہیں ہوئی لہذا یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی۔ اس کی تفصیل پیشگوئی نمبر 2 میں گزر چکی ہے)

2۔ مرزا صاحب کے چچازاد بھائی مرزا امام دین، مرزا نظام الدین اور مرزا کمال الدین دنیا سے لاولد ہی جائیں گے ۔ (یعنی ان کی کوئی اولاد نہیں ہوگی) اور ان تینوں کی نسل منقطع ہو جائے گی۔

یہ پیشگوئی مرزا صاحب نے اس لئے کی کیونکہ مرزا صاحب کو پتہ تھا کہ ان کے چچازاد بھائی لاولد ہیں اور ان کی اولاد ہونے کا امکان نہیں ہے لہذا مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی شائع کردی کہ ان

کی اولاد نہیں ہو سکتی۔

آیئے مزید جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب کے دو چچا تھے۔

ایک چچا کے بیٹے کا نام حسن بیگ تھا وہ مرزا صاحب کے دعوی سے پہلے ہی مفقود الخبر ہو چکا تھا۔

دوسرے چچا کے تین بیٹے تھے۔

ایک کا نام امام دین تھا مرزا صاحب کے الہام کے وقت اس کی عمر 55 سال تھی اور اس کی اولاد نہیں تھی۔

دوسرے بیٹے کا نام نظام الدین تھا اور مرزا صاحب کے الہام کے وقت اس کی عمر 50 سال تھی اور اس کی بھی کوئی اولاد نہیں تھی۔

تیسرے بیٹے کا نام کمال الدین تھا اور وہ جوانی میں ہی اپنا عضو تناسل کٹوا چکا تھا۔ لہذا اس کی اولاد ہونے کی کوئی امید نہیں تھی۔

چنانچہ مرزا صاحب کو قرائن سے یقین تھا کہ ان کے چچازاد بھائیوں کی اولاد نہیں ہو سکتی اور لگ بھی یہی رہا تھا کہ ان کی اولاد نہیں ہوگی لہذا مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہوگی۔

لیکن خدا کی قدرت دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو ذلیل کرنا تھا۔

چنانچہ مرزا صاحب کے چچازاد بھائی نظام الدین کے ہاں اولاد ہوئی۔ اور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام "گل محمد" رکھا گیا۔

اور گل محمد نا صرف زندہ رہا بلکہ جوان بھی ہو گیا لیکن مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کی ڈھٹائی دیکھیں وہ لکھتے ہیں:

اس وقت نظام الدین کا لڑکا "گل محمد" زندہ ہے اور بیعت میں داخل ہو چکا ہے۔ باقی سب کی اولاد نہیں رہی اور مرزا صاحب کا الہام پورا ہوا۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 38 روایت نمبر 48 جدید ایڈیشن 2008ء)

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی اور ان کے چچازاد بھائیوں کی نسل ختم نہیں ہوئی۔ حالانکہ مرزا صاحب کے بقول ان کے چچازاد بھائیوں کے ہاں مزید اولاد نہیں ہوگی۔ اولاد ہوئی اور اس کا نام "گل محمد" رکھا گیا۔

3۔ خدا ایک اجڑا ہوا گھر مرزا صاحب کی ذات سے آباد کرے گا۔

(مرزا صاحب کی تیسری پیشگوئی "محمدی بیگم" کے متعلق تھی جو جھوٹی نکلی۔ اور محمدی بیگم کی شادی مرزا صاحب سے نہیں ہو سکی۔ اس کی تفصیل بھی پیشگوئی نمبر 6 میں گزر چکی ہے)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 133،134،135 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا، 10 جولائی 1888ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 153 تا 158 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا، 10 جولائی 1888ء)

مرزا صاحب کی یہ تینوں پیشگوئیاں بھی جھوٹی نکلیں۔

"مرزا صاحب کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 10:

مرزا صاحب اور پادری آتھم

مرزا صاحب کو اپنی سستی شہرت حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ مرزا صاحب نے ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جس سے ہلکی سی بھی شہرت مل سکے۔ لیکن میرے اللہ نے ہر جگہ مرزا صاحب کو ذلیل کیا حتی کہ عیسائیوں کے مقابلے میں بھی ذلت مرزا صاحب کا مقدر بنی۔

آیئے مرزا صاحب کی عیسائی پادری آتھم کے ہاتھوں جو درگت بنی اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مجھے خدا نے اپنی طرف سے قدرت دی ہے کہ کوئی پادری میرے مقابلے میں مباحثے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اور میرا رعب عیسائی علماء پر خدا نے ایسا ڈال دیا ہے کہ ان کو طاقت نہیں رہی کہ میرے مقابل پر آسکیں۔ چونکہ خدا نے مجھے روح القدس سے تائید بخشی ہے اور اپنا فرشتہ میرے ساتھ کیا ہے اس لئے کوئی پادری میرے مقابلے پر آ ہی نہیں سکتا۔ یہ لوگ بلائے جاتے ہیں، پر نہیں آتے اس کا یہی سبب ہے کہ ان کے دلوں میں خدا نے ڈال دیا ہے کہ اس شخص کے مقابل پر ہمیں بجز شکست کے اور کچھ نہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 149، 150)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں نے 12 ہزار کے قریب خط اور اشتہار الہامی برکات کے مقابلے کے لئے غیر مذاہب کی طرف روانہ کئے بالخصوص پادریوں میں سے شاید ایک بھی نامی پادری یورپ اور امریکہ اور ہندوستان میں باقی نہ رہا ہوگا۔ جس کی طرف خط رجسٹری کر کے نہ بھیجا گیا ہو۔ مگر سب پر حق کا رعب چھا گیا۔ مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے مقابلے کے لئے میرے مقابلے پر آئے گا تو میں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہوگا۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد 2 صفحہ 187، خط بنام نواب محمد علی خاں جدید ایڈیشن 2008ء)

مرزا صاحب کی ان دو تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کے ملہم نے مرزا صاحب کو بتایا تھا کہ کوئی پادری تیرے مقابلے پر نہیں آسکتا۔ بالفرض اگر کوئی پادری تیرے مقابلے پر آگیا تو وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

مرزا صاحب اور پادری آتھم کے درمیان نوک جھونک ہوتی رہی اور اس نوک جھونک کا

خلاصہ یہ ہے۔

مرزا صاحب نے آتھم کو کہا کہ میرے ساتھ اگر آپ نے مناظرہ یا مباہلہ کیا تو میری طرف سے ایک سال کی مدت کے اندر معجزہ ظاہر ہوگا تو آپ کو حق کو قبول کرنا ہوگا۔

اس کے جواب میں آتھم نے کہا کہ اگر واقعی آپ کی طرف سے کوئی معجزہ رونما ہوتا ہے تو ہم حق کو ضرور قبول کرلیں گے۔

لیکن اگر آپ کی طرف سے ایک سال تک کوئی نشان یا معجزہ رونما نہ ہوا تو آپ کو عیسائی ہونا پڑے گا۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب نے لکھا کہ اگر میرا نشان سچا نہ نکلا تو میں دین "اسلام" چھوڑ دوں گا۔ یا اپنی جائیداد کا نصف عیسائی مذہب کی اشاعت کے لئے دوں گا۔

لیجئے مرزا صاحب اور آتھم نے اتفاق کرلیا کہ اگر مرزا صاحب نے کوئی معجزہ، نشان وغیرہ ظاہر کردیا تو پادری آتھم حق کو قبول کرلے گا۔

اور اگر مرزا صاحب کوئی معجزہ، نشان وغیرہ نہ دکھا سکا تو مرزا صاحب عیسائی مذہب قبول کرلیں گے یا اپنی جائیداد کا نصف عیسائی مذہب کی اشاعت کے لئے وقف کریں گے۔

مرزا صاحب کیونکہ "جاہل" بھی تھا اس لئے مرزا صاحب کو نہیں پتہ تھا کہ اس اقرار نامے کے ساتھ ہی آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

کیونکہ عقائد اور اصول کی کتابوں میں لکھا ہے:

"وَكَذَا لَوْ نَوٰى اَنْ يَّكْفُرَ فِى الْاِسْتِقْبَالِ كَفَرَ فِى الْحَالِ"

ترجمہ: ”جو شخص مستقبل میں کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ فی الفور کافر ہوجاتا ہے۔“

(شرح فقہ الاکبر صفحہ 147)

اگر مرزا صاحب پہلے سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوتے تو اس اقرار نامے کے ساتھ مرزا صاحب ضرور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے۔

اس کے بعد مرزا صاحب اور پادریوں کے درمیان مناظرے کی درج ذیل شرائط طے ہوئیں۔

1۔ مناظرہ 23 مئی سے 3 جون تک 1893ء تک تحریری بمقام امرتسر ہوگا۔

2۔ عیسائیوں کے پہلوان مسٹر عبداللہ آتھم سابق ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوں گے۔

3۔ وقت مباحثہ ہر روز صبح 6 بجے سے 11 بجے تک ہوگا۔

4۔ فریقین 3، 3 معاون اپنے ساتھ رکھنے کے مجاز ہوں گے۔

5۔ پہلے 6 دن تک مرزا صاحب مسیحی عقائد و تعلیمات پر اعتراضات کریں گے۔ اور ڈپٹی عبداللہ آتھم جواب دیں گے۔ پھر 6 دن ڈپٹی عبداللہ آتھم اسلامی عقائد و تعلیمات پر نکتہ چینی کریں گے اور مرزا صاحب جواب دیں گے۔

6۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا فریقین اپنی اپنی قوم کے صرف 50 آدمی اجلاس میں شامل کر سکیں گے۔

(حجۃ الاسلام صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 45)

یہ اجتماع ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی کوٹھی میں امرتسر میں منعقد ہوا۔

اس مباحثے میں مرزا صاحب کی طرف سے منشی غلام قادر اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ہنری کلارک میر مجلس قرار پائے۔

مرزا صاحب کے اس مباحثے میں 3 معاون تھے۔

1۔ حکیم نورالدین

2۔ مولوی محمد حسن امروہی

3۔شیخ اللہ دیا

پادری آتھم کے بھی اس مباحثے میں 2 معاون تھے۔

1۔پادری ٹھاکر داس 2۔پادری ٹامس ہاول

دوران مباحثہ ایک دن پادری آتھم مباحثے میں شامل نہیں ہوسکا کیونکہ پادری آتھم کو تپ دق کا عارضہ لاحق تھا۔اس دن آتھم کی جگہ عیسائیوں کے میر مجلس ڈاکٹر مارٹن کلارک نے مرزا صاحب کے سوالات کے جوابات لکھوائے۔

مرزا صاحب کا عیسائیوں کے ساتھ یہ مناظرہ 15 دن تک چلتا رہا۔اس مناظرے کی روئیداد قادیانیوں نے "جنگ مقدس" کے نام سے چھپوائی ہوئی ہے۔جس کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ عیسائی مینڈھے کی ٹکریں مرزا صاحب کے مقابلے میں زیادہ زور آور ہیں۔اور مرزا صاحب جنہوں نے اسلام کی نمائندگی کا پر فریب جامہ پہن رکھا ہے وہ علم اور دلائل کے میدان میں کس قدر نحیف اور لاغر ہیں۔

دوران مناظرہ ایک دن مرزا صاحب نے کہ دیا کہ میں ہی وہ مسیح ہوں جس کا انتظار کیا جا رہا ہے تو دوسرے دن عیسائیوں نے اسی جلسہ گاہ میں ایک اندھے،ایک بہرے اور ایک لنگڑے کو بٹھا دیا اور پادری آتھم نے مرزا صاحب کو کہا کہ آپ کو مسیح ہونے کا دعوی ہے تو سچے مسیح کی طرح ان کو ہاتھ لگا کر ٹھیک کر دیں۔مرزا صاحب نے حیلے بہانے کر کے بڑی مشکل سے اپنی جان چھڑائی۔

(ازالۃ المرزا صاحب مولفہ پادری ٹھاکر داس طبع 1903ء صفحہ 31)

مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ 15 دن کے مباحثے میں باوجود آسمانی تحائف،علوی عجائبات، روحانی معارف و دقائق کے اپنے مد مقابل پادری آتھم پر دلائل کے میدان میں فتح حاصل نہیں ہوسکی۔تو مرزا صاحب نے اپنی شرمندگی اتارنے کے لئے مباحثے کے آخری دن یہ پیشگوئی کی:

”آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے تیرے ہیں۔ تو اس نے مجھے یہ نشان دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت ظاہر ہوگی۔“

(جنگ مقدس صفحہ 189، 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291، 292)

اسی پیشگوئی کی مزید تشریح مرزا صاحب نے اسی کتاب کے اگلے صفحے پر یوں لکھی ہے:

”میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے 15 ماہ کے عرصے میں آج کی تاریخ سے 5 جون 1893ء سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسا ڈالا جاوے، مجھ کو پھانسی دی جاوے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا، ضرور کرے گا، زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اب میں ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کی منشاء کے موافق خدا کی پیشگوئی ٹھہرے گی یا نہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے سچا نبی ہونے کے بارے میں جس کو اندرونہ بائیبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائے گی یا نہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام

شیطانوں اور بدکاریوں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔"

(جنگ مقدس صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 293)

ان دو تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق اگر پادری آتھم 5 جون 1893ء سے لے کر 5 ستمبر 1894ء تک سچے خدا کو نہ مانتے تو وہ فوت ہو جاتا۔

لیکن مرزا صاحب چونکہ یہ پیشگوئی کرنے میں "کذاب" تھے لہذا 15 ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی پادری آتھم فوت نہیں ہوا۔ اور مرزا صاحب "کذاب" ثابت ہو گئے۔

جوں جوں پیشگوئی کی مقررہ تاریخ کے دن قریب آ رہے تھے توں توں مرزا صاحب کی پریشانی کیسے بڑھ رہی تھی۔

مرزا صاحب کے بیٹے نے لکھا ہے:

"مجھ سے عبداللہ سنوری نے بیان کیا کہ جب آتھم کی معیاد میں ایک دن باقی رہ گیا تو مرزا صاحب نے مجھ سے اور میاں حامد علی سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے سورت یاد نہیں رہی لیکن اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سورت تھی جیسے "الم ترکیف" اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 162، 289 روایت نمبر 160، 312)

ایک اور گھر کی گواہی ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا صاحب کے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پر جب اعتراض ہوا کہ آپ کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں تو مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی صفائی میں ایک بیان دیا جو

قادیانیوں کے اخبار الفضل میں لکھا ہے:

"آتھم کی پیش گوئی کے متعلق جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں میں اس وقت ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور میری عمر ساڑھے 5 سال کی تھی مگر وہ نظارہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب کے ساتھ دعائیں کی گئیں میں نے محرم کا ماتم بھی اتنا سخت کبھی نہیں دیکھا حضرت مسیح موعود ایک طرف دعا میں مشغول تھے۔"

(الفضل 20 جولائی 1940ء)

مرزا محمود کے کہنے کا مطلب تھا کہ جب مرزا صاحب کی دعائیں آتھم کے بارے میں قبول نہیں ہوئیں تو میری کیا حیثیت ہے اگر میری دعائیں قبول نہ ہوں۔

ان دو گھر کی گواہیوں سے یہ ثابت ہوا:

پادری آتھم نے اپنی بات سے رجوع نہیں کیا تھا، کیونکہ اگر پادری آتھم نے رجوع کیا ہوتا تو مرزا صاحب کو اتنے وظائف پڑھوانے کی اور اتنی دعائیں مانگنے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ دوسرے قادیانی خلیفہ کو بھی یہ بات پتہ تھی کہ آتھم کی پیش گوئی کے وقت مرزا صاحب کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں تھیں۔

پیشگوئی کے آخری دن مرزا صاحب کے سینکڑوں مرید "قادیان" پہنچے ہوئے تھے تاکہ آتھم کی موت پر مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہونے کی خوشی میں جشن منایا جائے۔

مرزا صاحب نے اپنے مریدین کے لئے بکرے منگوائے ہوئے تھے۔ تاکہ اس خوشی کے موقع پر پر تکلف دعوت کی جا سکے۔

ویران کنویں میں چنوں کے دانوں پر وظیفہ پڑھ کر مقررہ دن سے ایک دن پہلے ہی آتھم کی موت

کاسامان کرلیا گیا تھااور اب قادیان کے "الہامی" صاحب آتھم کی موت کا انتظار کر رہے تھے۔

قادیان کے الہامی صاحب نے امرتسر، بٹالہ، گورداسپور اور فیروز پور میں اپنے مریدین بھیجے ہوئے تھے تاکہ جونہی آتھم کی موت کی خبر ملے تو وہ خبر فوری طور پر مرزا صاحب تک پہنچ سکے۔

5 ستمبر کی شام سے پہلے سینکڑوں مرزائی "قادیان" میں موجود تھے اور اسی انتظار میں تھے کہ کب آتھم کی موت کی خبر ملتی ہے۔اور ہمارے لئے عید ہوتی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اپنے مریدوں کو صاف کہا ہوا تھا کہ 5 ستمبر 1894ء کی شام نہیں ہوگی جب تک آتھم مر نہ جائے۔

لیجئے شام بھی ہوگئی اور مرزا صاحب کو خبر مل گئی کہ آتھم نہیں مرا۔

جوں جوں مرزا صاحب کے مریدوں کو یہ خبر ملتی گئی توں توں انہوں نے اپنے گریبان چاک اور کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے اور ان کی متوقع عید غم میں بدل گئی۔

عیسائیوں نے اس موقع پر جب مرزا صاحب صاف طور پر کذاب ثابت ہوگئے اور مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی تو عیسائیوں نے مرزا صاحب کی طرف سے دی گئی آتھم کی موت کی تاریخ سے اگلے دن 6 ستمبر 1894ء کو ایک بہت بڑا جلوس فیروز پور سے امرتسر تک نکالا اور عیسائیوں نے اس جلوس میں پادری آتھم کو بھی گاڑی میں بٹھا کر اور آتھم کے گلے میں ہار ڈال کر آتھم کو پورے امرتسر شہر میں گھمایا۔ مرزا صاحب کے بیٹے نے لکھا ہے کہ اس دن لوگوں میں یہی شور تھا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

الغرض ہر طرف مرزا صاحب کے کذاب ہونے کا شور مچا ہوا تھا اور مرزا صاحب کے مریدین بھی منہ چھپاتے پھر رہے تھے۔

سبق نمبر: 35

مرزا صاحب کی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی شان میں کی گئی گستاخیاں

سبق نمبر 35

مرزا صاحب کی اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کی گئی گستاخیاں

"مرزا صاحب کی اللہ تعالیٰ کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

گستاخی نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا روزہ بھی رکھتا ہے اور افطار بھی کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 104 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)

(اللہ تعالیٰ تو ایسی چیزوں سے پاک ہے لیکن مرزا صاحب اللہ رب العزت کو انسانوں سے تشبیہ دے رہا ہے۔ کیونکہ روزہ وغیرہ رکھنا تو انسانوں کا کام ہے نہ اس کا جس نے انسانوں کو پیدا فرمایا ہے۔)

گستاخی نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا خطا (گناہ) بھی کرتا ہے اور صواب (نیکی) بھی کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106)

(اللہ رب العزت کی ذات تو "لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسٰى" ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نہ بھٹکتا ہے

اور نہ بھولتا ہے لیکن مرزاصاحب نے اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ اللہ رب العزت جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے ہر چیز کا خالق ہے اس کے بارے میں بھی مرزاصاحب لکھتا ہے کہ وہ نیکی بھی کرتا ہے اور گناہ بھی۔ آپ خود سوچیں کہ مرزاصاحب سے بڑا کوئی اللہ تعالیٰ کا گستاخ ہوگا؟؟؟)

گستاخی نمبر 3:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"خدانے مجھے کہا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔"

(دافع البلاء صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 228)

(اللہ رب العزت تو فرماتے ہیں "لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ" نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ لیکن مرزاصاحب یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ہوں (نعوذ باللہ)

گستاخی نمبر4:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"خدانے مجھے اپنا بیٹا کہا ہے۔ (اِسْمَعْ يَا وَلَدِیْ) اے میرے بیٹے میری بات سن۔"

(دافع البلاء صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 227)

(اللہ رب العزت تو فرماتے ہیں "لم یتخذ صاحبته ولا ولدا" نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد۔ لیکن مرزاصاحب یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا لکھتا ہے۔)

گستاخی نمبر 5:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے تاکہ وہ ان کی تصدیق کر دے اور ان پر دستخط ثبت کر دے۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخ سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے سے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے۔ جب حالت کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اور عبداللہ کے کپڑوں کو سرخی کے قطروں سے تر بہ تر دیکھا یہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267)

(اللہ تعالیٰ تو ایسی چیزوں سے پاک ہیں لیکن مرزا صاحب یہاں بھی اللہ رب العزت کو عام چیزوں سے تشبیہ دینے سے باز نہیں آیا۔)

گستاخی نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا۔"

(کتاب البریہ صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103)

(لیجئے مرزا صاحب نے خدا ہونے کا دعوی کر دیا۔)

گستاخی نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔"

(سراج منیر صفحہ 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 64)

(ایسی بات تو کوئی مجوسی ہی کہہ سکتا ہے۔ لگتا ہے مرزا صاحب پر مجوسیوں کا بھی اثر تھا۔)

گستاخی نمبر 8:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”وہ خداجس کے قبضے میں ذرہ ذرہ ہے۔اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 4مندرجہ روحانی خزائن جلد 20صفحہ396)

(لیجئے مرزاصاحب نے اللہ تعالیٰ کونعوذباللہ چور بھی بنادیا۔)

گستاخی نمبر 9:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”قیوم العالمین ایک ایساوجوداعظم ہے جس کے بیشمار ہاتھ ،بیشمار پیر ہیں اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے۔اور تیندوے کی طرح اس وجوداعظم کی تاریں بھی ہیں۔جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“

(توضیح المرام صفحہ 75مندرجہ روحانی خزائن جلد 3صفحہ90)

گستاخی نمبر 10:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”آواہن خداتیرے اندراترآیا۔“

(کتاب البریہ صفحہ 76مندرجہ روحانی خزائن جلد 13صفحہ102)

گستاخی نمبر 11:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ"

”(خدانے مجھے کہاکہ)تومیری اولادکی طرح ہے۔“

(اربعین نمبر 4صفحہ 19مندرجہ روحانی خزائن جلد 17صفحہ452)

گستاخی نمبر 12:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”خداقادیان میں نازل ہوگا۔“

(البشری جلد 1صفحہ56)(تذکرہ صفحہ 352جدیدایڈیشن2004ء)

گستاخی نمبر 13:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”(اللہ نے)مجھے کہاکہ اے میرے بیٹے سن۔“

(البشری جلد 1صفحہ49)

گستاخی نمبر 14:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”(اللہ نے مجھے کہاکہ)تومجھ سے ایساہے جیسے میری توحیداورتفرید۔“

(تذکرہ صفحہ 53جدیدایڈیشن2004ء)

گستاخی نمبر 15:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”سچاخداوہی ہے جس نے قادیان میں اپنارسول بھیجا۔“

(دافع البلاء صفحہ 11مندرجہ روحانی خزائن جلد 18صفحہ231)

گستاخی نمبر 16:

مرزاصاحب نے ایک موقع پر اپنی یہ حالت ظاہر کی کہ کشف کی حالت میں مرزا صاحب عورت ہے اور (نعوذباللہ) اللہ تعالیٰ نے مرزاصاحب سے رجولیت کا اظہار کیا ہے۔

(اسلامی قربانی صفحہ 12)

محترم قارئین! یہ مرزاصاحب کی تحریرات میں سے چند اقتباسات ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں مرزاصاحب کے کیسے نظریات تھے۔

قرآن وحدیث کے لحاظ سے یہ تمام عقائد اللہ رب العزت کی شان میں گستاخی ہیں اور خلاف اسلام ہیں۔ اور اللہ رب العزت کی ذات ایسی تمام چیزوں سے پاک ہے۔

"مرزاصاحب کی حضور ﷺ کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

پوری دنیا کے مسلمانوں کا 1400 سال سے متفقہ عقیدہ ہے کہ جو بھی ہمارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کرے تو وہ بدبخت مسلمان نہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور واجب القتل ہے۔ میں تو اپنے ذوق کے مطابق یہ کہوں گا کہ ایسا کرنے والا تو انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں ہے۔

مرزاصاحب نے جہاں اللہ تعالیٰ کی شان مبارکہ میں گستاخیاں کی ہیں وہاں ہمارے آقا ﷺ کی ذات مبارکہ کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ ایسی گستاخیاں کی ہیں جن کو پڑھتے ہوئے بھی دل ڈگمگاتا ہے۔

مرزاصاحب کے صرف کفر کو واضح کرنے کے لیے مرزا صاحب کی اور قادیانی جماعت کی ہمارے آقا ﷺ کی شان اقدس کے بارے میں کی گئی چند گستاخیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

گستاخی نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرامؑ کا مظہر ٹھرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔۔۔۔۔اور آنحضرت ﷺ کے نام کا بھی مظہر ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76)

(اس عبارت میں مرزاصاحب نے آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرامؑ کی گستاخی کرتے ہوئے اپنے آپ کو تمام انبیاء کرامؑ کا مظہر قرار دیا ہے۔)

گستاخی نمبر2:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”دنیا میں کئی تخت اترے ہیں پر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 92)

(اس جگہ بھی مرزاصاحب نے آپ ﷺ کی توہین کی ہے کیونکہ سب انبیاء سے اونچا تخت میرے آقا ﷺ کا ہے لیکن مرزاصاحب نے اپنے ناپاک وجود کو اس پاک مقام سے منسوب کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔)

گستاخی نمبر 3:

میرے آقا ﷺ نے اپنے آپ کو نبوت کی آخری اینٹ قرار دیا۔

لیکن مرزاصاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے:

”میں آخری اینٹ ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

(مسلمان محمد ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور قادیانی جماعت مرزاصاحب کو آخری نبی مانتی ہے۔اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد ﷺ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445)

گستاخی نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حضور ﷺ دین کی اشاعت مکمل طور پر نہ کر سکے۔ میں نے دین کی اشاعت مکمل کی ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 263)

گستاخی نمبر 6:

”سوال نمبر 5: ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ:

”معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ ہگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 340 پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

گستاخی نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آنحضرت ﷺ کے معجزات 3ہزار ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 40مندرجہ روحانی خزائن جلد 17صفحہ 153)

"مرزاصاحب نے لکھاہے کہ میرے نشانات کی تعداد 10لاکھ ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 56مندرجہ روحانی خزائن جلد 21صفحہ 72)

ممکن ہے کوئی قادیانی کہہ دے کہ حضور اکرم ﷺ کے معجزات مرزاصاحب نے 3ہزار لکھے ہیں اور اپنے نشانات مرزاصاحب نے 10لاکھ لکھے ہیں۔یعنی معجزہ اور نشان میں فرق ہے۔آئیں مرزاصاحب کی ایک تحریر پڑھتے ہیں۔جس میں مرزاصاحب نے معجزہ اور نشان کوایک ہی لکھاہے۔

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"نشان،معجزہ،کرامت اور خرق عادت ایک ہی چیز ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم،نصرۃالحق صفحہ 50مندرجہ روحانی خزائن جلد 21صفحہ 63)

گستاخی نمبر8:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"جوشخص مجھ میں اور مصطفٰی میں تفریق کرتاہے۔اس نے مجھے دیکھانہیں اور پہچانانہیں۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171مندرجہ روحانی خزائن جلد 16صفحہ 258،259)

گستاخی نمبر9:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"جب میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔توپھر کون ساالگ انسان ہوا۔جس نے علیحدہ طور پر نبوت کادعویٰ کیا؟"

(ایک غلطی کاازالہ صفحہ 8مندرجہ روحانی خزائن جلد 18صفحہ 212)

گستاخی نمبر10:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بروزی طور پر میں وہی نبی خاتم الانبیاء ﷺ ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

گستاخی نمبر11:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اس (حضور ﷺ) کے لئے چاند کے کسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے (مرزا صاحب) کے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183)

گستاخی نمبر12:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں گزر گیا۔ اور دوسری فتح باقی رہی جو پہلے غلبے سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا وقت ہو۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 193، 194 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 288)

گستاخی نمبر13:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ. " اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

گستاخی نمبر 14:

قادیانی جماعت کے اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"اگر حقیقت پر غور کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح موجود نہیں تھی دنیا میں قرآن تھا مگر قرآن کی روح نہیں تھی۔"

(الفضل قادیان 11 مارچ 1930ء)

گستاخی نمبر 15:

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔ (نعوذ باللہ) اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاصل ہے۔

(قادیانی ریویو مئی 1929ء ڈاکٹر شاہ نواز)

گستاخی نمبر 16:

قادیانی جماعت کے اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (نعوذ باللہ)

(الفضل 17 جولائی 1922ء)

گستاخی نمبر17:

مرزا صاحب کے بیٹے نے لکھا ہے:

"نبوت نے مسیح موعود (مرزا صاحب) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ مزید آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 113)

ان تمام عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب بھی اور قادیانی جماعت بھی ہمارے آقا ﷺ کی گستاخ ہے۔

لہذا بھولے بسرے قادیانیوں کو چاہیے کہ مرزا صاحب اور قادیانی جماعت کی یہ تحریرات پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ آپ کو محمد عربی ﷺ کے ساتھ رہنا ہے یا مرزا صاحب "کذاب" کے ساتھ۔

سبق نمبر:36

مرزا صاحب کی انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیاں

سبق نمبر 36

مرزا صاحب کی انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیاں

"مرزا صاحب کی انبیاء کرامؑ کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

انبیاء کرامؑ کی ذات مقام و مرتبے کے لحاظ سے تمام انسانوں میں سب سے بلند ہے۔ انبیاء کرامؑ کو اللہ تعالیٰ امانت دار بناتے۔ ہیں کیونکہ وہ نبوت جیسی امانت کو سنبھالتے ہیں۔ اور انبیاء کرامؑ کے گروہ میں سے کسی ایک نبی نے بھی اللہ تعالیٰ کی دی گئی اس امانت میں خیانت نہیں کی۔ انبیاء کرامؑ کا گروہ گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔ کسی بھی نبی سے کبھی بھی کوئی خطا یا گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

لیکن جھوٹے مدعی نبوت مرزا صاحب اور قادیانی جماعت نے جہاں اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں وہاں انبیاء کرامؑ کے مقدس گروہ کو بھی نہیں بخشا۔ آیئے مرزا صاحب کی انبیاء کرامؑ کی شان میں کی گئی گستاخیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

گستاخی نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔"

(نزول المسیح صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 413)

گستاخی نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں خود اس بات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا۔ جس نے کبھی اجتہادی غلطی نہیں کی۔“

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573)

گستاخی نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

زندہ شد ہر نبی بآمدنم

ہر رسول نہاں بہ پیراہنم

ترجمہ: ”ہر نبی میری آمد سے زندہ ہوا۔ تمام رسول میرے کرتے میں چھپے ہیں۔“

(نزول المسیح صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575)

گستاخی نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا صاحب) اسرائیلی یوسفؑ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز (مرزا صاحب) قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوبؑ قید میں ڈالا گیا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99)

گستاخی نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرامؑ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76)

گستاخی نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے

ترجمہ: ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں۔ لیکن میں علم و عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں۔“

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477)

گستاخی نمبر 8:

قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"آپ (مرزا صاحب) کا درجہ رسول کریم ﷺ کے علاوہ تمام نبیوں سے بلند تھا۔"

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 6 جون 1933ء)

گستاخی نمبر 9:

قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے بھی افضل ہیں۔
ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو اس مقام پر رشک ہے۔"

(اخبار الفضل مورخہ 5 فروری 1933ء)

گستاخی نمبر 10:

قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"جس (مرزا صاحب) کے وجود میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان جلوہ گر تھی۔"

(اخبار الفضل مورخہ 30 مئی 1915ء)

"مرزا صاحب کی سیدنا عیسیٰ ؑ کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

یوں تو سارے انبیاء کرام ؑ کی شان نرالی ہے لیکن بعض نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص مقام و مراتب سے نوازا ہے۔ انہی میں سے ایک سیدنا عیسیٰ ؑ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ ؑ کو چند ایسی خصوصیات سے نوازا ہے جن خصوصیات سے اللہ تعالیٰ نے کسی اور نبی کو نہیں نوازا۔ جیسے کہ سیدنا عیسیٰ ؑ کو بن باپ کے پیدا کیا۔ انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ اور وہ قرب قیامت دوبارہ زمین پر حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ یہ ایسی

خصوصیات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کسی اور نبی کو نہیں نوازا۔ یہود نے سیدنا عیسیٰؑ کے دور میں ان پر اور ان کی والدہ پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔ اور انہیں ہر طرح سے تنگ کیا۔ حتیٰ کہ ان کے قتل کے منصوبے بھی بنائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

لیکن مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰؑ پر اس طرح کے الزامات اور بہتان لگائے کہ یہود بھی شرما گئے۔ مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں ایسی بدزبانی کی ہے جس کو پڑھ کر مرزا صاحب کو ایک شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

آئیے مرزا صاحب کی سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں کی گئی چند گستاخیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

گستاخی نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”وہ (مسیح بن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے۔ تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 369 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 441،442)

گستاخی نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”آپ (سیدنا عیسیٰؑ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے وجود سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

گستاخی نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا ایک سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح صفحہ 66 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یہ بھی یاد رہے کہ آپ (سیدنا عیسیٰؑ) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

گستاخی نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

گستاخی نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا نے اس امت میں مسیح موعود (مرزا صاحب) بھیجا جو اس پہلے مسیح (سیدنا عیسیٰؑ) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد ہے۔“

(نور القرآن حصہ دوم صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233)

گستاخی نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیحؑ مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392)

گستاخی نمبر 8:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”پھر جب خدانے اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیاہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 159)

گستاخی نمبر 9:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”خدانے اس امت میں مسیح موعود (مرزاصاحب) بھیجا جو اس پہلے مسیح (سیدنا عیسیٰؑ) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں۔ وہ ہرگز نہ کرسکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں۔ وہ ہرگز نہ دکھلاسکتا۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 152)

گستاخی نمبر 10:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں ایسے شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 6، 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 106)

گستاخی نمبر 11:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحیی نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیی کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

(مقدمہ دافع البلاء صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220)

گستاخی نمبر 12:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آپ (سیدنا عیسیٰؑ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں

دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے۔ اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

گستاخی نمبر 13:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یسوع (سیدنا عیسیٰؑ) اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا۔ کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے۔ اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا سے ہی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے۔“

(ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296)

گستاخی نمبر 14:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کے لئے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔“

(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434، 435)

گستاخی نمبر 15:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"ممکن ہے کہ آپ (سیدنا عیسیٰؑ) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی کہ اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اسی تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہ تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

"مرزاصاحب کی صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیاں"

انبیاء کرامؑ کی ذات کے بعد اللہ تعالیٰ نے جن کا مقام و مرتبہ سب سے زیادہ بنایا ہے وہ صحابہ کرامؓ ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی صداقت کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے۔ مرزاصاحب جیسے انسان نے جہاں اللہ تعالیٰ کی شان میں، حضور ﷺ کی شان میں اور انبیاء کرامؑ کی شان میں گستاخیاں اور بدزبانیاں کی ہیں۔ وہاں صحابہ کرامؓ کی شان میں بدترین گستاخیاں کی ہیں۔

آیئے مرزاصاحب کی صحابہ کرامؓ کی شان میں کی گئی گستاخیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

گستاخی نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"جیسا کہ ابوہریرہؓ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 115)

گستاخی نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہ تھی۔ جیسے ابوہریرہؓ۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36)

گستاخی نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اکثر باتوں میں ابوہریرہؓ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکہ میں پڑ جایا کرتا تھا۔۔۔۔ ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والوں کو ہنسی آتی تھی۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اس کو چاہیئے کہ ابوہریرہؓ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 235 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410)

گستاخی نمبر 5:

”مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا صاحب) نے امام حسن اور امام حسینؓ سے اپنے آپ تئیں اچھا سمجھا۔ میں نے کہا ہاں (سمجھا ہے)۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164)

گستاخی نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں (مرزا صاحب) خدا کا کشتہ ہوں۔ اور تمہارا حسینؓ دشمنوں کا کشتہ ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193)

گستاخی نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسینؓ ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری (مرزا صاحب) کے پاس گوہ (ذکر حسینؓ) کا ڈھیر ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194)

گستاخی نمبر 8:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

کربلائیست است ہر آنم
صد حسین است درگریبانم

ترجمہ: ”میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا رہتا ہوں۔ اور 100 حسینؓ میرے گریبان میں ہیں۔“

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477)

گستاخی نمبر 9:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اے قوم شیعہ تو اس پر اصرار مت کر کہ حسینؓ تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا صاحب) ہے جو اس (حسینؓ) سے بڑھا ہوا ہے۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233)

گستاخی نمبر 10:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213)

گستاخی نمبر 11:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ وہ دراصل صحابہ کرامؓ کی جماعت میں داخل ہو گیا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258،259)

گستاخی نمبر12:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”میں وہی مہدی ہوں۔ جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے۔ توانہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 396 اشتہار 25 مئی 1900ء، دوجلدوں والا جدید ایڈیشن)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 278 اشتہار 25 مئی 1900ء، تین جلدوں والا پرانا ایڈیشن)

گستاخی نمبر13:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزاصاحب) تم میں

موجود ہے۔اس کو چھوڑتے ہو۔اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 400ملفوظ 15نومبر1900ء پرانا ایڈیشن 5 جلدوں والا)

(ملفوظات جلد 2صفحہ 26ملفوظ 15نومبر1900ء جدید ایڈیشن2016ء)

گستاخی نمبر14:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے:

"ہاں وہ محمد ﷺ کا اکلوتا بیٹا (مرزا صاحب) جس کے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا ہے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 101)

سبق نمبر: 37

مرزا صاحب کے قرآن، حدیث اور سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں بولے گئے جھوٹ

سبق نمبر 37

مرزا صاحب کے قرآن، حدیث اور سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں بولے گئے جھوٹ

یوں تو مرزا صاحب کی اکثر تحریرات جھوٹوں کا پلندہ ہیں ۔ لیکن مرزا صاحب ایسے کذاب انسان ہیں جن کی کذب بیانی سے نہ انبیاء محفوظ رہے، نہ ہی قرآن محفوظ رہا، نہ صاحب قرآن محفوظ رہے، اور نہ ہی اللہ کی ذات محفوظ رہی۔ آئیے مرزا صاحب کے قرآن، حدیث اور سیدنا عیسیٰؑ پر بولے گئے جھوٹوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

سب سے پہلے مرزا صاحب کے جھوٹ بولنے والے کے لئے فتوے ملاحظہ فرمائیں۔

”مرزا صاحب کے جھوٹ بولنے کے بارے میں فتوے“

1۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56)

2۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جھوٹ بولنے سے بدتر اور دنیا میں کوئی کام نہیں۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459)

3۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو ہی۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 866 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 572)

4۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 143 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581)

5۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215)

6۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 233 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231)

7۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک کے لئے لعنت ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 48)

8۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افتراء کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 406)

9۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”دروغ گو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 340 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 353)

10۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انبار در انبار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 118)

”مرزا صاحب کے قرآن کریم پر بولے گئے جھوٹ“

جھوٹ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اگر قرآن نے میرا نام ”ابن مریم“ نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔“

(تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98)

(یہ مرزا صاحب کا قرآن پر واضح جھوٹ ہے کیونکہ قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ مرزا صاحب کا نام ابن مریم ہے)

جھوٹ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس کے زمانے میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو کہ آگ سے چلے گی۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 23 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 25)

(یہ بھی مرزا صاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ پورے قرآن میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت میں ایک سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی)

جھوٹ نمبر3:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گا۔“

(کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5)

(یہ بھی مرزاصاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ پورے قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گا)

جھوٹ نمبر4:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”پس قرآن شریف میں جس کا نام خاتم الخلفاء رکھا گیاہے اسی کا نام احادیث میں مسیح موعود رکھا گیاہے اور اسی طرح سے دونوں ناموں کے بارے میں جتنی پیشگوئیاں ہیں وہ ہمارے ہی متعلق ہیں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 554)

(یہ بات بھی قرآن میں کہیں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر5:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”لیکن ضروری تھاکہ قرآن و حدیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھاکہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے فتوی دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور

اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کو تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

(اربعین نمبر3 صفحہ17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ404)

(یہ بھی قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ ایسی باتیں پورے قرآن میں کہیں نہیں لکھیں)

جھوٹ نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"قرآن شریف اور احادیث صحیحہ یہ امید اور بشارت بصراحت دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل مسیح بھی آئیں گے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ412 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ314)

(یہ بھی مرزا صاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ پورے قرآن میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ مثیل ابن مریم آئیں گے)

جھوٹ نمبر7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"قرآن بضرب دہل فرما رہا ہے کہ عیسی ابن مریم رسول اللہ زمین میں دفن کیا گیا ہے آسمان پر اس کے جسم کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ165)

(یہ بھی مرزا صاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ عیسیٰؑ فوت ہو کر زمین میں دفن ہیں۔ بلکہ قرآن میں تو عیسیٰؑ کے زندہ اوپر اٹھائے جانے کا ذکر ہے)

جھوٹ نمبر8:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 160 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 485)

(یہ بات بھی پورے قرآن میں کہیں بھی نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 9:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور میرے فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور میرے ظہور کا ذکر بھی پر آشوب زمانے میں لکھا ہے۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 170)

(یہ بھی مرزا صاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ پورے قرآن میں مرزا صاحب کے فضائل تو کیا نام تک بھی کہیں نہیں لکھا)

جھوٹ نمبر 10:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"قرآن کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ ایسا مفتری اس دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدائے قادر و غیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔"

(رسالہ دعوت قوم صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 49)

(یہ بھی مرزا صاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ اگر کوئی ایسی آیت قرآن میں ہوتی تو جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور مرزا صاحب کیوں اتنی دیر زندہ رہتے؟)

(یہ مرزا صاحب کا قرآن پر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ جو اللہ پر جھوٹ

باندھے اللہ اس کو فوری پکڑ لیتے ہیں۔

بلکہ قرآن مجید میں یہ لکھا ہے:

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ ○ مَتَاعٌ فِی الدُّنۡیَا"

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ نجات نہیں پائیں گے۔ ہاں دنیا میں نفع ہو تو ماسوا۔“) (سورۃ یونس آیت نمبر 69،70)

جھوٹ نمبر 11:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں آیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 77 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140)

(قادیان کا نام پورے قرآن میں کہیں بھی نہیں آیا ہے۔)

جھوٹ نمبر 12:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”سورہ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اس امت کے بعض افراد کا نام مریم رکھا گیا ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361)

(یہ بھی مرزا صاحب کا صریح جھوٹ ہے کیونکہ صریح طور پر سورہ تحریم میں کسی فرد کا نام مریم نہیں رکھا گیا)

جھوٹ نمبر 13:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

وَقَدْ قِيْلَ مِنْكُمْ ياتين اِمَامُكُمْ
وَ ذٰلِکَ فِی الْقُرْآنِ نَبَأٌ مُكَرَّرٌ

ترجمہ: روایت میں یہ چیز آگئی تھی کہ تمھارا امام تم میں سے ہوگا اور قرآن میں یہ خبر 2 دفعہ دی گئی ہے۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188)

(یہ بھی مرزا صاحب نے قرآن پر جھوٹ باندھا ہے۔ قرآن میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ تمھارا امام تم میں سے ہوگا)

"مرزا صاحب کے احادیث مبارکہ پر بولے گئے چند جھوٹ"

میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتعَمِّدًا فَلْيَتبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

"جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔"

(صحیح بخاری حدیث نمبر 110، اثم من کذب علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

ایک اور حدیث میں فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ»

" رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو تمھارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے، تم اس قماش کے لوگوں سے دور رہنا۔"

(صحیح مسلم حدیث نمبر 15، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها)

ان دو روایات سے چند باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

1۔ جو بھی بندہ میرے آقا ﷺ سے ایسی بات منسوب کرتا ہے جو آپ نے نہیں فرمائی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

2۔ آخری زمانے میں بہت سے لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو میرے آقا ﷺ پر جھوٹ باندھیں گے اور مسلمانوں کو ایسے بدبخت لوگوں سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اب آیئے مرزا صاحب کے چند ایسے جھوٹوں کا جائزہ لیتے ہیں جو مرزا صاحب نے میرے آقا ﷺ ﷺ پر باندھے ہیں۔

جھوٹ نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایسا ہی احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور 14 ویں صدی کا مجدد ہو گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359)

(ایسی بات کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد نمبر 6 نمبر 9 ماہ ستمبر 1907ء صفحہ 365)

(حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ."

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وبا کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے بھی مت بھاگو۔")

(بخاری حدیث نمبر5730، باب مایذکر فی الطاعون)

(وبا میں طاعون، ہیضہ وغیرہ سب داخل ہیں)

جھوٹ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 201 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 209)

(یہ بات بھی کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ "كان فى الهند نبيا اسود اللون اسمه كاهنا" یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی خدا نے کبھی کلام کیا ہے تو فرمایا ہاں خدا کا کلام زبان پارسی

میں بھی اترا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 382)

(ایسی بات کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔"

ضرورۃ الامام صفحہ 5،4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)

(ایسی بات بھی کسی حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 40)

(یہ بات کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ

ذوالقرنین ہو گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 91 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 118)

(ایسی بات بھی کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 8:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد ﷺ بھی دنیا میں ظاہر ہوں گے اور حضرت مسیح بھی مگر دونوں بروزی طور پر آئیں گے نا حقیقی طور پر۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کے مقابل پر یہودی بھی جوش و خروش کریں گے مگر وہ یہودی بھی بروزی ہیں نہ حقیقی۔“

(نزول المسیح صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 384)

(یہ بات کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر 9:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔“

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 322)

(یہ بات بھی کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

جھوٹ نمبر10:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ مہدی کے ظہور کے وقت سورج ایام کسوف کے نصف میں یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے گرہن ہو گا۔ اور اسی طرح ظاہر ہوا۔"

(نور الحق الحصۃ الثانیۃ صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 209)

(ایسی بات کسی صحیح حدیث میں نہیں لکھی)

مرزاصاحب کے یہ 10 جھوٹ جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں یہ حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہیں۔

"مرزاصاحب کے سیدنا عیسیٰؑ پر بولے گئے 10 جھوٹ"

مرزاصاحب کے سیدنا عیسیٰؑ پر بولے گئے 10 جھوٹوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

جھوٹ نمبر1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جب لوگ نماز کے لئے مسجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا، اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول کر بیٹھے گا، اور جب لوگ عبادت کے لئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا اور شراب پیے گا اور سور کا گوشت کھائے گا، اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 31)

(مرزاصاحب نے جو 6 باتیں اس عبارت میں سیدنا عیسیٰؑ کی طرف منسوب کی ہیں وہ صاف

جھوٹ ہیں ان میں سے کوئی ایک بات بھی عیسیٰؑ میں نہیں پائی جاتی تھی)

جھوٹ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔"

(کشتی نوح صفحہ 66 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

جھوٹ نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

" مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا۔۔۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح مسیح ابن مریم جوان عورتوں سے ملتا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔"

(الحکم 21 فروری 1902ء)

جھوٹ نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد، بلکہ ابتداء سے ہی ایسا معلوم ہوتا ہے اور خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بدنتیجہ تھا۔"

(ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296)

(ان تینوں حوالوں میں مرزا صاحب نے جو عیسیٰؑ کی طرف شراب نوشی اور دوسری گندگیوں کی

نسبت کی ہے یہ صریح اور صاف جھوٹ ہے اور صرف مرزا صاحب ہی اس حد تک کمینے پن پر اتر سکتا ہے)

جھوٹ نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی 3 پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121)

(سیدنا عیسیٰؑ کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کہنا ہی صاف جھوٹ اور کفر ہے)

جھوٹ نمبر 6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔۔۔ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں تالاب کا معجزہ ہے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

(سیدنا عیسیٰؑ کے معجزات کی نفی کرنا دراصل قرآن کی نفی ہے جو کہ کفر ہے)

جھوٹ نمبر 7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 308 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے 3 جھوٹ بولے ہیں۔

1۔ عیسیٰؑ کی طرف مسمریزم کی نسبت کرنا۔

2۔ عیسیٰؑ کے معجزات کو مسمریزم کا نتیجہ قرار دینا

3۔ ان جھوٹوں کو باذن الہی اور حکم الہی قرار دینا)

جھوٹ نمبر 8:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ 22 برس تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام در حقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 303 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254،255)

(اس عبارت میں بھی مرزا صاحب نے 3 جھوٹ بولے ہیں۔

1۔ یوسف نجار کو عیسیٰؑ کا باپ کہنا

2۔ عیسیٰؑ کو بڑھئی کہنا

3۔ عیسیٰؑ کے معجزات کو نجاری کا کرشمہ کہنا)

جھوٹ نمبر 9:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بہر حال مسیح کی یہ ترابی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں، مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل اس قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال

کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا کے فضل و توفیق سے امید رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 109 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257، 258)

(حضرت عیسیٰ کے معجزات کو ترپی کاروائی کہنا اور انہیں مکروہ اور قابل نفرت کہنا صریح بہتان اور تکذیب قرآن ہے اور عیسیٰ سے برتری کی امید رکھنا اور اس کو فضل خداوندی کہنا صریح کفر اور اللہ پر جھوٹ ہے)

جھوٹ نمبر 10:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آپ کی انہی حرکات کی وجہ سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے، اور ان کو یقین ہوگیا تھا کہ ضرور آپ کے دماغ میں کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کی وجہ سے دیوانہ ہوگیا تھا۔"

(ست بچن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295)

(ان دو عبارتوں میں مرزا صاحب نے پہلا جھوٹ عیسیٰ کے دماغ میں خلل کا بولا ہے، دوسرا جھوٹ عیسیٰ کو مرگی کی بیماری تھی اور تیسرا جھوٹ عیسیٰ کو دیوانہ کہا ہے)

آخر میں ایک بار یاددہانی کروادوں کہ مرزا صاحب نے جھوٹ بولنے والے کے بارے میں لکھا ہے:

"جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 233 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231)

مرزا صاحب کے یہ مشہور و معروف جھوٹ ہیں جو 110 سال سے قادیانیوں کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔

کیونکہ تمام قادیانیوں کے پاس ان جھوٹوں کا جواب نہیں ہے۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ کیا ایسا انسان جو انبیاء کرامؑ پر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا کیا ایسا انسان ایک انسان کہلانے کا بھی مستحق ہے؟؟؟؟؟

اللہ تمام قادیانیوں کو ہدایت عطا فرمائے اور اسلام کے وسیع دامن میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سبق نمبر:38

مرزا صاحب اور قادیانی جماعت کا مسلمانوں کو کافر قرار دینا اور قادیانیوں کی پہچان

سبق نمبر 38

مرزا صاحب اور قادیانی جماعت کا مسلمانوں کو کافر قرار دینا اور قادیانیوں کی پہچان

ویسے تو عام طور پر قادیانی یہ شور ڈالتے ہیں کہ جو کلمہ گو ہو وہ چاہے قرآن پاک کا ہی انکار کیوں نہ کرے اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ لیکن قادیانیوں کی بددیانتی دیکھیں کہ ان کے پیشوا مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے بیٹے مسلمانوں کو یعنی مرزا صاحب کو نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ہم تمام دینی امور نماز، روزہ وغیرہ مسلمانوں کے طریقے کے مطابق ادا کرتے ہیں، اور سو سال میں ہماری اچھی خاصی تعداد ہوگئی ہے پھر ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ جب قادیانیوں سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان جو دین اسلام پر چل رہے ہیں آپ (قادیانی) ان کو کافر اور حرامی، رنڈیوں کی اولاد جہنمی، پکا کافر کیوں کہتے ہیں؟ اور ان کے خلاف بدترین زبان کیوں استعمال کرتے ہیں تو اس کا جواب نہیں دیا جاتا اور الٹا:

Love for All, Hatred for None

”یعنی محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں“

کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔ قادیانیوں کے عقائد اور تحریرات میں مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ سے لیکر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ کا حکم ہے اور بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا رشتہ نہ رکھیں۔ مرزا صاحب اور اس کی ذریت کی کتب سے ذیل میں چند تحریرات کا جائزہ

لیتے ہیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی یے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 167)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(تذکرہ صفحہ 519 طبع چہارم جدید ایڈیشن 2004ء)

حوالہ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جو شخص میرا مخالف ہے اس کا نام عیسائی، یہودی اور مشرک رکھا گیا ہے۔“

(نزول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382)

حوالہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 394 جدید ایڈیشن 2 جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 275 پرانا ایڈیشن 3 جلدوں والا)

حوالہ نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔“

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد14 صفحہ 53)

حوالہ نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“

(انوارِ اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31)

حوالہ نمبر7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

ترجمہ:” میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 548,547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 548,547)

حوالہ نمبر8:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری

مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 130 طبع چہارم جدید ایڈیشن 2004ء)

حوالہ نمبر 9:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمھاری نصرت اور فتح عظیم ہے، اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمھاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ 525 ملفوظ 26 جولائی 1901ء پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

(ملفوظات احمدیہ جلد 2 صفحہ 215 ملفوظ 26 جولائی 1901ء جدید ایڈیشن 2016ء)

حوالہ نمبر 10:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت صفحہ 35 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110)

حوالہ نمبر 11:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

”اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 93 جدید ایڈیشن 2016ء)

حوالہ نمبر 12:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے:

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 110)

حوالہ نمبر 13:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

”غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔“

(انوارِ خلافت صفحہ 95،96 جدید ایڈیشن 2016ء)

حوالہ نمبر 14:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

”آپ (مرزا صاحب) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا ہے، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض ....

احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔۔۔۔۔۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔"

(انوارِ خلافت صفحہ 93، 94 جدید ایڈیشن 2016ء)

حوالہ نمبر 15:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔"

(انوارِ خلافت صفحہ 96 جدید ایڈیشن 2016ء)

حوالہ نمبر 16:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے:

"ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ (مرزا) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے۔ جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم انکے ساتھ ملکر کر سکتے ہیں دو قسم کے تعلقات

ہوتے ہیں ایک دینی دوسرا دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہوں کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 169)

لیجئے قارئین آپ نے مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے بیٹے کی تحریرات ملاحظہ فرمائیں۔ اب انصاف سے بتائیں کہ کیا قادیانی منافقت سے کام لے کر دل میں اور اور ظاہر میں اور عقیدہ نہیں رکھتے ؟؟؟

کاش کہ کسی قادیانی کو سمجھ آجائے اور وہ "قادیانیت" پر چار حرف بھیج کر اسلام کے وسیع دامن میں آجائے۔

چیلنج:

ہمارا چیلنج ہے کہ قادیانی جماعت کے پاس ان حوالہ جات کا کوئی مثبت جواب نہیں۔ قادیانیوں کو قادیانی جماعت اصل حقائق سے دور رکھتی ہے اس لئے ہم نے اس موضوع پر تحریر کردہ چند حوالہ جات قادیانی جماعت کی اپنی کتابوں سے ہی دیئے ہیں تمام حوالہ جات درست ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا مربی بھی ان حوالہ جات کو غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

دعوت غور وفکر:

قادیانی جماعت سے درخواست ہے کہ وہ تمام حوالہ جات کی تصدیق کے بعد Love for All, Hatred for None کا نعرہ لگانا بند کردیں۔

اس کے علاوہ عام قادیانی بھی ان حوالہ جات کی تصدیق کے بعد دوسروں کو بیوقوف بنانا بند کر دیں۔ اور خود بھی اپنے مربیوں کے ہاتھوں بیوقوف نہ بنیں اور اپنے اندر حق کو قبول کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

"قادیانیوں کی پہچان"

مسلمان کے بھیس میں چھپے ہوئے قادیانی غیرمسلم کی پہچان کیسے کریں؟

مسلمانوں کے بیچ دھوکے سے چھپ کر رہنے والے غیرمسلم احمدی قادیانیوں کو پہچاننے کا آسان طریقہ:

یادرکھیں 1974 کی آئینی ترمیم اور بعدازاں 1980 اور 1984 کے امتناع قادیانیت قانونی ایکٹ کی شق 298اے، 298بی اور 298سی کے تحت قادیانی نہ صرف کافر ہیں بلکہ دھوکہ دے کر خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے اگر شعائر اسلام کا استعمال کریں تو 3 سال کی قید کی سزا قانون میں موجود ہے!

یہاں کچھ ایسی نشانیاں بیان کی جارہی ہیں جو مسلمان کے بھیس میں چھپ کر رہنے والا قادیانی اکثر وبیشتر اختیار کرتا ہے!

(1) مسلمانوں سے گپ شپ لگانے کے بہانے قادیانی مذہبی امور پر بات لے جاتا ہے اپنی قادیانی شناخت کروائے بغیر اور یہ باور کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہ

عقیدہ رکھنا کفر اور خلاف اسلام و قرآن ہے کہ اللہ نے ان کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا ہے اور کافر ان کو صلیب نہی دے سکے اور وہ قرب قیامت سے قبل دنیا میں واپس آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

بلکہ ان کو صلیب پر چڑھایا گیا لیکن وہ زخمی حالت میں فلسطین سے کشمیر ہجرت کر گئے وھاں 120 سال کی عمر میں ان کو موت آئی اور صحیح احادیث میں جو مزکور ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نازل ہونا ہے اس سے مراد یہ کے کہ اس امت میں سے ہی کسی مثیل عیسیٰ نے پیدا ہو کر مسیح ابن مریم اور امام مہدی ھونے کا دعویٰ کرنا ہے اور قرآن میں جہاں توفیٰ کا لفظ موجود ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے متعلق اس سے مراد ان کی موت ہے، حالانکہ عربی بولنے اور جاننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ توفی کا مطلب کسی چیز کو پورا پورا قبض کرنا یا پورا پورا لے لینا ھوتا ہے، اور چونکہ اللہ نے آپؑ کی مکمل توفی کر لی یعنی جسم، شعور اور روح سمیت آسمان پر اٹھالیا اس لئے قرآن میں ان کی توفی کا بیان ہے اور احادیث میں ان کے قیامت سے قبل نزول کا بیان اس توفی کی تصدیق کرتا ہے!

(2) علمائے دین سے شدید متنفر کرنے کی کوشش کرنا اور ان کو تمام برائیوں کی جڑ بتاتے ہوئے ملاں یا مولوی کے نام سے پکارتا ہے، فرقہ واریت اور کفر کے فتوؤں پر بات کرنے کے بہانے موضوع کو اقلیتوں کے خلاف ہونے والی کاروائیوں بشمول قادیانی جماعت جس کو یہ جماعت احمدیہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں ان کی طرف لے جاتا ھے اور یہ جتانے کی کوشش کرتا ھے کہ کیوں کہ مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں ویسے ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کو اپنے آپس کے اختلاف کے تحت کافر قرار دے دیا۔ حالانکہ امت مسلمہ کے تمام مسالک بالاجماع ایک دوسرے کو کافر قرار نہی دیتے اور فقہہ کے چاروں امام جو گزرے ہیں، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ ان میں سے کسی نے دوسرے فقہ کے ماننے والے کو کافر یا اسلام سے خارج قرار نہیں دیا بلکہ اس معاملے میں تمام امت مسلمہ کا اجماع موجود ہے ہمیشہ سے کہ آپ

ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا ہر مدعی نبوت اور اس کے پیرو کار کافر اور اسلام سے خارج ہیں حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ ؒ کا فتویٰ ہے کہ جس کسی نے آپ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت سے اس کی صداقت کا ثبوت طلب کیا کسی تردد کے ساتھ تو وہ خود بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا!

(3) قادیانی چاندی کی خاص قسم کی انگوٹھی پہنتے ہیں اکثر لا علم مسلمانوں کے سامنے یا وہاں جہاں ان کو اس بات کا یقین ہو کہ کوئی ان کو پہچان نہی پائے گا جس پر قرآن کی یہ آیت لکھی ہوتی ہے "أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ" جس کا ترجمہ ہے کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ؟

یہ انگوٹھی قادیانی مرزا صاحب کی سنت کے طور پر پہنتے ہیں کیوں کہ مرزا صاحب بھی ایسی انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔

(4) قادیانیوں میں ان کے خلیفہ کی مکمل داڑھی ہوتی ہے یہ دھوکہ دینے کے لئے کہ وہ شعائر اسلامی کی مکمل پابندی کرتا ہے ورنہ قادیانی کیوں کہ مسلمانوں سے نفرت کرتے ھیں اس لئے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر اس ظاھری وضع قطع کے شعار اور نقل سے بچا جائے جو کے ہمارے علمائے دین یا متقی مسلمان اپناتے ہیں جیسے مکمل داڑھی ایک مٹھی بھر، لیکن قادیانی آپ کو 99٪ فرنچ کٹ داڑھی میں ملے گا یا پھر کلین شیو بنا داڑھی کے اور ان کے ہاں غیر اعلانیہ حکم کے طور پر کوئی قادیانی جماعتی عھدے دار موجودہ خلیفہ سے لمبی اور گھنی داڑھی نہیں رکھ سکتا اس لئے کبھی سالانہ قادیانی جلسے کے موقع پر بھی ہزاروں قادیانیوں کے بیچ کوئی قادیانی اپنے خلیفہ جیسی اس کے برابر یا اس سے لمبی داڑھی رکھے نظر نہیں آئے گا اور یہ بات آپ گوگل ہر رومن اردو میں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ لکھ کر سرچ کر سکتے ھیں تصدیق ہو جائے گی۔

(5) قادیانی کبھی مسلمانوں کی طرح گول ٹوپی نہیں پہنے گا مخصوص نماز والی وہ یا تو پٹھانوں کی مخصوص ٹوپی پہنے نظر آئیں گے یا سندھی ٹوپی اور یا پھر جناح کیپ، اس حوالے سے ایک ایسی بات جو کوئی

قادیانی آپ کو نہیں بتائے گا وہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت میں ان کے مرتبے یا رتبے کے لحاظ سے سر ڈھانپنے کا رواج ہے مردوں میں، ان کا خلیفہ پگڑی پہنتا ہے شملے والی اور اس کے علاوہ کسی قادیانی کو اس کی موجودگی میں پگڑی پہنے کی اجازت نہیں ہوتی، خلیفہ کے بعد جو اس سے نچلے درجے کے عہدے دار ہیں وہ جناح کیپ کا استعمال کرتے ہیں پینٹ کوٹ یا شلوار قمیض و شیروانی کے ساتھ اور پھر ان سے نچلے عام قادیانی یا تو ہشتو یا پٹھانوں کی مخصوص ٹوپی پہنتے ہیں یا پھر سندھی ٹوپی میں نظر آتے ہیں۔

(6) قادیانی عورتوں کو پہچاننا تو اور بھی آسان ہے، یہ بھی اپنے قادیانی مردوں کی طرح مسلمان عورتوں کی ضد میں ڈھیلے ڈھالے برقع کے بجائے عمومی طور پر ٹائٹ برقع پہنتی ہیں جس کی کمر پر اکثر بیلٹ بھی لگا ہوتا ہے برقع سے منسلک تاکہ برقع کی فٹنگ اچھی آئے (ویسے وہ بیلٹ کھولتے ہوئے کافی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے) اس کے علاوہ ان کے نقاب کا طریقہ بھی نرالا ہوتا ہے جس میں نقاب ناک کے نیچے رکھا ہوتا ہے ہونٹوں کے اوپر ڈھلکا ہوا جس سے سوائے لب و رخسار کے سب نظر آتا ہے جو کہ " نہ سامنے آتے ہیں اور نہ چھپاتے ہیں " کے مصداق مسلمان مردوں کو لبھانے کے لئے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(7) قادیانیوں کا ٹی وی چینل ایم ٹی اے (مسلم ٹی وی احمدیہ) کے نام سے سیٹلائٹ سے 24 گھنٹے نشر ہوتا ہے جس پر یہ اپنے مذموم کفریہ عقیدے کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے ہیں اور دجل پر مبنی تعلیم کو اسلام احمدیت یعنی احمدیت ہی اصل اسلام ہے کے نعرے کے ساتھ پیش کرتے ہیں، قادیانیوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آج کے اس دور میں جب کیبل ٹی وی عام ہے اور ڈش اینٹینا کا استعمال متروک و معدوم ہو چلا ہے پاکستان میں عام گھریلو صارفین کے لئے لیکن اس کے باوجود قادیانی ایم ٹی اے چینل دیکھنے کی غرض سے اپنے گھروں پر ڈش اینٹینا لگاتے ہیں اور جن مسلمانوں پر یہ اپنے دجل و فریب کی طبع آزمائی کرتے ہیں ان کو اکثر تبلیغ کی نیت سے اپنا یہ ٹی وی چینل دکھانے کی کوشش

کرتے ہیں اپنے گھریا علاقے کے قادیانی مرکز بلا کر، اس ٹی وی چینل اور قادیانیوں کا مشہور مینارۃ المسیح جو کہ قادیان انڈیا میں ہے جس مینارہ کو یہ اپنے ٹی وی چینل پر مسلمانوں کے مقابلے میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی جگہ دکھا کر اس کو مشتہر کرتے ہیں ان دونوں کے سلوگن مضمون کے ساتھ لگی معلوماتی تصویر میں دیکھے جاسکتے ہیں آخر میں!

(8) سب سے اہم نشانی یہ کہ قادیانی ناموں کے آغاز میں آپ کو محمد لگا نظر نہیں آئے گا اور نا ہی کوئی پیدائشی قادیانی آپ کو اس طرح کا خالص اسلامی نام رکھے نظر آئے گا جیسے کہ عبداللہ، مصطفٰی، عبدالرشید، عبدالقیوم، جب کے ان کے ناموں کے اختتام میں احمد لگا ہوا پایا جاتا ہے جو یہ مرزا صاحب کی نام کا بھی حصہ تھا اور قادیانی قرآن میں بیان ہونے والے آقا ﷺ کے مخصوص نام احمد سے مراد مرزا صاحب کی ذات ہی لیتے ہیں معاذ اللہ!

ساتھ ساتھ یہ بھی دھیان رہے کہ پاکستان اور دنیا بھر میں پائے جانے والے زیادہ تر قادیانی پنجابی زبان بولنے والے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں کیوں کہ مرزا صاحب کا تعلق بھی تقسیم ھندوستان سے قبل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تھا اس لئے ان کی تبلیغ کا زیادہ اور مرکزی دائرہ اثر بھی تقسیم سے قبل اور بعد میں بھی پنجاب ہی رہا جہاں موجود سادہ لوح دیہاتی ملنسار ماحول میں ان کے فتنے کی آبیاری ہو سکی اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے نسل در نسل!

یہ کچھ نشانیاں قادیانیوں کی لکھ دی ہیں امید ہے پڑھنے والے اس کو ضرور یاد رکھیں گے اور آگے بھی لوگوں کو آگاہ ضرور کریں گے تاکہ مسلمان اس قادیانی فتنے سے محفوظ رہیں اور اپنا ایمان سلامت رکھیں۔ آمین

سبق نمبر:39

قادیانی غیر مسلم کیوں ؟؟

(حصہ اول)

سبق نمبر 39

قادیانی غیر مسلم کیوں؟؟

(حصہ اول)

معزز قارئین! اب ہم جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیرو کاروں کے کافر یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی کچھ وجوہات بیان کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کافر کیوں ہیں؟ اس کی وجوہات تلاش کی جائیں تو دس سے بھی زیادہ ہیں۔

تاہم اہم اور نمایاں وجوہ تکفیر درج ذیل ہیں۔

1۔ مرزا صاحب کا دعوی نبوت۔

2۔ حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ ولادت کا انکار۔

3۔ حضرت عیسیٰؑ کے رفع و نزول کا انکار۔

4۔ حضرت عیسی اور حضرت مریمؑ کی شان میں نا قابل بیان گستاخیاں۔

5۔ حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ دیگر انبیاءؑ کی اہانت خصوصا حضور اکرم ﷺ کی شان میں بے ادبی و گستاخی۔

6۔ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار۔

7۔ اسلامی فریضہ جہاد کا انکار۔

8۔ مرزا کو نہ ماننے والے مسلمانوں کی تکفیر۔

ان وجوہ کفر کی تشریح و تفصیل یہ ہے:

* {مرزا صاحب کے غیر مسلم ہونے کی پہلی وجہ} *

1۔ دعوی نبوت

نبیوں کی تعداد چونکہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔ لہذا نبوت کا دروازہ حضور ﷺ کے بعد بند ہے۔ اب کسی بھی انسان کو نبوت نہیں ملے گی۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی 99 آیات اور 210 سے زائد احادیث سے ثابت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا انکار قرآن مجید اور احادیث متواترہ کا انکار ہے۔ جو کہ کفر ہے۔ لہذا اب جو کوئی بھی نبوت کا دعوی کرتا ہے وہ بھی کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اسے کے ماننے والے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ذیل میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں جن میں مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ"۔۔۔۔اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 ص207)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے

بھیجا ہے اور اسی نے میرا نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا۔"

(تتمہ حقیقتہ الوحی صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

حوالہ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

حوالہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا تعالی نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔"

(تتمہ حقیقتہ الوحی صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502)

حوالہ نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"جب سن ھجری کی تیرھویں صدی ختم ہو چکی تو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجا اور آدم سے لے کر اخیر تک جتنے نبی گزر چکے ہیں سب کے نام میرے نام پر رکھ دیے اور سب سے آخری نام میرا عیسی موعود احمد اور محمد مہود رکھا اور دونوں ناموں کے ساتھ ساتھ بار بار مجھے مخاطب کیا ان دو ناموں کو دوسرے لفظوں میں مسیح اور مہدی کر کے بیان کیا گیا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 313 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 328)

حوالہ نمبر6:

”خداتعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں ان کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں توان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد23 صفحہ332)

{مرزاصاحب کے غیرمسلم ہونے کی دوسری وجہ}

2۔توہین سیدناعیسیٰؑ

انبیاءکرامؑ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں۔جن کی شان میں ادنی سی توہین بھی کفر ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کابن باپ کے پیداہونے کابیان

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

ترجمہ:”جب فرشتوں نے کہااے مریم!اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتاہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جودنیااور آخرت میں ذِی عزت ہے اور وہ میرے مُقّربین میں سے ہے۔

وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہو گا۔

کہنے لگیں الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہو گا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا فرشتے نے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے۔"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 45،46،47)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی کہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کا باپ تھا تو یہ قرآن مجید کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

مرزا صاحب نے کئی جگہ اس بات کا انکار کیا ہے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔"

(کشتی نوح ص 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 17،18)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 303 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254،255)

حوالہ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔“

(کشتی نوح صفحہ 16 در حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

حوالہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے ناراض تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالے شفا بخشے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

{مرزا صاحب کے غیر مسلم ہونے کی تیسری وجہ}

3۔ *حضرت عیسیٰؑ کے رفع ونزول کا انکار*

سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور اب وہ قرب قیامت دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ یہ مسلمانوں کا 1400 سال سے اجماعی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے احادیث مبارکہ سے تواتر سے اور اجماع امت سے ثابت ہے۔اس عقیدے کا انکار کرنا کفر ہے۔ مرزا صاحب نے اس عقیدے کا انکار بھی کیا ہے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یہ کہنا کہ عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جانے والی چیز ہے اور عقل کے خلاف ہے۔“

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ660)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد19 صفحہ57،58)

حوالہ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113)

حوالہ نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 230 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 406)

* {مرزا صاحب کے غیر مسلم ہونے کی چوتھی وجہ} *

4۔ * حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں *

انبیاء کرامؑ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں۔ جن کی شان میں ادنی سی توہین بھی کفر ہے۔ مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کی گستاخی بھی کی ہے اور سیدنا مریمؑ کی بھی گستاخی کی ہے۔ سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے۔ اور سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی گستاخی قرآن مجید کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

سیدنا عیسیٰؑ کی شان مبارکہ قرآن میں:

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا.

ترجمہ: "اور جہاں بھی میں رہوں، مجھے بابرکت بنایا ہے، اور جب تک زندہ رہوں، مجھے نماز

اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔“

(سورۃ مریم آیت نمبر31)

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا.

ترجمہ:”اور (اللہ کی طرف سے) سلامتی ہے مجھ پر اس دن بھی جب میں پیدا ہوا، اور اس دن بھی جس دن میں مروں گا، اور اس دن بھی جب مجھے دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔“

(سورۃ مریم آیت نمبر33)

حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ قرآن میں:

مَا الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّہٗ صِدِّیۡقَۃٌ ؕ کَانَا یَاۡکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ

ترجمہ:”مسیح ابن مریم تو ایک رسول تھے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گذر چکے ہیں، اور ان کی ماں صدیقہ تھیں۔ یہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔“

(سورۃ المائدہ آیت نمبر75)

مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ میں بھی گستاخی کی ہے۔ جو کہ کفر ہے۔ مرزا صاحب کی سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ میں کی گئی گستاخیوں کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔۔۔ مگر خود اس قدر بدزبانی بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو والدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ346)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”وہ صرف ایک عاجز انسان تھا اور تمام انسانی ضعفوں سے پورا حصہ رکھتا تھا اور وہ اپنے چار بھائی حقیقی اور رکھتا تھا جو بعض اس کے مخالف تھے اور اس کی حقیقی ہمشیرہ دو تھیں۔ کمزور سا آدمی تھا جس کو صلیب پر محض دو میخوں کے ٹھوکنے سے غش آگیا۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ25)

حوالہ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ان میں کوئی بھی ایک ایسی خاص طاقت ثابت نہیں ہوئی جو دوسرے نبیوں میں پائی نہ جائے بلکہ بعض دوسرے نبی معجزہ نمائی میں ان سے بڑھ کر تھے اور ان کی کمزوریاں گواہی دے رہی ہیں کہ وہ محض انسان تھے۔“

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ235،236)

حوالہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کیے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ354)

حوالہ نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نظر کر دیا گیا تاکہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ355،356)

حوالہ نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدمؑ بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 28-27 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ356)

حوالہ نمبر7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”حضرت عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح صفحہ 65 در حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

حوالہ نمبر8:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

سبق نمبر:40

قادیانی غیر مسلم کیوں؟؟

(حصہ دوم)

سبق نمبر ۴۰

قادیانی غیر مسلم کیوں؟؟

(حصہ دوم)

{مرزا غلام احمد قادیانی کے غیر مسلم ہونے کی پانچویں وجہ}

5۔ *نبی اکرم ﷺ کی اہانت*

حضور اکرم ﷺ کی ادنی سی توہین نعوذ باللہ قرآن مجید کی بھی توہین ہے۔ اور کفر ہے۔

خود مرزا صاحب نے بھی لکھا ہے:

”جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ ﷺ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 208)

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں اور انبیاء کرامؑ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں وہاں حضور اکرم ﷺ کی شان میں بھی بدترین گستاخیاں کی ہیں۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔“

(تحفہ گولڑیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 295)

حوالہ نمبر2:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی ہے * "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ" * اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیااور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کاازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 صفحہ 207)

حوالہ نمبر3:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسی ابن مریم ہوں، میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہوں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 521)

حوالہ نمبر4:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"اس (نبی کریمؐ) کے لیے چاند کا خسوف ظاہر ہوااور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔اب کیاتوانکار کرے گا۔"

(اعجازاحمدی صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 183)

حوالہ نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575)

حوالہ نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا صاحب) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99)

حوالہ نمبر7:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
میں بعرفان نہ کمترم ز کسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین
زندہ شد ہر نبی بآمدنم

ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ترجمہ:”خداوند نے جو پیالے ہر نبی کو دیے ہیں ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا، اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں۔ میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے، میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478-477)

حوالہ نمبر 8:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

(مرزا محمود کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر 5 جلد 10 مورخہ 17 جولائی 1922ء)

حوالہ نمبر 9:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد (ایم اے) نے لکھا ہے:

”ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور تعداد کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔ کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود (مرزا صاحب) کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہؐ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبی نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کر کھڑا کر دیا۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 13)

حوالہ نمبر10:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد (ایم اے) نے لکھا ہے:

”پس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم * ”لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ“ * میں داؤد اور سلیمان، زکریا اور یحیٰؑ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔“

(کلمۃ الفصل 117)

* {مرزا غلام احمد قادیانی کے غیر مسلم ہونے کی چھٹی وجہ} *

6۔ * حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار *

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرامؑ کو بہت سے معجزات دیئے ہیں جن کا انکار ان انبیاء کرامؑ کے مخالفین ہر دور میں کرتے رہے ہیں۔ سیدنا عیسیٰؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے جن کا ذکر قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں بھی ہے۔ مرزا صاحب نے ان معجزات کا بھی انکار ہے جو دراصل قرآن کا انکار ہے اور کفر ہے۔

آیت نمبر1:

وَ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ.

ترجمہ: ”اور (عیسیٰؑ کو) بنی اسرائیل کے پاس رسول بنا کر بھیجے گا (جو لوگوں سے یہ کہے گا) کہ:

میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں، (اور وہ نشانی یہ ہے) کہ میں تمھارے سامنے گارے سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں، تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے، اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں، اور مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں، اور تم لوگ جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے یا ذخیرہ کر کے رکھتے ہو میں ہو سب بتا دیتا ہوں۔ اگر تم ایمان لانے والے ہو تو ان تمام باتوں میں تمھارے لیے (کافی) نشانی ہے۔"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 49)

آیت نمبر2:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ.

ترجمہ:" (یہ واقعہ اس دن ہوگا) جب اللہ کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم میرا انعام یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمھاری والدہ پر کیا تھا، جب میں نے روح القدس کے ذریعے تمھاری مدد کی تھی۔ تم لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرتے تھے، اور بڑی عمر میں بھی۔ اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی، اور جب تم میرے حکم سے گارا لے کر اس سے پرندے کی جیسی شکل بناتے تھے، پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ کا)

پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کردیتے تھے، اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ) نکال کھڑا کرتے تھے، اور جب میں نے بنی اسرائیل کو اس وقت تم سے دور رکھا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، اور ان میں سے جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔"

(سورۃ المائدۃ آیت نمبر 110)

حوالہ نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھیں ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم در حاشیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

حوالہ نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجزوم، مفلوج اور مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہوجاتے تھے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول در حاشیہ صفحہ 221 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

حوالہ نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"غرض یہ اعتقاد بلکل غلط فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر ان

میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول در حاشیہ صفحہ 221 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

حوالہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور چونکہ قرآن مجید اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لیے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسی نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔"

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255)

حوالہ نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالی نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجکاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ بڑھی کا کام در حقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔"

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ 154 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254)

حوالہ نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یہ بھی ممکن ہے مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ (پرندے بنا کر اڑانے کا) صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی در حقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

{مرزا صاحب کے غیر مسلم ہونے کی ساتویں بڑی وجہ}

7۔ *اسلامی فریضہ جہاد کا انکار*

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ: ”تم پر (دشمنوں سے) جنگ کرنا فرض کیا گیا ہے، اور وہ تم پر گراں ہے، اور یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو، حالانکہ وہ تمھارے حق میں بری ہو، اور (اصل حقیقت تو) اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔“

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 216)

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ-

”حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد جاری رہے گا

جس دن سے اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری شخص دجال سے لڑے گا، کسی بھی ظالم کا ظلم، یا عادل کا عدل اسے باطل نہیں کر سکتا۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر 2532، باب فی الغزو مع آئمۃ الجور)

قرآن مجید کی آیت اور حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جہاد یوم القیامت تک جاری رہے گا یعنی جس وقت تک دنیا میں طاغوتی طاقتیں موجود ہیں اس وقت تک جہاد جاری رہے گا۔ جب حضرت عیسیٰؑ کے نزول جب باطل اور طاغوتی طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر جہاد بھی ختم ہو جائے گا کیونکہ جہاد ہوتا ہے اہل باطل سے جب کہ اس وقت کفار کا خاتمہ ہو جائے گا۔

انگریز کے اشارے پر مرزا صاحب نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کیا، یہ کفر ہے۔

چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 17)

حوالہ نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد2، صفحہ196، اشتہار24فروری1898ء جدید ایڈیشن دوجلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد3صفحہ 19، اشتہار24فروری1898ء پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

حوالہ نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"سو میرا مذہب جس کو بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ380)

حوالہ نمبر4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ وقتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے

دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے

اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد

منکر نبی کا جو رکھتا اعتقاد ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑیہ صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ77، 78)

* {مرزا غلام احمد قادیانی کے غیر مسلم ہونے کی آٹھویں وجہ} *

8۔ * تمام مسلمانوں کی تکفیر *

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ .

”حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قائل) خود کافر ہو جائے گا۔“

(ابوداؤد حدیث نمبر 4687، باب الدلیل علی الزیادۃ والنقصان)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک قانون بیان فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو اگر تو وہ کافر ہے تو کوئی بات نہیں لیکن اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ کہنے والا مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ مرزا صاحب اور قادیانی جماعت مسلمانوں کو کافر قرار دیتی ہے۔ ذیل میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا ہے۔“

(نزول المسیح حاشیہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 382)

حوالہ نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔“

(تذکرہ صفحہ 130، طبع چہارم 2004ء)

حوالہ نمبر 3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(تذکرہ صفحہ 600 طبع دوم، طبع چہارم 2004ء صفحہ 519)

حوالہ نمبر 4:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود (مرزا صاحب) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

(آئینہ صداقت صفحہ 35 در انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110)

حوالہ نمبر 5:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے:

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 110)

اس کتاب کی تیاری میں جن کتب سے مدد لی گئی۔

1۔ تفسیر در منثور
2۔ تفسیر ابن کثیر
3۔ تفسیر طبری
4۔ تفسیر روح المعانی
5۔ تفسیر بحر محیط
6۔ تفسیر الکشاف
7۔ لسان العرب
8۔ بخاری
9۔ مسلم
10۔ ترمذی
11۔ ابوداؤد
12۔ ابن ماجہ
13۔ نسائی
14۔ مشکوۃ
15۔ مسند احمد
16۔ کنزالعمال
17۔ سنن الکبری
18۔ الفقہ الاکبر (امام ابو حنیفہ)
19۔ الاقتصاد فی الاعتقاد (امام غزالی)
20۔ شرح الشفاء (قاضی عیاض)
21۔ تقریب التہذیب
22۔ تہذیب التہذیب
23۔ فتوحات مکیہ (شیخ ابن عربی)
24۔ تحذیر الناس (مولانا قاسم نانوتوی)
25۔ کتاب الابانۃ عن اصول الدیانۃ (امام ابوالحسن اشعری)
26۔ جواہر الاسرار (شیخ حمزہ ملک الطوسی)
27۔ سنن الدارقطنی
28۔ الامام المہدی (مولانا حسین احمد مدنی)
29۔ حیات ابن مریم (علامہ انور شاہ کشمیری)
30۔ محمدیہ پاکٹ بک (مولانا عبداللہ معمار)

31۔ رد قادیانیت کے زریں اصول (مولانا منظور احمد چنیوٹی)
32۔ قادیانی شبہات کے جوابات (مولانا اللہ وسایا)
33۔ محاضرات مکیہ (ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ)
34۔ تعارف حضرت مہدی اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدیت کی حقیقت (حافظ عبید اللہ)